

تایاجان نے جناب عمر خیام صاحب کو گھر سے نکال دیا ہے
تالیاں بجاتی ہوئی صنم کمرے میں داخل ہوئی اور سب نے سکھ کا سانس لیا
ویسے تمہیں نہیں لگتا تایاجان نے بہت تاخیر کر دی یہ کرنے میں "ساز نے اپنی کتاب بند کرتے ہوئے
کہا

چلو دیر آئے درست آئے شکر ادا کرو اور سب مل کر سونو افل کی نیت باندھ لو "صوفیا ہنستے ہوئے بولی
بے چارے خیام "صنم گھیرہ سانس بھرتی ہوئی بولی
اس میں بیچارگی کی کیا بات ہے "ساز پین منہ میں لیتی اپنے نوٹس پر کچھ لکھنے لگی تھی
ویسے مجھے اچھا نہیں لگتا اس سے سب ہی نفرت کرتے ہیں اور تایاجان تو اسی انتظار میں بیٹھے تھے کسی دن
اسے اس گھر سے باہر نکال دیں "صوفیا بولی

بہت اچھا کیا کم از کم اب گھر میں سب برائی سے بچ جائیں گے کل ہی ارہم بھائی بول رہے تھے
کہ یار خیام کی طرح ہونا چاہیے کم از کم کاروبار جس طرح نقصان میں جا رہا ہے بندہ کچھ ہی پلا کر اپنا غم ہی
ہلکا کر لے "

کیا ارہم ایسے بول رہے تھے "صوفیا ایک دم آنکھیں نکال گی جبکہ ساز شانے اچکا گی
کل میرا پیپر ہے کیمسٹری کا اور اتنی فکر ہو رہی ہے پوچھو مت اور تم لوگ ایک بے کار بات کو ڈسکس کر
رہے ہو" وہ بات بدلتی بولی

اب کیا خیام سے کبھی نہیں مل پائیں گے "صنم وہیں اٹکی ہوئی تھی
تایا جان کی پہلی اولاد ہے ایسے کیسے وہ بھول جائیں گے کچھ دن بعد آ ہی جائے گا کیا خیال ہے " وہ دونوں
ساز کو دیکھنے لگی

میری پیاریوں عمر خیام کی طوائف ماں کے پاس اتنا مال ہے اتنا مال ہے کہ وہ تایا جان جیسے دس والد خرید
سکتا ہے "

یہ اللہ ساز ایسے منہ پھاڑ کر مت کہو دل کو کچھ ہوتا ہے وہ دل کی تمہیں بہت اچھی "۔۔ وہ ناز کو سوچتے
ہوئے بولی

ویسے عمر گیا اپنی ماں پر ہی ہے

باقی تایا اور تائی کی یہ والی اولاد تو "وہ تینوں ہاتھ پر ہاتھ مار کر ہنسی ہی تمہیں کہ اچانک دروازہ کھلا
اور سوہا کمرے میں آ گی

تینوں ہی چپ ہو گئیں

کیا باتیں کر رہی تھی تم جو میرے آنے پر چپ ہو گئیں ہو "وہ آنکھیں گھما کر بولی۔

ہمیں کیا کہنا ہے ہم تو بس عمر خیام کا سوچ رہے تھے "

اور تم تینوں کیوں سوچ رہیں تھیں اسکو"

مجھے پلیز نکال دیا جائے اس لسٹ سے کیونکہ میرے پاس وقت بالکل نہیں ہے کسی کو سوچنے کا۔"

ساز عشاء کی نماز پڑھنے اٹھ گئی

ابھی سوہا کچھ بولتی کہ ثروت چچی اگئیں اور ان سب کو نماز پڑھنے کا کہا کیونکہ تایا جان مسجد جاتے ہوئے

جہاں سب کو لے گئے تھے اپنے ساتھ وہاں خواتین کو کہہ کر گئے تھے کہ نماز کی ادائیگی کر لی جائے

جلدی اٹھ جاو لڑکیوں "ثروت چچی بولیں اور صنم کے ساتھ صوفیا بھی اٹھ گئی جبکہ سوہانے ساز کے

نہایت سفید ہاتھوں کو دیکھا جن میں ایک نازک سا چھلا تھا

معلوم نہیں یہ چھلا اسے کیسے کب اور کیوں ملا تھا بہت ہی حسین تھا نہ ہی گھر میں کسی کا تھا اور نہ ہی وہ باہر

جاتی تھی اسے عجیب سی جلن ہوئی تھی اسکے ہاتھوں کو دیکھ کر جبکہ اسکا اپنا رنگ سانولا سا تھا اور کچھ اسی

طرح کا صوفیا اور صنم کا بھی تھا

گھر میں ساز کے علاوہ کسی کارنگ اسقدر صاف نہیں تھا وہ کچھ دیر اسے دیکھتی رہی پھر سر جھٹک کر اٹھ

گئی

جبکہ ساز اپنی ہی دھن میں نماز ادا کر رہی تھی کہ سلام پھرتے ہی اسکے کانوں میں پھر سے عمر خیام کے

نام کی بازگشت دوڑنے لگی

ویسے یار عمر خیام گھر سے چلا گیا اور کسی کو کوئی پرواہ ہی نہیں تایا نماز پڑھنے چلے گئے

چلو چند لمبے بیٹھ کر آنسو ہی بھالیتے نالائق ہی سہی بیٹا تو تھا "صنم نے کہا جبکہ صوفیا پر سوچ ہوئی

مجھے لگتا ہے وہ واپس آجائے گا"

وہ واپس نہیں آئیں گے "ساز نے دوبارہ نیت باندھتے ہوئے کہا
ارے ارے کیوں "وہ دونوں بولیں جبکہ ساز نیت باندھ چکی تھی

پتہ نہیں کیوں میرا دل بیٹھ رہا ہے "صنم نے پھر سے کہا

تمہیں بڑی تڑپ اٹھ رہی ہے "صوفیا نے ٹھونگامارا

جبکہ صنم شانے اچکاگی مفضل نہ بولو

پتہ نہیں بار بار خیال آئے جارہا ہے "آہستگی سے بولتی وہ بھی نماز پڑھنے کھڑی ہوگی

تینوں نے نماز پڑھی اور ساز سب سے پہلے نیچے آگئی۔

سب خواتین نماز پڑھنے میں مگن تھیں اور وہ نیچے چائے بنانے آگئی

کیا بنا رہی ہو"

تائی جان چائے "وہ آہستگی سے بولی

دیکھو بی بی بہت نقصان میں جا رہا ہے تمہارے تایا کا کاروبار کم پیا کرو یہ دودھ چائے وائے "وہ ای بر و اچکا

کر بولی جبکہ ساز نے اسکی جانب دیکھا

پھر اندر داخل ہوتی اپنی ماں کو اور ہر بار کی طرح وہ یہ ہی سوچ کر وہ افسردہ رہ گی کہ اسکی ماں اسکے لیے کچھ

بولے کچھ کہے

اسنے پین واپس رکھ دیا

بھابھی ٹھیک کہہ رہی ہیں ساز خیال تو رکھنا پڑے گا "اسکی ماں نے نما اندر آتے بیٹی کو بولیں
مگر دودھ بہت سارا ہے اور ابھی سب ہی چائے پیئیں گے ماما "وہ ہلکی آواز میں بولی
ساز بھابھی سن لیں گی "وہ ڈر گئیں

ماما پلیز کچھ تو بول لیا کریں کبھی میرے لیے یہ اپنے لیے "وہ اپنے آنسو پتی کچن سے ہی باہر نکل گئی۔
اور اندر اتے اپنے بھائی سے ٹکرا گئی
بدر نے اسکی جانب دیکھا ساز نگاہ چرا گئی
کیا ہوا ہے "بدر نے اسکا ہاتھ پکڑ کر روکا
کچھ نہیں بھائی "

بتاؤ مجھے "وہ ذرا نرمی سے بولا

ماما چائے نہیں پینے دے رہیں تائی جان نے کہا ہے کہ دودھ ختم ہو جائے گا میرے پینے سے "اسکی
آنکھیں بھر آئیں

بدر نے ضبط سے اندر کچن میں دیکھا اسکی ماں اب دیکچہ بھر کر چائے بنانے لگی تھی
معلوم نہیں قسمت نے اسے اتنی شدید بے بسی میں کیوں مبتلا کر دیا تھا کہ وہ چاہ کر بھی اپنی ماں بہن کو
یہاں سے نکال نہیں پارہا تھا

چلو آؤ میں تمہیں چائے پلاتا ہوں "وہ بولا اور اسے اپنے پیچھے آنے کا کہا
نہیں بھیا میرا پیپر ہے بس سرد رہتا تھا تو چائے پینی تھی اب تو دل بھی نہیں کر رہا "وہ ہلکا سا مسکرائی

ساز" بدر نے گھیرہ سانس بھر کر اسکا چہرہ دیکھا جو تائی کے ٹوکنے پر اتر گیا تھا
ساز ہلکا سا مسکرائی اور معمولی سا گڑھا اسکے گالوں میں پڑ گیا
اور وہ اوپر اگی

جبکہ بدر اسکی پشت دیکھتا رہا اور پھر اسنے ماں کو دیکھا

جی بھابھی ابھی بنا دیتی ہوں آپ جاییے باہر" وہ جلدی جلدی بولیں تھیں وہ جانتا تھا وہ اسطرح کا رویہ
کیوں رکھتی ہیں کیونکہ اسکے علاوہ انکے پاس کوئی چارہ نہیں جو ان جہان بیٹا کون سا انکا کچھ کر پارہا تھا
ایکدم ہی اسے شدید غصے نے اگھیرہ اور وہ باہر نکلتا کہ سوہا سے ٹکراتا ٹکراتا بچا

سوہا اور اسکا رشتہ تایا جان کی ہی مرضی پر طے پایا تھا

باپ جتنا حلال تھا بیٹی اتنی ہی حرام۔۔۔ بدر اسکے پہلو سے نکلنے لگا

کب تک بچتے پھیرو گے مجھ سے بدر زمان" سوہا ذرا اٹھلا کر بولی

جبکہ اسکے آگے اگی

اسے اسکے ساتھ کوئی دیکھ لیتا تو طوفان کھڑا کر دیتا۔۔۔

جبکہ سوہا کو بدر کے صاف رنگ سے عشق تھا کیونکہ اسکا رنگ اسکی خوبصورتی اور وجاہت بھی بلکل اپنی

بہن کے ہو بہو تھی

جس کی وجہ سے وہ بدر پر مر مٹنے کو تیار رہتی تھی جبکہ بدر کے مالی حالات ایسے تھے نہیں کہ وہ اسے گھاس

بھی ڈالتی۔۔۔

بدر پھر بھی کچھ نہیں بولا پیشانی پر بل ڈالے پہلو سے نکلنے لگا

اچھا سنو کل میں یونیورسٹی جاؤں گی تمہارے ساتھ ساز پیپر دے گی ابا سے چھپ کر ہم دونوں مل لیں

گے "وہ بولی

چہرے پر خوشی پھیل گئی

مجھے تم سے ملنے کا کوئی شوق نہیں " وہ کہہ کر پھر گزرنے لگا

تمہاری جیب تو میرے باپ کے پیسے پر چل رہی ہے اور اکڑ تمہارے اندر خوب بھری ہوئی ہے " وہ

طنز یہ بولی جبکہ بدر مڑا

انگلی اٹھائی اور اسکو کھا جانے والی نظروں سے دیکھنے لگا

میرے باپ کا حصہ دبا کر بیٹھا ہے تمہارا سانپ باپ۔۔ جس دن مل گیا نہ میرا حصہ تم سب کی شکلیں

بھی بدر زمان پر حرام ہیں " وہ بھڑک کر کہتا اسکے پاس سے گزر گیا اور سوہا آنکھیں سکیر گئی جبکہ پیچھے ماں

کو دیکھ کر سٹپٹائی

کیا کہہ رہا تھا "

کچھ نہیں بس وہ کہہ رہا تھا کہ صبح ساز کا پیپر دلانے میں چل لوں چھوٹی ہے نہ کچھ الٹی سیدھی حرکات نہ

کردے "

لگتا تو نہیں تمہارے منہ سے وہ یہ کہہ رہا تھا قور کتنی بار کہا ہے تمہارے باپ نے دیکھ لیا تو جان سے مار

دے گا " وہ بھڑکیں

اچھا طوائف سے شادی کر کے بلی حج کو چلی جائے نہ تو کوئی توبہ نہیں ہوتی " بہت زبان چل رہی ہے تیری " وہ بھڑک کر چیل اتارنے لگیں جبکہ وہ اندر بھاگ گئی بدرغصے سے باہر آگیا

یہ لون بہت بڑا نہیں تھا لیکن ہو ادار ضرور تھا وہ درخت کے گرد بنے سیمنٹ کے چبوترے پر بیٹھ گیا اور اپنے ہاتھوں کی لکیروں کو دیکھنے لگا اگر کوئی کہتا کہ اسے اپنے ہی گھر والوں سے سخت نفرت ہے تو یہ برا نہیں تھا

اسے علم نہیں تھا تا یا جان نے اسے آج تک بزنس میں داخل ہونے کیوں نہیں دیا اور نہ ہی کبھی وجہ بتائی بس وہ گھر کے کاموں میں لگا ہوا تھا جبکہ اسکی ڈگریاں بھی کسی سٹور کی شیلف پر گرد کی تہہ تلے پڑی اپنی قسمت پر رو رہیں تھیں

وہ ایک غصے سے بھرا شخص تھا جس کے اندر اتنی آگ تھی کہ شاید کبھی کوئی بھی اسکے اندر لگی آگ سے بچ پاتا

وہ نہ کچھ کر سکتا تھا اور نہ کچھ کر پاتا تھا

معلوم نہیں اسکے باپ نے جو اکب کھیلا جس میں وہ اپنی وراثت ختم کر گیا جبکہ اسنے جتنا اپنے باپ کو دیکھا تھا وہ اپنے کام کے لیے بہت سنجیدہ تھا لیکن ہارٹ اٹیک کے باعث مرنے کے بعد تا یا نے اسے بتایا کہ بزنس میں اسکا جتنا حصہ تھا وہ اسکا باپ ختم کر چکا ہے اور اب نہ ہی کاروبار کی جانب وہ دیکھ سکتا اور نہ ہی وہ کچھ اور کر سکتا۔۔۔۔۔

چھوٹی موٹی نوکریاں ہی تھک ہار کر تلاش کرنے لگا تھا

اسکا کانپتا وجود اور شدت سے کپکپا اٹھا جبکہ پیسوں کی گڈی اسکے اوپر اچھلی اور سیاہ آسمان پر چھاتی وہ اسکے
اوپر سے زمین پر گرتی چلی گی

کوالی کی مسرور کن آواز جہاں سب کو سروردے رہی تھی وہاں وہ دل تھامے اس شخص کو دیکھ رہی تھی
جس کے ہاتھ میں پیسوں سے بھرے تھیلے تھے اور وہ ان میں سے مٹھی بھرتا اور اسکے اوپر اچھال دیتا
وہ بیس سالہ لڑکی اسکے اس عمل پر ہر بار نئے سرے سے کانپ اٹھتی جبکہ وہ جھوم جھوم جا رہا تھا ایسا نہیں
تھا وہ نشے میں تھا وہ شراب نہیں پیتا تھا

لیکن وہ ہوش میں بھی نہیں لگ رہا تھا کیونکہ کوئی اس طرح کیسے کر سکتا تھا اس طرح ایک ان چاہی بیوی پر
اتنا پیسہ کیوں لٹا سکتا ہے

آندھیاں وہ چلی آشیاں لٹ گئے۔۔۔ لٹ گیا۔۔۔

پیار کا مسکراتا جہاں لٹ گیا۔۔۔ لٹ گیا۔۔۔

اسکی آنکھوں میں تیزی سے آنسو بھرے جس کو اسنے جلدی سے حلق میں اتارا اگر اسکے یہ آنسو کوئی
دیکھ لیتا

اسنے جھومتے ہوئے شاہنواز سکندر کو دیکھا اور سر جھکا گی

وہ دیکھا واکر رہا تھا سب کے سامنے لیکن اسکی کیا غرض تھی بھلا

سیاہ لباس میں عمر میں اس سے پندرہ سال بڑا مرد اسکا دم گٹھنے لگا تھا لیکن وہ خاموش کھڑی تھی اور بھی بہت لوگ تھے اسکے ارد گرد بے آواز سی ہچکی نکلی اور اپنے ہی اندر دم توڑ گئی۔

کوالی کی آواز اسکے دماغ میں ہتھوڑے برسا رہی تھی اسنے شاہنواز کی جانب دیکھا

وہ رک گیا تھا کسی کی جھک کر بات سن رہا تھا

وہ چاہتی تھی وہ اسے کہے یہاں سے چلی جاو

اور بس وہ بھاگتی ہوئی وہاں سے چلی جائے وہ اسے بے تابی سے دیکھنے لگی جبکہ وہ اپنا ملازم کی بات سن کر

سر ہلا کر اسے انگلی کے اشارے سے نزدیک بلانے لگا

اور ہاں وہ اسکے انگلی کے ایک اشارے پر چلتی تھی وہ جلدی سے اسکی جانب بڑھی اور شاہنواز نے جھک کر

اسکے کان کے نزدیک بظاہر بہت مسکرا کر کہا لیکن اسکے الفاظ۔۔۔

اپنی شکل لے کر دفع ہو جاو "کچھ ایسے تھے

ایزہ جلدی سے گھر کے اندر چلی گی اور اندر آنے تک اسکے کی آنسو گالوں پر پھیل گئے جنھیں سب سے

چھپا کر اسنے صاف کر لیا تھا

یہاں سب اسکے وفادار تھے

وہ کمرے میں جانے لگی کہ دادی جان کی پکار پر رک گئی

بہو تمھیں دیکھائی نہیں دے رہا ہم بیٹھے ہاں کہہ بھاگی جا رہی ہو " وہ سختی سے بولیں

وہ رک گئی۔۔۔ سوری میں وہ "

یہ کس لہجے میں بات کر رہی ہو "وہ کافی سخت تھیں بلکل اپنے پوتے کی طرح۔۔۔ یہ شاید انکا پوتا ہو بہو
انکے جیسا تھا

میں معافی چاہتی ہوں آپ سے میرے سر میں درد ہو رہا تھا لیکن یہ اتنا بھی اہم نہیں "وہ اسی انداز میں
بولی جس انداز میں یہاں بولا جاتا تھا اور انکے سامنے بیٹھ گئیں
وہ سر ہلا گئی

انکے سامنے بیٹھے اسے گھنٹہ گزر چکا تھا لیکن انھوں نے ایک لفظ نہیں کہا اسکی کمر اکڑ چکی تھی
یہ زیورات چبھ رہے تھے یہ لباس کھائے جا رہا تھا

لیکن وہ ایک بڑے گھر کے بڑی عمر کے بیٹے کی اچھی بیوی بنی ہوئی تھی

اور گھنٹے بعد انکو شاید اسے اذیت دینے کا دل ختم ہو چکا تھا

ٹھیک ہے اب گونگی بنی بیٹھی ہی رہو گی جاو یہاں سے "وہ بے زاری سے بولیں

کافی اکھڑے ہوئے مزاج کی خاتون تھیں

ایزہ سر ہلاتی سلام کر کے اٹھ گی اور کمرے کے اندر جیسے ہی قدم رکھا سنے ارد گرد دیکھا کمرہ خالی تھی

بہت بڑا شاندار کمرہ ہر آسائش سے بھر پور

اسنے دروازے کی نواب کو تھاما اور اسکی سسکیاں پورے کمرے میں گونجنے لگیں

وہ بچوں کی طرح پھوٹ پھوٹ کر رو دی

ایک گناہ کی سزا اتنی سخت تھی کہ اسکی بیس سالہ عمر چالیس سال کو پہنچتی ہوئی لگتی تھی

کیونکہ بیس سال میں اسے بہت کچھ سیکھ جو لیا تھا۔

تہذیب طریقے اطوار اور اپنا گلہ گھوٹنا محبت کافی بڑا جرم تھا

وہ پاؤں پٹخ پٹخ کر رودی

کیونکہ پیچھلے چھ مہینے سے وہ اس طرح بے بسی سے دوسری بار ہی رومی تھی ورنہ اسکے پاس رونے کا وقت نہیں تھا

ساز کا پیپر تھا اور اسے ناچاہتے ہوئے بھی امی کی مدد کرنی پڑ رہی تھی کیونکہ ناشتہ سب کے لیے امی بناتی تھی اور امی کا ہاتھ جل گیا تھا تبھی وہ جلدی جلدی سب کے لیے پراٹھے بنا رہی تھی۔

ثروت چچی نے بھی حالانکہ آکر کہا کہ وہ بنوادیں گی لیکن تائی جان نے انھیں حکم دے دیا تھا کہ وہ آج سب کے کپڑے دھونے کے لیے مشین لگالیں

تو وہ وہاں چلی گئیں اور اس مشقت میں اسے اپنی ماں کے ساتھ اترنا پڑا بار بار وقت دیکھتے اور سوئی کی

رفقار بڑی تیزی سے آگے بڑھتے دیکھ اسکو رونا آنے لگا

نجمانے بیٹی سے نگاہ چرائی کہ وہ کچھ نہیں کر سکتی تھی

ساز "بدر کی آواز جیسے صحرا میں پانی کی طرح تھی

جی بھائی "وہ پراٹھا توے پر چھوڑتی باہر آگئی اسکے حسین سفید چہرے پر چولھے کے سامنے کام کرنے کی

وجہ سے سرخیاں سی بھری ہوئی تھیں جبکہ نہایت عام سے لباس میں یہ پھر یہ کہا جاسکتا ہے سوہا کی اترن

میں وہ بے پناہ حسین لگ رہی تھی
تمہارا پیپر ہے تم کن کاموں میں لگی ہو " وہ بولا
بھائی وقت نکل رہا ہے " وہ جیسے رودی
تو تمہیں کس نے کہا تھا یہ کرو گھر میں اور بھی لوگوں ہیں " وہ ذرا غصے سے بولا۔
بدر " اسکی ماں نے ٹوکا

ہاں بھئی بولنے دو آخر کو مفت ٹکڑے توڑنے والوں کے منہ سے پھول تھوڑی نہ جھڑتے۔
بدر صاحب جیبیں بھر بھر کر پیسہ نہیں لاتے تم جو بول رہے ہو
ایک کاروبار ہے وہ بھی مر مر کر چلتا ہے تمہارا باپ تو جوئے میں ہار کر برباد کر گیا ہم سب کو اور تم یہاں
کھڑے باتیں سنارہے ہو "

تائی کی زبان کبھی نہیں رکی تھی اسکی ایک بات کے بدلے چار سنا کر وہ کچن میں آگئی
ساز کو اچھا نہیں لگتا تھا جب بدر کو سب اس طرح ٹریٹ کرتے تھے
وہ خاموشی سے چہرے پر ایک جنوں لیے کھڑا تھا۔

جبکہ دوسری طرف ساز جلدی جلدی اپنے بھائی کی وجہ سے ناشتہ پورا کرنے لگی۔
اور پیپر شروع ہونے کے عین پندرہ منٹ بعد وہ فارغ ہوئی
ساز ناشتہ کر لو

امی وہ " حالانکہ اسے بھوک تھی

ارے جانے دو ہٹی کٹی ہے اس کی صحت پر کیا اثر پڑے گا تائی بولی تو ساز چپ ہو گی۔
اور بھاگتی ہوئی باہر ائی ایک ٹوٹی پھوٹی بانیک پر اسکے بھائی کے ساتھ سوار ہوئی اور ابھی وہ دونوں گیٹ
سے باہر نکلتے کے سوہا جلدی سے انکے آگے آگے

کیونکہ تایا جان اور چاچو سمیت ارہم بھی گھر سے جا چکا تھا تبھی سوہا کو ہوا لگ گی تھی
میں بھی چلوں گی "اسنے کہا اور ساز کو اتار کر خود بدر کے ساتھ چیپک کر بیٹھ گی اور ساز کو پھرا سکے پیچھے
بیٹھنا پڑا وہ کافی خوش تھی جبکہ بدر کا خون کھول رہا تھا اور ساز اپنے پیپر کے لئے تڑپ رہی تھی
راستے میں کی بار گاڑی رکی اور پیپر گزرنے کے گھنٹے بعد وہ یونیورسٹی میں داخل ہوئی اور پھر بھاگتی ہوئی
اپنا رول نمبر چیک کر کے روم میں گھس گی۔

تم اس کھٹار کو بیچ کیوں نہیں دیتے یہ تم نے والد صاحب کی آخری سانسیں بھرتی نشانی کو سنبھالنا ہے "
وہ ہنسی جبکہ بدر نے جواب نہیں دیا۔

چلو اب شرمناومت یہاں تو میرے اور تمہارے علاوہ بھی کوئی ایک دوسرے کو نہیں جانتا " وہ بولی اور
اسکے ہاتھ پر ہاتھ رکھا اسکا سفید مردانہ ہاتھ جبکہ اسکا پتلا سا سانولا ہاتھ بالکل ان دونوں کا جوڑ تھا نہیں۔۔۔
بدر نے گاڑی کو دو تین بار جھٹکے دیے پیٹرول بھی نہیں تھا اسنے جیب میں دیکھا اتنے پیسے تو تھے پیٹرول
بھر لیا جاتا

وہ سوہا کو ایسے اگنور کر رہا تھا جیسے وہاں کوئی موجود ہی نہ ہو جبکہ سوہا سے گھورنے لگی اور اچانک ان
دونوں کے آگے سے ایک تیز رفتار گاڑی گزری

گاڑی کے ٹائروں کی دھول ان دونوں پر تھی
کون جاہل گدھا لو کا پٹھا ہے یہ " وہ دھاڑی
جبکہ بدر نے گھور کر اسے دیکھا
زبان بند رکھا کرو "

آہ آئے بڑے اتنے بھی تو پ چیز نہیں ہو جو مجھ پر حکمرانی کرو گے " اسنے بال جھٹکے بدر نے سر جھٹکا اور
آگے چلنے لگا

کہاں جا رہے ہو " اسکے بے تکے سوال شروع ہو چکے تھے۔
جھنم میں " وہ بے زار سا ہوتا بولا

وہ تو خیر بعد کی بات ہے " وہ شانے اچکا گی
اچھا سنو چاٹ کھلا دو " وہ جوش سے بولی

پیسے نہیں ہیں " وہ مجبور اس سے بات کر رہا تھا

حد ہی ہے " وہ اسے غصے سے دیکھنے لگی اور بدر کا ضبط کرنا مشکل ہو رہا تھا اسنے گاڑی میں پٹرول بھروایا اور

دوبارہ وہیں آگیا جہاں ساز تھی تاکہ وہ ہریشان نہ ہو

اب یہاں بیٹھ کر پاگلوں کی طرح انتظار کرنا ہے " وہ بولی

سوہا میں نے تمہیں نہیں کہا تھا میرے پیچھے او " وہ غصے سے بولا جبکہ سوہانے اسکی جانب دیکھا

تم مجھ سے نہ تمیز سے بات کیا کرو " وہ انگلی اٹھا کر بولی

اور بدر کا دل کیا اسکی انگلی توڑ دے

اسنے اذیت انگیز لمھے گزارے تھے جتنی دیر ساز نے پیپر دیا اور جب وہ باہر آئی تو بچوں کی طرح رو رہی تھی
لوجی ڈرامہ شروع "سوہانے ہاتھ جھاڑے"۔

کیا ہوا "وہ بولی

بدر کو فکر ہوئی

بھائی میرا پیپر رہ گیا ہے میں گھنٹہ لیٹ تھی اور انھوں نے پنشنٹ کے لیے آدھا گھنٹہ کھڑا رکھا ہے "وہ
روتے ہوئے بولی

اپنے کمرے پن کو اب کسی اور پر مت ڈالو ساز "سوہا کی بات پر بدر جیسے اگ بگولہ ہوتا پلٹا

اپنی زبان بند رکھو میرے اور میری بہن کے بیچ مت بولنا اب "

اوہیلو ہوتے کون ہو تم مجھ سے یوں بات کرنے والے تم دونوں بہن بھائی میرے باپ کے پیسے پر پل
رہے ہو اپنی زبانیں اور نظریں نیچے رکھا کرو "وہ چلائی اور وہاں سے چلی گی جبکہ ساز مزید رودی اور بدر
نے اسکے آنسو صاف کیے

ریکس کچھ نہیں ہو گا نیکسٹ ایئر پھر دے دینا "وہ اسے تسلی دینے لگا جبکہ بدر خود نہیں جانتا تھا کہ اگلے
سال میں کیا ہوگا

عمر خیام اندر داخل ہوا تو لڑکھڑاتے قدم دھندلی نظروں اور نہایت بے زار چہرہ وہ پیچھلے ایک ہفتے سے ہی یہاں تھا۔

اسنے وہاں بیٹھے لوگوں کو دیکھا اور پھر ایک آدمی کا شانہ پکڑ کر ہلایا
کوئی۔۔۔ مر گیا ہے کیا"

اسکے سوال پر اس آدمی نے افسوس سے اسکی جانب دیکھا
آپکی والدہ کا انتقال ہو گیا ہے"

دوسری سمت اس آدمی نے اسے بہت غمگین خبر دی تھی
جس کے جواب میں وہ "اوہ" کر کے رہ گیا

بیمار تھیں کیا" وہ اسی سے سوال کرنے لگا وہ آدمی بھیگی آنکھوں سے عمر خیام کو دیکھنے لگا اور سر ہلا دیا
کیا ہوا تھا" وہ بولا

کینسر" اسنے بس ایک لفظی جواب دیا

بہت برا ہوا" وہ بولا اور اندر گیا

اس محل جیسے گھر کے بیچم بیچ اسکی ماں کا جنازہ رکھا تھا اسکے مدعا بہت تھے اسے چاہنے والے اتنے تھے کہ
اسے ضرورت ہی نہیں تھی اپنے زندہ جوان جہان بیٹا یہ شوہر کی۔۔ وہ انکے قریب آیا تھوڑا سا جھکا
اور انکے چہرے پر سے سفید کپڑے ہٹا کر انکا چہرہ دیکھا جو کافی مطمئن تھا

وہ چند لمبے انھیں دیکھتا رہا

سب عورتیں مردل منہ پر ہاتھ رکھے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگیں کیونکہ ناز بہت تمیز تہذیب اور اخلاق والی خاتون تھیں اور انکا بیٹا۔۔۔۔

لوگ اسے دیکھ کر توبہ توبہ کرتے رہے تھے

کیونکہ اسکی سفید قمیص پر لپسٹک کے کی نشان تھے اور اسکے جھولتے قدم گواہ تھے کہ وہ نشے میں ہے جھک کر وہ مسلسل اپنی ماں کو دیکھ رہا تھا

کی لمحات یوں ہی خاموشی اور حیرانگی کے درمیان نکلے تو وہ سیدھا ہو گیا اور دوبارہ انکے چہرے پر کپڑا ڈال کر وہ اپنے کمرے میں چلا گیا

اسے تو دنیا میں موجود ہر شخص سے نفرت تھی کجا کہ وہ اپنی ماں کو اہمیت دیتا لیکن یہ تو اسکا دل ہی جانتا تھا کہ اگر خاموشی سے کوئی چیز سینے میں پھرتی ہے تو اسکا دل ہی ہے وہ۔۔۔

کوئی بھی تاثر دیے وہ اپنے کمرے کا دروازہ کھول کر عین بیڈ پر اندھا جا گیرہ کتنے دکھ کی بات ہے بیٹا شرابی اور شوہر نے دھکے دے کر نکال دیا

المدناز آپا کی روح کو سکون دے " وہاں چہما گویاں ہونے لگی

اب جنازہ اٹھا لیتے ہیں کیونکہ انتظار تو عمر صاحب کا ہی تھا " ان میں سے کوئی ایک بولا

کیا انکے شوہر نہیں آئیں گے " کسی ایک نے سوال کیا

ایسا لگتا نہیں ہے "

کچھ لوگ بولے اور جوان بیٹا اور زندہ شوہر کے ہونے کے باوجود وہ اجنبیوں کے شانوں پر اپنی آخری

جائے پناہ میں چلی گئیں تھیں

عمر خیام "نرمی سے پکار کر اسپر پھونک ماری

جاگ گئے ہوشہزادے " وہ مسکرائیں

اسنے ایک آنکھ کھول کر دیکھا

آپ تو طوائف ہیں پھر یہ نمازیں پڑھنے کر مجھ پر دم شوقیہ کرتی ہیں یہ دیکھا وا " وہ کروٹ لیتے ہوئے بھی
کافی کڑوا بولا تھا

اسکا دل جیسے بے چین ہوا مگر سنبھال گئیں

الہ سے محبت میں نمازیں پڑھیں جاتی ہیں "

طوائفوں کو کیسی محبت " وہ بند آنکھوں سے ہی ہنس دیا

مجھے تم سے اہم بات کرنی ہے " وہ اسکے بالوں میں ہاتھ چلانے لگیں

عمر آنکھیں بند کیے ہی لیٹا رہا۔

وہ کچھ دیر اسکے اٹھنے کا انتظار کرتی رہیں اور پھر وہ جانتی تھیں کہ وہ آنکھیں کھول کر انھیں نہیں دیکھے گا

ابھی ہفتہ بھر پہلے ہی وہ اپنے باپ کے گھر سے نکال دینے پر یہاں آیا تھا تو اسکا دل چیر گیا تھا اسکا بیٹانہ

یہاں کا تھانہ وہاں کا خود کو مجرم مانتے کتنی بار کوستی رہی تھیں

لیکن علم تھا وقت کم ہے

تم سن رہے ہونہ " بڑی آس سے وہ بولیں
اسنے پھر بھی کوئی ریسپونس نہیں دیا۔

عمر خیام میں نے اپنی ہر چیز تمہارے نام کر دی ہے تمہیں اپنے باپ کے پاس جانے کی ضرورت نہیں
ہے لیکن اگر انکی یاد آئے تو انکے پاس چلے جایا کرنا وہ تم سے بہت محبت کرتے تھے
یہ پراپرٹی سارا بیلنس ہر چیز تمہارے نام ہے میں نے تمام فائلیں وکیل کو دے دیں ہیں تم جب چاہو اس
سے وہ فائلیں لے سکتے ہو " وہ بولتی جا رہی تھیں
وہ چپ چاپ لیٹا ہوا تھا ہاں سن بھی رہا تھا
اور " لہجہ بھیگ گیا

اپنی ماں کو معاف کر دینا " انکا آنسو اسکے گال پر گیرہ
عمر کی آنکھ کھل گئی اسنے سرخ نظروں سے ادھر ادھر دیکھا
وہاں کوئی نہیں تھا یہ تمام گفتگو اسکی ابھی کل رات ہی تو ہوئی تھی
دل پر گھبراہٹ ہوئی تو وہ اٹھ گیا
اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر پڑی بوتل اٹھائی اور لبوں سے لگالی
عمر خیام " اپنا نام اسنے خود ہی پکارا
سخت زہر لگتا تھا اسے اپنا آپ بھی۔۔ نہ بھی ہوتا وہ تو کوئی فرق نہ پڑتا
غم تھا یہ غصہ بوتل کھینچ کر دیوار پر ماری تھی اسنے کیوں اسکی آنکھ نم ہو رہی تھی

کیا وہ ایک طوائف کے مرنے پر دھاڑیں مارنا چاہتا تھا
کبھی نہیں اپنا ہی گلہ گھونٹتا وہ اٹھا اور شاہ کھول کر پانی کے نیچے کھڑا ہو گیا
کافی ٹھنڈا پانی تھا اسکو
احساس نہیں ہوا تھا البتہ۔۔۔۔۔

ناز آئی فوت ہو گئیں ہیں

کیا "اس اطلاع پر صوفیا اور ساز کھڑی ہو گئیں
انکی آنکھیں بھیگ گئیں اور دونوں نے اپنے منہ میں کچھ پڑھا تھا
مگر کیسے "صوفیا نے سوال کیا
انھیں کینسر ہو گیا تھا" یہ دوسرا جھٹکا تھا دونوں ہی بے ساختہ رو دیں
اللہ انکی مغفرت کرے "دونوں بولیں اور بیٹھ گئیں
عمر خیام کہاں ہے وہ وہیں ہے"

اقلورس صوفیا کیسے سوال کر رہی ہو اسکی ماں فوت ہو گئیں ہیں وہ وہیں ہوگا "صنم نے نفی میں سر ہلاتے
کہا

ہاں بہت دکھ کی بات ہے "وہ بولی

وہ اچھی تھیں "ساز آہستگی سے بولی دونوں نے اسکی سمت دیکھا اور اس بات سے تو انکاری نہیں تھی کہ وہ

اچھی تھی

اسکا اخلاق اس گھر میں رہنے والے ہر شخص سے بڑھ کر تھا

کچھ دیر بھی صدمے میں نہ گزر پائے تھے سوہا گی

نیل پینٹ پر پھونک مارتی وہ ان تینوں کو دیکھنے لگی جو ادھر ادھر ہو گئیں تھیں

ساز "اسنے اسے ہی پکارا جس کا کل پیپر تھا"

جی "وہ نہ چاہتے ہوئے بھی بولی

میرے پاؤں کا مساج کر دو بہت دکھ رہے ہیں" وہ بولی اور صوفیا اور صنم نے ساز کی جانب دیکھا وہ کل

کے پیپر کا غم نہیں بھولی تھی کہ سوہانے اسے ٹیز کرنے کی قسم کھالی تھی

شاز یہ سے کرالو سوہا اسکا پیپر ہے "صوفیا بولی جبکہ سوہانے بے زاری سے اسے دیکھا

تم سے بات نہیں کی میں نے اگر تم ارہی ہو تو ٹھیک ہے ورنہ میں بولتی ہو امی سے وہ ہی کہیں گی تمہیں

بلکہ ایک کام کرتے ہیں نجمہ چچی تو فارغ ہو گئیں ان سے کروا لیتی ہوں "وہ سکون سے پلٹ گئی

ساز صوفیا صنم ایک دوسرے کو حیرانگی سے دیکھنے لگی

ساز جلدی سے اٹھ کر بھاگی تھی نیچے اور وہ پہنچتی کہ وہ نجمہ سے بات کر چکی تھی جو پہلے ہی چولھے کے

آگے کھڑے کھڑے تھکن سے جیسے ختم ہونے کو تھی

نجمہ نے اسکی بات پر ایک لمبے کے لیے دیکھا

پلیز چچی "وہ مسکرائی

آچھا میں یہ رکھ کر آتی ہوں " انھوں نے کہا اور کچن میں چلی گئیں جبکہ سوہا صوفے پر بیٹھ گئی
ساز کی آنکھوں میں بڑے بڑے آنسو سما گئے۔

اسکی ماں گرم پانی لے آئی اور اس سے پہلے وہ سوہا کے پاؤں میں بیٹھتی ساز کا دل پھٹ سا گیا وہ آگے بڑھی
اور امی سے پانی کا باول لے لیا

آپ تھوڑی دیر آرام کر لیں " وہ سرخ نظروں سے ہلکا سا مسکرائی تو اسکے گالوں کا گڑھا خوبصورتی سے
چمکنے لگا

ارے نہیں میں تھکی تو نہیں " وہ بھی مسکرائیں

ہاں کیا ہی کیا ہے تم نے ایسا بھی اچھا نہجما تم نے کچن سے فارغ ہو کر یہ اس کا سوٹ ذرا استری کر دینا سنے
اپنی دوست کی شادی میں جانا ہے "

وہ بولیں تو نہجما نے جی بھا بھی کہہ کر سوٹ تھام لیا اور ساز اسکے قدموں میں بیٹھ کر اسکا مساج کرنے لگی
سوہا کو کافی سکون مل رہا تھا تبھی آنکھیں بند کر گئی

مجھے غصہ ارہا ہے " صنم بھڑکی جبکہ صوفیا کا بھی یہ ہی حال تھا دونوں صنم کے کمرے میں اگئیں

یار یہ غلط ہے سوہا اور تائی جان ان دونوں کو ملازمت سے بھی بدتر رویے کے ساتھ ٹریٹ کرتی ہیں کوئی

پوچھے یہ گھر ان لوگوں کا بھی تو ہے " صوفیا بولی جبکہ صنم نے سر ہلایا

اسکا پیپر ہے اب ساری رات روئے گی " وہ دونوں فکر مند سی ہوئی

دل تو کر رہا ہے س کے بلبلچ میں لال مرچیں ملا دوں " صنم کے دماغ میں خیال آیا تو صوفیا نے اسکے بازو پر

تھپڑ مارا

پاگل مت بنو۔۔۔

دونوں نے دروازے سے باہر جھانکنا تائی جان جا چکیں تھیں کمر سیدھی کرنے کو وہ دونوں باہر گئیں اور

تبھی بدر بھی اندر آیا تھا

اسکے ہاتھ میں فائل تھی آج اسے انٹرویو دیا تھا جہاں سے کال آنے کی اسے کوئی امید نہیں تھی

سامنے سوہا اور ساز کو دیکھ کر وہ رک

ساز "اسنے پکارہ ساز نے نگاہ اٹھائی

کھڑی ہو یہ کیا کر رہی ہو" وہ بھڑکا

سوہانے آنکھیں کھولیں

تمھاری ہونے والی بیوی کی خدمت "وہ مسکرائی جبکہ بدر کا دل کیا اسکے کھینچ کر تھپڑ مارے صوفیا اور صنم
مطمئن سی ہو گئیں۔

شیٹ اپ "وہ دھاڑا اٹھا

اپنی زبان کو لگام دو بدر"

اور تم اپنی حرکتوں کو "وہ گھورنے لگا

کیا ہو گیا اگر کچھ دیر اسنے مساج کر بھی دیا۔"

کیا ہی ہو جاتا اگر تم اپنے پاؤں کو خود دھو لیتی تو انھیں مساج کی ضرورت نہ پڑتی "وہ طنزیہ مارتا وہاں سے

اپنی بہن کو لیتا چلا گیا جبکہ صنم اور صوفیا منہ پر ہاتھ رکھے ہنسنے لگیں اور وہ ان دونوں کے پیچھے گئیں
سب کے سامنے بدر کے سامنے جانا بھی حرام تھا مگر وہ پیچھے سے اسکے سامنے چلی جاتی تھیں
بہت خوب بدر بھائی آپ نے تو اسکا دماغ ٹھکانے لگا دیا "دونوں ہنستے ہوئی اسکے بستر پر بیٹھ گئیں
تمہیں کون کہتا ہے تم یہ کام کرو" بدر نے ساز کی جانب دیکھا
وہ امی سے کراتی اگر میں نہ کرتی "ساز نے گال صاف کیے
بدر کو لگتا تھا یہ اسکا قصور ہے

اب بھی چچی اسکے کپڑے پر پریس کر رہی ہیں "صوفیا نے اطلاع دی بدر ساز کو چھوڑ کر باہر آ گیا اور نجمہ کو
تلاشنے لگا

سوہالا ونج مین نہیں تھی جبکہ لاونج کے پیچھے ایک طرف اسکی ماں تھکی ہاری اسکے کپڑے پر پریس کر رہی
تھی

بدر نے غصے میں اسکے کپڑوں پر استری رکھی اور ماں کو کھینچ کر زبردستی وہاں سے لے گیا۔

میرا سوٹ جلا دیا چچی آپ نے "وہ چلا اٹھی

جبکہ سب کھانا لگنے کا انتظار کر رہے تھے تا یا جان نے اسے بڑی کڑوی نگاہ سے دیکھا

کہاں جا رہی ہو "وہ پوچھنے لگے انکے سامنے کسی کی بولنے کی مجال نہیں تھی

بابا جانی مجھے اپنی فرینڈز کی شادی میں جانا ہے "

کس سے پوچھ کر "وہ بولے

اجی جانے دیں بیچی ہے ایک ہی ہماری بیٹی ہے اسکے چونچلے پورے نہیں ہوں گے تو کیا فائدہ"

بھولومت ایک اور بھی تھی "وہ غصے سے بولے

تائی چپ ہو گئیں

کہیں نہیں جانا جاؤ اندر "وہ بولے اور پھر کھانے لگے سوہانے ماں کو روتے ہوئے دیکھا جبکہ وہ فلحال تو کچھ

کر نہیں سکتی تھی

وہ پاؤں پٹختی اندر چلی گئی

چھوڑو گی نہیں تجھے میں نہجا "وہ دانت پیستی اسکے پکے ہوئے کھانے میں نمک کے ڈبہ الٹ گئی

جبکہ باہر ابھی کھانا لگانے کو وہ اندر رہی تھیں۔

سوہا بھاگ اٹھی دوپٹہ سر پر جما کر باہر آگئی دوسری طرف نہجا اور سازنے کھانا لگایا

لڑکیاں الگ بیٹھیں تھیں مرد الگ تھے

ان میں بدرہی نہیں تھانہ وہ بیٹھنا پسند کرتا تھا۔

استغفر اللہ"

تایا نے نوالہ پھینکا نہجا کا دم سانکل گیا

یہ کھانا بنایا ہے پھوڑ ہے یہ عورت "وہ اسی طرح سب کو گالیاں نکال دیتے تھے یہ عام بات تھی اپنی بیوی

سے لے کر سب کو۔۔۔

جبکہ مسجد کے خیر سے موذن تھے معزز اور باعزت لوگوں میں شمار ہوتا تھا
اتنی زہر کھانا بنایا ہے نجمہ تم نے "بتائی بولیں
نجمہ نے کھانا چکھانمک کی بھر مار تھی۔

میں نے ٹھیک "

میں میں نے ڈالا تھا مجھے کم ل۔۔۔ لگا تھا "ساز سب کے سامنے اپنے اوپر لے گی کہ اسکی ماں کو مزید
گالیاں نہ سننی پڑیں

ساز "نجمہ نے غصے سے اسکی جانب دیکھا
مجھے لگا کم ہے "وہ نگاہ جھکائے بولی

سب نے کھانا چھوڑ دیا۔ جبکہ ساز کو اب بری طرح سنائی جا رہی تھی اور اس میں اسکی ماں بھی شامل تھی
صنم اور صوفیا پہلو بدل رہیں تھیں وہ جانتا تھیں اسنے کچھ نہیں کیا

شاہنواز یہ تمھاری بیوی کو دن تو نہیں چڑھ گئے ہر وقت کمرے میں گھسی ہوئی ہے "دادی جان کے
سوال پر اسنے چونک کر دیکھا وہ پارٹی میں جانے کے لیے تیار بیٹھا تھا
ایزہ بخار سے نڈھال ہوتا وجود کھینچتی باہر ائی

اس وقت اسے رونا رہا تھا آنکھیں سرخ ہو رہیں تھیں اسنے سلام کیا
کچھ زیادہ دیر نہیں ہوگی "سخت نگاہ اسپر ڈالے وہ سوال کر رہا تھا۔

معافی چاہتی ہوں "

پچھلے چھ مہینے سے خیر سے بی بی یہ لفظ بول رہی ہو تم "دادی جان بھڑک اٹھیں تو وہ سر جھکا گی"

چلو اب "شاہنواز آگے چلا گیا وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اسکے پیچھے چل دی

اور گاڑی میں سوار ہوئے تو شاہنواز کا موڈ شاید کچھ اور تھا

اسنے ایزہ کو اپنی سمت کھینچا وہ نازک سی گڑیا کی طرح اسکے سینے سے الگی۔۔۔

خوفزدہ سی اسے دیکھنے لگی

اسکا چہرہ تپ رہا تھا سانسوں کی گرمی شاہنواز کے چہرے پر پڑ رہی تھی لیکن احساس نہیں تھا تو سوال کیسے

ہوتا

وہ اسکے حسین نرم سرخی مائل ہونٹوں پر جھکا

ایزہ نے ایک سانس کھینچا۔۔۔

شاہنواز کو ڈرائیور کی پرواہ نہیں تھی

بخار کیوں ہے تمہیں "بلا خروہ پوچھ ہی گیا

ایزہ پتھرائی ہوئی آنکھوں سے اسے دیکھتی نفی میں سر ہلا گی

نہیں ہے اپکو غلط لگا "وہ بولی تو اسکی کڑک نگاہ نے ایزہ کی روح نکل دی

آپ غلط نہیں ہیں مجھے بخار نہیں ہے "وہ ای بڑا چکائے اسے دیکھتا رہا

اچھا بات ہے ادھر بیٹھو پھر "وہ اسے اپنی ٹانگوں پر بیٹھانا چاہتا تھا

بلاخرے پندرہ منٹ بعد وہ اس جگہ پر پہنچ گئے

شاہنواز گاڑی سے نکلا اور ایڑہ نے بھی گاڑی کا دروازہ کھول لیا جبکہ اسکی طبیعت اب بھی ٹھیک نہیں تھی وہ گاڑی سے باہر نکلی شاہنواز دور کھڑا تھا

اسنے جا کر اسکے ہاتھ میں ہاتھ ڈالا اور وہ اسکے ساتھ چلتی ایک موم کی گڑی سی لگی جس کی آنکھوں کے نیچے سرخ ڈورے اور چہرے کے اڑے ہوئے رنگ اور بلا کی معصومیت پھر اسپر حسن ایسا کہ پلٹ پلٹ کر لوگ دیکھیں۔۔۔

وہ آگے بڑھ رہے تھے تو لگا محفل میں چاند اتر آیا ہو شاہنواز بھی کچھ کم نہیں تھا

اسکا مغرور انداز اسکا گھمنڈ کسی کو اسکے آگے گھاس بھی کاٹنے نہیں دیتا تھا لیکن جس کم سن حسن کے ساتھ وہ چلتا تھا اسکی آنکھیں اسکا وجود بے داغ وہ بلا کا حسن رکھتی تھی وہ اندر آگئے اور شاہنواز مختلف لوگوں سے ملنے لگا اور ساتھ اسے بھی ملو اور ہاتھ

ان مردوں کی نظروں سے ایڑہ ذرا عجیب سی کیفیت کو محسوس کر رہی تھی اسنے شاہنواز کے بازو کو ذرا سختی سے تھام لیا اسنے مڑ کر دیکھا

وہ ہر شے سے انجان اسکا بازو تھا مے ادھر ادھر دیکھ رہی تھی اچھی لگی تھی اسے اسوقت۔۔۔۔

شاہنواز نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھ کر اسے اپنے قریب کر لیا

ایڑہ نے سٹپٹا کر اسے دیکھا اسکا یوں ایک دم چھوٹا ایک دم قریب آجانا دل ہلا دیتا تھا

ہیلو شاہنواز کیسے ہو " ایک خوبصورت سی لڑکی انکے پاس آئی تو شاہنواز نواز نے کچھ بے زاری سے اس لڑکی کو دیکھا

ایزہ کو وہ بہت ہی خوبصورت لگی وہ حیرانگی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی جس کی ناک میں ننگ ہیرے کا تھا اور اسکی چمک ایسا لگا ایزہ کی آنکھوں میں لگ رہی ہو ٹھیک ہوں " اسکا غرور ہی الگ تھا

تو یہ ہیں تمھاری مسز " وہ بولی تو شاہنواز شانے اچکا گیا جبکہ سامنے کھڑی لڑکی ایزہ کو اوپر سے نیچے تک دیکھنے لگی

بہت حسین ہے " اسنے ایزہ کے چہرے پر ہاتھ لگانا چاہا جسے شاہنواز نے ایک دم جکڑا اسکے ہاتھ پر پڑنے والی گرفت سے ایزہ کا دل ایک دم ہلا حالانکہ اسنے کسی اور کا ہاتھ پکڑا تھا

شاہنواز سکندر کی بیوی کو صرف شاہنواز سکندر چھوے گا تمھارے حصے کا پیار اسکو میں دے سکتا ہوں " وہ اسی لڑکی کے سامنے جھکا اور ایزہ کے گال چوم لیے ایزہ نے زور سے آنکھیں بند کیں اور حلق میں اپنے آنسو اتارے وہ بے حیائی کو پسند کرتی ہی نہیں تھی اور شاہنواز اپنے ہر عمل میں بہت کھلا مغرور اور لا پرواہ تھا اس لڑکی کے چہرے کا رنگ ایک دم پھیکا ہوا اور وہ مسکرائی۔۔۔

تمھارے شوہر کا یہ ہی ایگرے سیوانداز اس پارٹی کی ہر لڑکی کا دل جیت سکتا ہے لیکن شاہنواز سکندر نے اپنے لیے اپنی عمر سے پندرہ سال چھوٹی لڑکی پسند کی جبکہ اسکے پاس حسن کی کمی تو کوئی نہیں تھی کوئی بھی اسکے قدموں میں اپنا دل ڈھیر کر سکتی تھی مگر سمجھ یہ نہیں اتا یہ مرد اٹھتے بیٹھتے اور کام تو میچھو اور بڑی

عمر کی عورت کے ساتھ کرتے ہیں پھر ناجائز تعلق بنانے کے لیے بھی انھیں انکا ساتھ دینے والی بھرور عورت چاہیے لیکن اپنے گھر میں بسانے اور عزت کی چادر دینے کے وقت خاندانی اور کم سن حسن یاد اجاتا ہے "وہ کھلکھلا دی

مجھے تو لگتا ہے یہ دنیا مردوں کی ہے کیونکہ عورت تو مرد کی زر خرید ہے "شاہ نواز نے اسے آنکھیں سکیر کر دیکھا اسکی فضول گوئی پر اسکا منہ سا بن گیا

اگر عورت مرد کی زر خرید ہی ہے تو اپنی اوقات وہ بھولے بھی مت "وہ ٹکاسا جواب دے گیا۔
لیکن پیدا تو تم مردوں کو عورتوں نے ہی کیا ہے "

آگے کہانی میں نے چھیڑی تو تمھاری گندی ہو جائے گی میرے منہ مت لگو "وہ بے حیائی سے اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا ایزہ کو اسکے پاس سے لے کر ہٹ گیا جبکہ ایزہ کو جہاں تک بات سمجھائی اسکا چہرہ لال سرخ ہو چکا تھا

اس بے عزتی پر وہ لڑکی مسکراہٹ سمیٹ کر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔ اسکی ولیو تھی ہی کیا وہ اپنی مرضی سے کسی سے بات نہیں کر سکتی تھی بھلے اسکا دل چاہتا نہیں وہ اسکے ساتھ ایک شوپس کی طرح آتی تھی چھ ماہ میں چھ سو پارٹیز اٹینڈ کر چکی تھی۔

اور کسی ایک پارٹی میں بھی اسنے ایک لفظ نہیں بولا تھا نہ اسکا خود سے دل کرتا تھا وہ چند لمبے سے لیے کھڑا رہا اور پھر بے زار ہو گیا

جبکہ ایزہ کی توجہ اشتہا انگیز خوشبو اڑاتے کھانے پر چلی گی تھی اسکی بھوک چمک اٹھی تھی وہ کچھ کہتی کہ

اسنے اسے چلنے کا کہہ دیا۔

ایزہ خاموشی سے اٹھ گی اور شاہنواز کا موڈ یقیناً سپونل ہو گیا تھا تبھی گاڑی میں بھی ایک لفظ بھی وہ بولا
نہیں تھا وہ گھر آئے تو وہ گاڑی سے نکل گیا ایزہ خود ہی گاڑی سے نکلی

ایزہ بی بی اپکا پلو "ڈرائیور دانت نکوستہ بولا تو اسکا دل ڈوب سا گیا اسنے جلدی سے اپنی ساڑھی کا پلو اٹھایا اور
بھاگتی ہوئی اندرائی تو شاہنواز سے ٹکرا گئی

وہ برہمی سے مڑا

وہ معافی چاہتی ہوں " وہ ذرا سہمی ہوئی سی بولی

شاہنواز نے اسکا بازو پکڑا اور اسے اندر گھسیٹ کر کمرے میں لے گیا
ایزہ کے پاس اسکے ساتھ جانے کے علاوہ کوئی اور چوائس ہی نہیں تھی

اسنے اسے بیڈ پر پٹھا اور اپنی ویسکوٹ اتارنے لگا

وہ اسے دیکھ رہی تھی اسے بھوک لگی تھی اسے بخار تھا وہ پاگل ہو جاتی اسکی آنکھوں سے بے ساختہ بہنے
والے انسوؤں کی پرواہ شاہنواز کو کسی دن نہیں ہوئی تھی

وہ ویسکوٹ اتار کر اب اپنی قمیض کے بٹن کھول رہا تھا ایزہ سر جھکائے سسکی

قمیض ایک طرف پھینک کر وہ اسکی جانب بڑھا ایک بازو میں اسے اٹھا کر اسے اپنے سینے پر لیٹا یا وہ اسکے آنسو
دیکھنے لگا

کیا مصیبت ہے؟ بگڑ کر پوچھا

ب۔۔۔ بھوک لگی ہے "اسنے ایسا کبھی نہیں کہا تھا شاہنواز کو وہ پہلی بار چھوٹی بچی لگی تھی جو بھوک کی وجہ سے رو پڑی تھی وہ گھیرہ سانس بھر گیا

سائیڈ ٹیبل پر لگے فون کا کریڈل اٹھایا اور اسنے اپنی پسند کا کھانا بنانے کے لیے کہا اب آدھی رات کو کسی کو تکلیف دینا اچھا نہیں تھا۔ لیکن آدھی رات کو اسنے کھانا بنوالیا تھا تازہ

نہیں بریڈ جیم کھالوں گی " وہ پلکیں جھپکاتی بولی

جبکہ شاہ نواز نے کریڈل پھینکا جب تک تمہارا کھانا نہیں آتا تب تک اپنا منہ بند رکھنا " وہ بولا اور اسکی حسین خوشبو میں کھونے لگا

ایزہ اسکے لمس پر سانسیں تھامے اسکی بڑھتی جسارتوں کو محسوس کرتی خود کو اسکا عادی بنانے کے لیے ہر جتن کر رہی تھی لیکن ہر بار بے سود تھی

وہ اس میں ایسا کھویا ٹھیک پندرہ منٹ بعد دروازہ بجنے سے آدھا گھنٹہ دروازہ بجاتا رہا مگر شاہ نواز سکندر اندر اپنی من مانی اور اپنے حقوق کو اسکے انگ انگ سے وصول کر رہا تھا اور ایزہ کا وجود اتنا آدھ موا ہو چکا تھا کہ اسکی چوں چراں کی بھی آواز اس کمرے میں نہیں تھا جیسے وہ بے ہوش ہوگی ہو

اور جلد ہی اسے اس بات کا احساس ہو چلا کہ وہ واقعی بے ہوش ہوگی ہے وہ سر جھٹک کر اٹھا اور واٹر م میں چلا گیا۔

عمر صاحب اشفاق صاحب آئے ہیں "نیندوں میں یہ نام سن کر اسنے سراٹھایا ایک آنکھ کھولی اور ملازم کی

جانب دیکھا

کیوں؟" نیند میں ڈوبی بھاری آواز میں وہ سوال کر رہا تھا

جبکہ ملازم کے لیے یہ نئی بات نہیں تھی کہ عمر خیام اپنے باپ کے آنے کے بارے میں کیوں جاننا چاہتا ہے "وہ خاموش رہا

ٹھیک ہے اتا ہوں "کہہ کر وہ بے زاری سے اٹھا اٹھتے ساتھ ہی اسنے سائیڈ ٹیبل پر رکھی بوتل کو منہ لگایا اور یوں ہی باہر اگیا

نشے کی زیادتی کے باعث اسکے قدم درست جگہ پر پڑتے بھی نہیں تھے وہ جھولتا ہوا باہر نکلا اور سامنے اپنے باپ کو دیکھا جو بالکل سفید لمبی داڑھی اور سرخ و سفید رنگت اور سفید ہی سوٹ میں تھا وہ صوفے پر گیرہ اور پاؤں پر پاؤں چڑھا کر بوتل سے ایک بڑا گھونٹ بھر کر سوالیہ نظروں سے باپ کو دیکھنے لگا

کیا کام ہے اپکو "اسنے پوچھا

تو اسکے باپ نے ادھر ادھر دیکھا جیسے کسی کے وہاں نہ ہونے کی تسلی کر رہا ہو۔۔۔

تمھاری ماں کے قتل ہو گئے "

وہ کیا ہوتا ہے "؟ اسنے مسکرا کر پوچھا

عمر "وہ سختی سے اسے گھورنے لگے

خیام "اسنے اسے یاد دلایا کہ اسکے باپ نے تو اسکے نام کے آگے اپنا نام بھی نہیں دیا تھا یہ تو اسکی ماں نے

اپنے باپ کا نام اسکے نام کے آگے لگا کر اسکا نام مکمل کیا تھا
میں آنا چاہتا تھا پھر بس کسی سوچ کے تحت رک گیا
تم نہاد ہو لو پھر اسکی قبر پر چل لیں گے "

اجی نوابوں سامراج ہے اچکا۔۔۔ میں اور میری ماں بڑے چھوٹیں ہیں اچکے سامنے وہ طوائف میں
طوائف کا بیٹا آپ جناب موزن صاحب کیوں ایک طوائف کی قبر پر جا کر اپنا نام بدنام کرنا چاہ رہے ہیں
جائیں یہاں سے " وہ ہاتھ کے اشارے سے اسے جانے کا کہتا پھر بوتل سے منہ لگا گیا
عمر تم انسانوں کی طرح کس وقت رویہ رکھو گے اپنا " وہ برہمی سے بولے۔۔۔
جس وقت آپ جواب دیں گے کہ طوائف سے شادی کرنے کے عین کچھ سالوں بعد یہ مولانا صاحب کا
بھیس دھارنے کا کیا مقصد تھا "

وہ سکون سے پاؤں جھلاتا سوال کر رہا تھا وہ کسی سے اتنی گفتگو نہیں کرتا تھا سوائے سامنے بیٹھے اپنے باپ
کے ہمیشہ وہ اسی سے الجھتا تھا اور اسی سے اتنی لمبی چوڑی بات کرتا تھا
میرا دین تمھاری ماں کے ساتھ رہنے کی اجازت نہیں دیتا تھا تبھی اسے گھر سے نکالا تھا "
وہ ایک ایک لفظ پر زور دیتے غرائے

اب آپکے دین نے چٹھی لکھی ہے کہ آپ طوائف کی قبر پر جا کر پھول بچائیں " وہ ہنسنے لگا
وہ لاجواب سے ہوتے گھیرہ سانس بھر گئے

جبکہ وہ سکون سے پاؤں جھلاتا پینے میں مصروف تھا

جہنمی ہو تم عمر خیام دوزخ میں ڈالے گا تمہیں میرا اللہ کہ یہ حرام شے ہر وقت منہ کو لگائے رکھتے ہو" وہ
بھڑک کر بولے

عمر نے انکی جانب توجہ سے دیکھتا مسکرا دیا

میرے لیے دنیا بھی جنت نہیں ہے ڈیڈ اللہ مجھ سے نفرت کرتا ہے اس بات کا غم ہے میرے سینے میں
مگر آپ یہاں اب بے کار میں ایک جہنمی سے الجھنے کی کوشش کر رہے ہیں" وہ اٹھ کھڑا ہوا
جائے اپکا معزز گھر اپکا منتظر ہے میں بدنام زمانہ ہوں آپکا کچھ نہیں لگتا" بولتا ہوا وہ دوبارہ کمرے میں چلا
گیا جبکہ اشفاق سلام کھڑے ہوئے اور باہر نکل آئے

جبکہ ملازم انکے لیے چائے پانی لایا تھا جسے پیچھے دھکیل کر وہ باہر آئے چھوٹی سی گاڑی میں ارہم بیٹھا
انہیں کا منتظر تھا

کیا ہوا کی بات" وہ بولا

نشے میں تھا اول فول بھونک کر چلا گیا کتا آخر میری ہی نسل سے کیوں ہے" وہ نفرت سے پھنکارے
آپ مقصد کی بات تو کرے"

عمر خیام ہے وہ نشے میں بھی چھٹی حسین جگا کر رکھتا ہے فوراً مطلب سمجھ کر بے عزتی کرنے لگ جاتا" وہ
بے چینی سے بولے

لیکن عمر کا پیسہ ہماری ضرورت ہے ابو" وہ بولا جبکہ اشفاق صاحب نے محبت سے بیٹے کو دیکھا
تم فکر نہ کرو اسکی ماں بھی مجھ سے جیت نہیں سکی تھی یہ بھی میری ہی اولاد ہے" وہ مسکرائے جبکہ ارہم

سر ہلا گیا۔

اگر عمر کچھ مدد کرے گا تو ہمارے ڈوبے ہوئے جہاز کو سپورٹ ملے گی۔"
ہاں اسے گھر لے آؤں میں ذرا" کہہ کر وہ اسکے شانے کو تھپتھپا گئے جبکہ ارہم کو تسلی ہوئی تھی۔

پیپر کیسا ہوا" دونوں اسکے پہلو میں بیٹھ گئیں

شکر ہے آج تو اچھا ہوا ہے" ساز نے سکون کا سانس لیا

ہائے ساز کتنی خوش نصیب ہو تم۔۔ تمہیں کم از کم ایف اے کرنے کی اجازت مل گئی

ابانے تو میسٹرک ہی مشکل سے کرنے دیا خیر اب کیا کر سکتے ہیں ویسے تمہیں پتہ ہے تمہارے اور بدر

بھائی کے جانے کے بعد سوہانے نجمہ چچی کو بہت سنائی ہے"

کیوں؟ ساز کھڑی ہو گی ماں کی فکر سی ہوئی

معلوم نہیں اسکی قمیض جل گی اُسے بہت غصہ ہے"

کیسے جلی" ساز بولتی ہوئی باہر جانے لگی

اور ان دونوں کی بات سنے بنا وہ باہر آگی تو نجمہ کو کچن میں تلاش کیا وہ کچن میں نہیں تھی پھر اسے تائی جان

کے کمرے سے آواز آئی تو وہ اس کمرے کی جانب بڑھی مگر بنا اجازت وہ اندر نہیں جاسکتی تھی

نجمہ یہ حرکت نہ تم نے اچھی نہیں کی بندہ اتنا نہ جلے سوہا تمہاری ہونے والی بہو ہے تم اگر اسکے کام کر دو

گی تو کیا جائے گا تمہارا۔۔ نہیں الٹا سوٹ جلا دیا اسکا تمہیں علم بھی ہے کتنی مہنگا جوڑا تھا اسکا۔

گردیزی مارکیٹ سے پورے چار ہزار کالے کرائی تھی

بارہ سو پندرہ سو روپے کا سوٹ چار چار سال پہنے والوں کو بھی کیا تمیز۔۔۔ تمہیں میں نے کہہ دیا ہے
آئندہ ایسا نقصان ہو تو تم بھرو گی اس نقصان کو"

جی بھابھی "نجمہ سر جھکا گی جبکہ۔

ساز باہر آنسو پیتی اپنی انگلیاں موڑ رہی تھی

معذرت غلطی کی مانگ لینی چاہیے چچی "سوہا کی آواز ابھری

سوہا بیٹا مجھے معاف کر دو بس بے دھیانی میں تمہارا اتنا مہنگا جوڑا جل دیا"

انہوں نے معافی مانگی تو ساز کے آنسو آنکھوں سے ٹپکنے لگے

اسکی ماں باہر ائی وہ کچن میں چلی گی خود سے کھانا بنانے لگی

اسکی رومی رومی نکھیں دیکھ کر نجمہ جان گی تھی وہ سن چکی ہے

ساز "انہوں نے پکارہ ساز نے انکی جانب دیکھا۔

امی۔۔ امی آپ کا کوئی قصور نہیں ہے آپ نے کیوں معافی مانگی "وہ بچوں کی طرح اسکے گلے لگتی بولی

کچھ نہیں ہوتا بیٹا غلطی تو بدر کی تھی نہ جان بوجھ کر بچی کا سوٹ جلا دیا بیوی ہونے والی اسکی۔۔۔

بدر بھائی سوہا کو پسند نہیں کرتے "ساز ذرا منہ بنا کر بولی

جن کی جیب میں دانے نہ ہوں انکی کوئی پسند نہیں ہوتی "اسکا گال تھپتھپا کر وہ پالک کاٹنے بیٹھ گی ساز کو

اپنی ماں کی اداسی پر بہت تکلیف ہوئی تھی اسکے بعد اسنے اگلے دن پیپر ہونے کے باوجود وہ انکی مدد کرتی

رہی اور دوپہر کا کھانا لے کر جانے کے لیے بدر دیر کر چکا تھا

کیونکہ یہ اسی کی ذمہ داری تھی اور جب سے اسکے ذمہ یہ بات آئی تھی تب سے وہ یوں ہی کرتا تھا جان بوجھ کر وہ یہ حرکتیں کرتا تھا

اب بدر کیوں نہیں آتا کام نہ کاج کا اور آوارگی کرتا رہتا ہے "تائی جان کافی غصے میں تھی نجمہ پریشان سی ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی اور سازنے پریشانی سے لینڈ لائن پر نمبر ڈائل کیا اور بدر کا فون نہیں اٹھ رہا تھا

تقریباً مغرب کی نماز کے بعد وہ گھر آیا تو تائی جان اسپر چڑھ دوڑیں جبکہ بدر کافی خوش تھا کہاں مر گئے تھے تم کیوں نہیں آئے وقت پر او بھائی تمہیں دو چار سو اس کام کے مل جاتے ہیں کہ وقت پر دکانوں پر کھانا پہنچا دو تم اس سے بھی جانا چاہتے ہو"

جبکہ بدر اسکی کڑوی باتوں کو انور کر کے اپنی ماں کو ڈھونڈنے لگا

امی "اسنے پکن میں جھانکا

امی کہاں ہیں "وہ بولتا یوں پیچھے کی جانب آیا وہ کپڑے دھور ہیں تمہیں جبکہ موسم کافی بدل گیا تھا اور انکی طبیعت بھی خراب ہو سکتی تھی وہ آگے بڑھا اور اپنی ماں کو وہاں سے اٹھایا

بدر کہاں چلے گئے تھے کھانا نہیں۔۔

میری جاب لگ گئی ہے بہت بڑی کمپنی ہے مجھے یقین نہیں تھا وہاں سے کال آئے گی میری پورے 70 ہزار کی جاب ہے امی 70 ہزار کی "وہ بولا جبکہ نجمہ حیرانگی اور بے یقینی سے اسکی آنکھوں میں دیکھ رہی

تھی۔

بدر نے اسکی آنکھوں میں آنسو دیکھے تھے

نجمائے سینے سے لگ گئی

بدر مجھے یقین کیوں نہیں ارہا "وہ بے یقین تھی

اب یقین کر لیں امی۔۔ بس اپکو ان سب کے کام کرنے کی ضرورت نہیں ہے مجھے بہت اچھی امید دلائی

ہے میں کوئی چھوٹا موٹا کرائے کا گھر لے لوں گا اور ہم الگ ہو جائیں گے ان سب سے "وہ اپنی ماں کی

پیشانی چومتا ہوا بولا

اچھا تو نوکریاں لگ گئیں ہیں "تائی جان سب سن چکی تھی بدر کچھ نہیں بولا اپنی ماں کو اندر لے آیا اور

دوسری طرف مغرب کا وقت ہو چکا تھا تو تائی جان ارہم اور چچا جان بھی اگئے تھے

کھانا نہیں بھیجنا تھا سارا دن بھوکے رہے ہیں ہم لوگ "ارہم ماں پر چلایا اور سب مردوں کی آواز سن کر

صوفیا صنم اور ساز بھی دوپٹہ سروں پر رکھ کر اپنے آدھے آدھے چہرے چھپائے سلام کرتی نیچے اگئیں

تھیں

ارہم نے ساز کو بڑی غور سے دیکھا تھا جبکہ اسکا رشتہ صوفیا سے ہوا ہوا تھا مگر اسے صوفیا میں کبھی دلچسپی

نہیں تھی اسے تو ساز کی گوری رنگت بہت پسند تھی۔

نوکریاں لگ گئیں ہیں جناب کی اب کیوں کرے گا وہ کوئی کام اور وہ بھی 70 ہزار کی نوکری لگی ہے "

تائی جان بولیں تو تائی نے صوفیا سے پانی کا گلاس لے کر بدر کی جانب دیکھا جو سپاٹ چہرے سے سب کو

دیکھ رہا تھا

کہاں لگی ہے تمہاری نوکری "

بینک میں " بدر سکون سے بولا

کیا "تایا جان اپنی جگہ چھوڑ کر اٹھے

حرام لے کر آؤ گے اس گھر میں " وہ برہمی ہوئے

بھائی جان آپ کی طبیعت نہیں ٹھیک " چچا جان اٹھے اور انھوں نے اسکا ہاتھ جھٹک دیا

تمہارے باپ نے بھی جو شراب شروع کر دیا تھا تباہ ہو گیا تھا تم بھی حرام کما کر تباہ ہو گے "۔

آپکا بیٹا حرام پی سکتا ہے میں حرام کما نہیں سکتا اور میں اپنی محنت کی اجرت لے رہا ہوں بس " وہ بولا جبکہ

استغفار کرتے وہ بیٹھ گئے

بدر اگر تم نے گھر سے باہر قدم نکالے تو ٹانگیں توڑ دوں گا "

آپ میرے لیے فیصلہ نہ ہی کریں تو بہتر ہے " وہ دو بدو ہو اور ساز اور نجماد ل تھام گئے کہیں تایا جان

مارنا نہ شروع کر دیں اسے

اب کیوں گو نگی ہو گی ہو بولو اب کچھ "تایا جان جھگڑا بڑھنے سے پہلے نجما چچی کو جھنجھوڑ کر بولیں

نہیں اب تو گو نگی ہو جائے گی یہ عورت خبردار جو بینک وینک کی نوکری کی گھر سے باہر نکال کر دوں گا "

کیوں نکالیں گے میرے باپ نے کاروبار کھالیا اور گھر بھی کھا گیا کیا میرا حصہ ہے یہاں میں اور میری

ماں بہن یہاں اپنے حق " اور کھینچ کر پڑنے والے تھپڑ پر بدر کا منہ بند کر گیا

یہ حق ہے تیرا یہاں اس سے زیادہ کچھ نہیں

اگر تو نے بینک کی نوکری کرنی ہے تو اس دو گند کو سمیٹ اور نکل اس گھر سے "وہ چیخے

بھائی صاحب آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں بچی ذات ہے میری میں کہاں لے کر جاؤں گی بدر کہیں نہیں
جائے گا میں وعدہ کرتی ہوں آپ سے "نجمانکے آگے ہاتھ جوڑ گی جبکہ ساز کے پاس آنسو بہانے بے

سوا کچھ نہیں تھا

وہ سوچتی تھی کسی دن کوئی انکی مدد کے لیے اجائے

اسکے پاس بھی تو ایک فرشتہ ہونا چاہیے جو انھیں اس مشکل سے نکالے اللہ تعالیٰ نے تو وعدہ کیا تھا کہ تنگی
کے ساتھ آسانی ہے تو اسکے پاس یہ آسانی کب آئے گی

اپنی ماں کو گڑ گڑاتے دیکھ اسکی ہچکیاں بند گئیں بدر نے لاکھ نجمان کو سمجھایا اٹھایا مگر نجمان جانتی تھی کہ ساز
کنواری ہے اور اب تک اسکا کہیں رشتہ بھی نہیں ہو اور بدر ہو گی تو کہاں اپنی بیٹی بیا ہے گی بدر نے لاکھ
پاؤں پیٹے مگر نجمان نے جب تک اس سے یہ بات نہیں کہلوادی کہ وہ یہ نوکری نہیں کرے گا وہ مانی نہیں
اور پھر جا کر سب کے دلوں میں چین اتر اور بدر گھر سے ہی باہر نکل گیا

جبکہ نجمان آنسو پونچتی سب کے لیے کھانا بنانے چلی گی

صوفیا اور صنم دونوں ہی غمگین تھیں انکے باپ کی بھی حیثیت اس گھر میں وہ ہی تھی جو شاید انکے مردہ
باپ کی تھی

ان دونوں بہنوں کو بھی کبھی کسی قسم کا حق نہیں ملا تھا مگر انکے ساتھ ویسا رویہ بھی نہیں تھا جیسا بدر اور

اچانک اسپر سے کمبل کھینچا تو وہ ہڑبڑا کر اٹھی اور دادی جان کو اپنے سامنے کھڑا دیکھ اسکے اوسان خطا ہو گئے وہ خود کو چھپاتی اپنے لباس کو دیکھتی اپنے دوپٹے کو ڈھونڈتی یہ انکی آنکھوں سے بچتی جو کہ غصے سے بھری کھڑی تھیں

انہوں نے کمبل ایزہ کے منہ پر مارا ایزہ نے جلدی سے خود کو چھپایا اور سر جھکا گی
اگر تمہارے کرتوت میں شاہ نواز کو بتادوں تو شاہ نواز تمہارے نام کا کتا بھی اپنے محل کے باہر نہ باندھے گا کہ اس ماہ رانی کے لیے ڈاکٹر ارہے ہیں اسکی بے ہوشی کا علاج کرنے "وہ بھڑکیں
ایزہ کا دماغ اس وقت اتناڑا ہوا تھا کہ دماغ میں کچھ سجھائی نہیں دیا
اٹھ کر دس منٹ میں نیچے پہنچ جاو مہمان ارہے ہیں کچھ تم سے ملیں گے اور اب مجھے اس گھر میں
تمہارے کسی بھی ڈرامے کے لیے کوئی ڈاکٹر آتا نہ دیکھے چھ ماہ گزر گئے گو تو ہری ہوئی نہیں چونچلے
اٹھو ارہی ہے میرے پوتے سے "بول کر وہ باہر نکل گئیں اور ایزہ نے جلدی سے بھاگ کر دروازہ لاک
کر لیا اور پھر دروازہ پکڑ کر وہ دل پر ہاتھ رکھتی وہیں بیٹھ گی۔

کچھ گھنٹوں پہلے کا منظر آنکھوں میں اگیا کہ اسے ہوش بازو میں کسی چھنے والی چیز کے احساس سے آیا تھا
ہلکی ہلکی آنکھیں کھولیں تو شاہ نواز کھڑا کچھ بول رہا تھا اسے آواز نہیں آرہی تھی
ڈاکٹر بھی کچھ بول رہا تھا اور پھر وہ اسکے نزدیک آیا ڈاکٹر جاچکے تھے

اسکو کچھ لمھے جھک کر دیکھتا رہا اور پھر وہ باہر نکل گیا اسکے بعد وہ سو گئی تھی اسکی ڈراپ کب کس نے اتاری
اسے علم نہیں تھا وہ تو دادی جان کے آنے پر جاگی تھی
دل کی دھڑکنیں اب بھی بہت تیزی سے چل رہیں تھیں
دادی جان نے دس منٹ کا وقت دیا تھا وہ اٹھی اور واشروم میں جانے لگی کہ دیوار غیر آئینے میں اپنا عکس
دیکھا

شاہ کی قربت کا احساس جگہ جگہ پر تھا

وہ خود پر سے نگاہ ہٹا کر خاموشی لبوں پر سجائے وہاں سے واشروم میں گئی
بھوک بھی لگی تھی عین دس منٹ بعد وہ اپنا ہر نشان فاونڈیشن کے نیچے چھپا کر دادی جان کے پاس آگئی۔
زیورات پہناؤ اسکو "دادی جان نے ملازمہ نے اسے کہا وہ اسے زیورات تب ہی دیتی تھی جب اسے
ضرورت ہوتی اسے خود بھی دلچسپی نہیں تھی ان چیزوں میں ملازمہ نے ایک ہیرے کا نیکلس اسکی
گردن میں پہ آیا تو اسکی چھن اسکے زخموں پر جلن لگا گئی

وہ ذرا الجھ کر اس نیکلس کو دور کرنے لگی کہ دادی جان پر نگاہ کی اور ہاتھ پیچھے کھینچ لیا وہ اسے کھا جانے والی
نظروں سے دیکھ جو رہیں تھیں

ملازمہ نے اسے کانٹے پہنائے اور اسکے ہاتھوں میں چوڑیاں ڈالیں اور اسے اصل شاہنواز کی دو لہن بنا دیا
ان زیورات کا بوجھ کتنا تھا یہ بات تو وہ ہی جانتی تھی
ہمم "وہ مطمئن ہو کر پان کھانے لگیں

ایزہ اٹھ گی اور کچن کی سمت چلنے لگی

ناشتے میں کچھ ہے " اسنے سوال کیا

ج۔۔ جی نہیں ناشتہ نہیں ہے آپ کہیں تو بہو میں ابھی بنا دیتی ہوں " ملازمہ بولی تو اسنے تشکر بھری نگاہ

اٹھائی

پلیز مجھے پراٹھا اور انڈا بنا دیں " اسنے کہا

ملازمہ مسکرائی

میں بس پانچ منٹ میں لاتی ہوں " اسنے کہا اور ایزہ باہر آئی

دادی جان شکر تھا کچھ نہیں بولی ایزہ خاموشی سے انکے پاس بیٹھ گی

ساراسارادن ساری ساری رات وہ بالکل چپ رہ کر گزار دیتی تھی

نہ اس سے کوئی بولتا تھا نہ ہی اسے کسی سے بولنے کی اجازت تھی۔

وہ خاموشی سے بیٹھی تھی کہ ملازمہ ٹھیک دس منٹ بعد ناشتہ لے آئی اسنے اللہ کا شکر ادا کیا کہ اتنے

بڑے محل میں اسے بلاخر کچھ کھانے کو مل گیا تھا

وہ کھانے لگی جبکہ دادی جان نے ذرا منہ بنا لیا۔

وہ خاموشی سے ناشتہ کر رہی تھی کہ ابھی کچھ لقمے ہی اندر اترے تھے کہ دادی جان کے مہمان آگئے اور

وہ جلدی سے سیدھی ہوئیں

رقیہ " وہ ایک دم چلائیں ایزہ نے سامنے دیکھا وہ لوگ اندر ہی آ رہے تھے رقیہ دوڑ کر آئی

اٹھا اس ناشتے کو اور لے جا یہاں سے " وہ بولیں

ایزہ انکا منہ دیکھتی رہ گی اور دادی جان ان مہمانوں کی جانب متوجہ ہو گئیں

وہ ایک ادھیڑ عمر عورت تھیں اور انکے ساتھ ایک خوبرونوجوان تھا وہ دونوں دادی سے ملیں اور ایزہ بھی کھڑی ہو گی

یہ میری بہو ہے ایزہ شاہ میرے شاہ کی بیوی " وہ بڑے فخر سے بتا رہیں تھیں ایزہ ہلکا سا مسکرائی اور اس

عورت نے ایزہ کو سینے سے لگا لیا

ہائے چچی اتنی چھوٹی عمر کی لڑکی بس آپ نے بھی شاہنواز کے لیے ہیرے کو چنا ہے " وہ ہنسی جبکہ دادی

جان کے چہرے پر فخر ہی الگ تھا

یہ میرا بیٹا ہے روہان "

انہوں نے ایزہ کا تعارف کرایا ایزہ نے سلام کیا

روہان اسے حیرانگی سے دیکھ رہا تھا وہ لڑکی بہت چھوٹی تھی اور نازک اور بے حد حسین

روہان نے سر ہلا کر اسکے سلام کا جواب دیا اور پھر ایزہ بیٹھ گی

اسے بھوک نے بے چین کیا ہوا تھا لیکن وہ دادی جان کے پاس بیٹھی انکے کسی جاننے والے کی باتیں سن

رہی تھیں

دادی جان میں کچھ کھانے کا اہتمام کرتی ہوں " ایزہ کسی خیال کے تحت اٹھی

ہاں ہاں کھانا بنواؤ " دادی جان بولی تو ایزہ نے سکھ کا سانس لیا اور کچن میں آگئی

کچن میں ہی بیٹھ کر اسنے اپنا ناشتہ پورا کیا اور اب دل و دماغ میں کچھ سکون تھا کہ خوارک اسنے اچھی لے لی تھی

وہ کھانا بنتا ہوا دیکھتی رہی کوئی ملازم اس سے نہیں بولا تھا

اور پھر وہ باہر آئی تو سامنے روہان ہی کسی کو تلاشۃ ہوا اسی طرف ا رہا تھا

اوہ آپ مل گئیں مجھے ا یکجلی شاہنواز بھائی کا نمبر چاہیے

دادی جان کہہ رہی ہیں کہ انھیں کال کر کے بتاؤ" وہ بولا ایزہ شاہنواز کے نمبر تو کیا اسکے کام کے بارے

میں بھی نہیں جانتی تھی

لیکن نمبر مجھے نہیں معلوم" وہ بولی

روہان نے مزید حیرانگی سے دیکھا۔۔

ٹیک ایٹ ایزی پریشان مت ہونیں میں کسی ملازم سے پوچھ لوں گا" وہ کہہ کر مسکرایا اور آگے بڑھ گیا

روہان کے جاتے ہی ایزہ دوبارہ دادی جان کے پاس آگئی

اور پھر وہ خاموشی سے بیٹھی ان سب کی باتیں سننے لگی روہان بھی اسکے سامنے بیٹھ گیا تھا وہ مسلسل اسے

دیکھ رہا تھا جبکہ ایزہ نے آنکھ بھی نہیں اٹھائی تھی

کچھ دیر بعد شاہنواز گھر میں داخل ہوا تو اسکے پیچھے دو ملازم چلتے ہوئے آئے اور روہان اسے دیکھ کر کھڑا ہو

گیا

کیسے ہو" وہ ہلکا سا مسکرایا جیسے بس تکلف ہی کیا ہوا

اسنے ایزہ کو دیکھا وہ موم کی گڑیاسی لڑکی بہت پیاری لگ رہی تھی
بیٹھو شاہ "دادی جان بولیں

میں فریش ہو کر آتا ہوں آپ لوگ بیٹھیں "اسنے کہا اور ایزہ کا ہاتھ پکڑ کر ان کے درمیان سے اٹھا یا اور
اسے لیے اندر آ گیا

ایزہ اسکے ہاتھ کی سختی اپنے بازو پر محسوس کر کے ذرا پریشان سی ہوتی اسکے ساتھ گھسیٹتی جا رہی تھی
اسنے اسے کمرے کے وسط میں چھوڑا
باہر کیوں بیٹھی تھی تم " سختی سے پوچھا
دا۔۔۔ دادی جان نے کہا تھا میں خود سے نہیں بیٹھیں تھیں

آئندہ اسکے سامنے نظر مت انا کہیں دیکھائی بھی دے تو منہ اٹھا کر دیکھنا بھی مت " وہ انگلی اٹھا کر وارن
کر گیا

جی "وہ سر ہلا گی"

شاہنواز نے اسکا بازو جھٹک کر چھوڑا اور واشروم میں چلا گیا وہ پہلے دن سے ہی اسکے ساتھ بے حد سخت تھا
ایزہ وہیں کھڑی رہی یہاں تک کے وہ باہر نکلا اور سیاہ شلوار سوٹ میں وہ کمرے سے باہر نکل گیا۔
ایزہ جبکہ کمرے میں ہی بیٹھ گی کمرے کی تمام لائٹس بجھا کر اسنے کھڑکی کے باہر جھانکا تو ادھور اچاند بلکل
اسکی طرح ادا سی سے اسی کو دیکھ رہا تھا

کہنے کو یہ کتنا بڑا محل تھا اور اس محل میں اس کے پاس کہنے کے لیے جی ہاں اور معافی چاہتی ہوں اسکے

علاوہ کوئی لفظ نہیں تھا پچھلے چھ ماہ سے وہ اپنی سانسوں کو بھی محسوس نہیں کر پارہی تھی
اور اچانک آنکھوں میں ایک چہرہ سا جھلملا اٹھا
وہ بے تحاشہ خوفزدہ ہو گئی

چھ ماہ میں یہ پہلا خیال تھا جو اسے آیا تھا اور اس کا دل اس قدر ڈوبا کہ اسکے خیال کو ہی سوچ کر وہ تیسری بار
آج پھوٹ پھوٹ کر رو دی
محبت کیسا جرم ہے کیسا؟

یہ بیان نہیں ہو سکتا یہ محسوس نہیں ہوتا یہ صرف سینے میں چبھن بن کر رہ جاتا ہے کتنی چھوٹی سی عمر میں
محبت کا روگ سینے میں لیے وہ اپنی عمر سے 15 سال بڑے مرد کی خدمت کے لیے روز اپنے آپ کو تازہ
دم کرتی اور روز وہ بالکل ایسے مر جاتی جیسے وجود میں جان نہ ہو۔۔۔

سانس گھٹتی تھی اسکی شاہنواز کی بانہوں میں اور کیوں نہ گھٹتی وہ مرد تھا میچپیور جو عورت کو صرف اپنی
ضرورت کے لیے استعمال کرتا ہے باقی کوئی بات وہ اس سے کرنا پسند نہیں کرتا تھا حکم دینا اسکے خون میں
تھا جبکہ کبھی اسکی اہمیت کسی کی نظروں میں ایسی تھی کہ وہ پھولے نہیں سماتی تھی اسکی شرارت سے
بھرپور چہکائیں اسکے گھر میں گو نجی تھی

بدر کھانا لے کر بائیک سٹارٹ کر کے جانے لگا تھا نجمانے اپنے آنسو صاف کیے وہ دونوں بہن بھائی اپنی
ماں سے خفا ہو گئے تھے وہ اس سے بات ہی نہیں کر رہے تھے

نجماندر اگی جبکہ دوسری طرف سوہاجو چھوٹے سے لون میں بیٹھی چائے پینے کے ساتھ رسالہ پڑھ رہی تھی بدر کو بانیک سٹارٹ کرتے دیکھا اٹھی اور جلدی سے اسکی بانیک کے آگے آگئی
بانیک کی نوکری چھپ کر کر لو میں دیتی ہوں اجازت تمہیں "

وہ جلدی سے بولی بدر نے اسکی جانب دیکھا اور پھر نخوت سے اسکے بازو جھٹک دیے
سامنے سے ہٹو " وہ صبر سے بولا

کہا تو ہے دے تو دی اجازت کر لو نوکری اب کیوں نکھرے دیکھا رہے ہو "
تم سے اجازت لے کر کروں گا کچھ اب میں " وہ بگڑ کر بولا تو وہ ہنسنے لگی

ایک میرے ابو کے روکنے پر تورک گئے انکی بیٹی کے حکم دینے پر کر لو نوکری لیکن وعدہ کرو تم مجھے نہ
روز باہر سے کھانا لا کر دو گے کیونکہ مجھے تمہاری اماں کے ہاتھ کا کھانا آج کل پسند نہیں ارہا " وہ بولی جبکہ
بدر نے مٹھیاں بھیج لی

تم یہاں سے چلی جاو بہتر ہوگا " وہ بولا

ورنہ " وہ جیسے چیلینجنگ نظروں سے اسے دیکھنے لگی

بدر نے بانیک سٹارٹ کی اور اسکے پاؤں پر سے گزار کر وہاں سے باہر نکل گیا

اہ اہ میرا پاؤں توڑ دیا بد تمیز جاہل مرد میری ہڈی توڑ دی "

وہ چلانے لگی تائی جان اسکی اواز پر باہر لپکی

کیا ہوا " وہ اسکے پاس آئیں

امی بدر میرے پاؤں پر سے بانیک چڑھا کر لے گیا میرا پاؤں توڑ دیا "وہ چلانے لگی
منہ بند کر لو سوہا اپنا یوں منہ پھاڑ پھاڑ کر نام لو گی تو تمہارا باپ میرا خون پی جائے گا"
کیا مصیبت ہے سب کو "وہ غصے سے بولی

اچھا بس اٹھو ہزار بار منع کیا ہے وہ تمہارا منگیترا ہے کم بگو اس کیا کرو اس سے "وہ غصے سے بولی جبکہ سوہا
ماں کے سہارے پر اٹھتی اندراگی
اندر ثروت اور نجمہ بھی کچن سے اسے دیکھنے کو باہر آگئیں
سوہا درد سے اہاہ کر رہی تھی

ارے مر جانیوں اتر جاؤ نیچے اجاؤ میری بچی کا پاؤں توڑ گیا تمہارا بیٹا تائی غصے سے نجمہ کو دیکھنے لگی اور ساتھ
کے ساتھ ان تینوں کو بھی آواز لگائی وہ تینوں نیچے آئیں تو صنم اور صوفیا کو ثروت نے کچن میں بھیج دیا اور
پیچھے سازہ گی جسے سوہا کے پاؤں پر گرم تیل سے مالش کرنے کے لیے بیٹھا دیا
ساز کے لیے اب یہ بات کچھ بھی اہمیت نہیں رکھتی تھی یہ بہت عام تھا اب اسکے نزدیک اسکے ہاتھ تھک
بھی جاتے تب بھی اسے کرتے رہنا تھا جب تک سوہا کا من راضی نہ ہو جاتا
تمہارے ہاتھوں میں جان نہیں ہے کیا "سوہانے اسے ٹھونگ مارا اور صوفیا اور صنم ماں کو دیکھنے لگی
سلاد بناو تم "یہ نا انصافی ہے امی"

جب نجمہ بھی کو نہیں دیکھتا تو ہم کیا کر سکتے ہیں ہماری ویو بھی اتنی ہی ہے یہاں "وہ بولیں
مگر سازی کی عزت نفس کو ہمیشہ مجروح کیا جاتا ہے "صنم دکھے دل سے بولی

زیادہ ہمدردی ہو رہی ہے تو جاو کروا سکی خدمت "

میں کیوں کروں " وہ ایکدم سر جھٹک گی "

تو پھر یہ کرو " ماں نے اسے سلاد بنانے کے لئے سامان دیا اور نجمہ ایہ سب سن رہی تھی وہ گھیرہ سانس بھر کر ہانڈی بھوننے میں لگ گی وہ اپنے بچوں کے لیے کچھ نہیں کر سکتی تھی

ساز کے ہاتھ تھک گئے تھے گھنٹے سے اوپر ہو گیا تھا جبکہ سوہا موبائل فون یوز کیے جا رہی تھی

یہاں تک کے اب اسے رونا نے لگا

سوہا میں تھک گی ہوں کیا تمہارا درد ٹھیک نہیں ہوا " وہ بلا خر بولی سوہا نے اسے دیکھا تو ناک کے نتھے غصے سے پھول گئے

سارا دن پین پکڑ کر چلتے ہیں یہ ہاتھ تب تو نہیں تھکتے "

امی دیکھنا یہ کہہ رہی ہے تھک گی ہے " وہ ماں سے بولی

نہیں تو ایسا کرتی کیا ہے " وہ بگڑ کر بولیں

تائی جان میں " چپ چاپ اسکے پاؤں کا مساج کر "

بھا بھی ساز نے پیپر کی تیاری کرنی ہے " نجمہ کچھ ہمت کرتی بولی

تو ایسا کریں نجمہ چچی آپ کر دیں " سوہا مسکرائی جبکہ ساز ایکدم سیدھی ہوئی

نہیں میں ٹھیک ہوں " وہ آنسوؤں کو حلق سے نیچے اتارتے ہوئے دوبارہ سے اسکے مساج میں لگ گی اور

سوہا مسکرا دی

وہ فریش ہو کر اپنے کمرے سے نکلا تو کافی خوبصورت لگ رہا تھا بڑی بڑی آنکھیں اور ان آنکھوں میں
سرخی جو نشے کی زیادتی کی وجہ سے اکثر رہتی تھی
اور اسپرنگت ایسی کہ چاند کو بھی مات دے دے

وہ خوابوں میں بسنے والا شہزادہ سا لگتا تھا جو خوشبو میں لپٹا نکلا اور گاڑی کی چابی گھمائی وہ سوار ہوتا اپنی منزل
کو چل دیا سڑکیں ناپتے اسے کی گھنٹے گزر گئے تھے اسکا سیل فون بجا اور اسنے ڈیش بورڈ پر سے لاپرواہی
سے سیل فون پر آنے والی کال اٹینڈ کی
عمر خیام سپیکینگ "

تمہارا باپ بات کر رہا ہوں " دوسری طرف سے ابھرنے والی آواز پر اسنے سیل فون کان سے ہٹایا
ایکویمر انمبر کس نے دیا " بے رخی سے وہ بولا

بھولا مت کرو عمر باپ ہوں تمہارا تم سے ملنا ہے گھرا سکتے ہو " وہ سنجیدگی سے بولے
جہاں سے دھکے دے کر نکال دیا تھا آپ نے " اسنے گاڑی کو ایک نائیٹ کلب کے سامنے روکا
عمر جو کچھ بھی ہوا اسکے بارے میں بیٹھ کر بھی بات ہو سکتی ہے میں تمہارا انتظار کر رہا ہوں "
انتظار بے کار جائے گا " کہہ کر کال کاٹ کر کے وہ اندر داخل ہوا اور اپنی دنیا میں پھر سے کھو گیا
جبکہ دوسری طرف اشفاق صاحب نے فون بستر پر پھینکا

کیا کہہ رہا ہے عمر " تائی جان بولیں

نہیں "وہ ذرا ناگواری سے بولے

بہت ضدی ہے یہ لڑا بلکل اپنی ماں کی طرح "تائی جان نے منہ بنایا تو اشفاق صاحب نے اسے تر چھی نگاہ سے دیکھا

آپکے قابو میں آنے کا نہیں ہے یہ لڑکا یہ تو میرا بیٹا ہے اور اسکی شرافت ہے جو آپکے بازو سے بازو لا کر کھڑا ہے اور آپکے اس ڈوبے ہوئے کاروبار کو سہارا دینے کے لیے دن رات ایک کر رہا ہے "انھیں طعنے دینے کا موقع گیا تھا اشفاق صاحب نے ہاتھ اٹھا کر انھیں ٹوک دیا

اب مزید بکو اس اپنے منہ سے مت اگلنا "وہ نفرت سے بولے اور لیٹ گئے

ویسے ایک بات کرنی تھی مجھے آپ سے "وہ کچھ آہستگی سے بولیں انھوں نے اسکی سمت دیکھا

اچھا تھا بدر کوئی نوکری کر لیتا بیٹی کا مستقبل سنور جاتا "وہ بولیں تو تایا جان نے نہایت کڑوی نگاہ اٹھائی

سر پر نچواں اب جنے جنے کو میں اپنے "وہ برہمی سے بولے

میرا یہ مطلب تو نہیں ہے بس "

اچھا بس چپ ہو جاؤ سوچنے دو کچھ مجھے "وہ آنکھیں بند کر گئے جبکہ تائی جان بھی چپ ہو گئیں

گھر میں تایا جان نے خیر و برکت کے لیے میلاد کروائی تھی جس میں انھوں نے سب کو مدعو کیا تھا اور

اس میلاد میں ہونے والی تمام چیزوں کی ذمہ داری بدر پر ڈال دی تھی۔

میں نیا جوڑالوں گی "سوہانے ماں کی جانب دیکھا

بس کرو تمہارے ابا کبھی پیسے نہیں دیں گے " وہ بولیں تو سوہانے دونوں پاؤں پٹختے مجھے نہیں پتہ میرا جوڑا نیا آئے گا " وہ بولی جبکہ تائی جان نے ذرا غصے سے اپنے چھوٹے سے پرس میں سے تین ہزار روپے نکال کر اسکے ہاتھ میں تھما دیے جبکہ سوہا خوش ہو گئی

اور اپنے باپ کو مت بتانا " ساتھ ساتھ تشبیہ بھی کر دی

جبکہ سوہا کو پرواہ کب تھی دوسری طرف صنم اور صوفیا کے پاس نئے جوڑے موجود تھے تبھی انہیں کوئی پریشانی نہیں تھی اور ساز نے کبھی کسی چیز کی فرمائش نہیں کی تھی جو اسکے پاس تھا وہ وہی پہن لیتی۔۔۔ سوہا زبردستی ماں کو گھسیٹ کر مارکیٹ لے گی اور باقی سب بھی کاموں میں لگ گئے

وہ بازار سے ایک گھنٹے بعد بہت محنت کر کے آسمانی رنگ کا سوٹ لائی تھی جو سچ تھا تبھی وہ باسانی آج کی میلاد میں پہن سکتی تھی دوسری طرف ساز اور نجمانے گھر پر ہی کھانا پکایا تھا اور ثروت اور صنم صوفیا انکی مدد کر رہیں تھیں۔

ساز اچھے خاصے نومبر کے مہینے میں بھی پسینے سے شرابور باہرائی تو تائی جان نے اسے چادریں بچھانے کا آرڈر نافذ کر دیا وہ اس کام میں لگ گئی اور جب وہ فارغ ہوئی تب تک سوہا تیار ہو کر آگئی تھی وہ اپنے کپڑوں کی شو مارتی کبھی ادھر جاتی کبھی ادھر ساز نے ایک پل کے لیے اسے دیکھا

جن لڑکیوں کے باپ زندہ ہوں اور مائیں تائی جان جیسی ہوں انکی قسمت بہت اچھی ہوتی ہے ان کی فرمائشیں پوری ہو جاتی ہیں اور انہیں کسی کی اترن نہیں پہنی پڑتی وہ سوہا کو دیکھتے ہوئے سوچنے لگی یہ سوچیں بچوں جیسی تھیں تو وہ اتنی بڑی تھی بھی نہیں کہ ہر چیز پر صبر کر لیتی لیکن اسنے انکھ کھولتے ساتھ

ہی صبر کرنا سیکھا تھا اور یہ ہی اسکا مقدر تھا وہ گھیرہ سانس بھر کر اٹھی

بدر مٹھائی کا ٹوکری لے کر اندر آیا تھا اسنے بے زار نگاہ سے سوہا کو دیکھا اور اسکے بعد اپنی بہن کی جانب اسکی شفاف رنگت میں ہلکی سی سرخی گھلی ملی تھی جیسے وہ ابھی چولہے پر سے ہٹ کر آئی ہو۔

سوہا بدر کو ہی مسکرا کر دیکھ رہی تھی بدر نے مٹھائی کا واحد ٹوکرا جو بڑی مشکل سے تایا جان نے بھیجا تھا گھر وہ رکھا تو ہاتھ میں موجود شاپر کو ساز کی طرف بڑھا دیا

ساز نے بدر کو سوالیہ نگاہوں سے دیکھا جبکہ سوہا بھی وہیں موجود تھی باقی سب نہاد ہو کر فریش ہونے چلے گئے تھے

یہ بہن لینا آج "بدر نے کہا تو ساز کے چہرے پر بس ایک عام سے لباس کو لے کر جو خوشی چھائی بدر کو شدید شرمندگی ہوئی اسنے یہ پیسے بچا کر اسکے لیے لباس لیا تھا لیکن یہ عام سا تھا کہ اسکی شاید کوئی ویو ہوتی۔۔۔

جبکہ سوہا یہ منظر دیکھ کر آگ بگولہ ہوتی ان دونوں کے نزدیک ای اور ساز کے ہاتھ سے وہ شاپر کھینچ کر اسنے وہ ڈریس دیکھا اور پھر طنز یہ مسکرائی

یہ تو کچھ زیادہ ہی عام ہے "وہ ہنس دی

ویسے تمہارے پاس پیسے کہاں سے آئے کہیں ابا کے "

شیٹ اپ "وہ گھور کر جھاڑ گیا

تمہیں ہزار بار کہا ہے میری عزت کیا کرو ورنہ ابا کو کہہ کر تمہارا دماغ درست کروانا میرے لیے مشکل

نہیں ہے "سوپا کی بکو اس پر ساز نے بھائی کو دیکھا

جاؤ تم تیار ہو جاؤ " بدر نے تحمل سے کہا اور ساز وہاں سے چلی گئی جبکہ بدر بھی بنا جواب دیے ہٹنے لگا کیونکہ

اس سے بحث کرنا دنیا کا سب سے بے کار کام تھا۔

بدر چلا گیا تھا اور سوہانے سر جھٹکا دونوں بہن بھائی ہی بے کار تھے

وہ اپنا میکپ درست کرنے چلی گئی وہ جانتی تھی اس سے زیادہ کوئی خوبصورت نہیں لگے گا

مہمان اکٹھے ہونے لگے تھے لیکن نجماب تک کاموں میں لگی ہوئی تھی باہر بدر جبکہ لاونج میں ساز ان

تینوں کو ہی گھر کے نوکروں سے زیادہ کی اہمیت نہیں دی گئی تھی

جبکہ صوفیا اور صنم کو انکی ماں نے بیٹھا دیا تھا

سوپا ساز کو دیکھ کر جل بھن چکی تھی کیونکہ وہ اس عام سے لباس میں بھی اتنی خاص لگ رہی تھی کہ جیسے

چاندنی سی اسکے چہرے سے پھوٹ رہی ہو

عورتیں جمع ہوئیں اور میلاد شروع ہو گئی

ساز صنم اور صوفیا سے دور بیٹھی تھی تبھی بجھی بجھی سی تھی تائی جان نے اسے دم لینے ہی کب دیا تھا

ساز پانی پلا دو ساز اٹھ کر پنکھا چلا دو ساز یہ دو ساز وہ دو اور نجم کونہ اٹھنا پڑا ساز سب کام خود کر رہی تھی

کتنی پیاری بچی ہے یہ " ایک عورت ہلکی آواز نجم اسمیت سب کے کانوں میں پڑی تو نجم نے ساز کی جانب

دیکھا وہ سر پر دوپٹہ رکھے بیٹھنے ہی لگی تھی

ساز "تائی جان کی آواز پر وہ ایک دم کھڑی ہو گئی

جا کر مٹھائی پلیٹوں میں لگاؤ "جھڑک کر بولیں

جی تائی جان "وہ کہہ کر چکن میں چلی گی "نجمہ کا چہرہ مر جھاسا گیا

بہن اسکی والدہ کون ہیں "انہوں نے نجمہ سے ہی پوچھا

میں "وہ آہستگی سے بولی

ارے "وہ عورت مسکرائی کافی امیر خاتون لگ رہیں تھیں

بہت پیاری بچی ہے آپکی کیا اس بچی کا رشتہ ہوا ہوا ہے کہیں "انہوں نے کہا

نجمہ کی آنکھیں چمک گئیں پہلی بار ہوا تھا ایسا کہ کسی نے اسکی بچی کے بارے میں پوچھا تھا

نہیں ابھی تو کہیں نہیں "نجمہ مسکرائی

ماشاء اللہ یہ تو بہت اچھا ہو گیا

میرا بیٹا ہے صائم بہت شریف ہے مجھے آپکی بیٹی بہت اچھی لگی ہے میں اوگی آپکی طرف "وہ عورت کھلے

عام کہہ رہی تھی تائی جان سوہا یہاں تک کہ ثروت بھی پہلو بدلنے لگیں

نجمہ اٹھو دیکھو کہیں مرگی ہے یہ ساز "تائی کی کڑک آواز پر نجمہ جلدی سے اٹھی اور چکن میں چلی گی اُسکے

بعد میلاد ختم ہونے تک وہ عورت ساز کے بارے میں ہی پوچھتی رہی تھی

اور جاتے جاتے بھی وہ آنے کا کہہ کر گی تھی جبکہ اسنے خصوصی ساز کو پیار کیا تھا جو انکے پیار کا مطلب

نہیں سمجھ سکی تھی

میلاد ختم ہونے کے بعد تائی جان کے پاؤں دکھ گئے جبکہ سوہا

تائی جان اور ثروت چچی اور باقی سب کے لیے چائے بنانے کے لیے کچن میں ساز کھڑی ہوگی تھی تاکہ
نجما بھی کچھ دیر سکون حاصل کر لے۔

یہ عورت وہ بڑے گھر والی تھی نہ بھا بھی جو میری ساز کے بارے میں بات کر رہی تھی "نجما خوشی سے
بولی

ارے رہنے دو کون ہے کیا ہے کیا کرتے ہیں ہمیں کیا پتہ بس عورتوں نے بھی فضولیات شروع کر دی
ہے اللہ کا ذکر ہو رہا تھا اور دیکھو رشتے داریاں شروع کر دیں تمہارے جیٹھ کو پتہ چل گیا تو اچھا نہیں ہوگا
"ساتھ کے ساتھ وہ ڈرا بھی گئیں

اور ساز نے ان باتوں پر کان دھرنے کے بجائے ان سب کو چائے دی اور بدر کے لیے لے کر باہر آگئی بدر
سامان اٹھا رہا تھا

بھائی چائے "ساز کی آواز پر وہ پلٹا

میرے لیے "وہ حیران ہوا

جی "وہ مسکرا دی

اچھا بھی تیا جان نے مجھ تک آنے دی چائے "وہ حیرانگی کا اظہار کرتا چمیر کھینچ کر بیٹھ گیا ساز کی جانب
دیکھا

اچھی لگ رہی ہو "وہ بولا تو ساز مسکرا دی چہرے پر شرم و حیا پھیل گئی بدر بھی مسکرایا

کل پیپر ہے آخری تیاری ہے "اسنے سوال کیا۔

جی تیاری تو ہے اگر ریو انس کرنے کا وقت مل جائے تو اچھا ہو جائے گا" اسنے کہا
چلو پھر جاؤ تم تیاری کرو"

لیکن کام کون کرے گا پھر" وہ افسوس سے بولی

میں دیکھتا ہوں جاؤ تم" بدر نے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اسے اندر لے آیا

امی سزاب پیپر کی تیاری کرے گی تو اسے ڈسٹر بن نہ کیجئے گا" بدر نے سب کے سامنے کہا

ارے بھئی تم ہمیں کہو نہ سیدھا ایک چائے کا کپ کیا بنا دیا حمایت ہی شروع کر دی تم نے" تائی جان بولی

جی تائی جان سوہا سے بنو ایس یہ چیزیں اسکے بھی آگے جا کر کام آئیں گی" وہ بول کر گزرنے لگا

آئے ہائے تم میری بچی سے کام کرو اوگے" وہ بھڑکیں

اس قابل ہی نہیں ہے آپکی بچی کہ اپنے ہاتھ بھی خود ہلا لے"

بدر" نجمہ پریشان سی ہوگی"

دیکھ لو سیکھا پڑھا کر ہمارے آگے اسے بولنے کے لیے چھوڑا ہوا ہے تم نے" وہ نجمہ پر بھڑکی جبکہ بدر نے

گھور کر تائی کو دیکھا

امی آپ ذرا کمرے میں آئیں میں ارہا ہوں" وہ نجمہ کو بھی وہاں سے نکال کر لے گیا جبکہ نجمہ بولتی رہی

تھی اسے کہ وہ بہت بد تمیز ہو گیا ہے

بدر کے پاس فلحال جواب نہیں تھا کیونکہ اسکی ماں حق پر بولنے کو بھی بد تمیزی کا نام دیتی تھی۔۔۔

میں تمہیں لینے آیا ہوں گھر چلو " عمر کی جانب دیکھتے وہ بولے جبکہ عمر نے گلاس میں بوتل سے مشروب ڈالا اور اسکے بعد وہ گلاس حلق میں اتار لیا

مسکرایا پھر ہنسنے لگا

اپکو میری ضرورت کیوں ہے "

اولاد ہو تم میری " وہ اب کے بھڑکے کہ وہ کسی طور قابو میں نہیں رہا تھا

اولاد " وہ گھیرہ سانس بھر کر پھر سے پینے لگا

آپ اپنا وقت ضائع کرتے ہیں بار بار یہاں آکر " اسنے شانے اچکائے

ہر وقت یہ گند پیتے رہتے ہو تبھی اس قدر زہر لگتے ہو " وہ بلا تکلف بولے

زیر ہی ہوں آپ کیوں پینے کے چکروں میں ہیں مجھے۔۔۔ مر جائیں گے " وہ مسکرایا جبکہ اشفاق صاحب

آگے ہوئے

بات توجہ سے سنو عمر میری۔۔۔

تمہیں لینے آیا ہوں سیدھی طرح میرے ساتھ چلو "

وہ بولے جبکہ عمر نے سانس کھینچا

میرے پاس وہ چیز ہے جو تمہیں چاہیے اور وعدہ کرتا ہوں اگر تم میرے ساتھ چلو گے تو جو تمہیں

چاہیے میں تمہیں دے دوں گا " اشفاق صاحب جیسے اسکے اندرونی معاملات سے واقف تھے وہ سنجیدگی

سے انہیں دیکھنے لگا

مجھے پتہ ہے تم اپنی ماں کی ڈائری ڈھونڈتے ہو میرے پاس ہے میں تمہیں دوں گا لیکن "وہ ٹانگ پر
ٹانگ چڑھا گئے

تمہیں میرے ساتھ چلنا ہوگا "وہ سکون سے بولے

چلیں "عمر نے بوتل ہاتھ میں لی اور کھڑا ہو گیا اشفاق صاحب کے لبوں پر مسکان تھی

میرا بیٹا "وہ اسکے شانے پر ہاتھ دھر گئے

عمر کو انکی منافقت سے نفرت تھی انکے ہونے سے ہی نفرت تھی اسنے انکا ہاتھ اپنے شانے سے جھٹکا اور

آگے چلنے لگا

گاڑی نکالی اور انک ویٹ کیے بنا ہی وہاں سے گاڑی نکال گیا جبکہ اشفاق صاحب باہر آئے تو ارہم انتظار کر

رہا تھا

کیا ہوا "وہ بے تابی سے بولا بات بن گی ہے وہ گھر ہی گیا ہے "وہ بولے اور گاڑی میں بیٹھ گئے

سیچ ابو "ہاں بھی "وہ ہنسا

زبردست ہو گیا بس اس سے پیسے لے کر خواجہ محبوب کے منہ پر مارا کرہم اپنی جان بچائیں گے "ارہم

نے گاڑی گھمائی اشفاق صاحب سر ہلا گئے

ابھی تو یہ گھر آیا ہے آگے دیکھتے ہیں کیا کرنا ہے "

ابو عمر کی شادی کرادیں "

ارہم کے مشورے پر وہ چونکے کون کرے گا اس سے شادی "وہ بولے اور باہر دیکھنے لگے یہ تو سیچ تھا اس

سے شادی کون کرتا جس قسم کے اسکے حالت تھے کیا کوئی جانتا نہیں تھا

روہان اوپر والے پورشن میں چہل قدمی کر رہا تھا لیکن اسکا اصل مقصد صرف اور صرف شاہنواز بھائی کی نئی نویلی بیوی کو دیکھنے تھا وہ اتنی خوبصورت تھی کہ وہ حیران تھا کہ اتنی خوبصورت لڑکی اتنے بڑے مرد کی بیوی تھی

وہ ہر کمرے میں جھانکتا ہوا آگے بڑھ رہا تھا کہ ایزہ نے کمرے کا دروازہ کھولا اور وہ باہر نکلی روہان ایزہ کو دیکھ کر اسکی سمت بڑھا اور ایزہ کی توجہ بھی نہیں تھی اسپر وہ نیچے جانے لگی تھی شاہنواز تو جا چکے تھے تبھی وہ دادی جان کے پاس جا رہی تھی کہیں وہ خود اوپر آتی اس سے پہلے وہ نیچے جانے لگا

ایزہ "روہان نے پکارا تو ایزہ نے مڑ کر دیکھا

شاہنواز کے الفاظ کی بازگشت اسکے کانوں میں گونجی

ہائے کیسی ہو "روہان مسکرا کر اسکے قریب آیا

ایزہ نے جواب نہیں دیا پاس سے گزرنے لگی

کیا ہوا "روہان آگے اگیا

مجھے نیچے جانا ہے آپ پلیز آگے سے ہٹ جائیں "ایزہ آہستگی سے بولی

ایزہ تم شاہنواز بھائی کے ساتھ کیسے رہتی ہو وہ کتنے بڑے اور تم ایک کومل سی کلی کی طرح ہو جسے "

ایزہ خوفزدہ سی دور ہوئی کیونکہ روہان اسے ہاتھ لگانا چاہ رہا تھا

آپ دور ہو جائیں "

کیوں کیا ہوا کیا تم ایک بڑھے کے ساتھ "

آپ آپ کیسی باتیں کر رہے ہیں " وہ سسکا اٹھی

تم تو ڈر گی " روہان ہنسا دھر دھر دیکھنے لگا کہ کوئی دیکھ تو نہیں رہا

یہ میرا نمبر ہے تم مجھ سے رابطہ "

اسکی بات مکمل ہوتی کہ اسکے ہاتھ میں موجود نمبر کسی نے اچک لیا اور ایزہ کی روح جہاں فنا ہوئی وہیں

روہان گھبرا کر دور ہوتا سیڑھیاں اترتا گیا

چارپانچ سیڑھیاں اترتا وہ دور ہوا

شاہنواز نے خاموشی سے وہ نمبر دیکھا

اسنے ایزہ کی جانب نہیں دیکھا وہ کانپ رہی تھی وہ شدت سے کانپ رہی تھی دل تھا کہ تھر تھرا گیا

شاہنواز نے بھی چارپانچ سیڑھیاں اتریں روہان دور ہونے لگا

شاہ بھائی ایزہ نے نمبر مانگا تھا میں تو آپکی بیوی کے بہکاوے میں آ گیا " روہان کی بات پر وہ چکرا گی "

شاہنواز نے ایک دم اسکی گردن جکڑ لی

اور اس شدت سے دبائی کہ روہان کی آنکھیں باہر آ گئیں

تم جانتے ہو وہ کون ہے "

شاہنواز کی سرد آواز پر روہان نے سانس حلق میں اتارا

میں سچ کہہ اپنی بیوی نے "
ششش جواب دو" وہ اپنی بات پراٹل رہا
آپ آپ کی بیوی "

شاہنواز سکندر کی بیوی جو نہ رعایت دیتا ہے نہ غلطیوں کی معافی " کھینچ کر تھپڑ روہان کے منہ پر مارا اور
دادی جان اور آنٹی روہان کی ماں کے قدموں میں روہان جا کر گیرہ
شاہنواز "دادی جان کی آواز پر شاہنواز نے کان نہیں دھرے
کھڑے ہو " وہ اسے ٹھوکر مار کر کھڑا ہونے کا کہنے لگا
کیا ہوا ہے " انھوں نے روہان کو پکڑا جبکہ روہان چلانے لگا
شاہ بھائی کی بیوی نے خود مجھے سے نمبر مانگا تھا یہ مجھے مار رہے ہیں " وہ غصے سے بولا
جبکہ دادی سمیت وہ عورت بھی توبہ توبہ کرنے لگی

اوبھائی اپنی بیوی پر پٹا ڈالو " وہ عورت روہان کو اپنے قریب کرتی چلائی جبکہ شاہنواز نے "
روہان کی جانب پھر سے ہاتھ بڑھایا اور دادی جان نے آگے اکرو کا
اپنی بیوی کو روکو شاہ اتنا اندھا اعتبار کرتے ہو اسپر " وہ آگ بگولہ ہوئیں۔۔۔
شاہ نواز جو الہ مکھی کی طرح پلٹا اور ایزہ کا بازو جکڑ کر اسے کمرے میں لے گیا

اسنے ایزہ کا ہاتھ نہیں چھوڑا ایزہ کا چہرہ پیلا پڑتا جا رہا تھا یہ سچ تھا وہ پچھلے چھ ماہ میں اسنے یہ پر ہاتھ نہیں اٹھایا

تھا لیکن اسکا خوف اتنا تھا کہ ایزہ کو لگتا تھا اسکی ساری صلاحیتیں ختم ہو گئیں ہوں زبان بول نہیں سکتی اور شاید وہ اپنے حق کے لیے بھی کچھ کہہ نہیں سکتی

شاہنواز نے دروازہ بند کیا

ایزہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھ رہی تھی وہ مڑا

سیاہ قمیض شلوار میں بازو کہنیوں تک فولڈ کیے وہ اپنے بھاری مردانہ بازو کی گرفت اسکے ناتواں بازو پر ڈالے شاید توڑ دینے کا ارادہ رکھتا تھا

ایزہ کو لگا اسکی سانسوں کا سلسلہ ابھی ٹوٹے گا اور وہ شاہنواز کے قدموں میں جا کر گیرے گی لیکن وہ کھڑی تھی وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا۔

اور دیکھتے ہی دیکھتے ایزہ کی آنکھ سے آنسو ٹوٹ کر اسکے گال پر گیرہ شاہنواز اب بھی خاموشی سے اسے گھور رہا تھا

وہ رو نہیں رہی تھی جیسے پتھر آنکھوں میں کوئی تاثر ہو بس ایسا ہی تھا اسکا حال بھی پتھر ایسا ہوا سا وجود اور

کہیں دور سے اسکے اندر اٹھتا کوئی تاثر شاہنواز سکندر نے اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑا

ایزہ کے وجود کو ایک جھٹکا لگا اور اسنے پلکیں جھپکیں تو دو تین آنسو مزید اسکے گال پر لڑھک آئے

شاہنواز نے اسے پیچھے دھکیل دیا وہ عین بیڈ کے بیچ میں گیری

وہ کچھ نہیں بولا اور وہاں سے واشر و م میں چلا گیا

ایزہ کی آنکھوں میں مزید حیرانگی پھیل گئی وہ آنکھیں پھاڑے اس بند دروازے کو دیکھنے لگی

کیا وہ چھوڑ گیا تھا اسے۔۔۔ ایزہ کو لگا آج وہ اسے دھنک کر رکھ دے گا کیونکہ وہ پچھلے چھ ماہ سے وہ اس کے ساتھ جتنی پارٹیز اٹینڈ کر چکی تھی یہ تو سمجھ گی تھی وہ بہت تنگ ذہنیت کا شخص تھا ایزہ سن بیٹھی تھی اسے لگتا تھا اکثر وہ پاگل ہے

جس کے پاس کوئی تاثر ہی نہیں وہ اس کے چھوڑ دینے پر حیران رہ جاتی اسکے پکڑ لینے پر مرنے کو ہو جاتی ایک شخص کی محبت نے اسکو کہاں سے کہاں پہنچا دیا تھا۔

دروازہ کھلا وہ اپنی ٹانگیں سمیٹ گی

وہ باہر نکلا تو چہرے پر پانی کی کی قطرے تھے ایزہ اسے دیکھنے لگی وہ بہت خوب رو تھا بے حد خوب رو۔۔۔

اسے تو اپنا آپ اب اچھا لگتا ہی نہیں تھا

شاہ نواز نے بالوں میں برش کیا اور صوفے پر بیٹھ گیا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے وہ سامنے اپنی بیس سالہ بیوی کو دیکھنے لگا جو اپنی ٹانگیں سینے سے لگائے سکر کر بیٹھی تھی۔

وہ کچھ نہیں بول رہا تھا ایزہ کی پریشانی بڑھ رہی تھی

معلوم نہیں کس طرح سزا دے اسے۔۔۔

کھڑی ہو جاؤ" اور حکم ہو گیا۔۔۔ خاموشی ٹوٹ گی

ایزہ فوراً کھڑی ہو گی

جاو میرے لیے کھانا لگاؤ" وہ سنجیدگی سے بولا اور موبائل نکال لیا

ایزہ پھر حیرانگی سے بت بنی کھڑی اسے دیکھنے لگی

شاہنواز نے نگاہ اٹھائی تو وہ سٹیٹا کر پیچھے ہوئی اور باہر نکل گئی۔

جبکہ اسنے موبائل صوفے پر پھینکا اور خود بھی اٹھ گیا

ایزہ نیچے ای تو روہان اور اسکی ماں جا رہے تھے

بہت دکھ ہوا چچی شاہنواز کو اپنی بیوی پر اعتبار تھا برسوں سے رشتے داریاں ہیں ہماری "

ایسا نہیں ہے دیکھنا اسکا بھی دماغ درست کر رہا ہوگا بہت سخت ہے شاہنواز ان معاملات میں اسے سخت

نفرت ہے کہ اسکی چیز کو کوئی چھیڑے بھی تم دل پر نہ لو " دادی جان بولیں تو آنٹی نے سر جھٹکا جبکہ یہ یہ

سب سنتے ہوئے وہ کچن میں چلی گئی

شاہنواز کبھی کبھی ہی کوئی کام اسے کہتا تھا اور نہ اس گھر میں ایک شوپیس کی طرح سی اہمیت تھی اسکی کہ وہ

اسے اٹھا کر لوگوں کو دیکھانے لے جاتا اور نہ وہ اسکی بوڑھی دادی کی باتیں سنتی رہ جاتی

بس کریں چچی وہ جا رہی آپ کی بہو " وہ غصے سے بولیں اور روہان کو لے کر باہر نکل گئیں

دادی جان نے پلٹ کر دیکھا شاہنواز بھی سیڑھیاں اتر رہا تھا

وہ لاونج میں ہی بیٹھ گیا

تم نے اسکا دماغ درست نہیں کیا ارے اتنے بڑے گھر کی بہو ہے یہ اور حرکتیں " دادی کی بات پر شاہنواز

کی رگیں غصے سے مزید تن گئیں تھیں۔

میں کل اسلامہ آباد جا رہا ہوں آپ بھی چل لیں " وہ مختصر بولا

اور تمھاری یہ آوارہ بیوی پیچھے یار بنا لے بتا رہی ہوں شاہنواز بہت آوارہ ہے یہ ارے مجھ سے سنو یہ جو

بت بنی ادھر سے ادھر پھرتی رہتی ہے تمہیں کیا لگتا ہے بہت سنجیدہ ہے
نہیں جی اپنے عاشق کا غم مناتی ہے "

اسکے باپ نے اس بد چلن کو ہمارے سر پر باندھ دیا اور پلٹ کر اسکی صورت بھی نہیں دیکھی " وہ بولتی جا
رہیں تھیں ایزہ کے ہاتھ سے برتن چھٹے اور شیلف پر گیرے تھے جبکہ شاہنواز آنکھیں سکیرٹے سب سن
رہا تھا۔

اب تم کیوں بت بن گئے ہو سختی کرو اسپرور نہ میں نے تمہاری شادی کسی اور سے کرادینی ہے اگر اس
بد چلن کے یہ ہی ناطک رہے تو "
دادی جان "سپاٹ سی آواز تھی وہ رک گئیں

ایزہ کا ٹھنڈا پڑتا وجود گویا تھا وہ بے ہوش ہو جائے گی وہ غیر جائے گی نہیں تو شاید اسکی روح نکل جائے

جب میں آپ سے اس موضوع پر بات نہیں کرنا چاہتا تو آپ کیوں کر رہی ہیں " وہ بولا لہجہ بری طرح
سختی لیے ہوئے تھا

بتا رہی ہوں آگاہ کر رہی ہوں اسے یہاں چھوڑ کر جائے گا تو یہ تیرا نام برباد کر دے گی "
وہ کچھ نہیں کرے گی نہ ہی وہ ایسی ہے آپ فضول وہم نہ پالیں " شاہنواز کے منہ سے نکلنے والے الفاظ پر
ایزہ ششدر سی پلٹی اور کچن کے دروازے پر کھڑی اسکی پشت دیکھنے لگی
یقین بے یقینی کی سی کیفیت تھی وہ حیرانگی سے اسکی پشت دیکھنے لگی

یعنی تجھے تیری دادی کی باتوں کا اعتبار نہیں " وہ ذرا غصے سے بولیں

مجھے صرف اپنی نکھوں کا اعتبار آتا ہے میری آنکھیں جو دیکھتی ہیں میں صرف اسپر یقین رکھتا ہوں جس دن میں نے ایسا کچھ دیکھا تو دنیا کی ہر لڑکی کے لیے اسے عبرت کا نشان بنا دوں گا لیکن جو کچھ آپ کہہ رہی ہیں چھ ماہ میں میں نے ایسا کچھ نہیں دیکھا " وہ صاف بولا جبکہ دادی کا چہرہ اتر گیا وہ سچی ہونے کے باوجود جھوٹی بن گئیں تھیں وہ سچ کہہ رہیں تھیں وہ دنیا میں ایک ہی شخص سے محبت کرتی تھی اور بے پناہ ٹھیک ہے تمہارا یہ اعتبار جس دن ٹوٹے گا اس دن تمہیں دادی کی باتیں یاد آئیں گی "

اعتبار و قار کوئی نہیں ہے مجھے کسی پر لیکن کہانہ آنکھوں دیکھے پر یقین کرتا ہوں " تو جو ابھی روہان اسکو تو نہیں چھوڑو گا شاہنواز سکندر کی بیوی پر ہاتھ ڈالنے والے کے ہاتھ جڑ سے اکھاڑ دوں گا " وہ بے لچک لہجے میں بولا جبکہ دادی جان نے ایزہ کی جانب دیکھا

تمہاری عزت خاک میں ملادے گی یہ یاد رکھنا شاہ کر لو اسپر اعتبار آج تم " وہ کافی غصے میں لگیں جبکہ شاہنواز کھڑا ہوا

دادی جان " وہ انکو پکڑنے لگا لیکن وہ غصے سے چلی گئیں

شاہنواز نے غصے سے ایزہ کی طرف دیکھا جو تقریباً چھپ سی گی۔

اور دادی جان بولتی ہوئی اندر چلی گئیں شاہنواز کو انھوں نے اکیلے پالا تھا اور وہ کبھی بھی دادی جان کے بارے میں برا نہیں سوچ سکتا تھا نہ انکا دل دکھاتا تھا اور نہ ہی انکی بات کو ٹالتا تھا ایزہ سے شادی بھی تو انکے کہنے پر ہی کی تھی

شاہنواز دادی جان کے پاس چلا گیا جبکہ ایزہ پریشانی سے باہر اسکا انتظار کرنے لگی اسے باہر آوازیں آرہیں تھیں

اچھا ٹھیک ہے اسے اپنے ساتھ لے جاؤں گا" وہ ہار مانتا بولا

تجھے میری بات کا اعتبار نہیں شاہ" دادی جان خفگی سے بول رہی تھیں۔

میں نے ایسا کچھ نہیں کہا میں نے اپکو بس اتنا کہا ہے کہ میں اپنی آنکھ سے دیکھی ہوئی باتوں پر یقین کرتا ہوں اور وہ صرف بیس سال کی ہے میرے ہاتھ لگانے پر کانپ اٹھتی ہے وہ کسی اور سے کیا افسیر چلائے

گی" وہ جیسے بے دھیانی میں بول رہا تھا

ایزہ دل پر ہاتھ رکھے آنکھیں بھرے سب سن رہی تھی۔

اس شخص کو اسپر اعتبار نہیں تھا لیکن وہ اتنے عرصے میں پہلا تھا جس نے اسپر اندھا اعتماد کیا تھا

وہ کچھ جانے بنا سکے حق میں بول رہا تھا

ایزہ کی آنکھوں سے متواتر آنسو بہہ رہے تھے دل عجیب سا ہو گیا تھا ہر بات پر ہی سہم جاتا رو پڑتا تھا

کسی نے اسپر بھی اس جیسے گندے وجود پر بھی اعتبار کیا وہ شاید شاہنواز کا بے دھیانی میں کیا ہو ایہ احسان

کبھی نہ بھولتی

سب عمر کو دوبارہ گھر میں دیکھ کر حیران رہ گئے۔

وہ لا پر واہی سے سب کو دیکھ کر اپنے کمرے کی جانب بڑھ گیا

پورے گھر میں اسکا کمرہ بالکل ہی الگ تھا کیونکہ یہ اسکی ماں کے پیسوں سے سجا ہوا تھا وہ پہلی بار نہیں آیا تھا وہ یہاں یوں ہی آتا تھا اور نکال دیا جاتا تھا۔

ساز صنم اور صوفیا سے دیکھ کر چھپ گئیں تھیں کیونکہ پیچھے تایا جان بھی ارہے تھے اور وہ تینوں ہی پردہ کرتی تھیں خاص کر عمر سے اور عمر نے کبھی نہیں دیکھا تھا ان میں سے کسی کو لیکن ان لوگوں نے دیکھا ہوا تھا کیونکہ وہ تھا ہی ایسا کہ اسپر ایک بار نگاہ اٹھے تو بار بار دیکھنے کو دل کرتا تھا صنم تو خصوصی طور پر اسے دیکھتی تھی لیکن بس دیکھنے کی حد تک ورنہ کون نہیں جانتا تھا کہ عمر کیا ہے خوف ہی آتا تھا کیونکہ وہ شراب پانی کی طرح پیتا تھا۔

تائی جان تو بے حد خوش ہو گئیں جبکہ ثروت اور نجابھی حیران تھیں بدر نے بھی بے زاری سے اسے دیکھا تھا اور دوسری طرف تایا جان اندراگئے

کھانا بناو عمر آیا ہے کچھ خاص چیزوں کا اہتمام کرنا" وہ بولے تو ثروت اور نجمہ اسکے لیے اہتمام کرنے اٹھ گئیں وہ دونوں بھی تھکی ہوئی تھی پھر بھی خلاف نہیں کر سکتیں تھیں کہ یہ حکم تایا جان کا تھا ارہم بھی وہیں بیٹھ گیا سوہا بھی وہیں موجود تھی جبکہ چچا جان نے بھی اپنے بھائی کی جانب دیکھا

سارا کاروبار وہ ہی سنبھال رہے تھے تبھی انکی حیثیت بس اتنی ہی تھی کہ جو وہ کہہ دیتے وہ بس وہ ہی کرتے

کھانے کا شاندار اہتمام ہو اور سب کو کھانے پر بلا یا گیا

بدر بھی وہیں تھا

جاؤ بدریہ بوتل وغیرہ لے او "تایا جان نے اسے کھانے پر بیٹھنے سے پہلے ہی کام کہہ دیا جبکہ بدر نے انھیں سرد نظروں سے دیکھا جبکہ وہاں ارہم بھی تھا

بدر نے ان سے جھٹکے سے پیسے کھنچے تایا جان نے گھور کر دیکھا اور وہ وہاں سے نکل گیا نجمانے دکھ سے اسے دیکھا جبکہ وہ کافی دیر سے کھانا مانگ رہا تھا اور اب غصے میں وہ کچھ کھانے والا نہیں تھا عمر کو تو بلا لو "تایا جان بولے تو ارہم اٹھ گیا اور وہ عمر کو لینے جانے لگا کہ عمر پہلے ہی باہر گیا تینوں لڑکیاں الگ بیٹھیں تھیں بلکل خاموشی سے وہ دم سادھے انتظار میں تھیں کہ کب عمر خیام صاحب کھانا نوش فرمائیں اور کب انھیں کچھ ملے۔۔۔

عمر نے ان سب کی جانب دیکھا

آؤ عمر کھانا کھاویٹے دیکھو تمھاری پسند کی چیزیں بناہیں "تایا جان نے پیار سے اٹھ کر کہا اچو کیسے پتہ میری پسند کیا ہے "اسکے سوال پر ایک دم سب کی مسکراہٹ سمٹ گئی وہ سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

میری پسند تو مجھے بھی نہیں پتہ پھر آپ نے کیسے میرے لیے کچھ بنا لیا "

وہ ای بر و اچکا کر پوچھنے لگا کہ تایا جان کھسیانی سی ہنس دیں

ارے میرے ہاتھوں میں بڑے ہوئے ہو تمھاری پسند کا پتہ ہے مجھے "

کیوں میری ماں کے پاس ہاتھ نہیں تھے "

اسکے جوابوں پر صنم اور صوفیا اپنی ہنسی دوپٹہ رکھا کر روکنے لگیں کہ پورے گھر میں تایا تایا کو صرف عمر

کے علاوہ کوئی سیدھا نہیں کر پاتا تھا جبکہ ساز کو تو بس بھوک کی فکر تھی جو کہ اسے شدید لگی تھی۔
ارے چھوڑو بیٹا کن باتوں میں پھنس گئے ہو چلو اجاؤ میں تمہارے لیے کھانا نکالتی ہوں "تائی جان نے
اسے بیٹھنے کا کہا اور وہ خلاف تو اتر بیٹھ گیا اور چمچ بجانے لگا
جیسے وہ کھانوں کو دیکھ رہا تھا کیا کھانا چاہیے تھا اسے۔۔۔

یہ لو چاول کھاو بریانی ہے تمہیں اچھی لگے گی میری سوہانے بنائی ہے اپنے بھائی کے لیے "
تائی کی چاپلوسی سب سن رہے تھے اور اچانک ہی ان سب کے پیچ بدرنے بوتل پٹخ دی
امی مجھے کھانا مل سکتا ہے " وہ چیڑ کر نہایت غصے سے بولا

ہ۔۔ ہاں بس عمر لے لے پھر نکال کر دیتی ہوں " نجمابولی جبکہ بدرنے ضبط سے ماں کو دیکھا اور دوسری
طرف عمر نے بھی۔۔

کیوں میں پرانم منسٹر ہوں ڈیڈ بھی تو کھا رہے ہیں جو مرضی کھائے مجھے بلا وجہ کے تکلفات دینے کی
ضرورت نہیں ہے " وہ بے دھڑک بولا جبکہ۔

تایا جان نے اسکی جانب دیکھا سنے تھوڑے سے چاول نکال لیے اور کھانے لگا جبکہ باقی سب نے بھی
کھانا نکال لیا

عمر خیام کی وجہ سے دال سے جان چھٹ گئی میرا تو دم گھٹ رہا تھا " صنم بولی جبکہ صوفیانے بھی سر ہلایا
ساز کی توجہ کھانے پر تھی اور ان سب کے پیچ سے پھر سب سے پہلے عمر ہی اٹھا اور دو لقمے لینے کے بعد
جس چیز کی طلب ہو رہی تھی وہ اسکو پوری کرنے کو باہر نکل گیا

جبکہ تایاجان نے غصے سے اسکی پشت دیکھی

گیا ہوگا بوتل چڑھانے "ارہم نخوت سے بولا جبکہ تایاجان نے سب کو نماز کی ادائیگی کا حکم دے دیا تھا

میں تو کہتی ہوں عمر کی شادی کر دیں گھر ٹک جائے گا بار بار وہم ہوتا ہے واپس چل گیا تو "

کون کرے گا اس سے شادی "تایاجان نے کھاتوں پر سے نگاہ اٹھا کر دیکھا

آپکو ایک بات بتانی تھی "وہ رازداری سے انکے قریب ہوئی

یہ جو ساز ہے نہ اسکا رشتہ آیا تھا ج دوپہر میں امیر کبیر عورت تھی لڑکا بھی اچھا تھا میں نے تو جھڑک کر

واپس بھیج دیا "وہ بولی جبکہ تایاجان نے سر ہلایا

اسکے رشتے کیوں ارہے ہیں "وہ پوچھنے لگے

منخوس کی صورت پر مرٹتے ہیں لوگ "وہ منہ بن کر بولیں

جبکہ دوسری طرف تائی جان مزید قریب ہوئی

یہ جو ساز ہے اسکی شادی کر دیں عمر سے "وہ آہستگی سے بولیں تو تایاجان نے نگاہ اٹھا کر دیکھا

تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے نہایت آوارہ ہے عمر اور اتنا آوارہ کے بوتل منہ سے نہیں ہٹانا چوبیس گھنٹے

نشے میں رہتا ہے اور لڑکیوں کے ساتھ ناجائز تعلقات الگ "وہ بولے جبکہ تائی منہ پر ہاتھ رکھ گئیں

کہیں نہ کہیں ساز پر ترس ہی آگیا تھا انھیں تو خاموش ہو گئیں

یہ لاکھ روپے کا چیک کاٹ دو ذرا "اشفاق صاحب بنا جھکتے بولے تو عمر نے انکی جانب دیکھا وہ ابھی سو کر اٹھا تھا اور اٹھتے ساتھ ہی انھیں سامنے دیکھ کر منہ کڑوا ہو گیا

عمر مجھے دکان پر جانا ہے جلدی کرو " وہ اسکی چیک بک لیے کھڑے تھے اسنے بنا کچھ کہے لاکھ روپے کا چیک کاٹ کر اپنی چیک بک پھینکی اور پھر اندھا سو گیا جبکہ وہ باہر آگئے تھنکیو ابو " ارہم جوش سے بولا آج وہ اپنے دوستوں کے ساتھ جا رہا تھا اور اسنے اشفاق صاحب سے پیسے مانگے تھے انھوں نے اسے پیسوں کا چیک دیا تو وہ بے حد خوش سا باہر گیا اپنی گاڑی میں سوار ہونے لگا تو اسے ساز نظر آئی وہ کپڑے دھورہیں تھی شاید کیونکہ اسکے کپڑے بھگے ہوئے تھے وہ اسکے نزدیک آگیا اسے دیکھنے لگا

ادھر ادھر دیکھا کوئی دیکھ تو نہیں رہا تھا اور اچانک اسنے ساز کی بھیگی قمیض پر ہاتھ رکھا تو ساز چلا کر دور ہوئی

۔۔۔ ارہم بھائی " وہ سر پر دوپٹہ اوڑھ کر انکی اس حرکت پر خوفزدہ رہ گئی جبکہ ارہم دانت نکال کر اسے دیکھتا رہا

ساز کی آنکھیں حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

خوبصورت ہو کافی تم " اسکی بات پر وہ خوفزدہ ہو گئی

گورارنگ ملائی ہوتی ہے نہ دودھ کی ویسی لگتی " اور ایک دم وہ پیچھے ہٹ گیا کیونکہ اندر سے کوئی ارہا تھا وہ اسے آنکھ مارتا چلا گیا جبکہ ساز کے رونگٹے کھڑے ہو گئے آج سے پہلے اسکے ساتھ کبھی ایسا نہیں ہوا تھا

اور ارہم بھائی اسپربری نظر رکھتے تھے اسے تو خبر ہی نہیں تھی اسکی آنکھیں بھیگ گئیں اور وہ روتی ہوئی جلدی سے چھپ گئی۔

اپنا بیگ پیک کرو تم میرے ساتھ اسلامہ اباد جاو گی" اسنے حکم دیا تو ایڑہ سر ہلا کر اٹھ گئی۔
دادی جان تم سے کچھ زیادہ خفا ہیں اگر زبان چلا کر بول لو گی تو وہ تمہارے بارے میں کچھ اچھا سوچ لیں گی" وہ ترچھی نگاہوں سے اسے دیکھتا بولا
جی اچھا" اسکے پاس کسی بات کی نفی کی گنجائش نہیں تھی وہ اپنے اوپر سے کمبل ہٹاتی اٹھنے لگی شاہنواز جبکہ تیار ڈریسنگ ٹیبل کے سامنے کھڑا تھا

ادھر او" ایک بات ہی پسند تھی اسے اسکی وہ اسکے حکم کے آگے ایک لفظ نہیں بولتی تھی وہ اسکے سامنے اگی بڑی بڑی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی شاہنواز نے انگلی اسکے چہرے پر پھیری اور پھر اسکے ہونٹوں پر انگوٹھا پھیرنے لگا۔۔۔

وہ اسے دیکھ رہا تھا

وہ اسے دیکھ رہا تھا بلاشبہ وہ کافی خوبصورت تھی۔

روکا تھا میں نے تمہیں روہان سے مخاطب نہیں ہونا" انگوٹھا اب بھی اسکے نرم ہونٹوں پر گردش کر رہا تھا ایڑہ کی ہر امید کے برعکس ہوتا تھا یہاں سب کچھ۔۔۔

خاص کر شاہنواز وہ اسے برا سمجھتی تو اسکی حمایت لے لیتا اور جب وہ سب نارمل سمجھتی تو سوال کر کے روح کھینچ لیتا۔

ایزہ نے نفی میں سر ہلایا۔

م۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا تھا " وہ بس اتنا ہی بولی

شاہنواز کے انگوٹھے کی حرکت رک گئی۔

تو اسکی جرت کیسے ہوئی وہ تم سے بات کرے " شاہنواز نے اچانک اسکا چہرہ اپنے ہاتھ کی سخت جکڑ میں پکڑ لیا۔

ایزہ کی سانس وہیں اٹک گئی

م۔۔۔ میں سچ کہہ رہی ہوں " اسکے پاس ایسے الفاظ ہی نہیں ہوتے تھے وہ اپنی بات پر زور دے سکے۔

اور اگر جھوٹ نکلا تو " وہ اسکے چہرے کے قریب ہوا

جان سے مار دیجیے گا " وہ یہ الفاظ بنا خوف و خطر کے بولی کہ مرنا شاید اس زندگی سے زیادہ بہتر تھا

شاہنواز مسکرا دیا

اسکا چہرہ جھٹکادے کر چھوڑا

ایسے نہیں ایسے تو بلکل نہیں " وہ شانے اچکا گیا

جاوا اپنا بیگ پیک کر و مجھے نکلنا ہے اور دادی جان سے معافی مانگ لینا " وہ کہہ کر مڑا اور پھر خود کو آئینے

میں دیکھنے لگا۔

جی "نہ اسنے قصور پوچھانہ ہی قصور جاننا چاہا۔

وہ واشروم میں چلی گئی

فریش ہو کر وہ باہر ائی تو شاہنواز نہیں تھا اسنے اپنے میں خود کو دیکھا
اسکے وجود پر زخم دودن پرانے تھے دودن سے شاہنواز نے اسے چھوا نہیں تھا۔
وہ ان چیزوں کی عادی ہو گئی تھی۔

اب نہ روتی تھی ان باتوں پر نہ ہی اپنا بچاؤ کرتی تھی الٹا جب وہ اسکے ساتھ لیٹتا۔ اور اسے اپنی جانب نہ
کھینچتا تو وہ حیرانگی کے مارے ساری رات سو نہیں پاتی تھی۔

وہ تیار ہو کر سیاہ جوڑے میں بالوں کو آج بے ساختہ کھلا چھوڑے۔ سر پر دوپٹہ جمائے نیچے آگئی
بنا میک اپ اور کسی چیز کے بھی وہ چلتی پھرتی آفت تھی

وہ نیچے ائی تو دادی جان کے سامنے شاہنواز بیٹھا تھا ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے۔
اور ایک پل کے لیے اسے دیکھ کر رہ گیا۔

اسکا حسن قیامت خیز تھا وہ توجہ سے اسے دیکھنے لگا جس کی جھکی جھکی نگاہ شاہنواز کا سارا دھیان کھینچ چکی
تھی۔

دادی جان نے نخوت سے اترہ کر دیکھا

یہ کیا حلیہ ہے۔ اس طرح ایئر پورٹ پر جاو گی " وہ ایک دم تلخی سے بولیں شاہنواز کی پیشانی پر بل سے پڑے
مگر فلحال کچھ نہیں بولا۔

جا کر اس لباس کو بدلوہاں تمھاری جیسی آوارہ بد چلن لڑکیوں کی اولین خواہش ہوتی ہے کہ مردانہ پر فدا ہو جائیں استغفر اللہ زمانہ تو دیکھو کیسا گیا "وہ غصے سے توبہ توبہ کرتے بولی جبکہ وہ پلٹنے لگی لباس تبدیل کرنے کے لیے

رک جاو میرے پاس زیادہ وقت نہیں جو پہن لیا سو پہن لیا "وہ اٹھتے ہوئے بولا نگاہ اسی پر تھی دادی جان دیکھ رہیں تھیں اور انھیں پوتے کی یہ توبہ سخت زہر لگ رہی تھی وہ اتنا ہی لاغرض سار ہتا نہ کیا ضرورت تھی اتنا سپردھیان دینے کی۔

وہ کھڑا ہو گیا اور ایزہ دادی جان کے پاؤں پکڑ گئی

آپ مجھے معاف کر دیں اگر میں نے آپ کی دل آزاری کی ہے تو۔"

اگر "وہ اسکے لفظ پکڑ گئیں

اوبی بی یہ ڈھکوسلے نہ کسی اور نے سامنے کرنا یہ اگر کیا ہوتا ہے پتہ نہیں ہے کیا تیری بد چلنی کا مجھے "وہ اسکے وجود کو لفظوں سے چھانی کر دینا چاہتی تھیں لیکن وہ ساکت بیٹھی تھی۔

ان لفظوں کی چھن کا اظہار اور اسکی اجازت تو کبھی بھی نہیں تھی۔

ہٹو یہاں سے "وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئیں

دادی جان "شاہنواز بیچ میں ہی بول اٹھا۔

آئندہ آپ ایزہ کو ان لفظوں سے مت پکاریے گا جب دنیا کہ ہاتھ میں توڑ سکتا ہوں تو آپ کے منہ سے یہ

لفظ سن کر مجھے تکلیف ہوگی۔"

خلاف توقع شاہ نواز کی آواز سے حیران کرگی اسنے حیرانگی سے مڑ کر دیکھا دادی جان کا منہ سا بن گیا۔
پہلو بدلنے لگیں۔

ایزہ نے انکے پاؤں پھر سے پکڑنا چاہے

تو وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئیں لیکن اب کچھ بولی نہیں تھیں شاہ نواز کو کسی کی کال آگی تو وہ باہر نکل گیا۔

اور اسکے جاتے ہی دادی جان نے اسکے بالوں کو مٹھیوں میں جکڑ لیا۔

ایزہ کی بے ساختہ چیخ نکلی کہ وہ اسکے ہونٹوں کو بھی اپنی ہتھیلی سے دبا گئیں۔

پرانے دماغ اور خیال کی عورت تھیں جو بس بہو پر ظلم کرنے کو ترجیح دیتی تھیں

کیا گھول کر پلایا یہ تو نے شاہ کو کہ سچی باتوں کو بھی جھوٹا کہہ رہا ہے۔ تیری بد چلنی تو اسکے آگے کھل ہی

جائے گی یہ ڈرامے اور ڈھونگ میرے سامنے کرنے کی ضرورت نہیں پوتا چھین لیا کلمو ہی بد ذات نے

میرا" وہ اسکے بالوں کو جھنجھوڑنے لگیں ایزہ کی آنکھیں بھیگ گئیں آنسو ٹپ ٹپ بہنے لگے اور ایک

ملازمہ دوڑتی ہوئی اندرائی

ایزہ بی بی شاہ صاحب بلا رہے ہیں۔"

وہ بولی۔

جبکہ دادی جان نے اسکے بال اچھے خاصے کھینچے تھے کہ اسکے بال انکی مٹھی میں اتر گئے

اسکی آنکھیں سرخ ہو گئیں اور آنسوؤں کی ایک جھڑی بن گئی

انھوں نے لات مار کر ایزہ کو اپنے تخت پر سے ہٹایا۔

دفع ہو جا اب میری نظروں سے اور واپس آنے پر مجھے خوشخبری نہ ملی تو یہ جو حمایت لے رہا ہے نہ
زرگیس بیگم کا پوتا ہے "وہ فخر سے بولیں
ہڈی پر سے چمڑا الگ کرادوں گی۔"
وہ بولیں ایزہ۔ پیچھے قدم لینے لگی۔
اور ملازمہ بھی خاموش کھڑی رہی گی۔

اسپر ہونے والا ظلم یہ پہلا تو نہیں تھا دادی جان اسکے ساتھ یہ ہی سلوک کرتی تھیں
شاہنواز جب جب اسے جوتے کی نوک پر رکھتے تو وہ ایزہ کے ساتھ نارمل رہتی ورنہ انھیں ایسے ہی
دورے پڑتے تھے وہ اپنے چہرے پر پھیلے آنسو صاف کرتی دوپٹے کو اچھے سے لیے باہر آگئی
تو شاہنواز گاڑی میں سوار تھا وہی ڈرائیور تھا ایزہ کا دم سا کٹھنے لگا وہ اسے دیکھ رہا تھا ترچھی نگاہوں سے ایزہ
کابس نہیں چلا کہیں غم ہو جائے غائب ہو جائے۔
اور جیسے ہی اسے ایزہ کو شیشے میں دیکھ کر آنکھ ماری۔
ایزہ کے ہاتھ پاؤں پھول گئے
اسنے شاہنواز کو دیکھا۔
وہ اعتبار بے اعتباری کے بیچ تھا۔

وہ دادی جان کے خلاف پہلی بار بول رہا تھا کیونکہ چھ ماہ میں ایک بار بھی دادی جان کے خلاف بات
کرتے سنا نہیں تھا لٹا اسے اگنور کرنا عام بات تھی

گاڑی روکو"۔ شاہنواز نے اچانک کہا تو ڈراڈرا سیور نے گاڑی روک دی۔

اور شاہنواز باہر نکل گیا

ایزہ بے چین ہوگی۔

باہر ایک گاڑی رکی تھی اس میں سے نکلنے والے شخص سے وہ مل رہا تھا اور اندر ایزہ کی ہمت جواب دے

گی وہ شکایت لگاتی تو کہیں خود بری نہ بن جاتی کہیں وہ اسی کے بارے میں یہ نہ سوچ لیتا کہ اسی میں برائی

ہے جو ہر مرد اسکے ساتھ ایسا کر رہا ہے

ڈراڈرا سیور ڈھٹائی پر اتر اہوا تھا۔

وہ دانت نکوستہ ایزہ کو دیکھ رہا تھا ایزہ نے منہ چھپالیا۔

پردے میں رہنے دو پردہ نہ ہٹاؤ۔

پردہ جو ہٹ گیا تو۔

بھیڑ یا کھا جائے گا"۔

وہ گنگنارہا تھا۔

ایزہ کے ہاتھ کانپنے لگے تھے۔

آنکھیں انسوؤں سے بھر گئیں تھیں۔

اور ڈراڈرا سیور اب سیٹی بجا رہا تھا۔

وہ دروازہ کھول کر اندر بیٹھا

تو ڈرائیور کی چونچ بند ہوئی اور ایزہ کچھ بھی سوچے سمجھے بنا اسکے نزدیک ہو گئی۔

شاہ نواز نے اسکی جانب دیکھا ایزہ نے کانپتا ہاتھ اسکے بازو میں ڈالا اور اسکے بازو پر سر رکھ لیا

اسطرح وہ چھپ گئی تھی ڈرائیور سے۔

اسنے ٹانگیں سمیٹ لیں بولی کچھ نہیں تھی بس بچوں کی طرح اسی کے پہلو میں چھپنا چاہ رہی تھی۔

شاہ نواز نے اسکی اس حرکت کو دیکھا اور پھر ایک نظر آگے بیٹھے ڈرائیور کو۔

اور اچانک ہی اسکی گردن پیچھے سے جکڑی

گاڑی روکو۔"

ایزہ سیدھی ہوئی

گاڑی روکو" وہ دھاڑا ایزہ دور ہو گئی۔

ڈرائیور نے گاڑی روکی

شاہ نواز باہر نکلا

اور اسنے باہر نکل کر ڈرائیور کو کھینچ کر باہر نکالا اور اٹے ہاتھ کے دو تھپڑ کھینچ کر اسکے منہ پر برسسا

دیے

ایزہ منہ پر ہاتھ رکھ گئی۔

کیا اسے علم ہو گیا تھا۔ جو وہ کہہ نہیں پارہی تھی۔

ایزہ اب بھی حیران تھی۔

کل سے اب تک شاہنواز سے اعتبار کی کڑی میں بے دھیانی میں باندھتا جا رہا تھا۔

اسنے ڈرائیور سے کچھ نہیں کہا تھا اسپر غصہ نکال کر اسنے ڈرائیور کو دھکیلا

صاحب میں نے کیا کیا ہے آپ مجھے مار کیوں رہے ہیں " وہ متواتر ایک ہی سوال کرتا اپنا بچاؤ کر رہا تھا جبکہ

دوسری طرف ایزہ اپنی بڑی بڑی آنکھیں پھیلائے یہ منظر دیکھ رہی تھی۔

کیا وہ اتنی حشیت رکھتی تھی کہ وہ بن کہے سمجھ جاتا۔

آئندہ میرے ارد گرد بھی نظر نہ انا " اسکی ناک سے بہتے خون کو اگنور کرتے وہ اسے نوکری سے نکالتا

بس اتنا ہی بولا۔

اور ڈرائیور کو روڈ پر ہی پھینک کر وہ خود ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا۔

شاہنواز سکندر پہلی بار گاڑی پر وٹو کول کے بنا چلا رہا تھا نہ ہی وہ چلاتا تھا نہ اسے ضرورت ہڑتی تھی۔

ایزہ دم سادھے گی

شاہنواز نے گاڑی کی سپیڈ بھڑائی اس سے کوئی بات نہیں کی تھی اور ایئر پورٹ کی جانب بڑھ گیا۔

آؤ عمر بیٹا کیسے ہو ٹھیک سے نیند ای مچھروں نے کاٹا تو نہیں بھی تمہارے لیے سپیشل مچھروں کو مارنے

والی دو ہوتی ہے نہ وہ لگائی تھی۔

کیا ناشتہ "

اتنے سوال کیوں کر رہی ہیں آپ " وہ بے زاریت سے بولا۔

تائی کا منہ سا اترا۔

عمر بھائی آپ امی سے بد تمیزی کرتے ہیں ہر وقت "سواہا رس غصے سے بولی

اور عمر نے سواہا کو کبھی ولیو نہیں دی تھی

مجھے ناشتہ چاہیے " وہ بس اتنا ہی بولا سواہا بے عزتی کے احساس سے سرخ ہو گئی۔

آہا اری اونجما کہاں مرگی ناشتہ بنا دے عمر کو۔"

وہ بولیں

اپ بنا کر دیں " عمر نہیں جانتا تھا یہ نجما کون ہے بلکہ اس گھر میں وہ صرف تائی اپنے باپ اور سواہا اور اہم

کے ساتھ چچا کو بھی تھوڑا بہت جانتا تھا اور بدر کو تو بس دیکھا ہی تھا

ہیں۔" تائی حیران ہوئی

ہاں اچکے پاس ہاتھ نہیں ہیں انھیں ہاتھوں میں تو بڑا ہوا ہوں میں " وہ انھیں کی بات انکے منہ پر مارتا

سکون سے بولا

میں بنا دیتی ہوں " نجما پریشانی سے بولی تائی جان کو تو عرصہ گزرا کچن میں نہیں گئیں تھیں

نو تھینکس " سرد لہجے میں بولا

مجھے بھوک لگی ہے جلدی کریں " وہ پاؤں جھلاتا موبائل نکال گیا

ہاں ہاں میں اپنے بیٹے کے لیے ناشتہ بناتی ہوں " وہ مسکرا کر اٹھ گئیں۔

جبکہ سواہا عمر کو دیکھنے لگی

دیکھنے میں وہ ہمیشہ سے پرفیکٹ تھا بدر سے بھی زیادہ حسین رنگت تھی معلوم نہیں انکی رنگت انکی ماں پر کیوں گی تھی سوہا اور ارہم کی ورنہ عمر بھی تو اسی کے باپ کی اولاد تھی ایسے سونے کی طرح چمک دھمک رکھتا تھا۔

سوہامنہ بنانے لگی اور تائی نے تب تک نجمہ سے ناشتہ بنوایا

عمر خاموشی سے ملک شیک اور بریڈ سلائس لینے لگا

اور اچانک ہی سامنے سے ایک انٹی اگئیں

اسکا دھیان اپنے کھانے کی جانب تھا۔

اسلام علیکم "انھوں نے تائی کو سلام کیا

تم پھر اگی کہا تو ہے ہماری بچی چھوٹی ہے بھی نہیں کرنی کوئی شادی وادی "تائی زرا غصے سے بولیں

میرا بیٹا بھی آیا ہے اپ ایک بار مل لیں میرے بیٹے سے اپنی بیٹی کو بہت عزت سے رکھے گا "انھوں نے

پیار سے کہا اور ایک خوب روٹڑ کا اندر داخل ہوا تو سوہا تو دل تھام گی

دیکھو بھلا ساز کی قسمت تھی کیا تھا صوفیا صنم جو ماں کے کمرے سے ابھی نکلیں تھیں دیکھ کر حیران

ہوئیں اور کہیں نہ کہیں جیسی بھی ہوئی تھی ساز سے جبکہ ثروت بھی منہ بنا گی اُسکی بھی تو دو بچیاں تھیں

اب یہ ساز میں کون سے لال لگے تھے جبکہ ساز اپنا آخری پیپر دینے بدر کے ساتھ گی ہوئی تھی۔

نجمہ بھی چپ کھڑی تھی

تمہارا دماغ خراب ہے بہن ہمارے ہاں لڑکے منہ اٹھا کر نہیں اتے نکالو بھی اُسکو باہر "تائی غصے سے

بولیں اور عمر کو دیکھا جو کہ لا تعلق بنانا شتہ کر رہا تھا

اسکا کوئی ریسپونس نہ پا کر وہ خود ہی اٹھیں

جبکہ وہ خاتون نجمہ کے پاس آگئیں

مجھے اپنی بیٹی بہت پسند ہے۔ آپ کا اختیار ہے آپ ہاں کہہ دیں "وہ بولیں

جبکہ نجمہ کے چہرے کے رنگ سے اڑ گئے

سوہا زرا اپنے باپ کو فون گھما دیا یہ لوگ یوں نہیں مانیں گے "تائی بھڑک کر اٹھیں اور وہ لڑکا بھی کچھ کہتا

کہ بدر اور ساز بھی آگئے

ساز ان لوگوں کو گھر میں دیکھ کر کچھ حیران ہوئی اور جلدی سے اوپر چلی گئی

بدر نے سوالیہ نگاہ اس لڑکے پر اٹھائی جو انکے گھر میں کھڑا تھا

یہ ساز کے بھائی ہیں نہ "وہ خاتون آخری بار قسمت آزمائی ہوئی بدر کے پاس گئیں

بیٹا میں بہت دونوں سے آپکی امی تائی چچی سب سے بات کر رہی ہوں مجھے آپکی بہن ساز بہت پسند ہے اور

میں کیا میرا بیٹا بھی بیت خوش رکھے گا انھیں آپ ایک بار میرے بیٹے سے مل لیں "وہ بولی تو بدر حیران

ہوا یہ بات نجمہ نے کی نہیں تھی اس سے اور ساز دل تھامے سب سن رہی تھی

اچھا لیکن آنٹی ہمارے ہاں اجنبی لڑکے گھروں میں نہیں آتے

بدر بولا

اچھا اچھا بیٹا۔ سبحان بیٹا آپ گاڑی میں بیٹھو میں آتی ہوں "وہ جلدی سے انکے گھر کے ماحول کو احترام

کرتی بولیں بدر کو تو بہت اچھی لگیں جو چیزوں کو ویو دے رہیں تھیں۔

اور انھوں نے دو تین بار آنے کا کہا تھا

بدر تمہارا دماغ خراب ہو گیا ہے میں انکار کر چکی ہو باہر نکالو اس عورت کو "تائی جان بولیں تو بدر نے

سرد نظروں سے اسے دیکھا

کیوں انکار کیا ہے"۔ اسکے سوال پر ان خاتون کی جان میں جان آئی اور تائی نے غصے سے اسے دیکھا

ساز میری بہن ہے اور اسکا پورا اختیار میرے پاس ہے "وہ سکون سے بولا۔

اب گونگی کا گڑھ کھالیناز بان تو تمہاری ہلے گی نہیں من چاہی جو کر رہا ہے بیٹا ارے منحوس تجھے کہا ہے

اپنے باپ کو بلا "تائی چلائیں جبکہ بدر نے سر جھٹکا

آپ میرے ساتھ آئیں "وہ انھیں باہر لے آیا

بیٹا میں چاہتی ہوں آپکی بہن"۔

آئی آپ مجھے سلجھی ہوئی خاتون لگیں ہیں میں یقیناً اس بارے میں سوچوں گا"۔ وہ مسکرایا۔

جبکہ وہ بھی مسکرا دیں

بہت شکریہ اتنی عزت دینے کا

عزت کہاں آپ نے تو ساری اصلیت ہی دیکھ لی "وہ طنزیہ ہنسا۔

جانے دو بیٹا مجھے ساز کو لے کر جانا ہے باقیوں سے مجھے غرض نہیں "وہ مسکرائیں تو بدر بھی مسکرایا

میں کل پھر آؤ گی "وہ کہہ کر چلی گئیں جبکہ بدر نے سر ہلایا اور۔

اندر اگیا

یہ کون سا طریقہ ہے بڑوں کو بے عزت کرنے کا "تائی بھنا اٹھیں

بدر" نجمانے کچھ بولنا چاہا

امی میں لڑکے کی معلومات نکلوالوں ہم ساز کی شادی کر دیں گے اس دوزخ سے بچ جائے گی "

لو یہ گھر دوزخ بن گیا۔ "تائی کی چیخ و پکار شروع ہو چکی تھی

بدر نے کان بھی نہیں دھرے اور چلا گیا تائی نے نجمانے کو طعنے مارنا شروع کر دیے ساز منتظر تھی صوفیا اور

صنم کی مگر دونوں ہی نہیں آئیں

اور دوسری طرف سوہابے چین ہوگی

ساز اتنے امیر لوگوں میں جاتی اسے چین کیسے آتی جبکہ عمر تو کب کا وہاں سے جا چکا تھا

کس سے پوچھ کر تم نے ہاں کی یے "بدر کو کٹکھڑے میں کھڑا کر لیا تھا۔

ابھی تک تو نہیں کی لیکن کر دوں گا۔"

تمہارے بڑے مر گئے "تایا جان بھڑکے

ساز بہن یے میری میں اسکے بارے میں سوچنے کی اور درست فیصلہ لینے کا پورا اختیار رکھتا ہوں "

بس "وہ دھاڑے

پہلے اپنے قدموں پر کھڑے ہوا سکے بعد اس منہ کو کھولنا میرے سامنے

کیا اوقات ہے تیری۔ کیا اپنی بہن کو اپنی خوشی سے ایک چادر تک نہیں دے سکتا شادی کے فیصلے کرے گا" وہ اسکو بے عزتی کرنے میں کوئی قصر نہیں چھوڑتے تھے اور وہ ہی ہو رہا تھا جیسے پورے گھر کی دل کی آواز تاجان بول رہے تھے ساز منہ پر ہاتھ رکھے رو رہی تھی اسکی وجہ سے پورے گھر میں اسکا بھائی بے عزت ہو رہا تھا وہ نہ ضد کرتا کون سا ساز کو شادی کی جلدی تھی نہ عمر نکلے جا رہی تھی۔

تاجان میری بہن'

دودانے بھی اپنے پیسے کے ڈالیں ہیں تو نے اسکے حلق میں جو فیصلہ کرنے چلائے نکل اس گھر سے اور یہ گند بھی لے کر جا پھر دیکھتا ہوں کون تیری بہن سے شادی کرے گا" انھوں نے اسے دھکیلا تو بدر ایک دم دور ہوا۔

اوقات دیکھو اسکی اور باتیں سنو" وہ ہنس دیے

اگر دوبارہ وہ عورت اس گھر میں دیکھی تو تھپڑوں سے منہ سجادوں گا" وہ بولے

میں ساز کی شادی وہیں کروں گا" بدر ہمت کر کے ضد پر اڑا رہا

جبکہ تاجان نے جوتی اتاری اور اسپر ہاتھ اٹھاتے کہ ساز دوڑ کر بھائی کے آگے آگے۔

تاجان آپ جو کہیں گے وہ کریں گے ہم"

پاگل ہوگی ہو" بدر دھاڑا اٹھایا ڈرامہ کیا زندگی بھر چلتا وہ لوگ اسی طرح زندگی گزارتے

ارے تم تو ہٹو ساز کو دھکیل کر۔

تایاجان نے بس اسکا گریبان پکڑا۔

جبکہ عمر یہ شور شرابہ سن کر ابھی نکلا تھا کمرے سے

اور وہی بدر نامہ کچھ کچھ جانتا تھا وہ اس بارے میں

بدر ایک مظلوم لڑکا اور اسکا باپ ایک جلاد تھا اور وہ سب کھاتے ہوئے یہ منظر سکون سے دیکھ رہا تھا۔

تایاجان میں اپنی بہن کی شادی کا حق رکھتا ہوں "

تو کرنے جا یہاں سے " وہ بھڑکے بدر انھیں گھورنے لگا

جا بھی جا تو یہاں سے نکل اس گھر سے "۔

بھائی صاحب ہم تو آپکے فیصلے پر چلتے ہیں اب بڑے ہیں بچہ ہے یہ "

بس گونگی عورت زبان کھل گی اب تیری۔

میں نے کر دیا آج تیری بیٹی کا رشتہ۔

عمر خیام سے اور جس میں اس فیصلے کے خلاف جانے کی جرت ہے وہ آئے میرے سامنے " وہ بولے اس

بیچ اپنے نام کی بازگشت پر عمر نے ای بر و اچکا کر باپ کو دیکھا

جبکہ تایاجان نے کہہ تو دیا اب عمر کا ہی ڈر تھا بیچ میں کو دگیا تو کچھ نہیں چھوڑتا انکا

کیا " اس سے پہلے بدر چیخا

اپکا دماغ ٹھیک ہے آپکے شرابی بیٹے اور میری بہن کا جوڑ بنتا بھی ہے " بدر تلملا اٹھا

ہاں بنتا ہے تیری بہن میں سرخاب نہیں لگا میں فیصلہ کر چکا ہوں!۔

میں یہ ہونے نہیں دوں گا پاگل ہیں آپ " عمر کو لگا اسے بولنے کی ضرورت نہیں وہ ابھی صرف تماشا دیکھ رہا تھا

بھائی صاحب میری بچی آپکی بچی یے کچھ اچھا سوچ "۔

شکر مناؤ کہ تمہارے بھائی نے یہ سوچا۔ برائی کیا ہے عمر میں لاکھوں میں کھڑا ہو گا چاند کی طرح چمکے گا " تائی بھی بولیں

اور اگر اس خاتون کو اتنی ہی ہمارے ہاں رشتے داری کی پڑی ہے صنم کی کر دو وہاں " وہ بولے تو ثروت چچی کو بھی سکون ملا مسکرا دیں

بہت شکر یہ بھائی صاحب آپ بہت عظیم ہیں "

آپ اپنے دماغ سے یہ وہم نکال دیں " بدر دھاڑا

تم اس گھر سے نکلے گے میرے فیصلے کے خلاف گئے تو اور تم شادی کی تیاریاں کرو عمر خیام اور ساز کی شادی ہو گی وہ بھی بہت جلد "

واقعی " اور نجمہ بدر سمیت ساز کے دل کو بھی اس آواز نے چین دیا تھا اب تائی تائی تو کیا کوئی بھی اسکے آگے پر نہیں مار سکتا تھا۔

عمر تم سے بعد میں بات کروں گا میں "۔

وہ بعد ابھی ہو جائے تو بہتر ہے میرے کمرے میں آئیں ورنہ مجھے یہاں بھی کوئی دقت نہیں "۔ وہ بولا اور چلا گیا۔

سازنے ماں کو دیکھا

امی نہیں "وہ پھوٹ پھوٹ کر رودی

گھبراو نہیں کچھ نہیں ہوگا

بدرنے اسے سینے سے لگالیا جبکہ نجمہ سب کی جانب دیکھنے لگی پر سکون مسکان سب کے لبوں پر تھی اور وہ
بے بس کھڑی تھی

میری زندگی کا فیصلہ لینے والے آپ کون ہوتے ہیں "

باپ تمہارا "وہ بولے

اچھا بس یہ ڈھونگ رچانا بند کریں "وہ چیڑ گیا

لگتا ہے تمہارا انٹرسٹ اس ڈائری میں رہا نہیں "اشفاق صاحب ہلکا سا مسکرائے عمر نے کھا جانے والی

نظروں سے انھیں دیکھا

آپ مجھے بلیک میل نہیں کر سکتے "وہ انگلی اٹھا کر بولا

بلکل نہیں میں صرف تمہیں یہ کہہ رہا ہوں کہ شادی کرو بس "

مجھے شادی کی ضرورت نہیں "

تو میرے بیٹے تمہیں کہا کس نے ہے کہ اس بھکارن کے ساتھ ساری زندگی بندھے رہو جہاں دل

کرے وہاں جاو جس پر دل آئے اسے استعمال کرو "

آپ مولانا ہیں "وہ طنزیہ ہنسا

اشفاق صاحب سنجیدہ ہو گئے

تمھاری بکو اس ہی مجھے تم سے بات کرنے سے روکتی ہے "

تو بات ہی کیوں کرتے ہیں "-

خیر تمھیں تمھاری زبان میں سمجھانا پڑے گا۔

تمھیں اگر نہیں چاہیے تو میں انکار کر دیتا ہوں کوئی زبردستی نہیں "

وہ بولے اور جانے لگے

مجھے شادی ہوتے ہی میری مطلب کی چیز چاہیے "وہ بولا

تو اشفاق صاحب خوش ہو گئے اسکا شانہ تھپتھپا کر باہر آگئے اب مزید چوڑے ہو گئے تھے۔

بدر کو یقین تھا وہ بے عزت ہوں گے مگر انکی خوشی نے اسے حیران کر دیا

کر و ساز اور عمر کی شادی کی تیاری۔۔۔۔ اور تیاری بھی کیا دو جوڑے بناو اور نکاح کی تاریخ یہ ہی کوئی

اگلے ہفتے کی رکھ لو "وہ بولے تو ساز کو لگا وہ بے حوش ہو جائے گی جبکہ اسنے بری طرح رونا شروع کر دیا

تھا

سب وہاں سے چلے گئے اور ساز پھوٹ پھوٹ کر رودی

مجھے نہیں کرنی امی پلیز نہیں "وہ ایک سانس بول رہی تھی نجمہ بھی اسکے ساتھ بے بسی سے رودی جبکہ

بدر خاموشی سے ان دونوں کو دیکھنے لگا اور جیسے اسکے دماغ نے بڑی عجلت میں حرکت کی تھی

وہ بتایا کہ کمرے میں بنا اجازت کے گھسا

اگر عمر اور ساز کی شادی ہوگی تو سوہا اور میری شادی کی بھی تیاریاں کریں اور "وہ کچھ بولتی کہ وہ غرایا

یہ میرا فیصلہ میری زندگی کا فیصلہ ہے"

وہ جتا کر چلا گیا اور تایا جان نے گھیرہ سانس بھرا

ٹھیک ہے مجھے اعتراض نہیں"

کرتا اور تا تو کچھ ہے نہیں "تائی کو اختلاف ہوا

کچھ نہیں ہوتا میں اسے رکھ لوں گا پانچ سو روپے پر "وہ کہہ کر لیٹ گئے جبکہ تائی بے چین ہو گئیں بیٹی

کے مستقبل کی فکر تھی انھیں

ساز نے رورو کر برا حال کر لیا تھا صوفیا اور صنم افسوس سے اسے دیکھ رہیں تھیں

بہت برا کیا ہے تایا جان نے اس طرح کوئی اپنے شرابی بیٹے کو زبردستی کسی کے ساتھ باندھ سکتا ہے "صنم

بولی جبکہ ساز نے رورو کر آنکھیں سو جھالیں تھیں

پلیز تم دونوں کچھ کرو مجھے عمر خیام سے شادی نہیں کرنی اور اور مجھے ابھی تو شادی نہیں کرنی میرا ریزلٹ

میری پڑھائی "وہ چہرے پر ہاتھ رکھے رودی

ہم کیا کر سکتے ہیں بدر بھائی بھی تو خاموش ہو گئے ہیں تم بدر بھائی سے بات کرو "وہ دونوں بولیں

تو ساز بے سر ہلایا اسکی جان سولی پر لٹک گی تھی گھر کا سب سے گندالڑکا تھا عمر خیام۔۔۔
جونشے میں ہر وقت دھت رہتا ہر وقت گھر سے باہر ہوتا اور نہایت بد تمیز ہونے کے ساتھ ساتھ اسکے
اندر احساس نام کی چیز نہیں تھی اسے کسی کے بھی ہونے نہ ہونے سے فرق نہیں پڑتا تھا تبھی وہ شادی
کے لیے مان گیا تھا
ساز کا دل بیٹھے جا رہا تھا۔

ایسا تو نہیں ہوتا نہ اسنے ایسا کیا کیا تھا جو اسے بدلے میں عمر خیام مل رہا تھا وہ تو عمر جیسی بھی نہیں تھی
کیونکہ ہر انسان کو ویسا ہی شخص ملتا ہے جیسا وہ خود ہوتا ہے وہ تو ایسی بلکل نہیں تھی پھر اسے عمر خیام کیوں
مل رہا تھا وہ نیچے ای صوفیا صنم بھی پیچھے سے اسکے ساتھ ہی اتریں تھیں اسنے ادھر ادھر دیکھا سوہا چانک
سے دیکھ کر مسکرا دی

ارے ساز او او "وہ اسے صوفی پر بیٹھنے کا اشارہ کرنے لگی مگر ساز صرف بدر کو ڈھونڈ رہی تھی جو معلوم
نہیں کہاں غائب تھا۔

وہ باہر ای تو وہ اپنی بانیک کو دیکھ رہا تھا

بھائی "اسکی روندی ہوئی آواز پر پلٹا

وہ ساز سے نگاہ چرا گیا وہ خود ہی دوڑ کر اس تک پہنچی

بھائی پلیز ایسا مت کریں مجھے نہیں کرنی عمر خیام سے شادی وہ اچھا انسان نہیں ہے بھائی آپ کہیں نہ کچھ

آپ تا یا جان سے بات کریں میں نے ایسا کیا کیا ہے مجھ پر یہ ظلم نہ کریں "وہ پھوٹ پھوٹ کر روتی بدر کا

دل ہلا چکی تھی اسنے اسے سینے سے لگا لیا جبکہ وہ بچوں کی طرح رودی
تمہارے حق میں اچھا ہو گا وہ " وہ آہستگی سے بولا

نہیں بھائی وہ اچھا نہیں ہے وہ ہر وقت شراب پیتا ہے اور اور صنم بتا رہی تھی لڑکیوں سے تعلقات بھی
رکھتا ہے آپ مجھے اسکے ساتھ کیسے بندھ سکتے ہیں " وہ بولتی جا رہی تھی جبکہ بدر نے ایک گھیرہ سانس اندر

اتارا

ساز بچے رونابند کرو جلدی سے پہلے پھر بات کرتے ہیں "
ب۔۔ بھائی مجھے شادی نہیں کرنی " وہ سسکیاں لیتی بولی

اچھا ٹھیک ہے ادا دھراؤ " وہ اسے چسپیر پر بیٹھا گیا

ہو سکتا ہے وہ ویسا نہ ہو جیسا ہم سمجھتے ہیں سب " وہ بولا

آپ حمایت لے رہے ہیں ایسے انسان کی جس سے کوئی امید نہیں جو اپنے قدموں پر ٹھیک طرح چل
نہیں پاتا وہ جو ابھی کھیلتا ہے " وہ جیسے دل ہار کر روی تھی

بدر یہ سب جانتا تھا اسنے ساز کو پھر سے سینے سے لگا لیا اسکے پاس خود کوئی الفاظ نہیں تھے وہ کیا کرتا اسکے

لیے ایک بے بس انسان تھا وہ اسے شدید غصہ چڑھا تھا

ابھی وہ مزید کچھ بولتا کہ تائی جان اگئیں پیچھے نہ جانے سارے شاپر پکڑے ہوئے تھے جبکہ ثروت اور تائی

جان خالی ہاتھ باتیں کرتی رہی تھیں اور اسکی ماں کے چہرے پر تھکاوٹ ہی تھکاوٹ تھی دونوں بہن

بھائیوں نے ماں کو دیکھا ساز اپنا غم بھلائے ماں کی طرف بڑھی اور اسکے ہاتھ سے بھاری سامان لے لیا

وہ سب اندر چلے گئے اور بدر کو لگا وہ اس وقت غصے سے پاگل ہی نہ ہو جائے۔

بس لے لیا جوڑا دو جوڑے ٹھیک ہیں مہنگائی تو دیکھو کیسے سر کور ہی ہے دو ہزار میں تو کچھ ملا ہی نہیں۔۔۔
پانچ ہزار کا جوڑا آیا ہے تمہارا دیکھ لو بس اب اپنی قسمت "وہ ساز کو بولیں جبکہ ساز نے کوئی جواب نہیں
دیا

آئے ہائے یہ شکل پر منحوس کیوں طاری کی ہوئی ہے

دلہنوں کا یوں روناد ہونا چھاشو گن نہیں "وہ جھڑک گئیں ساز نے انکی جانب دیکھا

مجھے عمر خیام سے شادی نہیں کرنی وہ شرابی ہے "اندر داخل ہوتے عمر کے قدم اس معصوم سی ڈری

سہمی آواز پر ر کے اور اسنے آواز کے تعاقب میں دیکھا

اس لڑکی کی پشت دیکھائی دی تھی وہ سیگریٹ لبوں میں دبائے ہنس دیا اور اندر چلا گیا جبکہ سیگریٹ کی بدبو

جب پھیلی تو سب نے مڑ کر دیکھا اور ساز کو مزید رونا آیا۔

سن لیا اسنے کیسے منہ پھاڑ کر بولی ہے تو ہاں۔۔۔ کیا تربیت ہے بھی "نجمہ تمہاری واہ واہ کوئی لحاظ کوئی پردہ

کوئی شرم نہیں دور دور تک نہیں "تائی نے اٹھ کر اسکے تھپڑ جڑ دیا۔۔۔

ساز صوفے پر گھری

بھا بھی بچی ہے "نجمہ تڑپ کر آگے بڑھی

مر جانے کی اج شادی ہو جائے کل کو دس بچے کر لے گی بچی ہے زبان کو لگام دے اپنی۔۔۔

تیرے تایا نے سن لیا زبان کھینچ لیں لے گے اسکی بے حیا "وہ چیخنے لگیں جبکہ ساز ماں کے سینے میں چہرہ

چھپائے رودی

اسکے پاس کوئی حل ہی نہیں تھا

اجی میں کہتی ہوں یہ جو ہفتے بعد کی تاریخ ہے اسے دو دن کے بعد ہی کر دیں آوارہ لڑکی ہے زبان کھل گئی ہے اسکی"

رات کا کھانا کھاتے ہوئے تائی جان بولیں تو سب نے تائی جان کی جانب دیکھا وہاں عمر موجود نہیں تھا اور تایا جان نے عین حسب عادت بدر کو کھانے کے وقت کسی کام سے بھیج دیا تھا

تایا جان کی نگاہ سے اپنی پیٹھ پر بھی محسوس ہو رہی تھی ساز سے لقمہ بھی حلق سے نہیں اترائے صنم اور صوفیا کو دیکھا جو چپ چاپ کھا رہیں تھیں جیسے اسکی کچھ نہ لگتی ہوں

بھا بھی بچی ہے بچے تو ایسی باتیں بول"

چپ" تایا جان کی دھاڑ پر نجمہ کا سانس رک گیا

اب اس کو کس یار کے ساتھ پکڑا ہے" وہ تائی جان کی جانب دیکھتے بولے جبکہ تائی جان انکے طنز پر پہلو بدل گئیں

اور بے عزتی کے احساس سے سرخ پڑ گئیں وہ جانتے تھے انکا اشارہ کس طرف ہے

ن۔۔۔ نہیں یار کے ساتھ نہیں لیکن کل کو بنا لے کسی کو کیا خبر ابھی تو منہ پھاڑ کر کہتی ہے عمر شرابی ہے

شادی نہیں کروں گی دیکھو بھلا شرم و حیا تو اس گھر میں بس ایک ہی بچی کے پاس رہ گئی میری سوہا مجال ہو

جو ایک بار بھی منگنی کے باوجود بدر سے بولی بھی ہو "تائی بولی جبکہ ثروت بھی بے چین ہوئی
 بھا بھی میری صنم صوفیا بھی تو شرم و حیا والی ہیں "وہ اپنے بچوں کو تیا کی نگاہ میں گندا نہیں بنا سکتی تھی
 ہاں ہاں بھائی لیکن میری سوہا کا مقابلہ نہیں "وہ بولیں
 اور سن لیں میں سوہا کی شادی نہیں کروں گی ابھی اس بدر کو کسی کام دھندے پر لگنے دیں "انہوں نے کہا
 جبکہ تیا جان خاموش ہو گئے
 کل نکاح کا انتظام کر لینا چار لوگوں میں نکاح پڑھا دیا جائے گا "وہ کہہ کر اٹھ گئے اور ساز غش کھا کر وہیں
 گئی

 امی کیا ہے اپکو مجھے بدر سے شادی کرنی ہے اور آپ نے بلا وجہ ڈرامہ لگ دیا "وہ بھڑکی
 منہ بند کر لے اپنا "تائی نے اٹھ کر دروازہ بند کیا
 تو اور کیا کہوں اچھا بھلا سب ٹھیک ہو رہا تھا اپکو کیوں دورہ پڑ گیا۔۔۔
 مجھے نہیں پتہ مجھے شادی کرنی ہے "وہ بھڑک کر بولی
 بس سوہا مجھے غصہ چڑھانہ مار دو گی تمہارے سر پر کچھ "وہ نہایت غصے سے بولی
 مسئلہ کیا ہے اپکو "

کما تادھر تا نہیں کچھ تمہارے باپ کا ہاتھ ہے مجھے ابھی عمر کے ساتھ لالچ چسکی ہوئی ہے کبھی بھی بدر کو
 کچھ نہیں دے گا بدر کو خود ہی کچھ کرنے دو "وہ کپڑے تہہ لگاتی بولیں تھیں

لو بھلاب بھی کچھ نہیں کرتا لیکن روٹی تو پوری ملتی ہے نہ "وہ پہلو بدلتی کھڑی ہوگی
شادی کے بعد بچے لگ جاتے ہیں ایک چھڑی چھاٹ انسان اور بال بچوں والے میں فرق ہے "تائی
بولیں تو سوہاپاؤں پٹھ گی

بس دفع ہو یہاں سے اور اپنی زندگی چاہتی ہے تو منہ بند ہی رکھ "وہ بولیں جبکہ سوہامنہ بسور کر باہر آگی
اچھا بھلا سب ٹھیک ٹھاک ہو رہا تھا معلوم نہیں کیا دورہ پڑ جاتا تھا اسکی ماں کو وہ صوفے پر بیٹھ گی
پھر ایک طرح سے یہ بات ٹھیک بھی لگی ابھی تو ساز کی آئے روز کی بے عزتی کے مزے لینے تھے اسے اگر
اسکی بھابھی بن جاتی تو شاید عمر اسپر کسی قسم کا داؤڈالتا لیکن وہ اسپر داؤڈال ہی نہیں سکتا تھا وہ اسکو بتانہ
دیتی۔۔۔۔

خیر چھوڑو "سب کچھ دماغ پر سے اتارا کرو وہ ساز کو دیکھنے پہنچ گی
نجماسکا سرد بار ہی تھی

ارے ساز تم تو بے ہوش ہو گی "وہ ہنس دی
سوہاپیٹا اسکی طبیعت نہیں ٹھیک "

اچھا آپ تو چپ کریں عجیب میسنی سی عورت ہیں آپ بھئی پہلے اسکے لیے کچھ تو بولیں بیٹی تھی آپکی کہہ
سکتی تھیں میرا اختیار ہے عمر خیا م مطلب واقعی عمر جو دو قدم پیے بنانہ چلے "وہ منہ بنا کر بولی
نجماسکا موش ہو گی اور دوسری طرف ساز پھر سے رونے لگی تھی

امی مجھے بچالیں کچھ کریں اس شادی سے بہتر ہے آپ مجھے مار دیں "وہ بولی جبکہ سوہا کو ایک لمبے کے لیے

اسپر ترس آیا اور اگلے لمبے وہ چل بھی گیا

اگلادن عجیب خاموشی لیے ہوئے تھا۔

گھر میں سب تھے چہل قدمی ہو رہی تھی دوچار لوگ جو گواہان کے طور پر باہر سے ارہے تھے انکے لیے کھانا بن رہا تھا اور بیٹی کے نکاح پر بھی نہما پکن میں تھی

جاؤ بھی تمہارے تایا نے کہا ہے کہ بس آدھے گھنٹے تک پہنچ جائیں گے گھر تیار ہو جا کر اور اسکے بھی نیلی پیلی کوئی سرخی لگا دینا "تائی نے سوہا کو ڈریس دیا تو سوہانے دیکھا

اتنا اچھا جوڑا لائی ہیں آپ اسکے لیے "وہ سرخ رنگ کے عام سے لباس کو دیکھتی جلن محسوس کرتی بولی ارے میری بچی تو نے اس سے زیادہ مہنگا جوڑا پہنا ہوا ہے اور دیکھ کتنی پیاری لگ رہی ہے " انھوں نے اسکی بلائیں لیں اور وہ مطمئن ہو کر باہر آگئی

بدر اندر ہی رہا تھا سوہانے ادھر ادھر دیکھا اور اسکے پاس آگئی

بتاؤ بھلا کیسی لگ رہی ہوں " وہ ذرا اترا کر بولی

شکل و صورت سے تو اچھی ہی لگ رہی تھی بدر نے اگنور کر دیا اور آگے بڑھ گیا

تایا جان کتنی دیر میں آئیں گے " اسنے تائی سے پوچھا

آتے ہوں گے تم نے انتظامات دیکھ لیے "

چار لوگوں ارہے ہیں تائی جان چار سو نہیں " وہ سر جھٹک گیا

بس طنز کر اور شتوں کا بھی حساس نہیں ساس ہو تمھاری "وہ بولی

یہ تو آپکی بیٹی میرے نکاح میں آجائے پھر ہی کوئی رشتہ بنے گا" وہ کہہ کر پلٹتا

منہ دھو کر رکھو میاں اپنا جب تک کسی کام دھندے پر نہیں جاتے میں اپنی بیٹی نہیں بیا ہوں گی "وہ

بولیں تو بدر نے حیرانگی سے مڑ کر دیکھا یعنی اب صرف ساز کا نکاح ہو رہا تھا

یہ کیا بکو اس ہے تایا جان سے میری کمٹمنٹ تھی "وہ بھڑکا

کون سی کمٹمنٹ بھی کہہ دیا میں نے بس "وہ ہاتھ اٹھا کر بولیں بدر تلملا کر پلٹا سوہا کھڑی مسکرا رہی تھی وہ

دانت پیتا وہاں سے چلا گیا اور اسکے بعد اسنے تایا جان کو ہزار فون کر لیے مگر اسنے فون نہیں اٹھایا معلوم

نہیں کہاں تھے

عمر خیام والد اشفاق صاحب تمہیں ساز زمان اپنے نکاح میں قبول ہے "وہ نیندوں میں اٹھا تھا تو پتہ چلا

نکاح ہے اسکا شدید بے زاریت اور نیند میں چور وہ منہ دھو کر انکے سامنے بیٹھا تھا

چھتیس بار کہوں قبول ہے کہہ تو دیا "وہ اکھڑ کر بولا

بیٹے تین بار "

قبول ہے قبول ہے قبول ہے مزید مجھ سے سوالات کرنے کی ضرورت نہیں ہے "

اسنے اس مولانا کے ہاتھ سے پیپر کھینچا اور عمر خیام بڑا بڑا درج کر کے اسنے پیپر ٹیبل پر پھینکا اور اٹھا گیا

اب مجھے نہ اٹھانا کوئی "کہہ کر وہ دوبارہ کمرے میں چلا گیا تھا۔

تایا جان ادھر ادھر دیکھنے لگے جبکہ بدر نے ایک ادھم اٹھایا تھا جسے ہمیشہ کی طرح بیٹھا دیا گیا تھا وہ ہر صورت سوہا سے آج ہی نکاح کرنا چاہتا تھا لیکن ابھی قسمت بلکل کوئی اسکا ساتھ نہیں دے رہی تھی بدر نے نفرت سے تایا کو دیکھا اور دوسری طرف ساز لال جوڑے اور زبردستی کے پہنائے گئے زیورات میں بیٹھی ایک سانس رو رہی تھی۔

اور جب اس سے سوال ہوا تو وہ بچوں کی طرح انکار کر گئی
نہیں نہیں قبول "وہ بدر کے ہاتھ تھام گئی
تایا نے اسے کھا جانے والی نگاہ سے دیکھا۔

بدر بھائی نہیں پلینز "وہ آخری کوشش کرنے لگی جبکہ تایا نے اسکا ہاتھ سب کے سامنے پکڑا اور زبردستی اسکا انگوٹھا لگوا دیا

مولانا صاحب زبردستی نکاح نہیں کر سکتے آپ بچی کو قبول ہے کہنا بہت ضروری ہے "
قبول ہے کہو "وہ حکم دیتے دھاڑے

ق۔۔ قبول ہے "وہ بولی اور تین بار بول کر اسنے اپنا چہرہ چھپا لیا
بدر بے بس کھڑا تھا۔

مبارک اور سلامتی ہونے لگی جبکہ بدر سے مزید یہ سب برداشت نہیں ہوا اور وہ باہر نکل گیا
خود پر شدید غصہ تھا نہ ہی کچھ کر سکتا تھا وہ اور نہ ہی کر پاتا

لے جاو بھئی ساز کو اسکے کمرے میں "اتائی مسکرائی"

نجما بیٹی کو سینے سے لگائے رودی

صنم اور صوفیا بھی جبکہ سوہانائی اور ثروت چچی خوش تھیں

ساز کو زبردستی گھسیٹ کر عمر کے کمرے کے باہر لے جایا گیا

ساز نے نجماکا ہاتھ جکڑ رکھا تھا

امی نہیں "وہ سہمی ہوئی سی بولی

اللہ کے حوالے "اسکے پاس اسکے علاوہ کوئی بات نہیں تھی

ارے بند کرو یہ ڈرامہ عجیب ڈرامے لگائے ہوئے ہیں رات سر پر چڑھ گئی ہے صبح سے کام کر کر کے کمر

ٹوٹ گئی "اتائی بولیں جبکہ صبح سے ہی وہ تخت پر بیٹھیں تھیں

سوہانے بے زاریت سے دیکھا اور ساز کو اندر دھکیل دیا اور دروازہ باہر سے لاک کر دیا

ڈرامے باز "کہہ کر وہ پلٹ گئی

نجمامنہ پر دوپٹہ رکھے رودی "

مر جانی کیوں منحوست پھیلا رہی ہے چائے بنا کر لابس اب رورو کر گھر بھر دیا میرا "وہ چلائیں تو نجماکچن

میں چلی گئی

اچھا ہو گیا ایک بچی کے فرض سے فارغ ہو گئے

ثروت چچی چاپلوسی کرتی بولیں

ہاں بھی کل کو وہ عورت آکر کھڑی ہو جاتی ہفتے میں تو دنیا دھر سے ادھر ہو جاتی بس ہوگی شادی جہاں
ہونی تھی"

وہ بولیں اور ثروت چچی انکے پاؤں دبانے لگیں
صنم صوفیا اور سوہا اپنے اپنے کمروں میں چلی گئیں تھیں
مجھے ساز کے لیے بہت دکھ ہے "صوفیانے کہا تو صنم نے سر جھٹکا
بھی تمہاری بہن کی شادی اتنے امیر کبیر لڑکے سے ہو تمہیں خوشی نہیں ہوگی " صنم بولی
ہوگی مگر ساز بھی تو ہماری دوست تھی "

اچھا اب بس کروالدا کرے وہ آنٹی جلدی سے آجائیں پھر سے " وہ بیڈ پر لیٹ گی
صوفیانے بھی شانے اچکائے اور چینیج کرنے چلی گی

اسلامہ آباد میں سردی ذرا زیادہ تھی

اور اسے ہمیشہ سے سردی بہت لگتی تھی اسے یہ تھا سردیوں میں وہ ہمیشہ کمرے کی ہو جاتی تھی جبکہ اسکی
بڑی بہن اسے کتنی باتیں سنا دیتی تھی اور اسے کوئی فرق بھی نہیں پڑتا تھا مسکرا کر انا اسکی طبیعت کا خاصا تھا۔

یہاں آکر شاہنواز اپنے کاموں میں لگ گیا تھا اسنے اس سے کوئی بات نہیں کی
پہلے اس محل نما گھر میں وہ دونوں ہوتے تو بولنے کی اجازت نہیں تھی اب اس محل نما گھر میں کوئی نہیں
تھا اور اب اسے بولنے کی عادت نہیں تھی ملزم کام کر جاتے کھانا بنا جاتے وہ سارا دن لون میں بیٹھ کر

گزار دیتی

شاہنواز اپنے کام سے گھر میں آتا اور اسکے بعد چلا جاتا اسنے ایک بار بھی کوئی بات نہیں کی تھی اور اکثر
رات کو دیر سے آتا تو اسکی جان بخشی ہوئی تھی
ایزہ ابھی تھوڑی دیر پہلے ہی شاہنواز لے کر نکلی تھی
اسنے بال خشک کیے اور اسکی ڈریسنگ پر میکپ رکھا تھا اسے یاد آیا اسے کتنا شوق تھا میک اپ کا مگر امی نے
کبھی استعمال نہیں کرنے دیا تھا

اور شادی کے بعد کوئی خوشی اسکے سینے میں جنم نہیں لے سکی تھی تبھی اسنے خود سے نہیں لگایا اور نہ
شاہنواز کو ضرورت تھی

اسنے لپسٹک کھولی اور ہونٹوں پر لگالی
اسکی چمکتی رنگت پر سرخ انارڈی لپسٹک حسین لگ رہی تھی دوسری طرف اسنے بلش بھی لگایا اور بے
دھیانی میں وہ میکپ استعمال کرتا چلی گئی
یاد ہی نہیں رہا وہ تو پتھر کی ایزہ تھی اب۔۔۔

اسنے ڈارک بلو کلر کا ڈریس پہنا تھا جو ہلکے پھلکے کام سے بہت حسین لگ رہا تھا اسنے بالوں میں برش چلایا
اور یہ سوچ کر کہ کچھ دیر تک وہ یہ سب ہٹا دے گی وہ نیچے اگی
نیچے اترتے ہی ملازما میں سمیت ملازم اسے دیکھتے رہ گئے
وہ ملازمتوں کی تعریف پر سرخ سی پڑنے لگی

جبکہ وہ باہر لون میں آگئی ابھی وہ بیٹھی ہی تھی کہ شاہنواز کی گاڑی دیکھ کر ایک دم اسکے رنگ اڑے

اسکے ساتھ کوئی اور بھی تھا

ایزہ کا دل کیا یہاں سے غائب ہو جائے وہ سہمی سہمی نظروں سے سامنے دیکھتی حالانکہ وہ پیچھے قدم لے سکتی تھی لیکن شاہنواز کو سامنے پا کر وہ اسی طرح ہو جاتی تھی جیسے جسم سے روح نکل گئی ہو اور جان باقی نہ رہی ہو

شاہنواز نے اسے لون میں سبے سورے بڑی حیرت سے دیکھا تھا وہ مرد جو اسکے ساتھ آیا تھا اسنے بھی ایزہ کو دیکھا۔

شی از سو بیوٹی ہو ازشی "

اس مرد نے بظاہر تعریف کی تو ایزہ کو لگا اب شاید اسکے ٹکڑے کر دیے جائیں وہ اسکے پاس نہیں آیا تھا اس بات کا جواب نہیں دیا اور اسے یوں ہی دیکھ کر وہ اندر چلا گیا۔

ایزہ کے وجود میں ہلکی سی حرکت ہوئی

ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے بے چینی سے پہلو پر پہلو بدلنے لگی

وہ مرے مرے قدموں سے اندرائی اور جلدی سے بھاگ کر اوپر چلی گئی

شاہنواز ٹانگ پر ٹانگ جمائے خاموشی سے بیٹھا تھا جبکہ وہ آدمی اسے کچھ بتا رہا تھا اور ان دونوں کے

درمیاں توقف ایزہ کے بھاگنے پر ہوا تھا

ایزہ کمرے میں ائی اور اسنے روم لاک کر دیا

کیا کیا ضرورت تھی اسے یہ سب کرنے کی اسے کیوں ضرورت پڑی یہ سب لگانے کی؟

اسے خوف سے رونا آیا تو ہونٹوں پر ہاتھ مل دیا

اسکی لیسٹک گالوں پر پھیل گئی

سارا چہرہ بار بار دھو دھو کر سرخ کر لیا تھا اسنے جبکہ رو رو کر آنکھیں بھی سجالی تھیں یقیناً اب وہ اسکا منہ

توڑنے گا

اس سے کہے گا کہ کس یار کے لیے سچ کر بیٹھی تھیں کیونکہ اسکے لیے تو کبھی تیار نہیں ہوئی تھی

دادی کی باتیں سچی ثابت ہو جائیں گی اور اسنے کہا تھا جس دن وہ اپنی آنکھوں سے دیکھ لے گا اسے دنیا کی

ہر لڑکی کے لیے عبرت بنا دے گا

ہو سکتا ہے اسے مار مار کر اسکی ہڈیاں توڑ دے۔

ویسے تو انکے گھر میں ٹی وی یہ موبائل لڑکیوں کے پاس ہوتا نہیں تھا لیکن یہاں اکرا اسنے ایسی نیوز کی بار

سنی تھی پھر کالج میں بھی لڑکیاں اکثر بتا دیتی تھی اب اسکے ساتھ کیا ہوگا؟

بے چینی نے اسے ایسے چین نہ لینے دیا کہ اسکا دم گٹھنے لگا اور وقت کافی گزر گیا

اچانک دروازہ کھلا ایزہ کھڑی ہو گئی

جرم کی سزا پانچ گھنٹے بعد ملے یہ پانچ منٹ بعد ملنی ہی تھی اسنے شاہنواز کو عجلت میں اندر آتے دیکھا

اور جتنی جلدی میں تھا وہ وہیں رک گی اسے دیکھ کر۔۔۔

تمہیں کسی ملازم نے بتایا تھا آج گھر میں پارٹی ہے چھوٹی سی۔ اس کے سوال پر ایزہ نے حیرانگی سے سر

اٹھایا

وہ کچھ کہہ نہیں سکی۔۔۔

اتنی تیار ہو کر لون میں بیٹھی تھیں تو یقیناً کسی نے بتایا ہو گا ورنہ تمہارے شکل کبھی سنوری ہوئی دیکھی

نہیں میں نے خیر سب اتار کیوں دیا" اس کے سوال پر ایزہ کا دل کیا وہ زمین پر پڑ جائے اور چیخے چلائے بہت

زور زور سے روئے

اللہ نے اسے بچا لیا کتنی آسانی سے وہ خوف سے مرنے کو تھی اور اللہ تعالیٰ نے کتنی سہولت سے اسے اس

خوف سے نکال دیا

اسکی نگاہ جھک گی کیونکہ اسکی آنکھوں میں پانی بھرنے لگا تھا

مج۔۔ مجھے لگا پکوبرا لگا اس۔۔ اس وجہ سے چہرہ دھو۔۔ دھو دیا۔ م۔۔ مجھے نہیں۔۔ پتہ۔۔۔

تھا۔۔ میں وی۔۔ ویسے ہی بس تھوڑا بہت تیار ہو گی تھی" وہ سچ بتا گی جہاں اللہ نے خود سے اتنی مدد کی

سچ پر بھی اسکی مدد کرتے۔۔۔

شاہنواز نے اس کے اٹکے ہوئے لفظ سنے

گھر میں ہزار ملازم ہیں" لہجے میں سختی اتری

میں آئندہ خیال رکھوں گی" ایزہ کی آواز بھیگ گی

تمہیں کھانا انا بنانا آتا ہے " وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

ج۔۔ جی " ایزہ نے گال پر سے آنسو صاف کیے

گڈ ٹھیک ہے فارغ کرو پھر سب کو گھر سے گھر کے اندر کوئی مرد نہیں آئے گا پھر جیسے مرضی پھیرو " وہ کہہ کر مڑ گیا

ایزہ نے حیرانگی سے اسکی پشت دیکھی وہ شخص ہر جگہ حیران کرتا جا رہا تھا وہ اپنے اندر کے گلٹ کے باعث اتنی خوفزدہ رہتی تھی

پھر اسکے سخت اور سرد رویے پر پھر دادی جان کے طعنوں اور مار پیٹ پر لیکن ہر بار جب اسے لگتا وہ اسے مار کر ختم کر دے گا وہ کوئی نہ کوئی راہ دے جاتا اور وہ یہ بھی جانتی تھی یہ سب وہ لا پرواہی اور بے دھیانی میں کرتا ہے

اسے ایزہ میں انٹرسٹ بستر کی حد تک تھا اگر اسے ایزہ سے محبت ہوتی تو یقیناً وہ اسکی خاموشی سے کو توڑتا لیکن شاہ نواز کو جتنا وہ سمجھ پائی تھی

ایک میچور مرد تھا

اور اپنے ہر انداز میں بولڈ اسے غرض نہیں تھی وہ اپنی بیوی کو چار بندوں میں چھونا ہے یہ اکیلے کمرے میں۔

وہ محبت وغیرہ کے جذبوں سے عاری تھا۔

اسنے ایک بار دادی سے باتیں کرتے اسکے یہ الفاظ سنے تھے

محبت بچوں کا کھیل ہے اگر وہ مجھ سے نہ بھی کرے مجھے تب بھی فرق نہیں پڑتا اور مجھے دنیا میں کسی سے محبت نہیں "

یہ الفاظ شادی کے شروع دنوں میں سنے تھے اسنے جب دادی جان نے کہا تھا کہ ایزہ کم عمر ہے تم سے بہت محبت کرے گی

ہو سکتا ہے تب انھیں ایزہ اچھی لگتی ہو اور وقت کے ساتھ ساتھ انھیں اسکا کردار اسکے چہرے پر دیکھتا ہو شاہنواز ایک اناپرست مغرور اور گھمنڈ مرد تھا جبکہ اسکے برعکس ایزہ محبت اور چاہت کے لبادے میں لیٹی ایک حسین سی کلی جس کے اختبارات اسی کے ہاتھ میں تھے

ایزہ کو اسکی کوئی بات اچھی کبھی نہیں لگی ان کے بیچ کبھی کوئی بات ہوئی بھی نہیں اور بس مرد کا شکل و صورت سے اچھا ہونا کافی ہوتا ہے

سیرت کہاں جاتی ہے؟

اخلاق کہاں جاتا ہے لہجے کی نرمی آنکھ کی نرمی کہاں جاتی ہے لیکن اسکا یہ اندھا اعتبار ایزہ کو پاگل کر رہا تھا جب دنیا میں کسی نے اسپر اعتبار کیا ہی نہیں تو شاہنواز کو کیوں ہے اسپر اعتبار وہ سب کچھ سچ ہی تو ہے جو اسکی دادی نے کہا

وہ واقعی آوارہ تھی "ٹپ ٹپ آنسو بہتے چلے گئے

یہاں تک کے دروازے کی کلک پر اسنے جلدی سے آنسو صاف کیے

جب گھر مہمانوں سے بھر جائے گا تب تم نے اپنے قدم نیچے لے کر جانے ہیں " ایک دم وہ ذرا غصے سے

بولا

ایزہ نے آنسو صاف کیے وجود میں حرکت ہوئی

میں۔۔ میں کیا پہنو " وہ جاتے جاتے رک گئی

یہ تم مجھ سے کیوں پوچھ رہی ہو " اسنے ذرا کڑوی سی نگاہ سے دیکھا

وہ پارٹی میں جاتی وقت ڈریس آپ چوز کرتے ہیں نہ " وہ اہستگی سے بولی

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا اسکی وارڈروب ایک جھٹکے سے کھولی وہ تو اتنی نازک سی تھی کہ اس آواز

سے ہی ہل گئی شاہنواز نے نفی میں سر ہلایا اور اسکے ڈریسز دیکھنے لگا اور ان ڈریسز میں سے اسنے اسکے لیے

ریڈ کلر کی ساڑھی کھینچ کر اسکی جانب اچھال دی

اب مجھے روتی ہوئی نہ دیکھنا " کہہ کر وہ مڑا اور خود تیار ہونے لگا

ایزہ نے اس سرخ ساڑھی کو دیکھا

کچھ زیادہ ہی پسند تھا اسے یہ لباس وہ اکثر پارٹیز میں ساڑھی میں ہی جاتی تھی

وہ ڈریسنگ روم میں چلی گی کیونکہ اسکے ساتھ اسکے پہلو میں تیار ہونے کی ہمت ہی کہاں تھی۔

اسنے تقریباً آدھے گھنٹے میں خود کو تیار کر لیا تھا بلکل ویسا ہی جیسا ہو جاتی تھی

وہ باہر نکلی تو شاہنواز نہیں تھا

بس اتنی ہی ویلو تھی اسکی دو لفظ جملوں کے بعد وہ اپنی دنیا میں مگن ہو جاتا اسنے اپنی وارڈروب سے ایک

سیٹ نکالا کافی نفیس تھا اور گلے میں پہن لیا کافی خوبصورت لگ رہا تھا

چھوٹے چھوٹے ائیر گز پہن کر وہ مکمل تیار ہو چکی تھی۔

اسنے اپنے میں خود کو دیکھا

وہ حسین تھی یہ بات تو اسنے ہر آنکھیں پڑھی تھی اور دنیا میں ایک ہی شخص تھا جو اسکی تعریفوں میں

زمین آسمان ایک کر دیتا تھا اور وہ کتنی بیوقوف تھی نا محرم کی تعریفوں پر پھولے نہ سماتی تھی

خود پر افسوس تو وہ بہت عرصے سے کر رہی تھی

اسنے کہا تھا روتی ہوئی نہ دیکھا آنکھوں کو ٹشو سے صاف کر کے وہ دروازہ کھول کر نکلی تو گھر میں چہل پہل

امیروں کے جوتوں کی ٹک ٹک اور گلاسوں کا ہلکا سا شور سا اٹھ رہا تھا

وہ کنفیوز سی تھی شاہنواز کو ڈھونڈنے لگی وہ اسے دور کھڑا دیکھائی دیا

یہاں وہ جانتی ہی کسے تھی سر جھکائے اسکے پہلو میں آکر کھڑی ہوگی اور اسکا ہاتھ تھام لیا

اسکی اس حرکت پر شاہنواز نے پلٹ کر ایک نظر چاروں طرف دیکھا

ہر نگاہ اسپر تھی

Meet my wife eza shah"

وہ بولا تو سامنے کھڑی عورت نے اسکی جانب ہاتھ بڑھالیا

--She is too young

وہ ہلکا سا مسکرائی

ایزہ بھی مسکرا دی شاہنواز کا ہاتھ اسکی کمر پر تھا ایک ڈھارس سی ہو رہی تھی اور پھر ہلکا ہلکا کانفرنس بھی

آنے لگا

کیا کرتی ہو تم " وہ پوچھنے لگی

شاہ کا انتظار " جو حقیقت تھی اسنے اتنی بتادی

جبکہ وہ لڑکی قہقہہ لگا اٹھی

سو سوئیٹ کیا یہ کھڑوس اتنا سوئیٹ ہے بھی کہ تم اسکا انتظار کرو " اسکے چیڑنے سے شاہ کو کوئی فرق نہیں

پڑ رہا تھا یقیناً وہ اسکی جاننے والی تھی ورنہ اسکی جانب کوئی ہاتھ نہیں بڑھا سکتا تھا

شاہنواز کی جانب ایزہ نے دیکھا وہ ہلکی سی مسکراہٹ کے ساتھ اسے ہی دیکھ رہا تھا ایزہ سر ہلا گی

بہت پیاری ہو تم " اسنے پھر سے تعریف کی

باقی میرے لیے چھوڑ دو میں کر دوں گا " بلا خرا سنے اس لڑکی کا ہاتھ ہٹا ہی دیا

ایزہ بھی حیران تھی بار بار اسکی تھوڑی کو چھو رہی تھی اور وہ کھڑا مسکرا رہا تھا

پل بھر کے لیے کسی اور کا گمان ہونے لگا تھا کہ وہ شاہنواز تو نہیں ہو سکتا مگر جیسے ہی اسنے ہاتھ یٹایا تو یقین

ہو گیا کہ وہ وہ ہی ہے۔۔۔

آہ تم آج بھی اتنے ہی پوزیسیو ہو " وہ لڑکی بولی تو شاہنواز شانے اچکا گیا

مجھے زندگی نے ایک بار میری جگہ سے ہلایا یہ بار بار نہیں توڑ سکتی " وہ کہہ گیا

ایزہ چونکی تھی مگر بات کہیں اور نکل گی

شاہنواز ایزہ کو اسکے پاس چھوڑ کر دوسری طرف چل گیا

اپکا نام کیا ہے "ایزہ نے خود ہی پوچھ لیا

وہ ہنس دی۔۔

دیکھو کب سے میں تم سے بات کر رہی ہوں نام ہی نہیں بتایا کچلی میں شاہنواز کی یونیورسٹی فیلو ہوں۔۔

فیلو سمجھو بزنس پاٹرن سمجھو یہ کچھ بھی سب کو لگتا تھا وہ مجھ سے شادی کرے گا "وہ قہقہہ لگا اٹھی ایزہ نے

اسکی جانب دیکھا۔

لیکن یہ بات بس ہم دونوں کو نہیں لگتی تھی یونودوستی ایک بہت خوبصورت رشتہ ہوتا ہے اگر دونوں

طرف سے اس رشتے کی پاکیزگی کو سمجھا جائے

تو میں شاہنواز میں اس طرح انٹر سٹیڈ تھی ہی نہیں اور شاہنواز تو شاہنواز تھا "وہ سرنفی میں ہلاتی ہنس دی

مطلب "ایزہ کو کچھ سمجھ نہیں آرہی تھی

ارے بھئی چھ سات ماہ ہو گئے شادی کو اور تم مجھ سے مطلب پوچھ رہی ہو "وہ مسکرائی

ایزہ خاموشی ہوگی

چپ چپ رہتی ہو یہ یہ ڈرا کر رکھتا ہے "وہ بولی

نہیں ایسا تو نہیں ہے "وہ ہستکی سے بول دی

نہیں مجھ سے بہتر شاہنواز کو کوئی نہیں جانتا وہ یقیناً تمہارے ساتھ سخت ہے "وہ سنجیدگی سے بولی

ایزہ کچھ نہیں بولی

دیکھو ایزہ ہر انسان کی زندگی میں کچھ نہ کچھ ضرور ہوتا ہے تمہاری زندگی میں بھی ہوگا

اور میری میں بھی ہے

شاہنواز تم سے بہت بڑا ہے ای نو لیکن بیوی بیوی ہی ہوتی ہے پندرہ سال چھوٹی ہو یہ پندرہ سال بڑی

مردا اگر کسی کے آگے گٹھنے ٹیکتا ہے تو وہ اسکی بیوی ہی ہوگی بھلے کتنا بھی آنا پرست ہو"

اور زندگی میں واقعات حادثات بہت تبدیلی لے رہے ہیں

مجھے لگتا ہے تمہارے حسن سے اگر وہ متاثر ہے تو تمہاری کردار سے بھی ہونا چاہیے

چھ سات ماہ میں تمہیں اسکے اندر محبت کا بیج بودینا چاہیے تھا

تمہاری فضل میں ہریالی بہت ہوتی یہ میرا وعدہ ہے کیونکہ شاہنواز نہایت چپکو انسان ہے "وہ خود ہی ہنس

دی

جس کا ہو جائے اسکے بعد تو کوئی اسکے خلاف زمین آسمان بھی ایک کر دے کبھی نہیں جئے گا"

انہوں نے کہا وہ آنکھوں دیکھے پر یقین رکھتے ہیں "ایزہ کو پہلی بار احساس ہوا تھا کہ شاہنواز اسکا شوہر ہے

یہ کسی نے حساس دلا یا تھا۔

بلکل تم بھی تو آنکھوں دیکھے پر یقین کر لیتی ہوگی میں بھی کر لیتی ہوں لیکن اچھی بات یہ ہے وہ کسی کی

باتوں میں نہیں آتا اور میں اور تم کسی کی بھی باتوں میں اسکتے ہیں "اسنے بتایا اور یہ بات تو ایزہ بھی سمجھ گی

تھی چپ ہوگی۔

ہمیں اپنے ہاتھوں سے زندگی کو خود سنوارنا ہوتا ہے"

لیکن میری زندگی میں ایسا کچھ نہیں ہے جسے سنوارا جائے " وہ کسی سے سات ماہ بعد بولی تھی
کیوں نہیں ہے بہت کچھ ہے تمہارے پاس غور کرو "

میں اچھی لڑکی نہیں ہوں " وہ بولی رمشہ نے اسکی جانب دیکھا

میں کون سا اچھی ہوں ماضی تو میرے پاس بھی ہے " وہ ہلکا سا مسکرائی

مگر مجھے یہ لگتا ہے میں جتنے دل سے اپنی غلطی کو سدھاروں گی میرے لیے اتنا ہی اچھا ہے تو تم نے ایسا
کیوں نہیں سوچا "

لیکن وہ غلطی گناہ ہے " وہ سسکا اٹھی

یہ تو شکر تھا وہ دونوں بالکل الگ بیٹھیں تھیں

گناہوں کی معافی نہیں ہوتی کیا " اسنے اسکے نازک سے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھا

آپ پوچھیں گی نہیں وہ کیا ہے " وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی

نہیں " وہ مسکرائی اور اسکے پاس ہوگی

کیونکہ مجھے یہ دکھ رہا ہے کہ ایک چھوٹی سی معصوم سی لڑکی نے بلا وجہ بہت سارا بوجھ اٹھا رکھا ہے تم نے

کبھی اس سے معافی مانگی ہے

مانگی ہے مجھے لگتا ہے انھوں نے معاف کر دیا ہو گا مگر دنیا معاف تو نہیں کرے گی "

اسکے گالوں پر پھلتے آنسو دیکھ رمشہ کا افسوس بڑھ گیا اسے امید نہیں تھی وہ ایک بے بس لڑکی سے ملے گی

ارے جانے دو جب تمہیں اس ذات کی معافی پر یقین ہے تو دنیا کا رخ وہ تمہارے لیے خود بدل دے گا

"وہ پیار سے اسکا گال سہلا گی"

ک

-- کب "وہ کانپتے لہجے میں پوچھنے لگی

ام مہممم جب تم اس گلٹ سے نکل کر دنیا کو دیکھو گی "وہ مسکرائی۔

یہ باتیں افسانوی نہیں "وہ ہنس دی

لگتا ہے شاہنواز کے ساتھ رہ کر مچھور ہو گی "ایزہ خاموشی سے اسے دیکھنے لگی۔

تم یہ نہیں ہو جو تم ہو۔۔۔ اپنا ورخ دیکھاؤ تمہیں یقیناً بہت کچھ ملے گا "وہ اسکا شانہ تھپتھپا گی۔

ایزہ چپ ہو گی

اچھا یہ بتاؤ تمہارا فیورٹ کلر کون سا ہے "

بلیک "۔۔ وہ ہلکا سا مسکرائی

واو شاہنواز کو بھی بلیک ہی پسند ہے "رمشہ چہک کر بولی

ایزہ کی چھوٹی سی پیشانی پر الجھن بھرے بل پڑے

جی نہیں انہیں گرے پسند ہے وہ گرے کلر شوق سے پہنتے ہیں "وہ بولی تو رمشہ کا قہقہہ ابھرا کیوں کہ

شاہنواز پیچھے ہی کھڑا تھا اور ایزہ کی اسکی جانب سے پیٹھ تھی

اوکے بھی تم جانتی ہو اپنے شوہر کو

یہ بتاؤ کہ تمہیں کھانے میں کیا پسند ہے "وہ اگلا سوال کرتی بولی

ام کچھ بھی "

یہ کچھ بھی کون سی ڈش ہے شاہ " اسنے شاہنواز کو مخاطب کیا
کتنی بار کہا ہے میرا پورا نام لیا کرو "

اچھا بھی شاہ تو تمہیں تمہاری بیوی ہی کہے گی بس "

وہ گونگی ہے " شاہنواز نے ایزہ کا ادھورا گلاس اٹھا کر لبوں سے لگا لیا اور اسپر نگاہ اٹھائی ایزہ کا چہرہ معلوم
نہیں کس احساس سے سرخ ہو گیا

She is blushing how cute"

رمشہ اسے پیار سے دیکھنے لگی جبکہ ایزہ کے ہاتھ کانپ گئے

یہ کیوٹ کیا ہوتا ہے کتنی فضول بولتی ہو تم " وہ چیر گیا

تم مردوں کو سینس ہی کب ہوتی ہے " رمشہ لڑنے کو ای

اگر ہم مرد تمہارے اس نام نہاد حسن کی تعریف نہ کریں اپنی پوری سینس استعمال کر کے تو تم عورتوں

کسی کباڑے میں پڑی بے کار کتاب کی طرح ہو "

ہا ہا بہت بے کار بات تھی " رمشہ اٹھ گی

جبکہ ایزہ کو ڈر لگا وہ کیسے اسکا مذاق اڑا سکتی تھی

سچ تو تم سے کبھی برداشت نہیں ہوتا " شاہنواز نے بقیہ گلاس ایزہ کی جانب بڑھا دیا وہ پھر سے سرخ ہو گی

اور کانپتے ہاتھوں سے گلاس تھام لیا

میری تو بدعا ہے تمہیں ایسی محبت ہو ایزہ سے کہ تمہارے دماغ سے یہ مرد مرد کا بخار تو اترے "

شاہنواز کا قہقہہ کافی عجیب تھا

یہ مذاق تھا "وہ ہنس کر مڑ گیا ایزہ کا چہرہ سا اتر گیا

رمشہ نے بھی گھورا اسکی پشت کو۔۔۔

دیکھا کتنا گھمنڈ ہے اسکو ایسا سیدھا کر و تار کی طرح ہو جائے "

وہ مجھ سے بہت بڑے ہیں میں انکے بارے میں یہ باتیں نہیں کر سکتی " ایزہ بولی جبکہ رمشہ پیشانی پر ہاتھ

مار کر رہ گئی

واہ وہ تمہارا ابو ہے " وہ بھڑکی

بیوقوف لڑکی بڑا ہے یہ چھوٹا شوہر ہے تمہارا جس پر تمہارا ہر قسم کا حق بنتا ہے یہ اسے عزت دینے کے

چکروں میں اپنی ویونہ گیر او ذرا چڑھ کر رہو چھوٹی عمر کی بیویاں مرد کی لاڈلی ہوتی ہیں تم اسے ایسے عزت

دے رہی ہو جیسے تمہارا بڑا بھائی ہو "

استغفر اللہ " بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا

گڈ یہ ہی سوچ اچھی ہے کہ تم اسے بھائی ابو ماموں یہ چاچا نہیں سمجھتی شوہر کی طرح ٹریٹ کرو بلکہ محبوب

کی طرح۔۔۔

آپ کچھ زیادہ ہی فلمی ہیں " وہ ہلکا سا ہنسی

اور ایک دم مسکراہٹ تھی وہ سات ماہ میں ایک بار بھی ہنسی نہیں تھی

کیوں اتنا ڈر رہی ہو" وہ اس لڑکی کا خوف دیکھ کر کافی اداس ہو گئی تھی
تم بہت اچھی لگتی ہو مسکراتی ہوئی دیکھو اسکے سامنے مسکراؤ گی تو وہ تم پر اپنا سب کچھ بھی وار سکتا ہے اتنی
ہی حسین ہو تم" وہ بولی جبکہ ایزہ خاموشی ہو گئی

اچھا خیر میں چلتی ہوں کبھی تمہارا بد تمیز خبیث شوہر مجھے نکالے۔۔ ہے تو اتنا ہی بد تمیز"
وہ بیگ اٹھا کر گھر کے اندر آئی ایزہ بھی پیچھے پیچھے آئی تقریباً لوگ جا چکے تھے ایزہ تو یہ بھی نہیں جانتی تھی
یہ پارٹی کس لیے تھی کس غرض سے تھی
بہت بہت مبارک ہو شاہنواز ایم شیور تم آگے مزید ترقی کرو گے"

ایک انکل بولے تو وہ مسکرایا

افکورس سر

I'm willing to challenge myself

وہ اکر کر بولا ایزہ اس کی جانب دیکھنے لگی

وہ وائٹ اینڈ بلیک ڈریس سوٹ میں تھا اور بے حد ہینڈ سم لگ رہا تھا بڑھی ہوئی بریڈز بڑھے ہوئے بال
جنہیں سلیقے سے سیٹ کیا ہوا تھا اور اپنے مال اور وجاہت کا نکھرے اسکی ستواں ناک پر بیٹھا رہتا تھا
دیس گریٹ" وہ ہنسی اور پھر چلے گئے

تم نے یہیں رہنا ہے" شاہنواز نے اب رمشہ کی جانب دیکھا

دیکھا دیکھا کہا تھا نہ کتنا بد اخلاقی ہے یہ شخص جا رہی ہوں اور ویسے بھی اب مجھے تم میں انٹرسٹ نہیں میں

توایزہ سے ملنے آوگی"

بس زیادہ فری ہونے کی ضرورت نہیں ہے" وہ ہاتھ اٹھا کر بولا

ایزہ "رمشہ نے منہ بنایا جبکہ وہ گھبرا گئی

آپ اپ پلینز برانہ مانے آپ دوبارہ بھی آئیے گا" وہ اسکا ہاتھ پکڑ گی اور شاہنواز نے اسکا وہی ہاتھ دور

کھینچ کر رمشہ کے ہاتھ پر سے ہٹایا۔

کوئی بہت ہی گھٹیا آدمی ہو تم" رمشہ نے اسکے بازو پر مکہ مارا

بہت شکریہ اب جاو" وہ بولا جبکہ رمشہ نے ایزہ کو بائے کہا دور سے ہی۔۔

آپ اپ دوبارہ بھی آئیں گی نہ" وہ بے ساختہ بولی

کیوں نہیں میں ضرور اوگی" وہ ہلکا سا مسکرائی

اور ایزہ نے سر ہلایا اور رمشہ آخری مہمان تھی وہاں سے چلی گئی

شاہنواز کے ہاتھ میں اب ابھی اسکا ہاتھ تھا

نو کر نکال چکا ہوں میں تو یہ سارا بکھیڑا سمیٹو"

اسنے ایزہ کا ہاتھ چھوڑا اور کہہ کر کمرے میں جانے لگا

ایزہ نے سر ہلادیا ویسے تو ساڑھی سے ڈسٹرب کر رہی تھی لیکن خالی بیٹھنے سے بہت بہتر تھا وہ کام کر لیتی

آج دل عجیب پر سکون سا تھا جیسے بہت بوجھ ہٹا ہو

جیسے اندر ہی اندر جو گھٹن اسے مار رہی تھی وہ باہر نکلی ہو کچھ تو تھا اس لڑکی میں جو وہ اس کو پر سکون کر گئی

تھی۔

وہ ہلکا سا مسکرائی

اور ایک ملازمہ اسکے پاس تھی اسکے ساتھ مل کر اسنے پورا حال روم صاف کیا جو چیز جہاں تھی وہاں رکھی اور اسکے بعد اس ملازمہ کو بھی اسنے بھیج دیا کیونکہ دوہی بندے تھے وہ تھک گئیں تھیں اب جب صبح سب آئیں تو برتن دھولینا "اسنے ذرا تھکن سے بھر پور آواز میں کہا جی بی بی" وہ کہہ کر باہر نکل گی تو ایڑہ نے خود حال روم کے دروازے بند کیے اچھا احساس تھا جو اسکے ارد گرد تھا

تیز اسلامہ آباد کی ہو اسکے بالوں میں ہلکا سا بندھا جوڑا کھول گیا اسنے بال سمیٹ کر ایک شانے پر کیے اور دروازے بند کر کے اپنے روم کی طرف بڑھنے لگی وہ اندرائی شاہنواز بیڈ پر ترچھا لیٹا ہوا تھا

ایڑہ اندرائی اور دروازہ بند کیا شاہنواز نے سر اٹھا کر اسکی جانب دیکھا تو اسکی پشت پر نگاہ کی کمرے میں نائٹ لائٹس اون تھیں تبھی روشنی ملگجی سی تھی وہ آئینے کے سامنے آئی اور اسنے اپنا سیٹ نکالا اپنے ہاتھوں سے رینگز اتاری اور بالوں کو سمیٹ کر جوڑا بنا لیا

شاہنواز کی نگاہ اسکے گلے کی گھیرائی میں الجھی ایڑہ ڈریسنگ روم کی جانب بڑھتی کہ شاہنواز کی آواز پر رک گی

ادھر او" وہ تھم گی تھی

اب اب۔۔۔ وہ اسکے ساتھ "

وہ مڑی اسکا جوڑا پھر سے کھل گیا بال ایک طرف پھیل گئے اور وہ آہستگی سے اسکی جانب ای

شاہنواز نے اسکے لیے ہاتھ کھولا اور ایزہ اسکے پہلو میں لیٹ گی

اسکے ہاتھ پر سر رکھتے ہی اسے لگا تھا وہ اسپر حاوی ہو جائے گا ہمیشہ کی طرح۔۔۔

لیکن شاہنواز کس سوچ میں تھا وہ کچھ سکینڈ بعد اسکی جانب متوجہ ہوئی جو ایزہ کی طرف متوجہ نہیں تھا

وہ یوں ہی لیٹی رہی پھر اسے دیکھنے لگی

تم ایسی نہیں ہو جو تم ہو۔۔ احساس دلاؤ اسے " رمشہ کی آواز اسکے کانوں سے ٹکرائی

وہ تمہارا بھائی یا ابو نہیں ہے جس کی عزت کر رہی ہو " وہ اسکی بات پر اپنے آپ مسکرا دی

اسکے سامنے مسکرایا کرو " اور اسکی مسکراہٹ پر شاہنواز واقعی متوجہ ہو گیا

رمشہ اپنا اثر چھوڑ گی تم پر " وہ طنزیہ مسکرایا

ایزہ کی مسکراہٹ کچھ سمٹی

نہیں ایک بات یاد آئی انکی تو ہنسی آئی "

اچھا کیا بات " وہ اسکی جانب کروٹ موڑ گیا تو ایزہ ذرا گھبرا سی گی۔

نگاہیں جھک گئیں شاہنواز اسکے بہت قریب تھا کہ وہ باسانی اسے سینے میں بھینچ لیتا

لیکن معمولی سا فاصلہ اب بھی دونوں کے مابین تھا

بتاؤ "سنجیدگی سے پوچھا۔

ان۔۔ انھوں نے جو کہا وہ میں بتا دوں "وہ اجازت لینا چاہتی تھی کہیں اسے برانہ لگے جاتا
انگورس اور کسے بتاؤ گی "وہ اسکے گلے پر اپنی انگلی سے ٹریسنگ کرتا اسکی گردن تک لے آیا
انھ۔۔ انھوں نے کہا کہ آپ میرے ابو ہیں جو میں آپکی عزت کروں "اسکی انگلی کی حرکت رک گئی۔

آنکھوں میں الجھن چھا گئی اور پھر وہ ہنستا چلا گیا اٹھ کر بیٹھ گیا

پھر تم نے کیا کہا "اسنے اسکی جانب دیکھا

پہلی بار اسکے سامنے ہنسا تھا ورنہ مسکرا نا بھی تکلف سمجھتا تھا

میں نے کہا نہیں وہ بڑے ہیں مجھ سے "وہ بھی بیٹھ گئی

اچھی بات ہے بڑوں کی عزت کرنی چاہیے اور تمھاری یہ جھکی ہوئی نگاہ ہی تمھیں میرے ساتھ رکھے
ہوئے ہے ورنہ شاہنواز سکندر کے لیے مشکل نہیں تھا تمھیں چھوڑ دینا "اکڑ تو وہیں کی وہیں تھی اگر ہنس

لیا تھا تو یہ تو مقصد نہیں تھا بدل گیا

ایزہ نے سر ہلایا اور شاہ نواز فریش ہونے چلا گیا۔

وہ واپس آیا ایزہ بھی فریش ہونا چاہتی تھی مگر اسکا ویٹ کر رہی تھی

لیٹ جاؤ "وہ ویسے ہی حکم دے گیا

م۔۔ میں چیخ کر لو "

نہیں "صاف جواب آیا

ایزہ لیٹ گی اور وہ اسکے پہلو میں لیٹ گیا

چند لمھے اسکی اکھڑی سانسوں کو دیکھتا رہا اور پھر ساڑھی کا پلو کھینچا دیا ایزہ کا دم سا نکلا۔۔۔

پلو اسکے وجود سے الگ کرتا وہ اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے کسی موم کی گڑیا کی طرح خود پر کھینچ گیا

چند لمھے اسکے چہرے کی جانب دیکھتا رہا اور پھر وہ وہی شاہنواز تھا وہی جو اسکے وجود کو کھلونے کی طرح

استعمال کرتا تھا اور وہ وہی ایزہ تھی جو اپنی وقت اور حیثیت کو اسکے اس رد عمل سے جان جاتی تھی کہ وہ

فقط اسکی راتوں کو بخشنے والا سکون ہے

اسکے چبھتے دانت اسکے ہاتھ کی سختی اسکے ہاتھ کی بے رحمی اسکا لمس سب کچھ ویسا ہی تھا

اور رمشہ اسکے بارے میں کیا کیا بتا رہی تھی

اسنے ایک اچھی بیوی کی طرح اپنے پتھر جیسے وجود کو اسکے حوالے کر دیا پھر اسنے جب تک چاہا اسکو اپنی

مرضی سے وقت دیتا رہا اور جی بھر گیا تو الگ ہو گیا

گھیرے سانس بھرتا وہ کروٹ لے گیا

اور ایزہ کا نازک سا وجود آج کی دنوں بعد اسکے نشانات سے سچ گیا تھا وہ خالی خالی نظروں سے اپنے ارد گرد

پھیلے اندھیرے کو دیکھتی رہی اور آنکھیں بند کیں تو کی آنسو اسکے گالوں پر گیرے مگر احساس کچھ نہیں

ہوا

اسے سوہانے کمرے میں دھکیل دیا تھا

سازدروازے کے ساتھ چپکی کھڑی رہی۔۔۔ اسنے دوپٹے کی آوٹ سے کمرے میں نگاہ گھمائی تو یہ کمرہ انکے گھر کا نہیں لگ رہا تھا انکے گھر کے ہر کمرے میں سیم زدہ دیواریں منہ چیرا رہی تھیں تایاجان کی کنجوسی کی گواہ تھیں جبکہ یہ کسی امیر شہزادے کا کمرہ تھا جو خود سے بھی لاپرواہ تھا کمرے میں اسکے سونے سے سانسوں کی آواز پھیلی ہوئی تھی جبکہ اسکے بیڈ کے پاس دو بوتلیں لڑھکی ہوئی تھیں

سیگریٹ کے ڈبے آدھ کھلے دراز سے جھانک رہے تھے جبکہ ایش ٹرے بھی بھری ہوئی تھی ڈریسنگ پر پرفیوم کی بوتلیں الٹی ہوئی تھیں جبکہ کمرے میں ایک صوفہ جس پر اسکے کی کپڑے تھے اور اسی کمرے میں ٹریگ میل اور ایک وائٹن بھی تھا یعنی اسنے ہر کام تایاجان کے خلاف کرنا تھا ساز کی سسکی سی بلند ہوئی

یہ وہ کہاں آگئی تھی اسکی دنیا تو نہیں تھی یہ۔۔۔ اسکے سسکنے پر عمر نے سراٹھایا مڑ کر دیکھا ساز جلدی سے پردہ کر گئی۔

اسے تو بس ایک سایہ سادیکھا تھا وہ تکیوں میں پھر سے منہ ڈال گیا حالانکہ نشے کے باعث وہ بھول چکا تھا جس شرط پر شادی کی تھی آج اسنے وہ چیز اپنے باپ سے لینی تھی اسکی اسی طبیعت کے باعث اشفاق صاحب اسکا فائدہ اٹھا رہے تھے کہ حوش میں ہو تو اسے کچھ یاد رہے۔

وہ پھر سے سو گیا اور ساز و ہیں بیٹھ گئی

اور پھر جتنا وہ بے آواز رو سکتی تھی روتی ہی چلی گئی

اسے شکوہ تھا سب سے۔۔ اپنے بھائی سے ماں سے کسی نے اسکا ساتھ نہیں دیا

صوفیا صنم بھی کیسے اجنبی ہو گئیں

عمر خیام وہ شخص تھا جس کے سائے سے بھی وہ بھاگتی تھی آج تک اس نے اسکی ایک انگلی بھی نہیں

دیکھی تھی پھر وہ آج اسکی محرم بن کر اس کمرے میں کیسے آگئی

وہ تادیر رونے کے بعد تھک گئی

فجر کی اذانیں بھی شروع ہو گئیں تھیں وہ جلدی سے اٹھی اس مشکل وقت میں اسکا رب ہی اسکا سہارا تھا

-

اسنے ارد گرد و اثر و م تلاشنا چاہا تو اسے ایک دروازہ دیکھ گیا اور وہ اندر آگئی اسنے وضو کیا

اور باہر آگئی دل کیا یہ سرخ جوڑا اتار کر پھینک دے لیکن اس وقت اس جوڑے کے علاوہ کچھ نہیں تھا

اسکے پاس تبھی یہ مجبوری تھی پہنا

وہ جائے نماز کی تلاش میں اسکے کمرے کو کافی حد تک صاف کر گئی لیکن اسے جائے نماز نہ ملا اسنے منہ پر

ہاتھ رکھ کر اپنی ہچکیاں روکیں وہ نماز بھی نہیں پڑھتا تھا

وہ دروازے کو کھولنے لگی لیکن دروازہ باہر سے لاک تھا

اسنے توبہ کرتے ہوئے وہیں کلین پر صاف حصے پر نیت باندھ لی اور نماز پڑھتے ہوئے بھی وہ بے تحاشا

روتی رہی جبکہ اگلے نفوس کے سونے کی آواز ہی سنائی دیتی رہی تھی
وہ بہت دیر رومی دل کا بوجھ تھا کم ہی نہیں ہو رہا تھا اور پھر وہ ایک سائیڈ پر بیٹھ گئی
کوئی دروازہ کھول دیتا تو وہ بھی یہاں سے بھاگ جاتی
معلوم نہیں کب اسے نیند نے جالیا تھا

اسنے ہاتھ مارا اور اپنی بوتل تلاشی چاہی لیکن خالی بوتل نے منہ چیرا
رہش "بول کرو اٹھ بیٹھا کمرے کی بڑی ساری کھڑکی سے روشنی اندر رہی تھی
اسنے بمشکل آنکھیں کھول کر موبائل میں وقت دیکھا کیونکہ گھڑی کے سیل تو سالوں پہلے ہی ختم ہو گئے
تھے جن کی خبر بھی نہیں تھی اسے۔۔۔

اسنے وقت دیکھا دن کے ڈھائی بج رہے تھے اور اچانک دھڑادھڑ دروازہ بجا
پہلے اپنے دروازے کی جانب ناگواری سے دیکھا اور اسکے بعد صوفے پر کوی پوٹلی سی سرخ جوڑے میں
پڑی تھی ہڑبڑا کر اٹھی اور وہ اس کا چہرہ کیا دیکھ پاتا وہ بھاگ کر دروازہ کھول گئی
بے شرم بے حیا آدھے دن چڑھے کمرے میں گھسی ہوئی ہے بدذات اتنی بے حیائی پھیلانے گی "تائی
جان نے اسے باہر کھینچا

عمر کو لگا اسکی یادداشت چلی گئی ہے یہ ہو کیا رہا تھا وہ اس شور شرابے کا عادی نہیں تھا
تائی جان میں میں۔۔۔ ساز بولنے کے لیے لب واکرتی کہ کھینچ کر تھپڑ لگا نہجما دل تھام گئی

بھابھی "

ارے بس چپ کرو جوان جہاں لڑکیاں ہیں اس گھر میں یہ بے حیائی نہیں چلے گی یہاں۔۔۔۔

عمر کو پیچھے دیکھ کر وہ ذرا سٹپٹائی

کیا تماشہ ہے یہ " بے زاریت سے وہ بولا

نجما کو لگا تھا وہ اس کے لیے کچھ بولے گا

صبح صبح میرے سر پر کیوں ہتھوڑے برسار ہیں ہیں اپ اس بے سری آواز میں " وہ چلا اٹھا

اور اس نے دروازہ تائی کے منہ پر مارا

اسے یاد تک نہیں تھا یہ لڑکی جس نے تھپڑ کھایا ہے اسی کی بیوی ہے

تائی سمیت سب کے دلوں میں چین پڑ گیا کہ عمر کو ساز سے فرق نہیں پڑتا

اگر وہ اسکی حمایت لے لیتا تو شاید اس وقت سب کو اوقات یاد آجاتی اپنی مگر وہ جانتا تک نہیں تھا کہ یہ اسی

کی بیوی ہے بس تیری اوقات بتادی میرے بیٹے نے دفع ہو بدل اس لباس کو اور کام پر لگ اور ہاں سن

اب بات میری آج سے سارے کام تیرے ذمہ ہے کپڑے دھونے سے لے کر ہانڈیاں بنانے تک۔۔۔

بہو ہے اب اس گھر کی تو اور یہ پڑھائی وڑائی سب ختم ہو اس کاموں میں لگ گھر داری کون کرے گا " وہ

اسے آگے دھکیلتی بولیں

بھابھی آپ کیسارویہ رکھ رہی ہیں "

اب تجھے بتاؤ کیسا ہے میرا رویہ " وہ نجما کو کھا جانے والی نظروں سے دیکھ کر بولیں

وہ دلہن ہے "

اوبی بی جس کی دو لہن تھی اسے پرواہ نہیں ہے اب زیادہ نہ سیکھا وہی منحوس شکل ہے کچھ بھی نہ بدلا اے
میں کہتی ہوں عمر نے تجھے منہ لگایا بھی ہے یہ نہیں " وہ منہ پر ہاتھ رکھتی ہنسنے لگی
ساز کو لگا وہ غش کھا کر گیر جائے گی وہ اتنی بڑی بات کہہ گئیں تھیں اسے۔۔۔

لگتا تو نہیں " ثروت چچی بھی دبا دبا ہنس دیں

ہیں واقعی ساز " سوہانے بھی ٹھونگا مارا

وہ بے بسی کی انتہا پر تھی

بے عزت ہو رہی تھی بھری محفل میں وہ اپنے کمرے میں بھاگ گئی سب ہنسنے لگے اور نجمار و پڑی تھی۔
کپڑے بدل کر وہ بے حسوں کی طرح نیچے ائی اور سب کی طنزیہ ہنسی مذاق اڑانے والی نظروں کو سہتی وہ
واقعی گھر کے سارے کام سنبھال گئی

اسنے نجمار کو کوئی کام کرنے نہ دیا

سب کام کچن سے لے کر گھر کی صفائی ستھرائی تک خود کیے معلوم نہیں بدر کہاں تھا اسے یاد رہی تھی
اپنے بھائی کی

تایا جان نے اسے اپنے کسی دوست کے گھر بھیج دیا تھا وہ اپنا گھر شفٹ کر رہے تھے اور انھوں نے
زبردستی اسے بھیجا کہ وہ جائے گا تو وہ کچھ پیسے اسے دے دیں گے

اور بدر اختلاف کے باوجود بھی چلا گیا کہ واقعی اب وہ اس نہج پر آ گیا تھا کہ مزدوری کر کے کمالیتا۔
وہ گھر میں داخل ہوا تو سامان اٹھا اٹھا کر اسکے ہاتھوں پر چھالے پڑے تو وجود تھکان سے چور ہو گیا
ساز "اسنے بہن کو دیکھا وہ بھرائی ہوئی آنکھوں سے اسکے نزدیک آیا جو اسکے ہاتھوں پر چھالے دیکھ کر
تڑپ اٹھی

یہ یہ کیا ہوا ہے بھائی"

ارے پگلی کچھ نہیں یہ تو بس محنت کی ہے اسکے کچھ زخم ہیں تم بتاؤ ٹھیک ہو" وہ فکر مندی سے بولا
نہیں نہیں میں تو ٹھیک ہوں" وہ بولی کیا تکلیف دیتی کہ کم اسکی تکلیفیں تھیں زندگی میں۔۔۔
وہ اسکے گال پر پیار سے ہاتھ رکھ گیا

اچھا ذرا کچھ لگانے کے لیے لادو" وہ بولا تو ساز پلٹی تبھی سوہا بھی آگئی

یا اللہ یہ کیا ہوا ہے" وہ اسکے ہاتھ تھام گئی

بدر نے نفرت سے کھینچ لیے

تمہیں کتنی بار کہا ہے دور رہا کرو"

اچھا ٹھیک ہے زیادہ نہ بولو کیا ہوا ہے تمہارے ہاتھوں پر" وہ بولی

شیٹ اپ تم ہوتی کون ہو مجھ سے یہ سوال کرنے والی" وہ اکھڑ کر بولا

منگیتر ہوں تمہاری جس سے چاہ کر بھی تم چھوڑا نہیں سکتے" وہ کچن کی جانب بڑھی اور سکون سے بولی

اندر کچن سے اسنے دوای اٹھائی جسے ساز ڈھونڈ رہی تھی کہ جہاں آخری بار اسنے دیکھی تھی وہاں ملی نہیں

تھی اسے

وہ باہر آئی اور بدر کے ہاتھ تھامے

بدر نے اسکے ہاتھ سے دوائی کھینچی اور ساز کے ہاتھ میں تھمادی

ساز نے اپنے بھائی کے ہاتھوں پر روتے ہوئے لگائی

دفع ہو جاو روتی ہی رہو گی "سوہابولی جبکہ بدر نے اسکی جانب دیکھا

جن کے سینوں میں دل ہوں گے وہ ہی ایک دوسرے کی تکلیف پر مر مٹیں گے تم تمہارا باپ منافق

لوگ ہو اور منافقوں کے دل صرف سیاہی سے بھرے ہوتے ہیں آئندہ مجھے ہاتھ لگایا نہ تو منہ توڑ دوں

گا "وہ کہہ کر اٹھ گیا

لگاؤ گی منگیتر ہو میرے اور شوہر بھی تم ہی بنو گے "وہ بھی چیڑ کر چلائی

غضب خدا کا کیوں منہ پھاڑ رہی ہے "تائی دل پر ہاتھ رکھتی نکلیں

اماں ابا کو نہ سمجھالیں بدر سے اٹے سیدھے کام نہ کرائیں "وہ بھڑکی

تم نہ چپکی رہو "وہ پھر سے ڈپٹ کر چلی گئیں سوہا منہ بنا گی

وہ تیار ہو چکا تھا آج صعود کے ہاں جانا تھا اسنے اور ویل ڈریس رہتا تھا ہمیشہ تیار ہو کر اسنے سیگریٹ منہ

میں دبایا اور کلون چھڑکا کلون کی سمیل سیگریٹ میں گھل گی اور وہ باہر نکلتا کہ پہلی بار بدر کو اپنے کمرے

میں دیکھا

اسنے گھیرہ سانس بھر کر بے زاری سے اسے دیکھا

کہ وہ کیوں آیا ہے

کیسے ہو عمر "وہ سوال کرنے لگا

یہ پوچھنے آئے ہو "اسکے پاس کسی بات کا درست جواب تھا ہی نہیں

بدر نے اپنے غصے کو اندر اتارا

نہیں تم سے ضروری بات کرنی تھی "

مجھ سے "اسے یقین ہی نہیں آیا

ہاں "وہ بولا

کیا؟

بیٹھ سکتے ہیں "

اگئے ہو تو بیٹھ جاو "وہ جیسے جان چھڑانا چاہتا تھا اور بدر کی اس وقت مجبوری تھی اس سے بات کرنا

وہ میں نے تم سے ساز کی بات کرنی ہے "اسنے بات کا آغاز کیا

کون ساز "وہ پٹاخ جواب دے گیا بدر نے حیرانگی سے اسکی صورت دیکھی

تمھاری بیوی "وہ بولا جبکہ عمر خیام کو وقت لگا یہ جاننے میں کہ اسکی شادی ہو چکی ہے اوہاں یادا گیا

Her name is saaz?

وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا

بدر تعجب سے اسے دیکھتا رہا
نائیس نیم کس نے رکھا ہے " وہ بولا
جبکہ بدر نے چہرے پر ہاتھ رکھا
میوزک لائیک انسٹرومنٹ کیوٹ " وہ اسکے نام کو دھرتا حیران تھا کہ یہ کیسا نام ہے
وہ کل تمہارے کمرے میں تھی "
کیوں "؟

اسکے سوال پر بدر نے مٹھیاں بھینچ لیں دل کیا اٹھ کر تھپڑوں سے اسکا منہ سرخ کر دے۔۔۔ وہ اٹھا
میری بہن بہت معصوم ہے عمر خیام سے اپنے شرابی ذہن سے ٹریٹ مت کرنا۔۔ میں نے تم پر صرف
اتنا بھروسہ کیا ہے کہ تم اپنے باپ اور سوتیلی ماں سے میری بہن کی حفاظت کرو گے اور ہاں یہ تمہیں
کرنا ہو گا ورنہ " وہ بگڑ کر بولتا روکا

عمر کے چہرے پر ایسا تاثر تھا جیسے وہ اسکا بھڑکنا انجوائے کر رہا ہو

ورنہ " اچانک سنجیدہ ہوتا وہ اسکی جانب قدم بڑھا گیا

میں تمہاری جان بھی لے سکتا ہوں " وہ اسکا گریبان پکڑ گیا

عمر نے بدر کے ہاتھ دیکھے

میرے پاس سب سے سستی چیز یہ ہی یعنی میری جان کسی بھی وجہ کے تحت لے سکتے ہو تم نیورمانینڈ "

اسنے اسکا ہاتھ اپنے گریبان پر سے ہٹایا اور ایک دم گرفت ڈالی اسکے ہاتھ پر

آئندہ میرے گریبان کو مت پکڑنا "سیدھی طرح جھٹک کر اسکے ہاتھوں کو وہ بولا
اور اسکے بعد وہ مڑ گیا

اپنے کمرے سے نکل کر نیچے آیا اور گھر سے ہی نکل گیا
ساز کو بالکل دلچسپی نہیں تھی اس میں وہ دیکھتی یہ نہ دیکھتی برابر تھا اسکے لیے زندگی پہلے بس اتنی تھی وہ
کتابوں میں دل لگالیتی تھی اب بس برتن دھونے اور کھانے بنا کر گھر والوں کے کپڑے دھونے میں
نکل جاتی اور اسکی زندگی کافرشتہ جسے وہ مانگتی تھی یہ امید بھی ٹوٹ چکی تھی

خواہشیں جگی ہیں پیاسے پیاسے لبوں پے

خود کو جلادوں تیری بانہوں میں

آغوش میں آج میرے سما جا

جانے کیا ہونا ہے ہے ذرا ذرا قریب سے جو پیل ملے نصیب سے

آ جا ذرا قریب سے۔۔۔۔

پہلی بار گھرتا یا جان کے گھر میں دھماکے دار گانوں کی آواز گونج اٹھی تھی جس میں عمر خیام کے گنگنانے
کی بھی آوازیں اٹھ رہیں تھیں سازرات اسکے کمرے میں نہیں گی تھی وہ تھکان سے اتنی چور ہو چکی تھی
کہ کچن میں ہی بیٹھے بیٹھے سوگی اور جب ٹھنڈ کے باعث اسکی آنکھ کھلی تو فجر کا وقت تھا وہ شکر ادا کرتی نماز
پڑھ کر سب کی نظروں سے بچتی کچن میں اگی ویسے بھی تائی جان کا حکم تھا کہ وہ اگر دیر سے اٹھی تو اسکا وہ

حشر بگاڑ سکتیں تھیں اور ایسا وہ کر بھی جاتی تھی سا پہلے ہی پکن میں کھڑی ہوگی اُسے جب سے پکن کی ساری ذمہ داری سنبھالی تھی نجما کو آرام تو مل گیا تھا مگر وہ اسی کوشش میں لگی رہتی کہ وہ دو لہن تھی نئی نویلی وہ دو لہنوں کی طرح رہتی مگر اس کا حال تو پہلے سے بھی بدتر ہو گیا تھا اور یہ بات اس کا دل چیرٹی تھی جب وہ خالی خالی نظروں سے اپنی ماں کو دیکھتی احساس ہوتا کہ ان لوگوں نے کتنا غلط فیصلہ لیا ہے

تایا جان دکان پر چلے گئے تھے چاچو کے ساتھ اور بدر بھی گھر سے باہر تھا جبکہ تائی ثروت چچی اور سوہا صنم صوفیا کو ابھی ناشتے دیے تھے اور نجما کو بھی۔۔۔ لیکن نجما اسکے پاس کھڑی اسے اپنی پلیٹ میں سے لقمے دے رہی تھی

اور وہ ساتھ کے ساتھ رو بھی رہی تھی۔

آپ رو کیوں رہی ہیں " وہ برتن دھوتے ہوئے سوال کر گی

مجھے لگا تھا میری بیٹی کی قسمت کا ستارہ چمکنے لگ جائے گا " وہ منہ پر ہاتھ رکھ گئیں۔

چمک تو گیا۔۔۔

کتابوں سے برتنوں تک پہنچ گئیں ہوں آپ پریشان مت ہوں اور پلیز بدر بھائی کو کچھ مت بتائیے گا " وہ

بولی تو اسکی ماں نے اسکی پیشانی چوم لی

میں اللہ سے دعا کروں گی تمہارے لئے وہ بہت خوبصورت دروازے کھولیں گے " وہ سر ہلا گئی

عمر خیام کبھی خوبصورت دروازہ نہیں ہو سکتا تھا اسکے لیے وہ دونوں اسی گفتگو میں تھیں کہ اچانک گھر

میں گانے کے ساتھ ساتھ عمر خیام کی آواز بھی گونجی جیسے کسی موج میں وہ گارہا تھا۔

لا حول "

ساز "تائی جان چلا اٹھیں

جبکہ وہ ادھورے برتن چھوڑ کر باہر نکلی تو نجمانے برتن دھونے شروع کر دیے وہ تو دن رات کی مشقت میں پڑ جاتی تھی پہلے پڑھائی کی وجہ سے کچھ دیر توقف بھی اجاتا تھا

جی تائی جان "اسنے پوچھا

گانوں کی آواز سے بھی رہی تھی مگر نہ ہی اسے دلچسپی تھی اور نہ اسنے دھیان دیا کہ وہ کس قسم کا گانا سن رہا ہے

اوبی بی اپنے شوہر کو جا کر سمجھاؤ یہ کیا اول فول لگا رکھی ہے اسنے گھر میں جو ان بچیاں پھر رہی کیا اثر لیں گی "

تائی نے سختی سے جھاڑا ساز سر جھکا گی

میں میں کیسے کہو "وہ کچھ پریشان ہوئی عمر سے تو کبھی بات نہیں کی تھی امناسا منا نہیں کیا تھا لو بھلا اور کون جا کر کہے گا بیوی تو ہے اسکی "

یہ لفظ گولی کی طرح لگتا تھا اور ایسا لگتا سب جان بوجھ کر یہ کہہ کہہ کر اسے ٹیز کرتے ہیں

تائی جان آپ آپ کے بیٹے ہیں آپ کہہ د "

بات ادھوری ہی تھی کہ انھوں نے چپل اٹھائی تو وہ دو قدم دور ہوئی

منہ رنگ دوں گی تیرا۔۔۔

یہ شرابی نشئی یہ منحوس میری سوتن کی نسل میرا بیٹا نہیں ہو سکتا۔۔۔

یہ بس تیرا شوہر ہے اب دفع ہو اور یہ نائک بند کرو اور نہ منہ رنگ دوں گی جوتی سے تیرا "وہ اپنے اندر کا زہرا گلتی بولیں جبکہ سازنے حیرانگی سے انھیں دیکھا کیونکہ وہ تو عمر پر چا پلو سی کی انتہا کر دیتی تھی اسنے صوفیا اور صنم کو دیکھا وہ دونوں خاموشی سے اسے ہی دیکھ رہی تھیں

صوفیا اور صنم سے بھی اسنے بولنا چھوڑ دیا تھا

وہ سر ہلا کر اوپر کی جانب بڑھنے لگی ایک ایک قدم ہر آنسو کی جھڑی بندھ رہی تھی عجیب خوفزدہ سی ہوتی وہ اسکے کمرے کے باہر پہنچ گئی

سب نیچے ایسے دیکھ رہے تھے جیسے وہ کوئی عجوبہ ہو سب کی نظروں کو محسوس کر کے اسنے دروازے پر دستک دی

لیکن اندر سے جس طرح مگن انداز میں آوازیں آرہیں تھیں وہ اسکی معمولی دستک سنتا وہ دروازے کے ہینڈل پر ہاتھ رکھتی

ایک دم دروازہ کھول کر آنکھوں کو سختی سے میچ کر اندر گھس گئی

نیچے ایک ایک شخص ایک دوسرے کی شکل دیکھنے لگا

پیٹے گی یہ اس نشئی سے "سوہا بولی جبکہ باقی سب بھی متفق ہوئے تھے حد تو صوفیا اور صنم پر تھی جو لالچ کی وجہ سے تائی اور سوہا کی جانب ہو چکیں تھیں۔

دروازہ کھلا اور وہ جو گیند دیوار پر مار کر دوبارہ کچھ کر رہا تھا ایک دم رکا گانے کی سراب بھی ویسے ہی چل رہے تھے لیکن اسکے لب رک گئے تھے

وہ مڑا اور اپنے کمرے میں ایک لڑکی کو دیکھ کر اسکے ہاتھ میں موجود گیند وہیں تھم گئی وہ کون تھی؟ پہلا سوال یہ ہی تھا

آنکھیں بھینچیں ہوئیں مٹھیاں سختی سے بند اور دروازے کو سختی سے جکڑے

--- عم --- عمر --- عمر بھائی تائی جان کہہ رہی ہیں گ --- گانے کی آواز --- آواز بند کر دیں "بند آنکھوں سے ہی وہ بولی۔

اور عمر کو یہ گانے کی آواز ڈسٹر بینگ سی لگی اسنے ریموٹ اٹھا کر ڈیک بند کیا نیچے ایک دم حیرانگی سے سب ایک دوسرے کو دیکھنے لگے جبکہ ساز نے بھی حیرانگی سے آنکھیں کھول دیں وہ اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

پہلی بار دونوں نے ایک دوسرے کو دیکھا تھا

ساز کے ہاتھ پاؤں ڈھیلے سے پڑ گئے

اسے لگا اسکا وجود اتنی شدت سے کانپ رہا ہے کہ وہ یہیں گیر جائے گی

وہ کچھ بولا نہیں تھا

عمر گیندا چھالتا ہوا صوفے پر دھپ سے بیٹھا نگاہ کا زاویہ ایک لمبے کے لیے تبدیل نہیں ہوا تھا

اور اسنے سیکریٹ لبوں میں دبا کر گھیرہ کش بھرا

ساز کو لگایہ بے کار ہے کہ وہ اسکے سامنے کھڑی ہے ہاتھوں میں جنبش پیدا کر کے اسنے دروازہ کھولنا چاہا
ویٹ "اسکی آواز پر قدم رکے

کون ہو تم؟ لمھے بھر کے لیے ساز کو حیرانگی ہوئی تھی اس سوال پر پھر اپنی قسمت پر ہنسی آگی
ک۔۔ کوئی ن۔۔ نہیں "وہ کہہ کر باہر نکلنے لگی

ای سیڈ جسٹ ویٹ "لہجے میں ذرا سختی تھی

ساز پیٹھ موٹے ہی کھڑی رہی

نام کیا ہے تمھارا "اسنے دوبارہ سوال کیا

س۔۔ ساز "وہ آہستگی سے بولی اور عمر کے ہاتھ کی سیگریٹ کی راسخ ایک دم انگلی پر لگی اسنے نگاہ اٹھائی

ساز "اسنے نام دہرایا

میری بیوی؟ وہ ہنس دیا

ٹرن یور فیس "شاید اب وہ مزید اسے دیکھنا چاہتا تھا

تا۔۔ تائی جان نے بس بس اسی کام سے بھیجا تھا کہ ڈیک بند کر دیں "وہ آہستگی سے بولی بس بھاگ جانا

چاہتی تھی ان نگاہوں سے۔۔۔

عمر نے ریموٹ اٹھا کر ڈیک پھر سے کھول دیا اور اب آواز ایسی تھی کہ سر پھاڑ دیتی

وہ مڑی

گریٹ "اسنے بند کر دیا

بیوٹیفل "وہ اسکی تعریف کر گیا

اور ساز کو لگا جیسے وہ گنہگار ہو رہی ہو

اسنے دھواں فضا میں چھوڑا اور اسے توجہ سے دیکھنے لگا

اتنی شفاف رنگت کہ داغ بھی برا لگے بڑی بڑی جھکی جھکی نگاہیں انپر گیری خم دار پلکیں نوخیز جوانی اور اس

سے جھجک کھاتا انداز۔۔۔ کافی ایمپریس تھا لیکن اسکا حلیہ غریبوں کو بھی مات دے دے

تم میری بیوی ہو؟ وہ کہتا ہوا کھڑا ہوا

ساز جلدی سے دور ہوئی

وہ رک گیا وہیں

پھر تم نے مجھے بھائی کیوں کہا "وہ کچھ کنفیوز سا ہوا

م۔۔ منہ سے نکل گیا "وہ جلدی یہ گفتگو ختم کر کے یہاں سے بھاگ جانا چاہتی تھی

ہممم خیر عمر خیام رشتے میں آپکے شوہر ہوتے ہیں "اسنے ہاتھ آگے بڑھایا جیسے خود بھی اپنی بات کا لطف لیا

ہو جبکہ ساز کے لیے یہ سب نہایت مشکل تھا

میں۔۔ میں جانتی ہوں "وہ بس اتنا ہی بولی

کافی ذہین ہو میری یادداشت کا مسئلہ ہے دیکھتی رہو گی تو یاد رہے گا بیوی ہو ورنہ بھول جاؤں گا "وہ

لا پرواہی سے سر جھٹک گیا

کیا اسکے لیے یہ بڑی بات نہیں تھی کہ ایک بلکل اجنبی لڑکی اسکی زندگی میں شامل ہو گی تھی

ویسے شادی کس دن ہوئی تھی " اسنے مڑ کر پھر سوال کیا

تین دن پہلے "سازاب بھی کچھ حیران تھی

تو تم تین دن سے تو مجھے نظر نہیں آئی " وہ بولا

جبکہ سازکے پاس الفاظ ہوتے یہ وہ کچھ کہتی تبھی تائی جان کی آواز نے اس گفتگو کو اختتام دیا وہ اس آواز پر

ایسے بھاگی جیسے بھوت دیکھ لیا ہو

عمر کی گفتگو ادھوری رہ گئی

نہایت ناگواری سے اسنے بند دروازے کو دیکھا تھا

جبکہ وہ نیچے دوڑتی ہوئی آئی

بے حیا کیا رنگ رلیاں منار ہی تھی "

وہ ہمیشہ بات ایسے کرتی کہ سامنے والے کہ کپڑے اترنے لگتے

ن۔۔ نہیں " وہ بولی جبکہ ایک دم چھت پھاڑ گانوں کی آواز پر تائی نے سر تھام لیا۔

اڑے جا اس منحوس کا گلہ بند کروا "

ج۔۔۔ جی " وہ پاگلوں کی طرح پھر اوپر آئی تو اب کی بار رودی

وہ تھک گئی تھی وہ ان سب چیزوں کو ہینڈل نہیں کر سکتی تھی

اپنی سسکیاں روک کر وہ اندر داخل ہوئی جیسے وہ منتظر ہی تھا

اور اسنے ڈیک کی آواز بند کر دی

ساز نے آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائیں
اور عمر خیام نے پہلی بار کسی عورت کو روتے ہوئے دیکھا تھا
وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا
آپ پلیز بند کر دیں " اسنے کہا اور دوبارہ باہر چلی گئی
عمر کا دل نہیں کیا اسے روکے
چند لمہوں بعد اسنے سر جھٹکا اور موبائل اٹھا لیا صعود کی کال تھی
ہاں میں نے آنا ہے " اسنے کہا
ٹھیک ہے " اور کال بند کر کے وہ وارڈروب کی جانب بڑھ گیا
لیکن دماغ میں کہیں نہ کہیں منظر ٹھہر گیا تھا

ارہم کی واپسی ایسے ہوئی جیسے وہ حج یہ عمرہ کر کے آیا ہوتائی نے گھر میں اسکی پسند کے کھانے بنوائے ساز
کا ہاتھ دوبار جلاتھا لیکن پر وہ کیسے بنا وہ انکے حکم پر پلاو کڑا ہی کھیر مچھلی
چلی کباب نگٹس اور بھی بہت کچھ بناتی چلی گئی اور اسے تنگ کرنے کے لیے انھوں نے کچن سے سب کو
نکال باہر کیا تھا

کل وہ عمر سے پہلی بار ملی تھی اور مل کر بس یہ احساس ہو جیسے وہ آدھا پاگل ہو جو اپنی ہی بیوی سے اسکا نام
پوچھ رہا تھا

کیا نکاح نامے پر سائین کرے وقت ہوش میں نہیں تھا پھر جیسے خود ہی یاد آ گیا کہ وہ حوش میں ہوتا کب
تھا

وہ رات بہت ڈرتے ہوئے کمرے میں گی مگر وہ تھا ہی نہیں اسنے شکر ادا کیا اور ساری رات اسی خوف میں
گزار دی کہیں وہ انہ جائے۔

اور اس خوف سے سو بھی نہیں پای زمین پر ہی لیٹی رہی اپنی قسمت پر چار آنسو بھائے اور دوبارہ پھر سے
کام میں جت گئی

تایا جان چاچوتائی چچی اور اسکی ماں جو بے چینی سے بار بار کچن میں آتی
ساز دیکھا وہ یہ میں تل دوں "وہ نگٹس لیتی بولیں

بس ہو گیا ہے امی آپ جائیں باہر آرام سے بیٹھیں " اسنے مصروف سے انداز میں کہا
نجماکا دل سا بھر گیا۔

کاش عمر اچھا ہوتا تو آج اپنی بیوی کے لیے کچھ تو بولتا وہ بس سوچ کر رہ گئیں۔

صوفیا تیار ہو رہی تھی جبکہ صنم بھی سر پر دوپٹہ جمائے باہر آگئی تھی لیکن وہ دونوں ہی کچن میں نہیں آئیں
اسے م ان دونوں کی مدد درکار بھی نہیں تھی

ساز " بدر کی اچانک آواز پر وہ چونک کر پلٹی نومبر کی خوبصورت سرد ہوا کی شام میں بھی اس کی پیشانی
پسینے سے شرابور تھی

بھائی " وہ مسکرا کر پلٹی

کہاں تھے آپ کتنے دن ہو گئے میں نے آپ کو دیکھا ہی نہیں " وہ بولی اور اسکے سینے سے لگ گئی۔

تم کچن میں --- یہ سب تم نے بنایا ہے " وہ اسکو پیار کرتا بولا

جی آپ چلیں باہر میں کھانا لگاتی ہوں " وہ ہلکا سا مسکرائی

باقی کسی نے مدد نہیں کی " اسکے سوال پر وہ ہنس دی

مجھے ضرورت ہی نہیں تھی سب کچھ بنانا آتا ہے آپکی بہن کو "

وہ اچھے انداز میں بولی کہ بدر کسی سے بات نہیں کرے گھر میں بد مزگی ہوتی اور وہ کھانا چھوڑ دیتا۔

اسکے ساتھ جو ہونا تھا وہ ہو چکا تھا کب تک وہ اس لکیر کو پیٹتی جہاں سے اسے کوئی فائدہ حاصل نہیں تھا۔

بدر کے تیور بدل چکے تھے وہ باہر آ گیا

اوہاں بدر میں تمہارا ہی انتظار کر رہا تھا

یار جاؤ ذرا آئس کریم لے آؤار ہم کاموڈ ہو رہا ہے "تایا جان نے پیسے نکال کر اسے دیے

آپکے بیٹے کاموڈ ہے میرا نہیں میں تھکا ہوا ہوں " کہہ کر وہ صوفے پر بیٹھ گیا

تایا جان نے اسے کھا جانے والی نظروں سے دیکھا وہ کچھ بولتے کہ ساز جلدی سے باہر آگئی

ک۔۔ کھانا بن گیا ہے لگا دوں " وہ جان بوجھ کرائی تھی کہ بدر کو کوئی بات سننے کو نہ ملے

ہاں ہاں لگاؤ "تایا جان بولیں تو بات رفع دفع ہوگی

دوسری طرف ساز نے کھانا لگا یا شروع کیا کوئی ایک فرد بھی اسکی مدد کو نہ آیا اور چار نثار نجما کو خود اٹھ کر

اسکی مدد کرنی پڑی

کسی کو کوئی فرق نہیں ہوا تھا بدر کی آناٹوٹی تھی تو شاید تایا اور اسکے بیٹے کو سکون ملتا تھا
وہ کھانا لگا کر اپنا کھانا لیے صوفے پر بیٹھ گیا نجما بھی بیٹھ گئی

ساز ذرا تازہ پھلکے ڈال دو "تائی جان بولیں

وہ ابھی بیٹھنے ہی لگی تھی اسکی آنکھیں بھر گئیں وہ تھک گئی تھی ہاتھوں میں جلن الگ لگی تھی اسنے ماں کی
جانب دیکھا اور بچوں کی طرح رونے والا منہ بنا لیا

میں بناتی ہوں تم بیٹھ جاؤ "نجمانے کہا ساز سر ہلا کر پھر بیٹھتی کہ تائی جان بول اٹھیں

نجما گھر کی بہو ہے وہ کام کاج کی عادت نہیں آئے گی تو کیا ہوگا آگے جا کر بیٹھی رہو جاؤ ساز بنا کر لاؤ "تائی
نے کہا تو ساز کو اٹھنا پڑا

بدر کو لگا جیسے اسکا کھانا حرام ہو چکا ہو

آپکی بیٹی بھی موجود ہے اسکے ہاتھوں کو بھی آگے جا کر کاموں کی ضرورت ہے "وہ چیڑ کر طنزیہ بولا
تائی ابھی جواب دیتی کہ تایا جان نے روک دیا

بدر کھانا کھا ہے تو خاموشی سے کھا اور نہ دفع ہو جاؤ "انکی کڑک آواز پر وہ تلملا اٹھا بھی کچھ بولتا کہ نجما
نے آنکھوں سے ہی منت کی کہ نہ بولے اور اسے اپنا غصہ قابو کرنا پڑا

وہ روتے ہوئے پھلکے اتار رہی تھی

کہ اچانک کھٹ پٹ ہوئی اور پچن کی کھڑکی سے عمر خیام صاحب اندر کو س گئے

ساز دل پر ہاتھ رکھے ایک قدم دور ہوئی

اوہ ہائے بیوی "وہ اسکو ہائے کرنے لگا

جیسے کچھ تلاش کر رہا تھا ساز نے آنسو صاف کیے اور باہر روٹی دے کر آئی اب وہ دوسری بنا رہی تھی مگر
عمر کچھ ڈھونڈنے کے چکر میں بالکل ہی کچن تباہ کر رہا تھا یہ سب ٹھیک اسے ہی کرنا پڑتا

آپ کو کچھ چاہیے " وہ بیچ میں ہی بولی

ہاں سرکہ " وہ بولا

جبکہ فریج میں گھس گیا

ساز نے اسے سرکہ دے دیا

تھینکس " سکون سے بولا اور پانی کا گلاس اٹھا کر اسے سرکہ پانی میں ملا یا اور پی گیا

کچھ دیر چیر پر آنکھیں بند کیے بیٹھا ساز کو جیسے ابکائی ایسی یہ کیا طریقہ تھا کون سرکہ پیتا تھا اب اسے
کون بتاتا کہ وہ حوش میں آنے کے لیے پی رہا تھا

آج سعود نے کچھ زیادہ ہی پلا دی اب زیادہ یہ کم کا سوال نہیں تھا

وہ زیادہ پیتا یہ کم فحالی اسے حوش میں رہنا تھا تو اسے نشہ کی شدت کو کم کرنے کے لیے پی لیا تھا

اسنے آنکھیں کھولیں ساز اسے ہی دیکھ رہی تھی

وہ اٹھ گیا وہ سٹیٹا کر نگاہ جھکا گی

سو۔۔ دوسری بار تمہیں دیکھا روتے ہوئے ہی پایا تمہیں شوق ہے رونے کا " وہ شیلف پر ہاتھ رکھے

سکون سے پوچھنے لگا

ساز نے جواب نہیں دیا

میرا مطلب سب کے اپنے شوق ہوتے ہیں مجھے پینے پلانے کا ہے تمہیں آنسو بہانے کا ہے "

وہ کھیر کے ڈونگے میں انگلی مارتا بولا

آپ نے خراب کر دیا "ساز تڑپ اٹھی

اوہ میرے کھانے سے خراب ہو گیا " وہ طنزیہ مسکرا دیا

ایسا کچھ نہیں ہے انسانوں کی طرح بھی کھایا جاسکتا ہے اسنے پیالی لی اور اسے کھیر نکال کر دی

نہیں کھانی " وہ مگر گیا

اور اس وقت ساز کو لگا دنیا میں ہر شخص اسے زچ کر رہا ہے

اسے پھر سے رونا آیا اور اسنے پیالی وہیں رکھ دی

اچھا کھا لیتا ہوں اس میں رونے والی کیا بات ہے " وہ پیالی اٹھا گیا اور چمچ بھری

یہ تم نے بنائی ہے " وہ بلا وجہ بہت ہی بولتا تھا اور اس سے تو ایسے بات کر رہا تھا جیسے بہت دوستانہ ہو

جی " وہ بس اتنا ہی بولی

اور روٹی اتار لی

واو بہت اچھی بنی ہے " دو چمچوں میں ہی ساری ختم کر کے اسنے کٹوری اسکی سمت بڑھادی

اور؟ " وہ بولا تو ساز نے دوبارہ سے نکال کر دے دی

زبردست تم کمال ہو " وہ تعریفیں کرتا شلیف پر چڑھ گیا ساز کے لیے یہ سب بے معنی تھا وہ باہر روٹی

دینے چلی گی اور عمر اندر شیلف پر بیٹھا کھانے لگا

اتنی سستی ہے تیرے کام میں جا سالن گرم کر "وہ ذرا بھڑکیں ساز کو لگا سے خود کو بے حس کر لینا

چاہیے

وہ اندر اگی سالن گرم کرنے لگی

عمر اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

اسکے گال پر بار بار آنسو آتے جنہیں وہ بار بار صاف کرتی

تمہیں بھوک لگی ہے "اسکے سوال پر ساز نے اسکی سمت سرخ نظروں سے دیکھا عمر کا چچ منہ میں ہی رہ

گیا

نہیں میں انسان نہیں ہوں روبوٹ ہوں آپکی امی مجھے روبوٹ سمجھتی ہیں "حالانکہ ان دونوں کے بیچ یہ

دوسری ملاقات تھی مگر وہ اسپر غصہ اتار گی تھی

وہ مسکرا دیا

اول یہ میری ماں نہیں ہے تمہاری تائی ہے اپنی ویزہ اتنی سی بات پر رو رہی ہو "وہ سر جھٹک کر ایک دم اسکا

ہاتھ تھام گیا

ساز دنگ رہ گی اُسے ساز کا ہاتھ پکڑا اور اسے لیے باہر گیا

سب نے ان دونوں کو دیکھا تو کھانا کھانا بھول گئے کسی کو علم نہیں تھا اندر عمر بھی ہے

عمر سکون سے صوفے پر بیٹھا اور ٹانگ پر ٹانگ چڑھالی

پاؤں جھلانے لگا سب کی آنکھوں میں آنکھیں گاڑے ساز کو اپنے پہلو میں بیٹھا لیا تھا
سب حیرانگی سے انھیں دیکھ رہے تھے ساز بار بار اٹھ جاتی کہ انکے گھر کا ماحول کب ایسا تھا
مجھے کھانا دیں " وہ بولا

تمھاری بیوی تمھارے ساتھ بیٹھی ہے اس سے مانگو " اتنا جان نا گواری سے بولے
تو آپکی بیوی آپکے ساتھ کیوں بیٹھی ہے اس سے کہیں مجھے کھانا دے

میری بیوی نے بھی تو آپکی بیوی کے ہوتے ہوئے آپ لوگوں کو کھانا دیا ہے۔۔۔
اسکی بات پر سب نے اسکی سمت دیکھا بدر اور نجمہ سمیت ساز بھی حیران بلکہ شاکڈ تھی
اچھا جلدی کریں بعد میں گھور لینا مجھے جانا بھی ہے " وہ بولا

جبکہ اسے مسکراتے ہوئے بدر کی پرواہ نہیں تھی نجمہ کی بھیگی آنکھوں کی بھی نہیں تھی نہ ہی اپنے باپ کی
کھاتی ہوئی نظروں کی۔۔۔

انھوں نے تائی کو اشارہ کیا جو اپنے شوہر کو گھورنے لگیں
اٹھ جاؤ " وہ مدھم آواز میں بولے

میں میں دے دیتی ہوں " ساز پریشان سی ہوتی اٹھی
عمر نے اسکی سمت دیکھا

ٹھیک ہے سارا کھانا دوبارہ بناؤ جاؤ " وہ ٹھہرا تھا

اس بات کی گواہ اس وقت اسکی آنکھیں بتا رہیں تھیں جس میں سنجیدگی تھی

اور میرے لیے چائینز بنانا "اسنے پاوں جھلاتے ہوئے کہا

بدر کی مسکراہٹ سمٹ گی منجم پریشان سی ہوگی

شوق ہے نہ تو پورا کرو "وہ سکون سے بول رہا تھا

ساز کنفیوز انگلیاں چٹخا رہی تھی اسنے ہاتھ بڑھا کر پھر اسے اپنے پہلو میں کھینچ لیا

اب بیچ میں مت بولنا "اسنے ہلکی آواز میں کہا ساز سے نگاہ بھی نہیں اٹھ رہی تھی

تائی نے ان دونوں کو کھانا سرو کیا

عمر اب بھی پاوں جھلا رہا تھا

بیٹا ہے میرا کھانا میں ہی دوں گی نہ "تائی کھجالت مٹانے کو بولیں

عمر کے لبوں کی طنزیہ مسکان واضح تھی۔

کھاؤ "خود اسنے کھانے کو ہاتھ بھی نہیں لگایا تھا اس سے بولا

سب خاموشی سے کھا رہے تھے

ساز کو بھی کھانے کی جانب ہاتھ بڑھانا پڑا کہ اسے بھوک بہت تھی

عمر نے موبائل نکال لیا اور کسی کو مسیج ٹائپ کرنے لگا

ساز کھانا کھا رہی تھی بدر نے اسے مسکرا کر دیکھا اسکا دھیان کھانے پر تھا تائی کی غصیلی نظریں ثروت

چچی اور سوہا کی بھی گواہ تھیں کہ وہ بعد میں اسے چھوڑنے والی نہیں

ارہم جبکہ دنگ تھا یہ ہوا کیا ہے

یہ ساز عمر کے ساتھ بیٹھی ہے اور عمر اسے اپنی بیوی کہہ رہا ہے کیا چکر ہے یہ "بلا خروہ تلملا کر بولا
شادی ہوگی ہے دونوں کی "تائی نے نفرت سے کھانا ہی چھوڑ دیا
کیا" ار ہم کا بھی ہاتھ رک گیا۔

سامنے ساز کو دیکھا

حور تھی وہ عام لباس میں بھی ایسی لگتی کہ کسی کا بھی دل ٹھہر جائے

اور عمر خیام وہ کسی سلطنت کا راجا لگتا تھا وہ دونوں بلاشبہ ایک دوسرے کے ساتھ پرفیکٹ تھے لیکن یہ
کیوں ہوا تھا ار ہم فکر مند ہو گیا تھا

اسے صوفیا پسند نہیں تھی اسے ساز میں دلچسپی تھی اسنے کھانا چھوڑا اور اٹھ گیا
دوسری طرف عمر بھی کھڑا ہو گیا

ہاں سعود ٹھیک ہے تم پہنچو میں آتا ہوں " اسنے کہا

نہیں یار پیسوں کا کیا مسلہ ہے " وہ بولتا ہوا باہر نکل گیا

اسکی گاڑی کی آواز اس محلے کے چار گھروں کو بھی دور دور تک سنائی دیتی تھی

گاڑی باہر نکلی ار ہم تو پہلے ہی جاچکا تھا بدر بھی اٹھ گیا اور چاچو بھی تیا جان بھی دانت صاف کرتے کمرے

میں چلے گئے تو تائی جان اٹھیں اور ساز کا ہاتھ جکڑ لیا

زیادہ اچھلنے کی ضرورت نہیں ہے اس شرابی کی حمایت پر مجھ سے کھانا سرو کرایا تو نے اسے سنبھال کر

رکھو ورنہ تیرے ٹکڑے کر دوں گی تجھے کیا لگتا ہے یہ مجھ سے تیری خدمات کرائے گا ہاں "تائی جان نے

کھینچ کھینچ کر تھپڑ لگا دیے تھے اسے

بھابھی "نجم تیزی سے اسکے پاس آئیں

ن۔۔ نہیں تائی۔۔ تائی جان۔۔ میں میں نے کچھ نہیں کہا تھا میں "

بہت یار نہ ہو گیا تیرا اس سے مجھے پتہ تھا آوارہ بد چلن ہے تو مردوں کو پھنسانا تو عام بات ہے آئندہ اگر

اسنے مجھے کچھ کہا تو تیرا حشر بگاڑ دوں گی بد ذات " وہ اسے صوفے پر دھکیل گئیں جبکہ ساز کو اندازا ہو گیا

تھا اسکی اوقات اتنی ہی ہے

وہ صوفے پر ہی پڑی رونے لگی اور بہت زیادہ رو دی نجم سے سنبھال رہی تھی وہ اٹھی اور اوپر بھاگ جاتی

کہ پکڑی گئی

یہ تیرا باپ اٹھائے گا سب اٹھا اور برتن رات میں ہی دھولیں گے " وہ غرائیں تو ساز کو خود کو بے حس

سمجھنا پڑا۔۔۔

اسکے چہرے پر تھپڑ کا نشان سا پڑ گیا تھا جس میں درد بھی کافی ہو رہا تھا نہ چاہتے ہوئے بھی وہ عمر خیام کے

کمرے میں تھی تھک کر سونے کی خواہش تھی لیکن یہ کمرہ ایسا لگتا تھا ہر طرف شراب کی بو ہے یہاں وہ

چہرے پر ہاتھ رکھتی بری طرح رو دی ہچکیاں کمرے میں گونجنے لگیں

اسکی زندگی اس سے زیادہ مشکل نہیں ہو سکتی تھی

اس سے کہیں گناہ سکون سے وہ پہلے رہتی تھی اسنے دھند لائی آنکھوں سے سارا کمرہ صاف کیا

یہاں تک کے فجر کی اذانیں ہونے لگیں یہ دوسرا دن تھا وہ سوہی نہیں سکی تھی وہ صوفے پر بیٹھ گی اور
تھکاوٹ کے باعث اسے گھیری نیند نے جالیا۔۔۔۔

سعود کے ساتھ ایک پارٹی سے واپسی ہوئی تو رات گزر گی خبر ہی نہ ہو سکی اور راتیں تو یوں ہی بے خبری
میں نکل جاتی تھیں وہ نشے میں بری طرح دھت تھا اور گھر میں داخل ہوا تو دروازہ بند تھا وہ دروازہ بری
طرح پیٹ گیا لیکن نشے میں بھی اتنا سے انداز تھا کہ اسکا باپ جان بوجھ کر دروازہ کھولے گا ہی نہیں
تبھی اسنے گھر کا دروازہ پھلانگا اور راستے میں ارہم کی بیوی بانیک کھڑی تھی اسے لات مار کر وہ اندر آ گیا
اور جو جو چیز اسے دیکھ رہی تھی اسے گیرا کر توڑتا وہ اپنے کمرے میں آیا اور اندر آتے ساتھ ہی بستر پر گیر
گیا

لبے لبے دو سانس کھینچ کر اسنے چہرہ موڑا تو سامنے صوفے پر وہ اسے بیٹھی ہوئی دیکھائی دی
اسے یاد تھا یہ اسکی بیوی ہے خود کو دوپٹے میں چھپائے وہ بالکل محسوس نہیں ہو رہی تھی کہ انسان ہے بس
ایک پوٹلی سی لگ رہی تھی اسنے چہرہ موڑ لیا آنکھیں بند کر لیں اور خود بھی گھیری نیند میں اتر گیا
اور جب وہ سوتا تو مردوں کو بھی مات دے دے حیران کن طور پر ساز بھی سوئی تو کچھ زیادہ ہی سوگی کہ
سب کو ناشتہ پانی دینا تھا اسے خیال ہی نہیں رہا

اور کمرے کا دروازہ سوہا چچی یہاں تک کے ثروت بھی چار بار بجا کر جا چکی تھی لیکن ایسا لگ رہا تھا جیسے عمر
کے ساتھ ساتھ ساز بھی آج نشہ کر چکی ہے۔

دیکھ رہی ہو ثروت اسکی بیٹی کی بے حیائی ارے دن چڑھے کو اگیا شوہر کی بغل میں پڑی ہے توبہ توبہ ایسی

بے حیا بے غیرت لڑکی "تائی" کو نجما کو سنانے کا موقع مل گیا تھا نجما نے ہی سب کو ناشتہ بنا کر دیا تھا اور تائی کو پہلی بار نجما کو کام دینے کا دل نہیں تھا وہ چاہتی تھی اب بس کام ساز ہی کرے اور نجما کو یہ تسلی ہوئی تھی کہ کچھ دیر چلو وہ آرام ہی کر لیتی

ثروت چچی نے بھی سر ہلایا وہ بھی وقت کے ساتھ ساتھ تائی کا روپ دھار رہیں تھیں نجما کچھ نہیں بولی تائی جان کا غصہ سوانیزے پر تھا

اے جاذرا صنم دروازہ پیٹھ اس کلمو ہی کو نکال باہر گھر کا گھر پڑا ہے کون صاف کرے گا " وہ چلائیں جبکہ صنم نے سر ہلایا اور انکا حکم مانتے ہوئے اوپر اگی اور دروازہ بجایا تو ساز کے بجائے عمر کی انکھ کھلی تھی اسنے ناگواری سے دروازے کو دیکھا

ایسے بجائے گی تو منحوس اٹھے گی کیسے تائی بھی اوپر اگی اور اس قدر شدت سے دروازہ پیتا کہ آس پڑوس کے لوگ بھی اٹھ جاتے وہ تو پھر اس کمرے میں رہتے تھے دونوں۔۔۔

کیا مصیبت ہے " وہ دھاڑا سا زاید م سیدھی ہوئی اور اجنبی نظروں سے کبھی دروازے کو تو کبھی عمر خیام کو دیکھنے لگی جو کھڑا ہو گیا تھا۔

جیسے کچھ دیر پہلے ہی سویا ہو کیونکہ اسکے پاؤں میں جو تاتھا اور اسکی شرٹ کے تقریباً بٹن کھلے ہوئے تھے وہ اٹھ کر دروازے کے نزدیک آیا اور دروازہ کھول دیا

تائی سمیت صنم بھی جھجک گی اور ایک قدم دور ہوئی اسنے دروازہ پکڑ کر صنم کو اوپر سے نیچے تک دیکھا صنم کا چہرہ سرخ پڑ گیا

پہلی بار آ منسا منسا جو ہوا تھا پھر تائی کو دیکھا جو ذرا سٹیٹائی تھیں عمر کو دیکھ کر۔۔۔

ساز کو بھیج دو بیٹا "تائی ہلکا سا مسکرائی"

ساز اپنے نام کی پکار پر اٹھی اور جلدی سے آگے بڑھتی کہ وہ دروازے میں چٹان کی طرح کھڑا تھا

ساز آگے نکلنا چاہتی تھی لیکن عمر خیام ایسے کھڑا تھا کہ وہ نکل کیسے پاتی۔۔۔

اور اسے چھونا ناممکن وہ اسے چھونا تو کبھی نہیں چاہتی تھی

دروازہ کیوں بجایا "سرد سپاٹ لہجے میں اسنے تائی کی جانب دیکھا

بیٹا دن نکل آیا ہے ساز کو اٹھایا ہے میری جان تم تو سو جاؤ" وہ پیار سے پکارنے لگیں

دروازہ کیوں بجایا "اسکی نیند خراب ہوئی تھی تیور اچھے خاصے خراب تھے اب تائی جان اس پاگل کو کیسے

سمجھتی کہ تیسری بار اسے بتا رہیں تھیں کہ ساز کو جگانا تھا مگر اسکا سوال وہیں تھا

عم۔۔ عمر بھائی ساز کو بھیج دیں"

عمر نے بنا جواب دیے اپنی پینٹ کی جیب میں ہاتھ ڈالا موبائل نکالا اور اشفاق صاحب کو کال گھمادی

نیچے سو ہاٹروت اور نجماسب ہی اوپر کا نظارہ دیکھ رہے تھے اور صوفیا بھی سیڑھیوں میں کھڑی تھی اندر

ساز ادھر سے ادھر ہو رہی تھی تائی جان اسکی جان نکال دیں گی وہ جانتی تھی

یہ آپکی بیوی کے پاس تمیز ہے یہ مجھے سیکھانا پڑے گی" وہ دو ٹوک بولا تائی نے جلدی سے سٹیٹا کر سب کی

جانب دیکھا بے عزتی سے چہرہ سرخ پڑ گیا

میرے کمرے کا دروازہ کیوں پیٹا ہے انھوں نے" وہ چلا اٹھا ساز دل پر ہاتھ رکھ گی جبکہ تائی کا فٹ چہرہ

سب ہی دیکھ رہے تھے

ہے ہے لیسن ڈیڈ مجھے بکو اس نہیں پسند اپنی بیوی سے کہو آئندہ میرے دروازہ پر نہ دیکھے ورنہ پھر اپنے طریقے سے جواب دوں گا میں اور مجھے جس نے نیند سے اٹھایا ای سویرا سکی نیندیں حرام کر دوں گا" کہہ کر اسے کال ڈسکنیکٹ کی اور تائی کو گھور کر دیکھتا تائی جیسے شرمندہ سی ہو گی اور عمر نے دروازہ دوبارہ انکے منہ پر دے مارا

صنم صوفیا ثروت خاموشی سے تائی جان کو دیکھ رہی تھیں جبکہ سوہا تلملا گی

یہ کیا بات ہوئی کتنا بد تمیز ہے یہ آدمی میں ابو سے خود بات کروں گی اتنی بد تمیزی کی ہے یقیناً ساز نے بھڑکایا ہو گا" سوہا غصے سے بولی جبکہ نجمہ اندر کچن میں تھی اسکے اب لبوں پر مسکان ٹھہر گی تھی۔۔۔

وہ عمر خیام تھا کہیں نہ کہیں انجانے میں ہی سہی وہ اسکی بیٹی کی حفاظت کر جاتا اسکا دل مشکور سا تھا

جبکہ باہر سب ساز کو برا بھلا کہہ رہے تھے کیونکہ تائی جان رونے لگ گی تھیں

دوسری طرف وہ ساز کو اور اسکی پتلی ہوتی حالت کو ایک نظر دیکھ کر دوبارہ بیڈ پر گیرہ اور تکیوں کو بانہوں میں بھینچ کر وہ سونے کے لیے آنکھیں بند کر گیا

اور ساز کو لگا اگر وہ نیچے گی تو تائی جان بم کی طرح اسپر پھٹ پڑیں گی اور کوئی بعید نہیں وہ آج اسے ڈنڈوں سے مارے۔

وہ عمر کو کیا دیکھتی دروازے کی طرف بھاگی کہ نیچے جاسکے کہ وہ ایک دم جھنجھلا کر اٹھ کر بیٹھ گیا

بلڈی بل شیٹ وو من" وہ سر تھام گیا کہ ایک بار جاگ جاتا تو سرد سرد سے پھٹنے لگتا تھا

ساز نے مڑ کر دیکھا

عمر نے بھی نگاہ اٹھائی

ساز نے نگاہ جلدی سے پھیر لی اور پھر سے باہر نکلنے لگی۔۔ عمر اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا

اسے لگ رہا تھا جتنی پی تھی رات سب اگل دے گا اور ہوا بھی ایسا ہی اسے الٹی سی آئی اور واشروم میں چلا

گیا جبکہ ساز گھبرائی گھبرائی سی نیچے ای تو نیچے تائی جان بہت اونچا اونچا رو رہیں تھیں سب نے اسے کھا

جانے والی نظروں سے دیکھا اور سوہا اسکے پاس آگئی

دل تو کر رہا ہے ٹکڑے کر دوں تمہارے کیا کیا بکو اس کی ہے تم نے اس عمر نشئی سے "سوہا نے ایک دم

اسکے بال جکڑے جبکہ ساز نے حیرانگی سے اسے دیکھا اور اپنے بال چھٹوانے کی کوشش کرنے لگی

میں۔۔ میں نے کچھ بھی نہیں کہا اور اور وہ تو شاید نشے میں ہیں "بڑی شرمندگی سے اسنے یہ بات کہی تھی

جیسے عمر کا شراب پینا اسکا جرم تھا اور ہر چیز کی مجرم وہ تھی

سوہا نے اسکے بال جھنجھوڑ کر چھوڑے

اے اس بد بخت کی شکل گم کرو میری نظروں کے سامنے سے "تائی جان نے چپل اٹھالی

دو چار چپل کھائے گی بھا بھی یہ پھر ٹھیک ہوگی اسے نہیں تمیز کہ بچیوں والا گھر ہے شوہر کی بغل میں پڑی

رہتی ہے "اسے لگا جیسے اسکے کپڑے اتر رہے ہوں وہ ثروت چچی کو حیرانگی سے دیکھنے لگی اسنے صنم اور

صوفیا کو دیکھا جن کے چہروں پر بھی ناگواری تھی

وہ حیران ہوتی تھی وہ تینوں تو دوستوں تھیں جب سے اس رشتے کا ذکر ہوا وہ دونوں ہی بدل گئیں تھیں

وہ مرے مرے قدموں سے کچن میں اگی نہجمانے اسکو گلے لگا لیا
تم پریشان نہ ہو آرام کرتی کیوں امی ہو نیچے "وہ اسکا چہرہ تھام کر بولی
امی میرے ساتھ یہ سب کیوں ہو رہا ہے "وہ ماں کے سینے سے لگی سسکیاں بھرنے لگی
اچھا بس بہت ہو گیا ڈرامہ چائے بناؤ دو پہر کا کھانا بھی بنانا ہے "ثروت چچی نے نجمہ سے اسے دور کیا جبکہ
وہ دونوں ہی حیران تھیں
ثروت تم بھی "

بس کریں بھابھی ایک تو غلطی اوپر سے آپ میسنی بن جاتی ہیں "وہ بھڑک کر بولی
جبکہ سازنے آنکھیں صاف کی مزید بات بڑھا کر وہ خود کو کتنا ذلیل کراتی اسنے ماں کے ہاتھ سے سامان لیا
اور وہیں کھڑی ہوگی

بس ڈرامے کرالو "ثروت چچی نے کہا اور باہر نکلیں کہ جھنجھلائے ہوئے سخت تیوروں سے دیکھتے عمر
سے سامنا ہو گیا

وہ فلحال کچھ نہیں بولا تھا لیکن اس کے آتے ہی سب کے منہ بند ہو چکے تھے سب ادھر ادھر ہو گئے تھے
عمر اندر آیا تو ساز مڑ گئی۔۔۔۔

پتہ نہیں اسے عمر کا سامنا نہیں کرنا تھا نجمہ بھی اسے ہی دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

آہستگی سے کچن سے نکل گی وہ اندر آیا

اور چئیر کھینچ کر بیٹھ گیا

بھوک لگ رہی ہے مجھے "سنجیدگی سے بولا

ساز جھنجھلائی ہوئی تھی اس سے اسکی وجہ سے تھپڑ پڑے تھے وہ رخ موڑ کر کھڑی رہی

ہیلو بیوی "وہ اسے متوجہ کرنے لگا

میرا نام ساز ہے "وہ ذرا غصے سے بولی

او کے ساز مجھے بھوک لگی ہے "

تو "وہ نہ جانے کیوں اسپر اپنا غصہ اتار رہی تھی

رائیٹ تو تم کیا کرو گی بھوک مجھے لگی ہے تمہارا کیا اب بیچ میں مت انا "اسنے ایک بازو پکڑ کر اسے دور کیا

اور ساز تو جیسے ہلکی پھلکی سی تھی ایک ہی جھٹکے میں دور ہو گی اور عمر نے پین چولہے پر رکھا اور اپنی مرضی

سے کچھ نہ کچھ کرنے لگا

ساز دور سے اسے دیکھ رہی تھی بے ساختہ اسے شرمندگی ہوئی

کیا چلا جاتا وہ اسے کچھ بنا کر دے دیتی

حیرت انگیز طور پر وہ ناشتہ بنا چکا تھا اور ناشتہ بنا کر اسنے انڈے کو کانٹے میں بھرا اور کینبن پر چڑھ گیا

بنالواب جو بنانا ہے ویسے ہر وقت کچن میں کیوں رہتی ہو "وہ ناشتہ کرتے ہوئے سکون سے اس سے

سوال کر رہا تھا

ساز کنفیوز سی کھڑی تھی

تم منہ نہیں دھوتی "وہ دوبارہ اسکی جانب دیکھنے لگا جبکہ انڈہ سکون سے کھا رہا تھا وہ شرمندگی کی انتہا پر چلی

گی

جاومنہ دھو "اسنے کہا ساز کا چہرہ سرخ سا تھا واقعی وہ اٹھتے ساتھ ہی نیچے اگی تھی وہ چہرے پر ہاتھ رکھ کر
بری بڑی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگی جبکہ وہ سر جھکائے کانٹے میں انڈا لگا کر کھانے لگا
ساز شرمندگی سے پلٹی اور سینک پر ہی چہرے پر پانی کے چھینٹے مار کر اسنے کلی کی اور اپنے دوپٹے سے چہرہ
صاف کرنے لگی کہ وہ بے زاریت سے اسے دیکھنے لگا

ویٹ "اسنے اسے ٹوک دیا

یہ لو "لا پرواہی سے اسنے اسکی جانب رومال پھینکا ساز کے لیے یہ حیرانگی کا جھٹکا تھا ایک شرابی اتنی نفیس
طبعیت کا کیسے ہو سکتا ہے

ساز نے اسکے رومال کو کچھ کہے بنا سائیڈ پر رکھ کر اپنے دوپٹے سے ہی چہرہ صاف کیا اور دوبارہ ہنڈیاں میں
چھچ چلانے لگی جبکہ عمر نے مسکرا کر اسکے رومال کو دیکھا اور سر جھٹکا

تم بہت اکورڈ ہو اور تمہارا بھائی مجھے اکر کہتا ہے کہ تم بہت معصوم ہو اور بلا بلا "وہ جیسے اسکی حرکت پر چیڑ
سا گیا

آپ مجھ سے کیوں بات کر رہے ہیں "وہ بلا خر بولی

کیونکہ تم میری بیوی ہو "وہ سکون سے بولا

بیوی کا مطلب بھی جانتے ہیں بیوی بیوی "وہ پٹاخ سے جواب دے گی جبکہ عمر ایک ای بر واچکا کرا سکی

شکل دیکھنے لگا۔

مجھے تو بیوی کا مطلب پتہ ہے "وہ بولا اور پلیٹ پیچھے رکھی اور جمپ لگا کر کھڑا ہو گیا
تمہارا کیا ہو گا اگر میں نے تمہیں واقعی بیوی سمجھ لیا تمہارے بھائی کے بقول معصوم کچھ زیادہ ہو تم اور
عمر خیام۔۔۔

وہ بولتا ہوا باہر نکلا گیا جبکہ ساز نے سانس حلق میں اتارا
نشئی شرابی ٹھہر کی "وہ ہلکا سا مسکرا کر اٹھے قدم بھرتا ایک آنکھ دبا کر باہر نکل گیا جبکہ ساز کو لگا وہ بے
حوش ہو جائے گی

وہ پریشانی سے آنکھیں پٹیٹانے لگی تھی جبکہ عمر کو اسکی آنکھوں کا یہ معصومیت سے جھپکنا اور کچھ نہ سمجھنا
کافی اچھا لگا وہ اسے ہی پلٹ کر دیکھتا سرنفی میں ہلاتا اپنے کمرے میں چلا گیا جبکہ اسکے جاتے ہی تائی جان
سمیت ثروت چچی نے بھی اسے طعنے دینا شروع کر دیے تھے کہ وہ بے حیائی گھر میں پھیلا رہی تھی اور وہ
کچھ نہ کر کے بھی مجرم بن گی تھی

اٹھو اٹھو جلدی مہمان آئیں گے اچھا سا تیار ہو جانا اور کھانے میں بھی کچھ اچھا بنو لینا

بلکہ ایک کام کرو تم بس اچھا سا تیار ہو باقی میں آرڈر کر دوں گا "شاہنواز نے عجلت میں اسکا گال تھپتھپایا
اور خود آئینے کے سامنے کھڑا ہو گیا

ایزہ نے بمشکل تمام آنکھیں کھولیں تھیں وہ بھول جاتا تھا تو دو دو تین تین دن اسے چھوٹا نہیں تھا اور جب
اسے اس کی ضرورت پڑ جاتی تب ایزہ میں نہ اٹھنے کی ہمت رہتی اور نہ کچھ کرنے کی وہ آنسو سے نم

آنکھوں کو کھول کر اس شخص کو دیکھنے لگی جو کافی فریش تھا

اسنے ایک سانس کھینچا اور ہونٹوں کو دانتوں تلے دبا کر وہ اٹھنے کی کوشش کرنے لگی کہ یہ اسکا حکم تھا بلینکیٹ کو خود پر لیے وہ خود کو چھپاتی اپنے بالوں کو پیچھے کرتی اپنے آنسو کو دیکھنے لگی جو کہ لحاف پر گیرا تھا شاہ "اسے متلی سی ہونے لگی تھی اسنے اسے پکارہ شاہنواز پلٹا

م۔۔۔ میری طبیعت ٹھیک نہیں ہے ک۔۔۔ کیا مہمان ک۔۔۔ کل اسکتے ہیں " وہ ڈرتے ڈرتے بولی شاہنواز نے ایک نگاہ میں ہی اسکا جائزہ لیا اسکے شانے اسکی گردن شاہنواز کے دیے گئے نشانوں سے سچی تھی جبکہ اسکی آنکھوں میں کی آنسو تھے

وہ ڈریسنگ پر برش رکھتا اسکی جانب آیا

ایزہ نے ایک سانس اندر اتارا وہ اسکے نشانوں کو انگوٹھے سے ٹریس کرنے لگا

ایزہ نے سانس کھینچا لیا

ای ڈونٹ وائٹ اپنی چائلڈ۔۔۔ ایزہ شاہ

مجھے بچہ نہیں چاہیے جب جس وقت ضرورت ہوگی بچہ تب ہوگا فلحال اس کھپ میں پڑنے کی ضرورت

نہیں " وہ سنجیدگی سے اسکے ہر نشان پر اپنی بھاری انگلی سے دباؤ ڈال رہا تھا

جونیلہاٹ پر ہوتے جا رہے تھے

ایزہ نے حیرانگی سے اسکی جانب دیکھا اندر سانس اتارا اسکے دبانے سے ل درد سی اٹھ رہی تھی لیکن وہ

اختلاف کیسے کر سکتی تھی

ا۔۔ اور د۔۔ دادی جان "وہ بے ساختہ بولی کہ واقعی وہ نہیں جانتی تھی کہ اسکی طبیعت کس لیے خراب ہے اب تک اسکے جنوں کی اسکے وجود کو عادت کیوں نہیں ہوئی تھی لیکن دادی جان تو چاہتی تھیں پوتا یہ پوتی

یہ تمہارا مسلہ ہے کہ تم انھیں کیسے سمجھاؤ گی لیکن بات صاف ہے "وہ اسکی ٹھوڑی کے نیچے انگلی رکھے اسکے چہرے کو اونچا کرتا اپنی گھیری نظروں سے ہی اسے جھلسانے کا ارادہ رکھتا تھا۔

انڈر سٹینڈ ویٹ "اسنے اسکی آنکھوں میں دیکھا

ج۔۔ جی "وہ بس اتنا ہی بولی

" I just love your obedient "

وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

ایزہ بلیںکیٹ خود پر سے ہٹا کر اٹھی شاہنواز اسکو نظر بھر کر دیکھنے لگا

اسکے وجود پر گہری نگاہیں ایزہ کانپتے وجود کے ساتھ واشر و م کی جانب بڑھ گی شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا اور آئینے کے سامنے پھر سے اگیا۔

اگر وہ بلا کا حسین تھا تو اسکی بیوی بھی اسکے ٹکر کی تھی اور یہ ہی تو تھا جو شاہنواز اس سے شادی کر گیا تھا ورنہ شادی؟

ایک لمہے کے لیے اسکے ہاتھ ر کے اور وہ اس سوچ سے بھی دور بھاگتا تھا وہاں سے باہر چلا گیا

گرم پانی کے نیچے کھڑی وہ خاموشی سے دیوار کو دیکھ رہی تھی

اچانک ایک عکس اسکی آنکھوں میں اتر آیا تو مسکراہٹ لبوں کو چھوگی
بدر بھائی کیا آپ مجھے بھی پڑھائیں گے "اسکی معصوم آواز پر اسکا پلٹ کر دیکھنا

ایزہ کا دل بری طرح دھڑکا گیا

پھر اسکا طنز کرنا بھی تو برا نہیں لگتا تھا

تمہارے ابو تمہاری جان نکال دیں گے "

جان تو میری نکلے گی آپ کو فکر ہوگی " وہ اسے دیکھنے لگی بدر نے اسے دیکھا اسکا دیکھنا ہی اتنا قیمتی سا تھا

اور وہ خاموش ہو گیا

اگر اسکو زندگی میں کچھ واپس ملنا ہوتا تو وہ ولہے مانگ لیتی جن میں اسنے اسکی طرف دیکھا تھا

یہ کم عمری کی محبتیں دل میں کیل کی طرح چبھتی ہیں سانس کے ساتھ درد کا احساس دلاتی ہیں۔۔۔۔۔

شاہنواز کے دوست اگئے تھے ایک بات تھی وہ کافی سوشل تھا اور انکے ہاں تو سوشل ہونے کا کوئی ٹرینڈ

ہی نہیں تھا

وہ اسکے ساتھ ساتھ چل رہی تھی اسنے لونگ شرٹ پہنی تھی اور آج شاہنواز نے اسے بیوٹیشن کو بلا کر

تیار کرایا تھا شاید اسکے نشانات دیکھ کر خود بھی سمجھ گیا تھا کہ وہ ان کو چھپا نہیں سکتی۔

وہ خوبصورت سی موم کی گرٹیا اسکے بازوں میں تھی جبکہ کی لوگوں ہی نگاہوں میں اسکے دوست اپنی

باتیں کر رہے تھے جبکہ اسکا دل کیا کہ رشتہ اجاتی لیکن آج وہ نہیں تھی
وہ لوگ انکی بیویاں بھی تھیں لیکن سب اتنے بڑے بڑے تھے وہ جھجک رہی تھی کسی سے بھی فارمل ہو
کربات نہیں کر پار ہی تھی اور پتہ نہیں کیوں ہائی کلاس کے لوگوں کو اسکی یہ شرم اور جھجک بے حد اچھی
لگ رہی تھی

شاہ بلا خروہ اسکو پکار گی

اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر نزدیک کیا۔

ہم بولو "جو س کا گھونٹ بھرتا وہ اسکے نزدیک اپنا کان کر گیا

سب کے سامنے اسکی بولڈ نیس نئی تو نہیں تھی اسکے لیے لیکن وہ جھجکی

وہ میں تھک گی ہوں کیا میں اوپر چلی جاؤں " اسکی آنکھوں میں منت تھی۔

شاہنواز نے سنجیدگی سے اسکی جانب دیکھا۔

ایزہ کو لگا وہ کچھ غلط کہہ گی اور وہ اسکے گال کو بے ساختہ چوم گیا۔

ایزہ کی دھڑکنیں بے ہنگم سی حیران تھیں

جاؤ " اسنے اسکی کمر پر ہاتھ رکھ کر اسے آگے جانے کا کہا

ایزہ شاکڈ سی ہوتی وہاں سے ہٹ گی لیکن سمجھی نہیں کسی کی نگاہ اسی پر تھی۔

فہیم شاہنواز کا دوست تھا جو ایزہ کو بہت دیر سے دیکھ رہا تھا اور ایزہ جیسے اسے بہت اچھی لگی تھی

شاہنواز کو ایک نظر دیکھا وہ کسی اور سے بات چیت کر رہا تھا پھر اسنے ایزہ کو دیکھا جو چھوٹے چھوٹے قدم

بھرتی اوپر چڑھ رہی تھی اسکی ملائی سی رنگت اسکا مکھن سے ملتا وجود وہ نوخیز جوانی۔۔ فہیم کے اندر
شیطان سا ابھار گی

وہ اٹھا اور شاہنواز سے نگاہ بچا کر اسکے پیچھے پیچھے چل پڑا

اور ایزہ کمرے میں ای اور بیڈ پر بیٹھ گی

شاہنواز کا لمس اسکے گال پر اب بھی تھا

یہ لمس اس لمس سے بہت مختلف تھا جو رات بھر اسنے سہا تھا

کیا محبت کی موجودگی بھی چھونے کی حسوں کو تبدیل کر دیتی ہے۔

وہ اسی سوچ میں تھی اسنے اپنے پاؤں سے سینڈل اتارے اور

اپنے گداز پاؤں کا ریپیٹر پر رکھتی وہ دوپٹہ اتار کر بیڈ پر پھینکتے اس جیولری سے عاجز آتی اپنی جیولری اتارنے

لگی کہ اچانک ہی دروازہ کھلا اور اندر شاہنواز کے دوست کو آتے دیکھ وہ ایک دم گھبرا کر پلٹی

وہ دانت نکوستہ دروازے کو لاک کر گیا

۔۔۔ آپ "ایزہ کی آواز ہی سہم گی"

ہاں میں شاہنواز کی موجودگی میں بات ہی نہیں ہو سکتی بات تو کیا نگاہ بھی نہیں اٹھ سکتی تھی لیکن تم مجھے

بہت خوبصورت لگی ہو "وہ اسکے نزدیک آنے لگا

آپ آپ باہر جائیں اپ میرے کمرے میں کیوں آئے ہیں'

ہائے تمھاری آواز سوچ رہا ہوں شاہنواز کو کہاں سے مل گی تم۔۔

بہت نوچتا ہوگا تمہیں تو" وہ ہنسا

ایزہ کا دماغ اسکی اس بکو اس پر چکر کر رہ گیا

میں شاہ کو شکایت کر دوں گی جائیں اپ یہاں سے" وہ غصے سے بولی

ارے تھوڑی دیر میں کچھ نہیں ہوتا" وہ اسکے نزدیک آیا اور ایزہ کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے دبوچ لیا اتنی سختی سے کہ جیسے کمر توڑ دیتا۔

اور ایزہ کے بازو کو اسکے ہاتھوں نے دبانا شروع کیا

شاہ" وہ چلا اٹھی اسپر اپنے نازک ہاتھوں سے مکے برسائے لگی

آواز نہ نکال تیرے شوہر نے سن لیا تو ٹکڑے کر دے گا" وہ اسکا منہ دبوچ گیا اور زبردستی اسکی گردن پر

اپنے دانت گاڑنے کی کوشش کرنے لگا

ایزہ کو لگا اسکی روح نکل جائے گی

وہ حلق کے بل چلانے لگی مگر فہیم کی ہتھیلی اسکی آواز گلا دبا رہی تھی

شاہ"

ٹھیک ہے شاہنواز چلتے ہیں

یہ فہیم کہاں ہے" اچانک علی نے کہا تو شاہنواز کی عقاب سی نظروں نے چاروں سمت دیکھا

فہیم" اسنے پکارا مگر وہ اسے کہیں نظر نہیں آیا اور پھر اسکی نگاہ اس بند دروازے پر گئی وہ فہیم کی طبیعت

سے واقف تھا واقف تو سب ہی تھے لیکن اب تک مذاق میں ہی اڑاتے تھے
شاہنواز کے قدموں تلے زمین سی کھسکی تھی اسے لگا جیسے اسکے قدم ڈول سے گئے ہوں وہ سیڑھیاں
چڑھا اور تقریباً دوڑتے ہوئے اسنے دروازہ کھولنا چاہا مگر دروازہ لاک تھا

ایزہ"

شاہ" وہ درد سے چلائی

فہیم گھبرا گیا

ایزہ کے شانے پر دانتوں کے نشان تھے ایزہ کا بازو پھٹ چکا تھا اسکے چہرے پر فہیم کے ہاتھوں کی سختی کے
نشان تھے

فہیم نے اس ٹوٹے ہوئے دروازے کو دیکھا اور وہاں سے بھاگنے کو جگہ تلاشنے لگا مگر یہ کمرہ تھا یہ کنواں
کوئی کھڑکی نہیں تھی وہ پھنس گیا تھا

ایزہ اٹھ کر دروازے کی جانب لپکی کہ فہیم نے اسکی ٹانگ کھینچ لی
آہ" وہ منہ کے بل گیری اور باہر شاہنواز اسکی آوازوں پر جیسے جھلس اٹھا۔

وہ دروازہ توڑ دینا چاہتا تھا

ایزہ پیٹ پر ہاتھ رکھ گی اور درد سے رونے لگی جبکہ فہیم کو لگا اب سب الٹا ہو چکا ہے اچانک ہی شاہنواز نے
دروازہ جیسے توڑ دیا اور وہ اندر داخل ہوا ایک نگاہ ایزہ کو دیکھا اور دوسری فہیم کو جس کے رنگ اڑ گئے تھے
اور اسکے بعد اسنے کھینچ کر فہیم کو لات ماری تھی گھر میں شاہنواز کے غرانے کی آواز گونج رہی تھی اسنے

فہیم کو گالیوں مکوں تھپڑوں سے مار مار کر براحشر کر دیا تھا اسکے باقی دوست بھی کھڑے تھے

ارے آپ روکیں شاہنواز کو وہ فہیم بھائی کو مار دیں گے "کسی ایک کی بیوی بولی

یہ اسی قابل ہے اسے شاہنواز کا پتہ نہیں تھا اور وہ کبھی نہیں روکے گا "وہ بولے تو جیسے سب سہمی ہوئی

نگاہ سے دیکھنے لگے شاہنواز نے بس ایزہ کے شانے پر ابھی دانت کے نشان دیکھے تھے

اور اسنے اتنے مکے اسکے دانتوں پر برسائے یہاں تک کے گالیاں دیتا وہ اسکے منہ پر بھاری لیمپ دے کر

مار چکا تھا فہیم درد سے چلایا اور اسکے اگلے دانت ٹوٹ گئے

وہ اٹھا سنے اپنی گن نکالی

شاہنواز "علی اور باقی سب نے اسے جکڑا

چھوڑو مجھے آج اس (گالی) کو جان سے مار دوں گا اس نے شاہنواز کی بیوی پر ہاتھ ڈالا ہے "وہ گن لوڈ کر گیا

شاہنواز بھائی ایزہ بے ہوش ہو گئی ہے "علی کی بیوی نے ایزہ کے ساکت وجود کو آگے بڑھ کر چھوا

شاہنواز کے سر پر اس وقت خون سوار تھا کہ اسکے ہوتے ہوئے اسکی بیوی کو کسی اور نے چھو کیسے لیا کس

طرح اس تک کوئی پہنچ گیا اسکا بس نہیں چل رہا تھا فہیم کو لہو لہان کر دے

میں نے کہا ہے چھوڑو مجھے "وہ دھاڑا

تم پاگل مت بنو پہلے ہی اسکا بڑا حال ہو چکا ہے شجاع یارا اٹھاؤ اسے "علی نے شاہنواز کو سختی سے جھڑتے

دوسرے دوست کو کہا جو فہیم کی طرف بڑھے تھے اسکے دانت ٹوٹنے کی وجہ سے وہ درد سے رو رہا تھا

چھوڑو مجھے۔۔۔ شاہنواز تو اسی طرح پاگل تھا کیا وہ سب جانتے نہیں تھے اور اسنے بنا کچھ دیکھے فہیم کے

ہاتھوں پر فائرنگ کر دی اسکے پاؤں پر۔۔۔

بس "علی نے اسے دور دھکیلا

فہیم کی چیخوں نے گھر سر پر اٹھالیا تھا

جبکہ شاہنواز تو اسے چیر دینا چاہتا تھا اسکے باقی دوست فہیم کو کھینچ کر وہاں سے لے گئے جبکہ شاہنواز کے

سر پر خون سوار تھا

کیوں پاگل ہو جاتے ہو تم " اسنے شاہنواز کو دیکھا

وہ علی کو بھی دور دھکیلا گیا بنا جواب دیے اسنے ابھی تک ایزہ کو چھوا نہیں تھا غصے سے پھنکار رہا تھا

ہاں ڈی سی پی صاحب ایک تصویر اور نام بھیج رہا ہوں یہ کتا جس بھی حالت میں ہے مجھے سلاخوں کے

پچھے چاہیے " علی سر تھام گیا شجاع بھی جبکہ باقی دوست فہیم کو ہسپتال لے کر بھاگ گئے تھے کہیں مر ہی

نہ جاتا

میں نے کہا مجھے اس نام کا شخص سلاخوں کے پچھے چاہیے " وہ دھاڑا تو گھر کی در و دیوار بھی جیسے ساکت رہ

گی

اسنے فون بند کیا اور اگلا فون رمشہ کو گھمایا تھا

رمشہ کسی بھی ڈاکٹر کو لے کر گھر آؤ "

بس اتنا کہہ کر کال بند کر دی

علی کی بیوی نے ایزہ کے چہرے پر پانی ڈالا تھا وہ ہوش میں نہیں رہی تھی شاہنواز نے بنا کچھ کہے انکے ہاتھ

اپنی بیوی پر اسے ہٹائے اور اسے بازوؤں میں بھر لیا تو وزن کا احساس بھی نہ ہوا
اسکی گردن پر صبح والے نشان جتنی اسکی انا کو تسکین دے چکے تھے اس وقت یہ ایک نشان اسکی جان
نکال رہا تھا سچ تو یہ تھا اسنے زور سے اسکی گردن پر یہ نشان دبا دیا ایزہ کے وجود میں جنبش بھی نہیں تھی
وہ کمرے سے ہی باہر نکل گیا جبکہ علی شجاع اور انکی مسز بھی
شاہ تم تھوڑا تو چین لے لیا کرو"

علی دفع ہو جاؤا گر تم میرے ہاتھوں مرنا نہیں چاہتے اس (گالی) کا نشان میری بیوی کے وجود پر ہے تم یہ
کہہ رہے ہو میں چین لوں "وہ ٹیبل کولات مار گیا تم نے اسکا کیا حال کر دیا ہے تھوڑا سکون لو"
نہیں لوں گا جان سے مار دوں گا میری چیز کو چھونے کی جرت بھی کیسے کی اسکے دماغ میں یہ خیال بھی کیسے
آیا "وہ جیسے بھوکے شیر کی طرح کبھی ادھر تو کبھی ادھر پورے لاونج میں گردش کر رہا تھا
رمشہ تیزی سے اندرائی

کیا ہوا "وہ بولی اسکے ساتھ ڈاکٹر بھی تھیں
شاہنواز نے جواب نہیں دیا اور ڈاکٹر کو اپنے روم میں چلنے کا کہا
اور سوائے رمشہ کے کسی میں جرت نہیں تھی اسکے ساتھ ہی کمرے میں گھس گی
شاہنواز "رمشہ چلا اٹھی

وہ دانت پر دانت چڑھائے کھڑا رہا
ڈاکٹر بھی خاموشی سے اسکی ٹریٹمنٹ کرنے لگی

یہ بے ہوش کیوں ہوئی ہے "

ویک نیس۔۔ بہت ویک ہیں آپکی وائف کوشش کریں انھیں ریلکس کرنے دیں کچھ وقت "ڈاکٹر اس نشان پر دوائی لگانے لگی رمشہ نے گھور کر اسے دیکھا جس کے تیور اتنے خراب تھے کہ وہ سب کے منہ پر تھپڑ برسا دیتا

وہ ادویات لکھ کر اسکے ہاتھ میں تھماگی

شی نیڈز گڈ بیہوئیر مسٹر شاہنواز'

ٹھیک ہے اب جاویہاں سے "وہ چیڑ کر بولا

جبکہ رمشہ کو شرمندگی سی ہوئی وہ ڈاکٹر اسکی اچھی جاننے والی تھی ڈاکٹر چلی گی اور علی اور شجاع بھی اس

پاگل کو ٹھیک کرنے والی جو اچکی تھی

یہ کیا کیا ہے تم نے "

رمشہ کے سوال پر اسنے غصیلی نگاہ اتھائی

نکلو تم بھی یہاں سے "اسنے کہا

شیٹ اپ تم اتنے جنگلی جانور کیسے ہو سکتے ہو "وہ ایزہ کے پاس بیٹھ گی

تبھی وہ تم سے سہمی رہتی ہے کچھ نہیں بولتی "

رمشہ کو لگ رہا تھا یہ سب شاہنواز نے کیا تھا اور شاہنواز اس نشان کو دیکھ دیکھ کر جل رہا تھا

وہ سر تھامے کچھ دیر ایزہ کو دیکھتا رہا اور پھر اٹھ کر چلا گیا جسے ڈارپ لگی ہوئی تھی

پتہ نہیں اسے چین کیسے آتا۔۔۔

اسے ہوش آیا تو اسنے اپنے پاس رمشہ کو دیکھا اور ایک دم اسکے سینے سے لگ کر وہ بری طرح رو دی معلوم نہیں کیوں لگا تھا وہ اسکی ہمدرد ہے

رمشہ نے بھی اسے خود سے لگا لیا کسی بڑی بہن کی طرح۔

تم پریشان نہ ہو میں اسکی ٹانگیں توڑ دوں گی یہ تمہارے ساتھ ایسا رویہ کیسے رکھ سکتا ہے " وہ بولتی جا رہی تھی

یہ۔۔۔۔ یہ انکے دوست نے کیا ہے وہ وہ نہ آتے تو شاید میں " وہ بری طرح رو دی

کیا " رمشہ پر جیسے پہاڑ سا ٹوٹا وہ اسے مزید خود میں بھینچ گی اسکی سسکیوں سے رمشہ کے اعصاب چیخنے لگے تھے

ایزہ " وہ پکارا اٹھی ایزہ روتی چلی گی

تم ایسا کرو کچھ وقت کے لیے اپنے ماں باپ کے پاس چلی جاؤ مجھے لگ رہا ہے فہیم کو وہ مار دے گا " رمشہ سمجھ گی تھی یہ کس نے کیا ہے

ایزہ جیسے ماں باپ کے نام پر تر رو دی اتنا تو شاید چھ سات ماہ میں بھی نہیں سسکی تھی وہ روتی ہی چلی گی میرے ماں باپ نہیں ہیں وہ کہیں بھی نہیں ہیں جن لڑکیوں کے سر سے ماں باپ ہاتھ اٹھالیں انکا انجام ایسا ہی ہوتا ہے " وہ ہچکیاں بھرنے لگی

رمشہ چپ رہی وہ ہرٹ تھی اور اس وقت مزید ہو جاتی اگر وہ کوئی سوال کرتی
آپ پلیز یہیں رہ جائیں میرے پاس "آنسو صاف کرتی وہ منت بھرے لہجے میں بولی
اچھا ٹھیک ہے تم پریشان نہ ہو" وہ اسکے گال سہلانے لگی

تم کچھ کھا لو پہلے ڈاکٹر نے کہا ہے بہت ویکسین ہے تمہیں "وہ بولی اب کیا بتاتی کہ جب اسے بھوک لگتی
تھی تو دادی جان اسکے آگے سے کھانا اٹھا لیتی تو اب اسے بھوک مارنے کی اتنی عادت ہو گی کہ وہ کچھ
کھاتی ہی نہیں تھی

رمشہ اس سے پہلے اٹھتی کہ شاہنواز کمرے میں داخل ہو ادونوں کی نگاہ ملی اور شاہنواز اسکی آنکھوں میں
کیا دیکھتا وہ نشان خون کھلانے کے لیے کافی نہیں تھا

تم گی نہیں اب تک "رات کے دس بج رہے تھے وہ ذرا کڑوے تیوروں میں بولا
ایک بات بتاؤ شاہنواز وہ صرف بیس سال کی ہے بیس سال کی لڑکی اتنی بے بس ہوتی جیسے کوئی بچہ۔۔۔
نہ ہی اس سے کسی بردبانہ بات کی توقع کی جاسکتی ہے اور نہ ہی یہ امید لگائی جاسکتی ہے کہ وہ اپنی حفاظت
خود کر سکتی ہے اور نہ ہی کوئی انسان کسی بچے کو جانوروں کی طرح ٹریٹ کرتا
وائے یو بیسیو لائیک دس "

جسٹ شیٹ اپ رمشہ اینڈ گیٹ اوٹ "وہ ہاتھ اٹھا کر بولا

یو جسٹ شیٹ اپ مجھے مجھے افسوس ہو رہا ہے کہ ہم بہت اچھے دوست ہیں "وہ غصے سے بولی
یعنی تم نہیں جاؤ گی۔"

ایزہ نے مجھے یہیں رہنے کا کہا ہے میں کہیں نہیں جا رہی اگر دھکے مار کے نکلوا گے تو تمہاری مرضی "وہ ہاتھ سینے پر باندھ کر کھڑی ہوگی"

شاہنواز نے ایزہ کو دیکھا جو گھبرا سی گی اُسے امید نہیں تھی رمشہ اسکا نام لے گی

شاہنواز کی گھورتی نگاہ نے ایزہ کا دم سا نکال دیا

کہو اس سے یہ جائے یہاں سے "وہ سیدھا بولا

ایزہ نے بے چارگی سے رمشہ کی جانب دیکھا

اسکا سر پھاڑنا تم "رمشہ غصے سے ایزہ کو دیکھتی بولی ایزہ میں اتنی ہمت تھی کہ وہ ایسا کرتی۔۔

بہت اچھے مشورے دے رہی ہو تمہارے اندر تو چین ہی میرے مرنے پر آئے گا "وہ دونوں اتنے

بڑے ہونے کے باوجود بچوں کی طرح لڑنا شروع ہو چکے تھے ایزہ کبھی یہاں دیکھتی کبھی وہاں۔۔

مگر نہ جانے کیوں شاہنواز کے ان لفظوں پر اسکے منہ سے بے ساختہ اللہ نہ کرے نکلا تو رمشہ نے کہا

جانے والی نگاہوں سے اسے دیکھا

کچھ دیر کے لیے آئین کہہ دیتی اور چڑھاوے اسکو سر پر جو پہلا ہی سر پر چڑھا ہوا ہے "وہ ایزہ کو ڈپٹ دیتی

ایزہ چپ ہوگی اور شاہنواز نے اپنے سینے پر ہاتھ باندھ لیے جیسے پوچھ رہا ہوا بتاؤ

زہر لگ رہے ہو "رمشہ کہہ کر ایزہ کے پاس آئی

میری جان اپنا خیال رکھا"

رمشہ یہ کسی کی جان نہیں ہے زبان کھینچ لوں گا اب بکو اس کی تو "وہ بھڑکا

ر مشہ دانت پیس گی

یہ پاگل سکی بڈھا ہے "وہ آہستگی سے بولی

پلیز اپنا خیال رکھنا اور تم کچھ کھا لینا اور اس سے ڈرنا مت ایزہ "وہ اسکا گال تھپتھپاتی رک گی کیونکہ وہ اسے

کھا جانے والی نظروں سے دیکھ رہا تھا

وہ جانتی تھی شاہنواز اپنے چاہنے والوں کو لے کر پاگل ہے

ایزہ نہیں چاہتی تھی وہ جائے مگر وہ جارہی تھی شاہنواز کی جانب دیکھا بھی نہیں وہ باہر نکل گی اُسے

کمرے کا دروازہ بند کیا ایک نظر پورے کمرے میں ڈالی

عجیب سا احساس ہونے لگا وہ آگے بڑھا ایزہ کی ڈرپ کھینچ کر نکالی وہ کراہ اٹھی نم نظروں سے اس بے

حس کو دیکھنے لگی اسنے آگے بڑھ کر اسے اٹھالیا

ایزہ کی سانس اٹکی اور وہ اسے اس لیے کمرے سے باہر اگیا

دوسرے کمرے میں داخل ہو اوہاں ایزہ کو بیڈ پر بیٹھایا اور خود وہاں سے چلا گیا

ایزہ کو پہلی بار محسوس ہو رہا تھا وہ کتنا نا پرست تھا اس سے وہ جگہ برداشت نہیں ہو رہی تھی تو وہ اسے کیسے

برداشت کرتا اسنے جلدی سے اپنے نشان کو چھپالیا

وہ تقریباً آدھے گھنٹے بعد کمرے میں آیا تھا اور اسکے ساتھ ملازم بھی تھے۔۔۔

انہوں نے کھانے کی ٹرے رکھی ایزہ شاہنواز کو دیکھنے لگی جو کہ

کبرڈ میں سے کچھ نکال رہا تھا

ایزہ نے کھانے کی ٹرے تب تک اپنے نزدیک کھینچ لی اور کھانے لگی

بھوک بھی تھی لیکن پتہ نہیں کیوں زیادہ کھایا ہی نہیں گیا بہت جلد چند لقموں میں پیٹ بھر گیا خوف تھا اسکے ارد گرد حلق سے نیچے کچھ بھی نہ اترتا۔۔

اٹھو شاور لو اور کوشش کرو اس نشان کو ہٹاؤ اپنے جسم پر سے نوچو اکھاڑو یہ یہ حصہ کاٹ کر پھینک دو مجھے یہ تمہارے جسم پر نشان نہیں چاہیے " اسنے اسکی جانب ایک نائیت ڈریس پھینکا اور سنجیدگی سے بولا۔
کوئی ہمدردی نہیں کی تھی اسے اس سے بس وہ اپنے ہی مسئلے میں تھا۔

ایزہ نے نم آنکھوں سے وہ ڈریس اٹھایا اور اسکے پاس سے گزر گی یہاں تک کہ وہ ایک قدم دور ہوا
ایزہ کا دل پھٹنے کو تھا اسکا کوئی قصور نہیں تھا اس میں تو کیا شاہنواز اس سے گھن کھائے گا اس سے دور رہے

گا

واہ کیا قسمت تھی اسکی وہ واشر روم کی دیوار پر سر ٹکائے بری طرح رو دی کہ دروازہ کھلا وہ اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا

اسنے اپنی شرٹ کے بٹن کھولے ایزہ کا رونابند نہیں ہوا تھا

اسے دیکھ کر بھی اس بات نے کافی تکلیف دی تھی ہاں ٹھیک ہے وہ دونوں بس میاں بیوی تھے کوئی

جذبات نہیں تھے مگر وہ اسے بیوی سمجھتا تھا اور اب اس سے گھن کھا رہا تھا

وہ روتی ہی چلی گی شاہنواز کے سامنے پہلی بار رو رہی تھی وہ شرٹ وہیں پھینک کر اندر داخل ہوا اور اسکے

شانے پر ہاتھ رکھا

میں۔۔۔ میں نے کچھ نہیں کیا شاہ مجھے نہیں پتہ تھا وہ ک۔۔ کون کون ہے وہ میں تو اپنے کمرے میں گئی تھی میں نے تو کچھ نہیں کیا میں کسی کو نہیں جانتی میرے ساتھ ایسا کیوں ہوتا ہے میں۔۔۔ میں اب اپکو اپنی سچائی کا کیسے یقین دلاؤ گی " وہ سسکنے لگی جبکہ شاہنواز کا دل پہلی بار اسکی آنکھوں کے آنسوؤں میں ڈالنے لگا کیونکہ پہلی بار اسے اپنا قصور دیکھ رہا تھا اسنے اسکے چہرے پر ہاتھ رکھا اور اچانک اسے سینے سے لگا لیا

یہ اتنا مشکل بھی نہیں تھا جتنا اسکی انا پر گزر رہی تھی

ہاتھ مار کر شاور کھولا اور ایزہ کو جھٹکے سے شاور کے نیچے کر دیا گرم پانی اسکے وجود پر پڑا تو عجیب احساس سا ابھار گیا جیسے ایک راحت سی ملی ہو شاہنواز اسکے جھکے سر کو دیکھنے لگا

ایزہ کا وجود بڑی تیزی سے بھیک رہا تھا پانی کے گرنے کی آواز شور برپا کر چکی تھی اسنے ایزہ کو حکم دیا بہت آہستگی سے

اور ایزہ نے اسکے حکم کی تعمیل کی تھی وہ کسی بات کو نہیں ٹالتی تھی اسکی یہ ہی بات شاہنواز کو اسکے نزدیک کھینچتی تھی

وہ اسکے زخم پر سے بار بار نگاہ ہٹاتا

شاہ میرا کوئی قصور نہیں ہے " اسکی خاموشی ایزہ کو اپنی غلطی کا احساس دلا رہی تھی

میں نے کب کہا ہے تمہارا قصور ہے اسنے اسکا چہرہ پکڑ کر اوپر کیا گرم پانی اسکے چہرے پر بھی گرنے لگا

لیکن میں یہ سب برداشت نہیں کر سکتا ایزہ۔۔۔

تم جانتی ہو میں ایزہ شاہ تمہیں کیوں کہتا ہوں کیونکہ تم شاہ کی ہو اور صرف میری ہی رہو گی۔

جھٹکے سے اسنے اسے خود پر کھینچا تھا کہ ایزہ اسکے چہرے کو قریب سے دیکھنے لگی

اسکے بال بھیک کر اسکی پیشانی پر چپکے ہوئے تھے اور اسکے لہجے میں ایک جنون سا تھا

صرف میری شاہنواز کی دنیا کچھ بھی بھونکتی رہے شاہنواز کا جو ہے وہ صرف شاہنواز کا ہی رہے گا تم سمجھ

رہی ہو میری بات کو " جھٹکے سے اسے دیوار سے لگاتے وہ احساس دلا رہا تھا وہ کتنا پاگل ہے

یہ نشان میرے اندر کچھ کاٹ رہا ہے میری انا پر کوڑے برسارہا ہے مجھے بتا رہا ہے یہ میرا قصور ہے " وہ

دیوانگی سے اسے اپنا لمس دینے لگا اسکے چہرہ کو اپنے ہتھیلی میں بھرتے وہ جا بجا چھوتا اسپر سے جیسے کسی اور

کا لمس نوچ دینا چاہتا تھا

جلادیں اسکو ایسا۔۔ ایسا کریں اس حصے کو کاٹ دیں " وہ بھی پاگل ہو جانا چاہتی تھی اگر ایسا تھا تو ایسے ہی

سہی

شاہنواز نے اسکی آنکھوں میں دیکھا

میرے پاس اپکو دینے کے لیے صرف یہ وجود ہی تھا اور اسپر بھی کسی کا نشان اپکو تکلیف دے رہا ہے " وہ

سرخ ہوتی نظروں سے اسکے چہرے پر اپنا ہاتھ رکھ گیا

پانی دونوں کو بھگورہا تھا

شاہنواز اسکی بات پر ٹھہر گیا

ماردوں گامیں فہیم کو تم دیکھ لینا وہ مر جائے گا

کتے کی موت مارو گا اسے میں اسنے تمہیں چھونے کی ہمت کیسے کی "اسکے الفاظ ایزہ کی آنکھیں پھیلا گئے

جبکہ شاہنواز اسکے ہونٹوں پر جھکا

اسنے تمہیں یہاں نہیں چھوانہ "اسکا جنون ایزہ کو حیران کر رہا تھا کوئی کیسے اتنا خود پرست ہو سکتا تھا

یہ یہاں اسنے اسکی گردن کے دوسرے حصے پر ہونٹ رکھے یہ یہاں

اور پھر کچھ نیچے۔۔۔ اور یہاں کرتے کرتے وہ اسے عجب دیوانگی سے پہلی بار ہمکنار کر رہا تھا

ایزہ کو نیچے اتار کر وہ خود نیچے بیٹھ گیا

ایزہ پاگل سی ہونے لگی یہ سب انوکھا اور نیا تھا اسکے لیے۔۔۔

شاہ "اسکی پکار پر شاہنواز جھٹکے سے اٹھا اور ایک بار پھر اسکے ہونٹوں پر جھکا اسے جا بجا چھوتنا اسکے بازو پر اپنا

لمس بکھیرتا وہ یہ احساس دلا رہا تھا کہ وہ صرف اسکی ہے وہ اسکے جسم سے یہ لمس جو کسی غیر کا تھا نکال

دے گا

ایزہ اس پاگل پن کو پہلی بار دیکھ رہی تھی

پہلے تو بس ایک گھمنڈ اور انا پرست انسان کو دیکھا تھا

اسنے جھٹکے سے اسے موڑا پانی ایزہ کی کمر پر جیسے شبنم کے قطروں کی طرح پھیل رہا تھا۔

شاہنواز نے اسکی کمر پر اپنا ہاتھ رکھا اور جیسے اسکی نازک کمر سمٹ گی اسکی ہاتھوں میں ہی۔۔۔ وہ جھکا اور

اسکی کمر کو چھوتا سپر اپنے لمس کی برسات کرتا آج ایزہ کی دھڑکنیں سے کھیل رہا تھا

یہ سب پہلی بار تھا

وہ سہمی نہیں بلکہ اسکے پاگل پن کے ساتھ پاگل ہو رہی تھی

تم میری ہو تم ایزہ شاہ ہو " وہ اسکے کان کی لو کو لبوں میں بھرتا جنونی سی سرگوشی کر گیا

مجھ سے بہت کچھ چھینا گیا ہے میں تمہیں کسی کا ہونے نہیں دوں گا " ایک دم ایک جنون میں اسنے اسکی

گردن جکڑ لی

Mark my word iza shah u r mine just mine mine " .

اسکی گردن پر دباو ڈالتا وہ بولا ایزہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

جس انسان کو اتنا کریز تھا کیا وہ اسکی محبت کا برداشت کرتا کسی اور کے لیے لیکن یہاں مدعا محبت تو نہیں تھا

وہ کون سا محبت کرتا تھا اس سے بات وہ تو صرف اسکے وجود کی کر رہا تھا

ی۔۔۔ یہ سب آپکا ہے شاہ مجھے چھونے والے آپ پہلے مرد ہیں

اور آخری بھی " اسنے کہا تو اسکے چہرے پر ایک الگ ہی تاثر ابھرا

تم سچ کہہ رہی ہو "

ج۔۔۔ جی " وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی بولی اور شاہنواز اسکے لبوں کی نعمات پر پھر جھک گیا

اور بھی شدت سے

میں مار دوں گا فہیم کو "

پلیز ایسا مت کیجیے گا " وہ اسکا ہر ستم سہتی اسکے پاگل پن کو سنبھالنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ سانسوں کی

بے ہنگم گواہ تھی ایزہ شاہ آج واقعی شاہنواز سکندر کے قبضے میں ہے

میں ایسا ہی کروں گا مجھے کوئی نہیں روک سکتا " وہ بھڑکا اور اسکے ہونٹوں کی نرمی کو ہی کاٹ کھایا جیسے

اپنی فطرت سے وہ ہٹ نہیں سکتا تھا ایزہ اسکی جانب دیکھنے لگی

آپ آپ کو گناہ ملے گا۔۔۔

پہلی بار بات چیت ہوئی بھی تو کن لمحات میں جب وہ اسپر برس رہا تھا پورے زور و شور سے۔

اور ایزہ اپنے ہونٹوں کو دانتوں میں دبائے اسکا ہر وار سہتی ساتھ اسے روک بھی رہی تھی شاہنواز سکون

سے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ کو دیکھنے لگا

گناہ۔۔۔ گناہ کیا ہوتا ہے دنیا میں سب عام ہے " وہ بولا اور ایزہ نے جھٹکے سے آنکھیں کھولیں نڈھال سا

وجود اسکے چوڑے شانے پر وہ سر رکھ گی

اللہ! تو ہے نہ "

ہممم لیکن قسمت کچھ نہیں ہے "

کسی موم کی گڑیا کی طرح اسنے اسے شانے پر ڈالا اور کمرے میں لے آیا

ایزہ گھیرے گھیرے سانس بھر رہی تھی اسنے اسکو باتھ گاؤن پہنایا اور بستر پر لیٹا دیا

ایزہ آنکھیں بند کر گی

ہممم انسان کی قسمت میں بس محبت نہیں ہے " ایک غم کی سی کیفیت میں کہتے وہ آنکھیں بند کر گی

وہ خود بھی ہاتھ گاؤن پہنے اسکی بات پر غور کرتا اسکے پہلو میں لیٹ گیا اس سے فاصلے پر اسکا چہرہ کرتا وہ

اسکی بات کو سمجھنا چاہتا تھا

ایزہ نے ہلکی سی آنکھیں کھول لیں

شاہ "اسنے پکارہ

شاہنواز اسکی جانب متوجہ تھا

ک۔۔۔ کیا کیا میں اچکے سینے پر سر سر رکھ لوں " وہ بھاری ہوتے سر اور نیند میں ڈوبتے وجود کے ساتھ

بولی

تمہیں ان چیزوں کے لیے اجازت کی ضرورت نہیں " اسنے اپنا بازو پھیلا یا اور اسے اپنی سمت کھینچا لیا

ایزہ اسکے چوڑے سینے پر سر رکھ گی

شاہنواز اسکے الجھے ہوئے بالوں کو بے دھیانی میں سلجھا گیا

مجھے کس چیز میں اجازت کی ضرورت ہے " وہ نیند میں ڈوبتے ڈوبتے آخری سوال کر گی

صرف محبت کرنے میں " وہ جانتا تھا وہ سوگی وہ بولا اور اسکا چہرہ دیکھا نیند میں ڈوبی سانس لیتی وہ سوگی

تھی جبکہ

شاہنواز اسکی صورت دیکھنے لگا اگر وہ دنیا میں سب سے حسین تھی تو اس بات میں کوئی گنجائش نہیں تھی

آج تک بس وہ اسے ایک بیوقوف چھوٹی عمر کی لڑکی کی طرح ٹریٹ کرتا رہا تھا جس سے شاہنواز کے

ہیٹیلٹی کا مقابلہ نہیں تھا اور نہ ہی وہ اسے اتنی اہمیت دینا چاہتا تھا

وہ اس لیول کی لڑکی نہیں تھی جو سینے میں وہ جذبات رکھتی جو شاہنواز کے تھے لیکن آج اسکے چند الفاظ شاہنواز کو چونکا گئے تھے کہ وہ پہلی بار آج خود سوگی اور شاہنواز جاگتا رہا

یہ پکڑوں آمنہ کہ بڑی بیٹی کی شادی ہے اب بہن تو میری ہے مگر بلا تمہیں بھی رہی ہے چلنا ہے تو چل لینا" تائی جان نے نجمہ کے ہاتھ میں کارڈ تھماتے ہوئے کہا جبکہ ساز نے کچن میں جب یہ بات سنی تو جلدی سے چہرہ صاف کرتی باہر آئی

صدف آپی کی شادی ہے "وہ جیسے بہت ایکساٹڈ تھی۔

آمنہ آنٹی تو تائی جان سے بالکل ہی مختلف تھی وہ بہت نرم اور پیار کرنے والی خاتون تھیں اور صدف آپی اور مشال آپی دونوں ہی اسکو بہت پیار کرتی تھیں وہ بہت خوش ہوگی تھی وہ لوگ کراچی میں رہتے تھے

تائی جان نے اسکی خوشی دیکھی اور ساز نے ماں کی جانب

اب تم اتنے خوش کس لیے وہ رہی ہو تم تو جاوگی ہی نہیں" سوہانے کہا تو ساز نے اسکی جانب دیکھا

مجھے صدف سے ملنا ہے مجھے جانا ہے "وہ اہستگی سے بولی

آہاں س۔۔ سب ہی چلیں گے "نجمہ بھی بولی تو تائی نے سراٹھایا

یہ کیوں جائے گی سر پر شوہر جن عورتوں کے لگ جائے وہ یہ چونچلے نہیں کرتی سیدھی طرح اپنے گھر کو

سنجھالے اور ویسے بھی اسکا شوہر ہوش میں کب ہوتا ہے رات بھی ارہم کی بانیک پھینک دی اس پاگل

نے۔۔۔ وہ ذرا غصے سے بولیں

ساز جیسے مجرم نہ ہو کر بھی مجرم بنی ہوئی تھی

مجھے جانا ہے امی " وہ بچوں کی طرح رونے والی ہوگی

ہاں چل لینا ساز روتے نہیں " وہ اٹھ کر بیٹی کو چپ کروانے لگی

وہ ایف اے کی سٹوڈنٹ تھی شادی اور ذمہ داریاں اگر بڑوں والی ابھی گی تھیں تو جزبات تو ویسے ہی

تھے

اور ویسے بھی وہ شادیوں میں جانے کی بہت شوقین تھی

بس ڈرامے کرالو کوئی نہیں جاؤ گی تم دیکھتی ہوں میں بھی کیسے جاتی ہو " سوہانیل فائیل کرتے ہوئے

بولی اور انھی باتوں میں ثروت صنم اور صوفیائزے لے رہیں تھیں بدر اندر داخل ہوا

ساز بچے مجھے پانی دینا " وہ سٹور کی جانب بڑھتے ہوئے بولا۔

سوہاسیدھی ہوگی جیسے جانا چاہتی ہو وہ کیا کر رہا ہے۔۔

جبکہ وہ سٹور میں چلا گیا اور ساز اسکے لیے پانی لے کر سٹور میں ہی آگئی

بھائی آپ کو کیا چاہیے مجھے بتادیں " وہ پوچھنے لگی

یار میرے ڈاکو منٹس کہاں ہیں " وہ عاجز سا چلایا

امی " اسنے پکارہ تو نجما جو سوہا کے کپڑوں میں ٹانگے بھر رہی تھی جو اسنے شادی میں پہننے تھے اٹھی اور

اسکے پاس آگئی

میرے ڈاکو منٹس یہیں تھے کہاں گئے " اسنے سوال کیا
ہاں یہیں ہوگے بدر بیٹا چلاتے نہیں ہیں " انھوں نے کہا اور بدر پانی پینے لگا
نجمانے اسے نکال کر دیے

تھنک گار ڈور نہ مجھے ان گھر والوں سے اچھے کی امید نہیں ہے " وہ بول
اچھا چپ وہ جاؤ سن لیانہ بھا بھی نے بولیں گی "

آپ خود بھی ڈرتی ہیں اور ہمیں بھی ڈرا کر رکھتی ہیں " وہ غصے سے بولا
چلا جاؤں گا میں یہاں سے دیکھنا پ "
بدر " نجمانے پکڑا وہ باہر نکل گیا

اب معلوم نہیں کیا کرنے جا رہا ہے یہ " نجماکادل پریشان ہو گیا
امی پلیزاب بھائی کو کچھ بھی کرنے سے مت روکنے گا پلیز " ساز بولی تو نجمانے نفی میں سر ہلایا
سب ٹھیک سے چل رہا ہوتا ہے اور دونوں بہن بھائی کچھ الٹا کر دیتے ہو "
حد ہی ہوگی آپکو سب ٹھیک لگتا ہے " وہ بولی اور دونوں باہر نکل گئیں
ہاں جی اب کون سے کارنامے سرانجام دینے ہیں تمہارے بیٹے نے " اتائی نے اسے گھورا
معلوم نہیں کچھ بتایا نہیں

پتہ تو بھا بھی جی انکو سب ہوتا ہے بس میسنی بنی رہتی ہیں " ثروت چچی بولی تو اتائی نے سر ہلایا
اچھا یہ میرے اس جوڑے کو بھی کھول دے " وہ کپڑوں کا ڈھیر لگا چکیں تھیں جو نجمانے ٹھیک کرنے

میں میں کیا پہنوں گی میرے پاس تو کوئی سوٹ بھی نہیں "سازنے ہونٹ نکال کر ماں کو دیکھا
ساز میرا بچہ کچھ بھی پہن لو اتنے سارے تو ہیں "

امی آپ ان کو اتنے سارے کہتی ہیں اتنے رنگ خراب ہو گئے ہیں انکے اور یہ تو پھٹ بھی گیا ہے
سوہانے اتنی بار پہنا پھر مجھے دیا میں نے پہنا اب بھی میں یہ ہی پہنو "اسکی آنکھیں بھیگ گئیں
کیا ہو رہا ہے " بدر کافی خوش تھا لبوں پر مسکان لیے اندر آیا

بھائی میرے پاس کپڑے نہیں ہے اپکو پتہ صدف آپنی کی شادی ہو رہی ہے "وہ خوشی سے بتانے لگی
اچھا صدف نے بھی برباد ہونے کا سوچ لیا "وہ اسکے گال کھینچتا امی کے پاس چار پائی پر بیٹھ گیا تائی جان اور
ثروت چچی صنم صوفیا اور سوہا کو لے کر بازار گئی تھیں تبھی وہ لوگ سکون سے بیٹھے تھے ورنہ ایسے دن کم و
بیش ہی آتے تھے

ایسے تو نہ کہیں مجھے نیا جوڑا دلانیں "وہ ضد کرنے لگی

بدر نے گھیرہ سانس کھینچا

تم جاؤ ہی نہ کیا فضولیات میں پڑگی ہو "وہ بات ٹالتا بولا

آپ ایسا کیوں کہہ رہے ہیں مجھے جانا ہے "

ہاں اسکا تو شادیوں میں دل ہی بہت لگتا ہے "کیونکہ وہاں مزے دار کھانے ہوتے ہیں اور تائی جان

مصروف ہوتی ہیں "وہ بچوں کی طرح خوش ہوتی بولی۔

دیکھو اسے شادی ہوگی حرکات بچوں جیسے ہی ہیں "

نجماتی جان کی قمیض ادھیڑ رہی تھی

اسکو شادی کہتے ہیں ایک نشی کے ساتھ شادی بھی کوئی شادی ہے "وہ منہ بن کر بولی

ساز "بدر نے ٹوکا

دیکھو اور سر پر چڑھاؤ کیسے منہ پھاڑ کر شوہر کو بولی ہے "نجمانے غصے سے دیکھا۔

انکی وجہ سے تائی جان مجھے مارتی ہیں "وہ پاؤں پٹخ گئی

کیا انھوں نے تمہیں مارا ہے "بدر حیرانگی سے سیدھا ہوا

جی اور اب تک وہ یہ ہی کر رہی ہیں وہ کچھ بھی کہتے ہیں اسکا بدلا مجھ سے لیتی ہیں

تم نے عمر کو بتائی یہ بات "بدر نے پوچھا

میں ان سے بات نہیں کرتی "وہ شانے اچکا گئی

یہ الٹا کیا کروں میں اس لڑکی کا منہ اٹھا کر سب بتا رہی ہے بھائی ہے وہ تیرا کوئی لحاظ نہیں "نجمانے پاس

پڑی کشن اسے ماری

ساز منہ بنا گئی

بدر نے کچھ پریشانی سے اسکی جانب دیکھا۔

تم اسے ساری بات بتایا کرو

کیا فائدہ نشے میں رہتے ہیں وہ"

ساز بری بات ہے یہ "بدر نے پھر ٹوکا

بھائی یہ برائی انکے اندر ہے تو بری بات بھی انھی کے لیے ہونی چاہیے تائی جان بھی تو انھیں نشی کہتی ہے

اور سوہا بھی "

وہ بد تمیز ہیں دونوں "بدر نے کہا

اور تم بد تمیز نہیں ہو اور اسکی بیوی ہو"

مجھے نہیں بننا انکی بیوی "وہ جھنجھلا گی ساز اب مجھ سے تھپڑ ہی کھائے گی "نجم غصے سے بولی

بس سب مجھ پر غصہ کرتے ہیں "وہ منہ بنا کر باہر نکلی کہ جیسے جان ہی نکل گی وہ دیوار سے ٹیک لگائے

سب سن رہا تھا

اور اسکی گوہر فشانی ساری سن چکا تھا

ساز کی پیشانی پر پسینہ ہی پھوٹ پڑا

کچھ دیر عمر اسے دیکھتا رہا

نجم اور بدر بھی شر مندہ ہو گئے اور اسکے بعد وہ وہاں سے چلا گیا

ساز نے شر مندگی سے مڑ کر دیکھا

وہ دونوں اسے گھور رہے تھے

وہ سر جھکا کر بھاری بھاری دل سے باہر آ گی وہ کسی کا دل نہیں دکھانا چاہتی تھی بھلے وہ عمر خیام ہی ہو

وہ کافی زیادہ شرمندہ تھی۔

اب نہ جا کر اس سے معافی مانگ لو "نجمہ اسکے قریب آئی

میں میں کیوں مانگو سچ ہی تو ہے سب "

اچھا ساز اب میں نے تھپڑ لگانا ہے تمہیں کب سے اتنی بد تمیز ہو گی ہو تم "نجمہ کو غصہ چڑھا جبکہ بدر بھی

نفی میں سر ہلار ہا تھا

مجھے ڈر لگ رہا ہے "وہ بیچارگی سے بولی

تو اتنا بولنے کو کس نے کہا تھا "بدر مسکرایا

امی بھائی ہنس رہے ہیں "ساز اسکی شکایت لگاتی گی

ہاں تو ہنسے گا ہی تم نے جو حرکت کی ہے کیا سوچے گا ہمارے بارے میں "

وہ سوچتے نہیں ہیں

کیونکہ وہ نشئی ہے "دونوں بہن بھائی ایک ساتھ بولے اور دونوں ہی ہنس دیے نجمہ توبہ توبہ کرنے لگی

کہ اچانک سب کے جاتے ہی انکی زبانیں کھلیں کیسے تمہیں دونوں کے اسنے دودو تھپڑ لگائے تھے

زبان کو لگام ہی نہیں ہے "وہ بولی

ساز نے کچھ کہنا چاہا

اچھا بس چپ "وہ گھور کر بولیں تو دونوں چپ ہو گئے تائی جان اور باقی سب بھی آگئے تو وہ لوگ چپ ہو

گئے اور اپنے اپنے کاموں میں لگ گئے۔

جبکہ وہ لوگ بہت ساری شاپنگ کر کے آئے تھے سزا کی چیزیں حسرت سے دیکھنے لگی

رات کے کھانے پر تایا نے سب کو پیسے دیے تھے اور کچھ نوٹ نجمہ کے ہاتھ پر بھی رکھ دیے جو تائی نے لے لیں۔۔۔

اسے کیا ضرورت ہے ہمارے ساتھ جائے گی یہ دیکھ لوں گی " وہ بولیں نجمہ چپ ہوگی
بدر تم ان سب کے ساتھ جانا "

میرا ایک ضروری کام ہے میں نہیں جاسکتا " بدر بولا
ضروری کام " ارہم ہنس دیا

ابو میں جاؤں گا "

اسنے کہا بدر فلحال کو بد مزگی نہیں چاہتا تھا اچھا تھا اسکی جام چھٹ گی تھی تبھی وہ چپ ہو گیا ارہم کوتایا
جان نے پانچ پانچ ہزار کے کی نوٹ دیے وہ مسکرا دیا

جامیر ایٹا جو دل کرے وہ خریدنا کھانا اور ماں بہنوں کا خیال رکھنا " وہ کہہ گئے جبکہ ارہم نے سر ہلایا اور
سب کھانے میں لگ گئے۔۔۔

اگلے دن سب کراچی جانے کے لیے نکل رہے تھے اور سزا مسلسل رورہی تھی
کیونکہ سوہانے جو کہا وہ پورا کر رہی تھی

ساز کے علاوہ سب جا رہی تھے اور بدر تو تھا ہی نہیں گھر جبکہ تایاجان اور چچاجان کام کے سلسلے میں لاہور جا رہے تھے اور

گھر میں صرف ساز تھی

جس نے رور و کر آنکھیں سو جھالیں تھی صنم صوفیا اور سوہا باہر گاڑی میں بیٹھ گئیں

ابو کیا عمر کی گاڑی مل سکتی ہے "ارہم نے باپ سے فرمائش کی

اسکی شاندار گاڑی گیراج میں پوری بھی مشکل سے ہی ہوتی تھی

ارے بیٹا رہنے دو "وہ بولے تو ارہم منہ بنا گیا اور باہر نکل گیا جبکہ اشفاق صاحب کو بہت برا لگا تھا اسکو

یوں خالی ہاتھ لوٹنا وہ سب گاڑیوں میں نکل گئے جبکہ ساز پیچھے تنہا رہ گئی

اسکی آنکھوں میں کی آنسو تھے وہ کل سے اپنے جوڑوں کو ٹانگے لگا رہی تھی تاکہ وہ پہن سکے اور اسے کوئی

نہیں لے کر گیا تھا

نجمانے اسے بہت پیار کیا تھا بہت سمجھایا تھا لیکن وہ پھر بھی رور ہی تھی اور سب چلے گئے تو وہ خالی گھر

میں صوفی پر بیٹھ گئی اسنے اپنے پاؤں سمیٹے اور چہرہ گٹھنوں پر رکھ لیا اور بہت سارا رودی۔

کسی کے رونے کی آواز پر اسکی آنکھ کھلی صوفی کی جانب دیکھا لیکن کوئی نہیں تھا پھر بھی رونے کی آواز

اسکے کانوں میں کیوں

پڑ رہی تھی

وہ اٹھا اور کمرے سے باہر نکل آیا شرٹ لیس تھا اور جو پوٹلی اسے اپنے کمرے میں نہ دیکھی وہ لاونج میں
مل گئی اسنے ارد گرد دیکھا کوئی بھی نہیں تھا

مجھے لگتا ہے تم رونے میں چیمپیسن ہو" وہ سکون سے پلر سے ٹیک لگا گیا لیکن سازنے سر نہیں اٹھایا
کیا ہوا ہے اب کیا سیلاب لانا ہے" وہ اسکے سامنے بیٹھ گیا

ہاں بھی ہم نشی لوگ ہیں ہم سے بات تو نہیں کرنا چاہو گی اپ لیکن پھر بھی چاہو تو بتادو"
آپ کیا کریں گے" وہ سراٹھا کر غصے سے بولی

تمہارا مسئلہ حل" وہ شانے اچکا گیا

سازنے اسکی جانب دیکھا وہ شرٹ لیس تھا وہ نگاہ جھکا گئی

میرا مسئلہ کوئی حل نہیں کر سکتا" وہ آنسو صاف کرنے لگی جبکہ عمر نے ٹیبل پر سے ڈرائے فروٹ اٹھا کر
کھانے شروع کر دیے

کسی سے محبت کرتی ہو" وہ اپنی مرضی کے تجزیے نکالنے میں تو ماہر تھا

ک۔۔۔ کیا" ساز دل پر ہاتھ رکھ گئی

اکثر لڑکیوں کے یہ ہی مسئلے ہوتے ہیں نہ جو حل نہیں ہو سکتے" وہ مزے سے بادام کھا رہا تھا

استغفر اللہ آپ" وہ شکوہ تھی وہ اپنی ہی بیوی سے یہ کیسے سوال کر رہا تھا

جبکہ اسکی بڑی بڑی آنکھوں کا یوں جھپکنا عمر توجہ سے دیکھنے لگا پھر مسکرا دیا

اچھا تو تم اس ٹائپ کی لڑکی نہیں ہو" سمجھ گیا زیادہ شکوہ نہ ہو" اسنے کہا اسکا ہاتھ کھینچ کر دور کیا

پھر کیا مسئلہ ہے "

میں اپکو کیوں بتاؤ " اسنے گال صاف کیے اور اٹھ گئی

وہ گھیرہ سانس بھر گیا

اس گھر کی چڑیلیں کہاں پر ہیں "

اسنے اسکے اٹھنے کے بعد پاؤں پھیلا لیے اور اس سے سوال کیا سازنے مڑ کر دیکھا اور شدید دکھ تو اسے اس

بات کا ہی تھا کہ وہ لوگ اسے لے کر نہیں گئے تھے اسنے ایک سسکی لی

عمر نے اسکی جانب دیکھا

وہ سب چلے گئے مجھے لے کر نہیں گئے۔۔۔

میرے پاس اچھے کپڑے بھی نہیں تھے سوہانے میرا مذاق بنایا اور جان بوجھ کر مجھے چھوڑ کر چلے گئے

مجھے بھی شادی میں جانا تھا صرف آپنی بہت اچھی ہیں وہ مجھے بہت اچھی لگتی ہیں میں جانا چاہتی تھی انھوں

نے مجھے بلایا تھا مگر مجھے سب جان بوجھ کر چھوڑ گئے آپکی وجہ سے " وہ روتے روتے آنسو صاف کرتی اب

غصے سے بولی

میری وجہ سے "؟ عمر نے سوالیہ نگاہ اٹھائی

جی "

کیوں؟

کیونکہ آپ میرے شوہر ہیں اور شادی ہو جانے کے بعد میں قید ہوگی ہوں اس سے اچھا تو پہلے ہی تھی "

وہ سب سنا کر سر جھکا گی اپنے دوپٹے کو موڑنے لگی

اوہ "وہ سر ہلانے لگا

تو تمہارا مسلہ میں ہوں شادی ہے یہ کپڑے "

وہ جیسے سمجھنا چاہتا تھا

سب "وہ منہ بسور کر بولی

اور ان مسلوں کو کوئی حل نہیں کر سکتا ساری زندگی مجھے سسک کر گزارنی ہوگی "وہ سرد آہ بھر کر مڑ گئی

رکو "اسکی بات پر وہ ذرا تلخی سے بولا

سسکنا سے نہیں کہتے جو جوہات تم نے بتائی ہیں اگر سسکنے کا مطلب جانا چاہو تو کبھی فرصت میں بیٹھنا

خیر یہ کوئی بڑا مسلہ نہیں ہے

او میں تمہیں کپڑے دلادیتا ہوں اور شادی میں لے جاتا ہوں لیکن تمہیں اسکے بدلے میرے دو کام

کرنے ہوں گے پہلے۔۔۔

یہ رونادھونا چھوڑو بہت بری لگتی ہیں لڑکیاں مجھے روتی ہوئی

اور دوسرا مجھے ناشتہ بنا کر دو گی وہ بھی روز "اگر منظور ہو تو بتا دینا میں جا رہا ہوں اوپر "سکون سے کہہ کر وہ

اوپر اگیا جبکہ سزا اسکی پشت دیکھنے لگی۔

مجھے منظور ہے "وہ جلدی سے بولی

عمر مڑا اور مسکرا دیا

ٹھیک ہے ریڈی ہو کر آتا ہوں ناشتہ بنا لو" کہہ کر وہ سیڑھیاں چڑھا گیا جبکہ ساز کے ہاتھ پاؤں پھول گئے۔۔۔ وہ۔۔۔ وہ عمر سے کیسے بات کر گی اور اسکی بات مان گی۔

اب کیا ہو گاتائی نے اسے شادی میں دیکھ لیا تو لیکن چھوٹے سے دماغ میں خیالات کی بھنڈاریہ بھی تو تھی وہ باہر جائے گی کپڑے خریدے گی

پاس والی دوکان سے ہی خرید لے گی

لیکن اگر کسی نے اسے عمر کے ساتھ دیکھ لیا تو مگر عمر تو اب اسکا شوہر ہے مگر پھر بھی عمر تو شرابی ہے اور اسنے کہا اسے لڑکیوں کا رونا نہیں پسند یعنی وہ ہزاروں لڑکیوں کے ساتھ اٹھتا بیٹھتا ہے

ہائے اللہ ساز یہ کیا کر دیا" وہ سر تھام گی

اب کیا انکار کر دو" وہ ناخن چبانے لگی

لیکن اگر ایک بار کپڑے خرید لوں تو کچھ ہو گا تو نہیں لیکن۔۔۔ لیکن اتنے تھے اسکے پاس تھے کہ

عمر خیام تیار ہو کر نیچے بھی گیا اسے خبر اسکے کلون کی خوشبو سے ہوئی جو بڑی تیزی سے اسکی ناک سے

ٹکرائی تھی اسنے نگاہ اٹھائی گا گلز لگائے بلیک ٹی شرٹ جو اسکے مسلم پر پھنسے ہوئی تھی اور بلیک ہی پینٹ

پہنے گیلے بال سٹائل سے بنائے وہ شہزادوں سی آن بان رکھتا تھا وہ نیچے اتر ساز ہونٹ کاٹنے لگی

چلیں" وہ مصروف سا بولا

ساز کو لگا وہ اسکی کام کرنے والی ضرور لگ رہی ہے لیکن وہ ایسا کیوں کر رہا ہے"

یہ سوال اسکے دماغ میں کندہ۔۔۔ اسنے سر ہلایا

ایسے جاؤ گی " عمر نے سے اوپر سے نیچے تک دیکھا

اوہ میں چادر لے کر آئی " وہ پیچھے بھاگی عمر سے کھڑا دیکھتا رہا وہ چادر لے گی اور اسکے پاس آ گی جیسی

نگاہوں سے وہ اسے دیکھ رہا تھا اسے شرمندگی ہوئی کچھ نہیں بولا باہر آ گیا

اور جب اسنے گاڑی نکالی تو ساز کا تو وجود ہی کانپ اٹھا کیا وہ اس گاڑی میں بیٹھے گی

بہت بڑی اور مہنگی گاڑی تھی صبح ار ہم بھی اس گاڑی کو ساتھ لے جانے کی ضد کر رہا تھا اور تایا جان جو

سب کو اپنا ملازم سمجھتے تھے ان میں عمر سے یہ گاڑی مانگنے کی ہمت نہیں تھی

عمر نے گاڑی باہر نکالی

اور خود گاڑی سے اتر کر حونک کھڑی ساز کے نزدیک آیا

بیٹھو " اسنے دروازہ کھولا ایک بات تو طے تھی اسکی طبیعت میں بہت انٹیکسٹس تھے جبکہ وہ تو شرابی تھا اور

وہ لوگ بالکل ایسے نہیں تھے جیسا عمر تھا

پ۔۔۔ پاس ہی تو جانا ہے۔۔۔ تنی بڑی گاڑی کی کیا ضرورت ہے " وہ اندر بیٹھنے کی ہمت خود میں نہیں

پاتی تھی پہلے کبھی کسی نے اتنی عزت جو نہیں دی تھی وہ جھجک گی

کیا مطلب پاس کہاں " وہ آنکھوں پر سے گاگلتا کر اسے غور سے دیکھنے لگا

یہ یہ صدر بازار یہاں سے سستے جوڑے مل جاتے ہیں " اسنے بتایا عمر کی پیشانی پر کی بل پڑے

تم میرے ساتھ جا رہی ہو تو اپنا منہ بند رکھو " سنجیدگی سے کہہ کر اسنے اسے اندر بیٹھنے کا اشارہ کیا

ل۔۔۔ لیکن " وہ واضح کانپ رہی تھی

عمر اسے آئی برواچکائے دیکھتا رہا

اور ساز کو چار نچار گاڑی میں بیٹھنا پڑا اتنی بڑی گاڑی تھی اسے لگا جیسے وہ کسی اور دنیا میں آگئی ہو

گاڑی میں اسکے کلون کی خوشبو اور سیگریٹ کی ملی جلی خوشبو تھی

ساز اسکے ساتھ گاڑی میں پہلی بار بیٹھی تھی اتنی بڑی شیٹ تھی اسکے ساتھ صنم صوفیا بھی بیٹھ جاتی جبکہ وہ

دروازے سے لگ گئی

دروازہ بند کرو"

اسنے کہا اور گاڑی سٹارٹ کی

ج۔۔ جی"

ساز کو اپنا آپ بیوقوف لگ رہا تھا دل اتنا دھڑک رہا تھا ہاتھ کانپنے رہے تھے اسے لگا وہ ان سب چیزوں کو

افورڈ نہیں کر سکتی ایک پرانی سی بوسیدہ بائیک یہ رکشوں پر بھی کبھی کبھی سفر کرنے والے جب

BMW

میں بیٹھتے تو شاید انکی حالت یہی ہی ہوتی

ساز دروازہ لاک کرو اور سیٹ بیلٹ پہنو" وہ بولا

ساز کو لگا ابھی وہ روپڑے کی دروازہ تو بند تھا

پھر کیوں کہہ رہا تھا دروازہ بند کرو اور سیٹ بیلٹ" اسنے بڑی بڑی آنکھوں کو جھپکنا شروع کر دیا جبکہ عمر

کو اسکا یہ انداز عجیب ہی طرح اپنی جانب متوجہ کرتا تھا وہ گھیرہ سانس بھرتا آگے ہوا جھٹکا دے کر دروازہ

تیرے سنگ ایک خماری ہے
تیرے سنگ چین بھی مجھ کو
تیرے سنگ بے قراری ہے۔

اسنے کبھی گانے نہیں سنے تھے اسنے کبھی ایسا تو کچھ نہیں سنا تھا اسنے تو کبھی کچھ کیا ہی نہیں تھا وہ ساتھ کے
ساتھ سیگریٹ کے کش بھرتا باہر دیکھتا گاڑی کو موڑ دیتا ڈرائیو کرتے شاید خود انجوائے کر رہا تھا اور ساز کو
لگا وہ بیٹھے بیٹھے شرمندگی سے مر جائے گی

وہ کانپنے لگی ایسا لگا کھڑکی کی ساری ہو اس پر ارہی ہے اور وہ برف کی ہوتی جا رہی ہے گاڑی میں مدہم
مدہم میوزک اسکی آواز سیگریٹ کی خوشبو موسم کی ٹھنڈک اور اسلامہ آباد کی حسین سڑکیں یہ سب تو
ایک نشے کی طرح سالگ رہا تھا

اچانک ہی اسنے اس پی لوں پی لوں پر ہاتھ مار دیا
اسے سمجھ نہیں آئی کہاں سے بند کرے مگر جہاں بھی ہاتھ مارا گانا بند ہو گیا
شکر ہے خدا کا کہہ کر اسنے استغفار کا ورد شروع کر دیا

عمر خیام نے مڑ کر اسکی صورت دیکھی اور لبوں پر مسکان ٹھہر گئی
ہماری شادی نہیں ہونی چاہیے تھی "سکون سے وہ ایک اور کش بھرتا بولا
میں۔۔ میں تو کبھی نہ کرتی تائی جان نے زبردستی کی ہے" وہ جلدی سے اسے بتانے لگی

ہممم "وہ ہنکارہ بھر گیا اور ساز کا دل کیا خود کو کچھ مار دے

وہ پھر شرمندہ ہو گی تھی وہ کتنا ٹیکسٹس والا انسان تھا اسکی ایسی باتوں کا کبھی جواب نہیں دیتا تھا اور وہ منہ

پھاڑ کر سب کہہ دیتی تھی آخر عمر خیام سے کتنا پرانہ دوستانہ تھا جو وہ ہر بات کہہ دیتی تھی

س۔۔ سوری "وہ سر جھکائے بھرائے ہوئے لہجے میں بولی

کیوں؟ وہ سمجھا نہیں

میں نے ایسے کہا "

نیورمانینڈ "وہ مسکرایا اور گاڑی روکی

سیٹ بیلٹ ہٹائی اور باہر نکل گیا اب ساز کیسے نکلتی

وہ کچھ دیر باہر اسکا ویٹ کرتا رہا اور پھر پلٹ کر دیکھا وہ بیچارگی سے دیکھ رہی تھی

اسنے دروازہ آگے بڑھ کر کھولا

اوہ سوری "کہہ کر اسکی سیٹ بیلٹ کھولی اور اسکی جانب ہاتھ بڑھایا لیکن ساز نے وہ ہاتھ نہیں تھاما اور وہ بنا

اسکا ہاتھ پکڑے باہر نکلی

تو اس دنیا میں اسکے قدم ڈگمگاٹھے

وہ اسے آگے چلنے کا بولا تو وہ پھر چونک گی وہ اپنے گھر کے باقی لوگوں کے ساتھ بھی گی ہوئی تھی لیکن

کبھی کسی نے ایسا نہیں کہا تھا ہمیشہ وہ آگے آگے چلتے تھے جیسے مردوں کی انا کو یہ بات تسکین دیتی ہو کہ

عورت انکے پیچھے چلے ان سے آگے یہ انکے ساتھ برابری کرنے کی حیثیت ہی کب ہے وہ اسکی شکل

دیکھنے لگی

ہاتھ تم میرا پکڑنا نہیں چاہتی بت بن کر بار بار دیکھتی ہو کیا ہو بھی" وہ سر جھٹک کر خود ہی اسکا ہاتھ پکڑ گیا
ساز اپنے ہاتھ کی جانب دیکھنے لگی جو اسکے ہاتھ میں تھا مکمل گرفت میں ---

وہ لوگ اندر آگئے لوگ عمر خیام کو پلٹ پلٹ کر دیکھ رہے تھے اور دیکھ تو اسے بھی رہے تھے لیکن
نظروں میں جو عمر خیام کے لیے تھا وہ اسکے لیے نہیں تھا وہ ایک شاپ میں آگئے اتنی بڑی دوکان اور اتنی
مہنگی یقیناً برینڈ تھا اور جب اسنے

Maria.B

پڑھا تو ساز وہیں رک گئی

I want some warm clothes for my wife .

وہ بولا اس لڑکی نے عمر کو دیکھا پھر ساز کو ---

اور یس سر کہہ کر وہ ساز کو کپڑے دیکھانے لگی ایک دم ہی یہ سب

اسکے آگے پیچھے ہوئے تو وہ گھبرا گئی عمر صوفے پر بیٹھ گیا وہ پلٹ پلٹ کر عمر کو دیکھتی جو اسے ہی دیکھ رہا تھا

اسکے لیے جو آئے عمر کو نہیں چاہیے تھے انھوں نے ساز کو دیا

ساز کانپتے ہاتھوں سے تھام گئی

وہ لڑکیاں ساز کو بہت سارے کپڑے دے چکی تھی یہ کپڑے بہت مہنگے تھے ساز اتنی قیمتیں دیکھ کر

چکرا گئی تھی

ایک ایک سوٹ 35 ہزار 45 ہزار 55 ہزار اتنے میں تو وہ اپنی پوری زندگی کے لباس خرید لیتی

میم آپ ٹرائے کریں "وہ لڑکی بولی

نہیں مجھے اتنے سارے نہیں چاہیے بس ایک "

کوئی تین چار ہزار کا سوٹ نہیں ہے "وہ اہستگی سے بولی جبکہ وہ سیلز گرل مسکرائی

وہ آپکے ہی ہز بینڈ ہیں "وہ عمر کی طرف اشارہ کر کے بولی جس نے ایک حسین سے گلاس میں واٹن ڈال

لی تھی یقیناً کیونکہ بہت سکون سے پی رہا تھا

ہاں "وہ بہت افسوس سے نم آنکھوں سے اسے دیکھتی ہوئی بولی

پھر آپ چار پانچ ہزار کا سوٹ کیوں ڈھونڈ رہی ہیں "وہ لڑکی ہنس پڑی

چلیں آپ چیخ کر لیں "

ک۔۔ کیوں "وہ حیران ہوئی

میم آپ سائز چیک نہیں کریں گی "وہ لڑکی سر تھام گی

نہیں ضرورت ہی نہیں مجھے لینے ہی نہیں "وہ کپڑے اسکے ہاتھ میں دے کر اسکے پاس آگی اُس نے نگاہ اٹھا

کر دیکھا

کیا ہوا کچھ پسند نہیں آیا "

آپ کیا پی رہے ہیں

عمر نے گلاس کی طرف دیکھا ابھی اس نے برینڈی منگائی تھی

یہ "وہ پر سوچ ہوا

جوس "اسنے جھوٹ بولا معلوم نہیں کیوں؟

آپ سچ کہہ رہے ہیں "دونوں انگلیاں موڑ کر وہ سر ہلا گیا لیکن ساز نے کہاں دیکھی تھی اسکی انگلیاں

اسنے یقین کر لیا۔۔۔

یہاں بہت مہنگے ہیں کپڑے "وہ اسے اہستگی سے بتاگی کہ ان دونوں کی بے عزتی نہ ہو

تو "وہ بھی اسی کی طرح بولا

اتنے پیسے کہاں سے آئیں گے "وہ سر تھام گی کہ وہ بنا پیسے بھی نشے میں رہتا ہے

میرے پاس ہیں "وہ اسی انداز میں بولا اور اپنی ہنسی دبائی

ساز آنکھیں پٹیٹانے لگی

ہائے نور انکو جو پسند ہے وہ ٹرائے کر او میں ویٹ کر رہا ہوں "اسنے اس لڑکی کو کہا

اپکو انکا نام کیسے پتہ ہے "ساز نے آنکھیں گھما کر دیکھا عمر ہنستے ہوئے جام گلے سے اتار گیا مگر پتہ نہیں

کیوں ذائقہ پہلی بار اچھا نہ لگا اسنے گلاس سائیڈ پر رکھا

میری گرل فرینڈ ہے "وہ اہستگی سے بولا ساز کی آنکھیں کھل گی سانس اندر اتارا اور براسا منہ بنا لیا

چلیں میم "

مجھے نہیں جانا "صاف مکرگی

کیا بیویوں والے نکھرے دیکھا ہی ہو ہم ڈیلرز ہیں اوکے تم میرا کام کرو گی میں تمہارا بس بات ختم " وہ
بولا جبکہ ساز کو یاد آ گیا کہ واقعی ایسا ہی تھا

وہ اٹھ گی

لیکن یہ پھر بھی مہنگے ہیں نہ " وہ بیچارگی سے بولی

جاؤ ساز " وہ سنجیدگی سے بلند آواز میں بولا اور وہ منہ بسورتی ٹرائے روم میں چلی گی

اسنے ڈریس چینج کیا اور اتنی دیر ادھر ادھر دیکھتی رہی کہیں کوئی کیمرہ تو نہیں ارد گرد لیکن کچھ نہیں تھا
اتنی قیمتی لباس پہن کر اسکے حسن کو تو چار چاند لگ گئے وہ خود کو حیرانگی سے دیکھنے لگی اور باہر جاتے ہوئے

شرمندگی ہوئی

اسنے چادر لپیٹی اور باہر آئی

یہ سائز بہترین ہے آپ تو بہت حسین لگ رہی ہیں " وہ لڑکی مسکرائی جبکہ وہ کچھ نہیں بولی

چلیں سر کو دکھائیں

کیوں انھیں کیوں دیکھاؤ؟

وہ جلدی سے اندر جانے لگی مگر وہ لڑکی اسے عمر کے سامنے لے آئی

عمر گلاس سے گھونٹ اندر اتار کر اسکی صورت دیکھنے لگا

چادر ہٹاؤ " وہ ٹانگ پر ٹانگ چڑھائے بڑی نشیلی نظروں سے اسے دیکھنے لگا جو بے حد کنفیوز سر جھکائے

کھڑی تھی

بیوٹیفل "وہ جیسے نکھر گئی پہلے بھی کم حسین نہ تھی مگر لباس نے اسے سادہ کیا ہوا تھا اور اب تو وہ نگاہوں کو خیر کر دینے والی کوئی نازک سی اسپر الگ رہی تھی وہ بس چند لمحوں میں رونے لگتی اور وہ رو بھی پڑی

"

ہے وائے اریو کرائینگ "وہ جلدی سے اسکے نزدیک آیا

آپکی وجہ سے مجھے سب مردوں نے دیکھ لیا "وہ غصے سے بولی

اوہ تم مولانی ہو مجھے یہ یاد نہیں رہا "اسنے نور کے کان میں جھک کر کچھ کہا اور وہ سر ہلا کر آگے چلی گی اور چند ہی منٹوں وہ ایریا خالی ہو گیا کوئی سیلز مین کوئی سیلز گرل کیشیر یہاں تک کے کوئی نہیں تھا اس حصے میں --

وہ حیرانگی سے دیکھنے لگی تھی سب --

اب صرف تم اور میں -- کہو تو میں بھی دفع ہو جاؤں "وہ مسکرایا

پیاری ہی اتنی لگ رہی تھی پھر رونے لگ جاتی تھی وہ واقعی معصوم تھی اور عمر خیام کا پالا پڑتا ہی کب تھا ایسی لڑکیوں سے جن کے لیے ہر چیز ہی بہت قیمتی تھی

ن -- نہیں مجھے ڈر لگے گا "

او کے تو پھر او میں تمہیں شاپنگ کراتا ہوں

وہ اسے مختلف ڈریسز نکال نکال کر دیتا رہا اور اسے زبردستی چینجنگ روم میں بھیج دیتا۔

یہ ٹرائے کرو "اسنے ریڈ کلر کا ڈریس دیا

واؤ

10/10

یہ پہنو "پھر پریل دیا

ایمیزینگ "

واؤ خوبصورت بیوٹیفل

سازلال سرخ ہو چکی تھی

میں تھک گی ہوں "وہ تھکی تھکی سی اسے دیکھنے لگی

اوہ تو پھر چلو کہیں اور سے لیتے ہیں

نہیں بس اب گھر چلتے ہیں "

ارے ر کو بھلا اسے بھی شوپنگ کہتے ہیں گھنٹے میں تھک گی میں جب جب شاپنگ کرانے نکلتا تھا اپنی

گرل فرینڈز کو 24 ہارز وہ میرا تباہ کر دیتی تھیں خیر عمر خیام پیدا ہی تباہ ہونے کے لیے ہوا ہے "

وہ بتاتا ہوا اسے باہر لے جانے لگا

یہ یہ میں نے چیخ نہیں کیا "

وہ ڈریس پکڑ کر بولی

تو وہ کون سا بہت قیمتی ہے یہ اچھا لگ رہا ہے یہ ہی ٹھیک ہے "

میری چادر "وہ مڑی

میں دلاتا ہوں کیا بکواس چادر پہنے پھرتی ہو " اسنے وہیں پھینکی اسنے دوپٹہ اچھے سے لیا اور سرخ چہرے کے ساتھ اسکے پہلو سے لگی آگے بڑھ گی وہ اسے اتنی شاپنگ کراچکا تھا کہ وہ اتنے پیسوں پر دم سادھے ہوئے تھی جو اسپر خرچ ہو رہے تھے اگر کسی کو پتہ چل جاتا اسکی جان نکال دیتے وہ پہلی لڑکی تھی شاید جو شوہر کے پیسے خرچ ہونے پر تاپاتائی سے ڈر رہی تھی جبکہ وہ اس شاپنگ کے دوران کی بارروئی سر سے پاؤں تک اسے جیسے پل میں اسنے فرش سے عرش پر بیٹھا دیا اور پوری گاڑی ساز کے سامان سے بھر کر وہ گاڑی میں بیٹھا

اوہ " کچھ یاد آنے پر اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا

U also need your personal things right?

وہ بولا ساز نے اسے ساکت نظروں سے دیکھا

ای تھنک میں نے گارمنٹس کی شاپ دیکھی " اسکی بات ادھوری رہ گی اور ساز دروازے سے جا کر لگی وہ بے ہوش ہو گی تھی عمر نے ایک ای بر واچکا کرا سکی جانب دیکھا وہ دروازے کے ساتھ لگی تھی

Now who will tell me the size ?

وہ بولا جبکہ ایک نظر غور سے اسے دیکھا اپنی ہی کمینگی پر خود ہی کھل کر ہنسا اور گاڑی سے نکل گیا

کچھ دیر بعد وہ گاڑی میں بیٹھا اور شاپر پیچھے پھینک دیا اس میں بہت کچھ تھا جسے دیکھ کر ساز شاید ہی جاگ

پاتی کبھی ----

وہ گاڑی آگے بڑھالے گیا اسے بھوک بھی لگی تھی مگر ساز کی وجہ سے رک نہیں سکتا تھا وہ گاڑی گھر کی جانب لے گیا

ساز "اسنے پکارہ اور پانی کی بوتل سے پانی اسکے چہرے پر ڈالا وہ ہڑبڑا کراٹھی اور عمر کی جانب ایک نظر دیکھا وہ بالکل بھی اسکی آنکھوں میں نہیں دیکھ سکتی تھی وہ جلدی سے گاڑی سے نکل کر بھاگ گی یار میں ملازم ہوں تمہارا" وہ بھڑکا

اف "وہ مٹھیاں بھینچ کر وہ گاڑی سے اسکا سامان نکالنے لگا

اسنے سامان پھینکا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھا تو روم لاک دیکھا ساز "غصے سے جھلایا دروازہ کھولو"

ن۔۔ نہیں آپ آپ تایا جان کے کمرے میں سو جائیں "وہ اندر سے ہی کانپتے لہجے میں بولی یو "وہ مٹھیاں بھینچ گیا ای ایم ہنگری "وہ بھڑکا

ساز نے تو قسم کھالی تھی اب اسکے سامنے نہیں جائے گی عمر غصے سے دروازے کو دیکھتا پیچھے ہٹا وہ تو ڈھیٹ ہوگی تھی اسکا سامان اندر تھا اسکا بہت قیمتی سامان اندر تھا اگر نہ پیتا تو رہتا کیسے زندہ۔۔

اور ڈیڈ کاروم "وہ کوفت سے جھنجھلا گیا

میں سر سیلی دروازہ توڑ دوں گا" وہ دھمکانے لگا مگر اندر سے جواب نہیں آیا کافی دیر کوشش کے بعد وہ

تھک ہار کر ڈیڈ کے روم میں اہی گیا

بمشکل دو چار پائیوں ایک الماری لوہے کی اور ایک شیشہ لگا ہوا تھا اس کمرے میں وہ چار پائی پر لیٹ گیا
نرم گدے کا عادی تھا جب پی کر بلکل مدہوشی میں اس گدے پر گرتا تو وہ کسی ماں کے آغوش کی طرح
اسے خود میں سمیٹ لیتا اور اب چھرا اور اس سخت پلنگ پر اسکے غصے کا گراف بڑھتا جا رہا تھا بھڑک کر اٹھا
نہ ہی سے نیند آنی تھی اور نہ ہی سکون وہ باہر نکلا تبھی بدر بھی گھر میں داخل ہوا دونوں کا آمنہ سامنا ہو
ساز کہاں ہے "وہ عمر سے ہی سوال کر گیا

وہ باہر نکل گی تو میں اسے شوٹ کر دوں گا" وہ بھڑک کر بولا

کیا بد تمیزی ہے "بدر ذرا غصے سے بولا

اپنی بہن سے کہو میرے کمرے سے باہر نکلے "عمر نے بھڑک کر کہا

کیا تمہیں کمرے سے نکال دیا ساز نے؟ بدر حیران تھا

تو تمہیں کیا لگتا ہے مجھے بہت شوق ہے اس گھر میں پھیرنے کا "وہ پٹاخ پٹاخ جواب دے رہا تھا

بدر کو ہنسی آگئی

ہا ہا بہت ہنسنے کی بات تھی "عمر نے دانت پیس کر دیکھا تو وہ شانے اچکا گیا اور آگے بڑھنے لگا

بدر سر سیلی میرا دماغ خراب ہو رہا ہے "اسکے لہجے کی سنجیدگی پر وہ گھیرہ سانس بھر گیا اور اوپر کمرے کی

جانب بڑھا

ساز بچے باہر آؤ کیا حرکت ہے یہ روم لاک کیوں کیا ہے " بدر نے نرمی سے کہا۔
ساز اندر بدر کی آواز سن کر اور شرمندہ ہوگی

ساز چندہ " دروازہ کھلا اور چہرہ جھکائے وہ شرمندگی سے باہر نکلی
عمر اسے پیچھے کھڑا گھور رہا تھا جبکہ ساز کی نگاہ اٹھ ہی نہیں پار ہی تھی
غلط بات تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا " بدر نے کہا تو وہ رونے لگی
سوری بھائی "

اپنے پاس رکھو یہ سوری اور آئندہ ایسا ہو انہ کھینچ کر مارو گا " وہ جھڑک کر بولتا اندر چلا گیا اور دروازہ کھینچ
کر مارا۔

بدر نے گھیرہ سانس لیا

کیوں کیا تم نے ایسا تم جانتی ہو وہ نشے کا عادی کا ہے اسی وجہ سے زیادہ چیڑ رہا ہے ایسے لوگ اپنی ضرورت
پوری کیے بنا نہیں رہ پاتے " وہ اسکا گال تھپتھپا کر چلا گیا جبکہ ساز نے مڑ کر دروازے کی جانب دیکھا اور
خود بھی پرانے کمرے میں اگی

بار بار اسکے الفاظ کانوں میں گونج رہے تھے اسے بھوک لگی تھی اب وہ بس پیتا رہے گا

اسنے اپنی بات پوری کی اسے اتنی ساری شاپنگ کروائی اور نہ اسنے اسے پہلے کھانا دیا اور نہ ہی اب۔۔۔

معلوم نہیں وہ اسکے ساتھ اتنی بد تمیزی کیوں کر رہی تھی اسے آج خود پر بہت افسوس ہوا تھا

اگلے دن اسنے بدر کے لیے ناشتہ بنایا اور دونوں بہن بھائی نے سکون سے ناشتہ کیا
تمہارے لیے اور امی کے لیے ایک سر پرانز ہے میرے پاس "بدر خوش تھا کافی
واؤبتائیں کیا" وہ خوشی سے چہکی

نہ نہ ابھی نہیں بس کچھ چیزیں مکمل ہو جائیں اسکے بعد بتاؤ گا "وہ مسکرایا جبکہ ساز نے سر ہلایا
آپکو پتہ ہے بھائی مجھے سر پرانز بہت پسند ہیں "وہ جوش سے بچوں کی طرح اچھل رہی تھی جبکہ بدر ہنسنے لگا
ای نو گڑیا "وہ اسے پیار سے دیکھتا بولا

یہ ساری شاپنگ عمر کی ہے "اسنے بھرے ہوئے صوفوں کو دیکھا
ساز نے سر جھکا لیا

ا۔ اگر میں آپکو بتاؤ یہ۔۔ یہ عمر نے مجھے دلای ہے تو "وہ جیسے مجرموں کی طرح بولی اور بدر نے منہ سے
پانی ہی باہر اگیا

کیا "وہ دنگ تھا

ساز نم آنکھوں سے سر ہلاگی

بھائی مجھے کچھ بھی نہیں لینا تھا انھوں نے دلادیا "وہ جلدی سے اپنی صفائی دیتی بولی

یہ سب تمہیں عمر نے دلایا ہے "وہ اٹھ کر ان کیریز کے پاس آیا جن پر بڑا بڑا ماریا بی لکرم بونینزہ اور بھی

بہت برینڈز تھے

ساز پیچھے انگلیاں چٹخا رہی تھی

بدر نے بس کیریز دیکھی اندر کیا تھا اسے نہیں دیکھا

اور تم نے رات اسے کمرے سے ہی باہر کر دیا "اچانک جیسے اسکے دل کو بہت ساری خوشیاں ملی تھی یہ

سب دیکھ کر اور دل سے دعا کی اسکی بہن کی ہر خواہش مکمل ہو۔۔۔

وہ میں گھبراگی تھی "

وہ شوہر ہے تمہارا اگر اسے تمہارے ساتھ اچھا بیسیو کیا تھا تو تم نے اسکے ساتھ بہت بد تمیزی کی ہے اور

اسے ٹھیک غصہ آیا ہے تم پر " وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر بولا

ساز سر جھکائے کھڑی رہی

بدر آگے بڑھا اور اسکے شانے پر ہاتھ رکھا

مجھے بہت خوشی ہے "

اپکو غصہ نہیں آیا میں انکے ساتھ گی "

ارے پگلی شوہر ہے تمہارا " وہ ہنسا

مگر آپ بھائی ہیں " اسکا آنسو گیرہ

شوہر کے زندگی میں آتے ہی دوسرے ہر فرد کی اہمیت ختم ہو جاتی ہے " اسنے کہا تو ساز اسکی شکل دیکھنے

لگی

وہ اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے چلا گیا

میں شاید لیٹ آؤاؤ کے کھانا انا کھا لینا سکون کے دن ہیں انجوائے کرو" وہ کہہ کر اپنی بائیک پر سوار ہوا اور چلا گیا

ساز جبکہ اسکی گفتگو کو سوچتی رہ گی اُسنے اب تک ان چیزوں کو ہاتھ نہیں لگایا تھا ڈر لگ رہا تھا عجیب سا پہلے کبھی کسی نے اتنی اہمیت نہیں تھی

کسی نے پوچھا بھی نہیں تھا یہ کہنا زیادہ مناسب ہے کسی کو یاد ہی نہیں تھا کہ وہ کسی خوشی کی حقدار ہے اسنے کل بہت غلط کیا تھا وہ شرمندہ تھی

وہ کیریز اسنے پھر بھی نہیں اٹھائیں اور وہ برتن دھونے میں اور باقی کاموں میں لگ گی فارغ ہو کر بیٹھی اسنے گھڑی کی جانب دیکھا دن چڑھ گیا تھا اب تو وہ کھانا بنانے کا سوچ رہی تھی 2 بجے کے قریب کا وقت تھا وہ اٹھا نہیں تھا

لیکن وہ کیوں سوچ رہی تھی وہ اٹھی اور آج پلاؤ کھانے کا دل تھا تو پلاؤ بنانے لگی سکون سے جبکہ اسے کچھ دیر بعد احساس ہوا کوئی سیڑھیاں اتر رہا ہے

وہ دروازے کی سمت دیکھنے لگی

عمر تھا موڈ آف تھا کچن میں آیا اور فریزر کھول کیا

اس سے بات نہیں کی تھی

ساز اسے ہی دیکھ رہی تھی چور چور نگاہوں سے۔۔۔

اسنے دہی لی اور اسے باول میں ڈال کر بڑے بڑے چمچ لیے

اور کچھ دیر شیف کو پکڑے کھڑا رہا اور پھر جیسے مکمل ہوش میں آیا تھا
مڑ کر دیکھا وہ اسے ہی دیکھ رہی تھی ساز ایک دم سیدھی ہو گئی
عمر نے انڈے نکالے اور پین رکھ دیا دوسرے چولہے پر۔۔۔
خود ہی بنانے لگا ساز کو شرمندگی کا احساس شدت سے ہوا
م۔۔۔ میں بنا دیتی ہوں "

نو تھینکس۔۔۔ فوراً جو ب دیا اور آملیٹ بنانے لگا

ساز نے اسکی جانب دیکھا چہرہ سنجیدہ تھا

وہ ناراض تھا اسے سوری کرنی چاہیے تھی

وہ الفاظ جمع کرنے لگی تھی معذرت کے لیے عمر نے اسکی مڑتی انگلیوں کو دیکھا اور سر جھٹکا

مجھ سے معذرت مت کرنا " وہ پہلے ہی ٹوک گیا

میری غلطی تھی۔۔۔

میں غلطیاں نہیں کرتا " اچانک اسنے پین پھینک کر مارا

ساز کا جیسے دم سا نکل گیا

I just hate sorries do you mean that this blady bullshit

۔۔۔۔word

"وہ پھنکارہ

ساز کے گالوں پر آنسو بہنے لگے اس سے ایسی بھی کیا خطا ہوگی تھی کہ وہ اس طرح کا رویہ دیتا وہ سانس
رو کے آنسوؤں سے لبریز آنکھوں سے اسے دیکھتی پلکیں جھکتی اٹھتی

سوری "غصے سے وہ باہر نکل گیا اور لانچ میں بیٹھ گیا

اندر وہ دل پر ہاتھ رکھے بیٹھتی چلی گی آج تک بہت مار بھی کھائی تھی ڈانٹ بھی کھائی تھی لیکن ایسی نہیں

جبکہ عمر سر تھام گیا

موبائل نکالا اور ایک نمبر ڈائل کیا

دوسری طرف سے کال جیسے لمہوں میں اٹھائی گی

عمر خیام "وہ بس اتنا ہی بولا

حکم کرو"

مجھے رولز رو کی چاہیے "وہ واقعی حکم دیتا تھا

مل جائے گی "آگے سے ہمیشہ ایسا ہی جواب آتا تھا

اور کچھ؟

کب ملے گی

بس کل صبح"

آج رات۔۔۔ آگے سے ہونے کی آواز پر وہ بچوں کی طرح آنکھیں گھما گیا۔

آج رات مل جائے گی"

آپ میری کسی بات سے انکار کیوں نہیں کرتے " وہ چیڑ گیا
تمہیں انکار پسند نہیں آئے گا نہ "

تو اسکا مطلب یہ تو نہیں ساری باتیں مان لی جائیں "
بس مجھ سے انکار ہوتا بھی نہیں تمہیں۔۔۔ تم نے میرا موڈ فریش کر دیا "
میں آپکی بیوی نہیں ہوں "

لیکن تم میرے لیے دنیا میں سب سے قیمتی ہو "
کیوں " وہ پھر چیڑ گیا

اب اس کیوں کا جواب تو میں نے کبھی دیا ہی نہیں " عمر چپ ہو گیا
غصہ کیوں ہو "

وہ سمجھ گیا

ای ہیڈ آبیڈ ڈریم "

میں دیکھنا ہی نہیں چاہتا اپنی ماں کو پھر وہ میرے خواب میں آکر کیوں مجھے ٹیز کرتی ہیں " وہ شعلے کی طرح
بھڑکا۔

ٹیبل کولات دے کر ماری ساز سن سکتی تھی یعنی یہ بات تھی جو اسپرزلزلہ اترتا تھا
دوسری طرف خاموشی تھی۔

ای ہیٹ ہر ای جسٹ ہیٹ "

او کے ٹیک ایٹ ایزی "وہ بولا

نودس ازناٹ ایزی "وہ چلایا

عمریار فورگیٹ اباوٹ دیز آل شیٹس "وہ بولا جبکہ عمر نے اپنی سرخ آنکھیں صاف کیں
کم اون یار یو آرسو بریو "

ای ایم ناٹ مجھے میری گاڑی چاہیے بس "

افکورس رات تک تمہارے پاس ہوگی تم نے ٹینشن نہیں لینی "وہ بولا وہ سر ہلا گیا۔

ابے یار تمہارے سر کو میں تو نہیں دیکھ رہا منہ سے بول "

او کے "وہ سنجیدگی سے بولا

اور کچھ "

برینڈی کانوٹیسٹ آیا ہے بٹ ابھی امریکہ میں ہے مجھے وہ بھی چاہیے "وہ منہ بنا کر بولا

ایک تنگڑی سی گالی دوسری طرف سے پڑی تھی اور وہ قہقہہ لگا کر ہنسا

مجھے دونوں چیزیں چاہیے "

مل جائیں گی بٹ خوش رہو "

تھینکس "وہ مسکرا دیا اور فون بند کیا

فون بند کیا۔۔۔۔

معلوم نہیں یہ رشتہ کب سے تھا لیکن بہت اچھا تھا

عمر کو ذہنی اذیت سے نکال دیتا تھا وہ اٹھا اور اچانک اسکی نگاہ ان بیگز پر گی

پھر یاد آیا کہ وہ اپنا غصہ اندر اتار کر باہر نکلا تھا وہ کچن میں آیا

وہ کیبنیٹ سے ٹیک لگائے بیٹھی تھی رور ہی تھی اور اسکا وجود واضح کپکپاہٹ میں تھا

وہ گھیرہ سانس بھرتا اسکے نزدیک اگیا

ہے "اسنے اسے بنا چھوئے پکارہ

ساز کو اسکا چھونا پسند بھی نہیں تھا عمر نے محسوس کی تھی یہ بات۔۔۔ وہ جھٹکے سے سراٹھا گی

بڑی بڑی آنکھوں میں ایک سمندر سا تھا پسینے سے چہرے پر چپکے بال اور اسکی خوفزدہ نظریں۔۔۔ وہ

باکمال حسن رکھتی تھی اور رنگت تو ایسی تھی کہ جیسے اسکے گالوں میں رس گولوں سارس ہو ایک دم اسنے

اسکے چہرے سے نگاہ پھیری وہ کچھ زیادہ ہی سوچ رہا تھا

آپ کو کچھ بچ۔۔ چاہیے "

میں میں ناشتہ بنا دیتی ہوں " وہ جلدی سے اٹھی

عمر نے دیکھا اسکے پاؤں سرخ ہو رہے تھے اور جیسے منظر دماغ میں گھوما

وہ پین اسکا آئل ساز کے پاؤں پر گیرا تھا " وہ ایک دم جیسے پریشان سا ہوتا اسکے نزدیک ہوا

وہ چل بھی لڑکھڑا کر رہی تھی

تمہارے پاؤں جل گئے ہیں "اسکے لہجے میں فکر تھی

ساز نے جھک کر اپنے پاؤں کو دیکھا کیا واقعی ایسا تھا گورے گورے پاؤں بالکل سرخ تھے

وہ جیسے بے نیاز تھی اس بات سے جیسے یہ سب تو ہوتا ہی رہا ہے

وہ پین تمہارے پاؤں پر گیر اتھا "وہ جھکا اسکے پاؤں کو چھوا ساز جھٹکے سے دور ہوئی عمر نے ہاتھ کھینچ لیا

وہ کچھ نہیں بولی اپنا گال صاف کیا

آپ باہر بیٹھ جائیں میں لے لے آتی ہوں ناشتہ "

ایم سوری "اچانک ہی شرمندگی سے اس نے جیسے کہا ساز اسے دیکھتی رہ گئی

ایم ریلی سوری میں تمہیں ہرٹ نہیں کرنا چاہتا تھا "

وہ بولا ساز کو کسی نے پہلی بار غلطی پر معذرت کی تھی

وہ ابھی کچھ دیر پہلے کے اسکے الفاظ سوچنے لگی

وہ تو غلطیاں کرتا ہی نہیں تھا "وہ نظریں پھیر گئی

اپنے آپ انداز میں ناراضگی آگئی

آپ غلطیاں تو نہیں کرتے "اس نے کہا اور شیلف پر گیرہ آئل صاف کرنے لگی جبکہ وہ لب دبا گیا

ہاں نہیں کرتا۔۔ لیکن بے دھیانی میں ہوئی ہے یہ تبھی معافی مانگ رہا ہوں اور میں واقعی تمہیں ہرٹ

نہیں کرنا چاہوں گا "وہ اسکی جھکی جھکی پلکوں کو دیکھنے لگا

اس بات سے کوئی فرق نہیں پڑتا یہاں بہت سارے لوگ ایسا ہی کرتے ہیں آپکی والدہ آپکی بہن اور
آپکے والد بھی

کوئی پلٹ کر مجھ سے تکلیف کتنی ہوئی سوال نہیں کرتا تبھی یہ ٹھنڈا تیل مجھ پر گیرا مجھے احساس نہیں ہوا
اپ شرمندہ نہ ہوں میں یہ سب روز برداشت کرتی ہوں " وہ سنجیدگی سے بولی اور آگے بڑھ کر فرائی
پین جوز مین پر پڑا تھا اٹھالیا
عمر خاموشی سے اسے دیکھنے لگا۔

تمہیں میں نے پہلے بھی کہا تھا کہ وہ میری ماں نہیں ہے "
تو اور کون ہیں "

تمہاری تائی " وہ بولا اور حسب عادت شیلف پر چڑھ گیا
بہت شکر یہ بتانے کے لیے " وہ چیڑگی "

اچھا تو ناراض ہو تم مجھ سے " وہ اسکی صورت تنکنے لگا

سازنے حیرانگی سے اسکی شکل دیکھی

میں کبھی کسی سے ناراض نہیں ہوئی " اسکی آنکھوں میں حیرانگی تھی

بڑی بڑی آنکھوں والی پری تم ناراض ہو جاؤ میں منالوں گا " وہ سرخ سی ہوئی جبکہ وہ مسکرایا

اچھا چلو اپنے پاؤں پر کچھ لگا لو "

نہیں میں ٹھیک ہوں " وہ جھجھکتے ہوئے بولی

عمر خاموش ہو گیا

خاموشی سے اسے دیکھنے لگا جس کے چہرے پر اسکے دیکھنے سے ہی پسینہ پھوٹنے لگا تھا وہ ہنس دیا
تم ناشتہ لے کر آؤ میں اونٹمنٹ منگواتا ہوں کبھی کھڑے کھڑے پگھل جاؤ"

وہ سر نفی میں ہلاتا باہر نکل گیا جبکہ ساز کا چہرہ سرخی بکھیر رہا تھا اسنے اپنے چہرے پر ہاتھ رکھا اور گھیرے
گھیرے سانس لینے لگی

اپنے پاؤں دیکھے۔۔ ٹھیک تو تھے جبکہ سرخ تھے مگر ہمیشہ اتنی سرد مہری اور بے حسی سہی تھی کہ اسکی
توجہ نے عجیب ہی احساس میں مبتلا کر دیا
وہ کنفیوز سی تھی

ساز "اسکے پکارنے پر ایک دم دل دھڑکا
یہ سب کیا ہو رہا تھا

باہر آؤ تم بھی بت بن جاتی ہو " اسنے اونٹمنٹ تلاش کر ہی لی تھی
اگر شرابی کے ہاتھوں سے لگوانی ہے تو حاضر ہوں ورنہ لگالو " وہ شانے اچکا کر بولا
ن۔۔۔ نہیں " اسنے اونٹمنٹ لی اور خود ہی لگالی

جزاک اللہ! " اسنے کہا عمر نے اسے غور سے دیکھا مسکرایا اور شانے اچکا کر اوپر کی سمت چلا گیا
پیچھے ساز اپنے پاؤں کی انگلیاں ہلانے لگی
لبوں پر مسکراہٹ تھی

رات گئے اداسی سے اکیلے گھر میں وہ صوفے پر بیٹھی پلکیں جھپکا جھپکا کر بوریت کے احساس سے اب
رونے کو تھی

عمر کب گھر سے چلا گیا تھا اسے خبر نہیں تھی

اسکے پاؤں اب ٹھیک تھے کھانا بھی بنایا تھا اسنے مگر اسنے نہیں کھایا تھا کیونکہ وہ گھر پر تھا ہی نہیں نہ ہی بدر
بھائی اب تک آئے تھے اسے امی کی یادار ہی تھی ٹھیک تھا باقی سب بھی اسے تنگ کرتے تھے زچ
کرتے تھے لیکن گھر میں چلنے پھرتے تو تھے سارے کام بھی جلدی جلدی ہو جاتے تھے وہ بہت بوریت
محسوس کر رہی تھی۔

اداسی سے رونے لگی اسکے گالوں پر آنسو بہنے لگے آج اسنے اپنی شاپنگ بھی الماری میں لگالی تھی اور جتنی
خوش وہ شاپنگ کو لے کر تھی اتنا ہی اب اداس ہو چکی تھی کیونکہ اسکے ارد گرد تو کوئی بھی نہیں تھا
اسے اندازا ہوا تھا انسان چیزوں سے ایک حد تک خوش ہوتا ہے لیکن اصل خوشیاں تو انسان کو انسان سے
ہی میسر آتی ہیں وہ سوچنے لگی

اسنے گھڑی کی جانب دیکھا رات کے گیارہ بج رہے تھے وہ کب سے ایسے ہی منہ اٹھا کر بیٹھی تھی اب
رونے لگ گئی تھی بدر نے کہا تھا وہ دیر سے آئے گا

اور چند ہمدردی کے الفاظ یہ تو نہیں ثابت کرتے عمر کو اسکی پرواہ ہے چار دن بھی بمشکل وہ ایک دوسرے
کو جانتے تھے وہ ایک لمھے کے لیے اسے سوچنے لگی

کافی مختلف تھا لیکن بہت شراب پیتا تھا کتنی گندی عادت تھی یہ حرام پی کر کوئی انسان سکون میں کیسے رہ سکتا ہے

پھر لڑکیوں سے تعلقات اور ہاں اسے یاد آیا وہ نور اسنے کہ تھا وہ اسکی گرل فرینڈ ہے وہ مجھ سی گی کتنی عام باتیں تھیں یہ اسکے لیے "وہ استغفار کا ورد کرنے لگی

اور معلوم نہیں کب اسکی صوفے پر ہی آنکھ لگ گی

اسکی آنکھ کسی کھٹکے پر کھلی تو اپنے ارد گرد اتنا اندھیرہ پا کر جھٹکے سے اٹھ بیٹھی

امی "بے ساختہ خوفزدہ ہو کر لبوں سے نکلا

ام۔۔ امی "وہ اٹھ گی اُسنے چیزیں ٹٹولی نیند سے یوں ایک دم جاگنے پر اتنا اندھیرا اسکے دل پر وحشت کرنے

لگا

باہر سے ٹھنڈی بخ ہو اور ہی تھی اسے جھر جھری سی آئی

ل۔۔ لائٹ چلی گی "وہ ایک دم سوچنے لگی وہ تو اپنی ماں کے پہلو سے لگ جاتی تھی جب ایسا کچھ ہوتا تھا

وہ جلدی سے بھاگ کر لون میں اگی کیونکہ لون میں ہی کچھ چاند کی روشنی تھی

بدر بھائی "وہ رونے لگی

امی "اور اسکی سسکیاں لون میں گونجنے لگیں اچانک ایک سایہ سا گھر کی دیوار پھلانگتا ہوا دیکھا تو اسکی

آنکھیں پھیل گئیں

بچ۔۔۔ چور "ذہن میں پہلا خیال کندہ

بچ۔۔۔ چور "وہ جیسے حق و دقت تھی وہ سایہ گھر کے اندر کود چکا تھا ساز پلٹی پیچھے بھاگی
وہ کیا کرے چور۔۔۔ چور اسے لے جائے گا اور ایسے حالت میں لڑکی کی عزت اسکا چھوٹا سادماغ بڑی
تیزی سے بھاگ رہا تھا اسنے لون میں پڑے ڈنڈے اٹھائے
وہ چور ڈوبتے ہوئے قدموں سے اندر کی جانب بڑھ رہا تھا
کہ ساز نے اسے ڈنڈے کھینچ کھینچ کر مارے اتنے مارے اتنے مارے کہ عمر کا سارا نشہ ہوا ہو گیا
وہ کراہ اٹھا چلانے لگا

میں تمہیں جان سے مار دوں گی اکیلے لڑکی کو دیکھ کر گھر میں کود رہے ہو
تمہیں پتہ بھی ہے میں۔۔۔ میں کون ہوں "

م۔ میں کون ہوں "وہ خود ہی سوچ میں پڑ گئی، لیکن یہ بات سوچنے کا وقت تھا بھلا اسنے پھر ڈنڈے مارے
ساز "عمر دھاڑا اور ایک دم لائٹ بھی اگی
ساز کا ہاتھ ہوا میں معلق رہ گیا

اہ "وہ اپنا بازو سہلاتے ہوئے لون میں ہی چت لیٹ گیا اور آنکھیں بند کر لیں جیسے سانس بھی نہ لے رہا
ہو

ساز نے فوراً ڈنڈا پھینکا

یا خدا یا "وہ ایک دم دور ہوئی

لیکن عمر کے وجود میں حرکت بھی نہیں ہوئی تھی

دوسری طرف ساز کی بھکلائی ہوئی صورت وہ پریشانی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی
س۔۔۔ سنیے سنیے اچھو کیا ہوا ہے "ڈنڈوں سے اچھی خاصی اسکی چھتر پریڈ کر کے سوال کی معصومیت پر
انتہا تھی

سنیے آپ آپ ایسے کیوں لیٹ گئے ہیں "وہ رونے کو تیار تھی
عمر خیام تو دم ایسے کھینچ گیا جیسے بلکل ہی مر گیا ہو ساز اسکے پاس بیٹھ گی
آپ۔۔ آپ مر گئے ہیں "وہ بھرائے ہوئے ڈمگاتے لہجے میں بولنے لگی وہ نشے میں بھی اپنی ہنسی ضبط کر
گیا

آپ کیسے مر گئے ڈنڈوں سے کون مرتا ہے آپ چوروں کی طرح آئے ہیں
آپکی موت میں میرا کوئی قصور نہیں ہے "وہ بولی جبکہ فاصلہ اب بھی برقرار تھا
لیکن میرے مرنے پر تم بیوہ ہو جاؤ گی چار مہینے گزارنے پڑیں گے عدت میں کیوں مارنا چاہتی ہو بھلا تم
مجھے "وہ اپنا بازو سہلاتا بولا جبکہ ساز نے جلدی سے اسے دیکھا
آپ ٹھیک ہیں "

ہاں بھئی ہڈیاں توڑ کر پوچھ رہی ہو ٹھیک ہوں ہٹو اب یہاں سے "وہ اٹھ کر بیٹھ گیا لون میں ہوا
خوبصورت چل رہی تھی

اچانک اسکے سیل پر ایک مسیج آیا اور اسنے جوش سے۔۔
یس "کیا جیسے کسی بات کی خوشی اسے ملی ہو ساز اسے دیکھنے لگی

اوہ یس۔۔۔ وہ اٹھا اور ایک تیز گاڑی کی آواز جو ساز کے دل کو ڈگمگادیتی تھی ہارن دینے لگی عمر نے
دروازہ کھولا اور ایک ڈرائیور اور نہایت مہنگی گاڑی جسے دیکھ کر ساز کو چکر آنے لگے دیکھ کر وہ تو دروازہ
ہی تھام گئی

اوہ یس تھینکس برو" وہ چابی لیتا جلدی سے اپنی گاڑی میں سوار ہوا
تھینکس تھینکس "کال اٹینڈ کرتے ہی وہ بولا جبکہ دوسری طرف اسکے اتنے خوش ہونے پر جیسے سکون
سا کسی کے اندر اتر اٹھا

ایم ایویس دیر ٹو گیا یو بیسٹ ٹائم " وہ بولا
عمر مسکرایا

انجوائے کرو" کہہ کر کال ڈسکنیکٹ کر دی
عمر نے گاڑی کو اندر باہر اوپر نیچے دیکھا اور گاڑی سٹارٹ کر لی
ای ڈونٹ وائٹ ڈرائیور یو مے گوناو" وہ سنجیدگی سے بولا تو ڈرائیور سر ہلا کر سے کاغذات تھماتے چلا گیا
جبکہ عمر کافی خوش دیکھائی دے رہا تھا

سازا سے ایک عام سی لڑکی کی طرح جھانک کر دیکھ رہی تھی
کسی انسان کے لیے خوشیاں کتنی سستی ہوتی ہیں وہ جانتی نہیں تھی اسنے کس سے بات کی تھی لیکن وہ جو
بھی تھا اسکی خواہش کو کتنی آسانی سے لمہوں میں پورا کر گیا تھا
اسنے حسرت سے دیکھا اور ہلکا سا مسکرائی اور پلٹ گئی

ہے بیوی "وہ کھڑکی میں سے جھانکا

وہ مڑی۔۔۔

اجاوا بھی نہیں بیوہ کروگا تمہیں۔۔۔ تمہیں اپنے خوابوں کی سیر کراتا ہوں "وہ بولا

جبکہ سازنے دروازے بند کئے

مگر رات بہت ہو گئی ہے اتنی رات کو تو مجھے گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں ہے "وہ ادا سی سے بولی

تم پر پابندی کس نے لگائی ہے "وہ گاڑی کی کھڑکی سے جھانک کر بولا

تایاجان نے "وہ بولی

بھار میں گیا تمہارا تایا میں نے سنا ہے شوہر کے حقوق بیوی پر بہت ہوتے ہیں میں تمہیں کہتا ہوں آج
جہاں تمہارا دل کرے جاؤ اور جو تم سے کچھ کہے مجھے بتانا "وہ جانتی تھی وہ خوشی میں بہک رہا ہے بھلا ایسا

بھی ہوتا ہے حکمران یہاں تایاجان تھے

آپ خوش ہیں "

میں سریس ہوں "وہ سنجیدگی سے دیکھنے لگا

یہ ہی بات تایاجان کی آنکھوں میں دیکھ کر کہہ سکتے ہیں "معلوم نہیں وہ اس سے اتنی جراح اتنی بحث

کیوں کرتی تھی جبکہ اسکی عادت نہیں تھی یہ۔۔۔

وہ کسی کے آگے نہیں بولتی تھی اور اسکے آگے زبان اپنے آپ کھل جاتی تھی شاید اسنے خود سے اسے

فری سا کر لیا تھا

تم میرا موڈ خراب کر رہی ہو" وہ سنجیدگی سے بولا۔۔

تبھی وہاں عمر کی بائیک بھی آگئی عمر نے ان دونوں کو دیکھا ساز گھبراگئی پیچھے ہوئی۔۔

بدر خاموشی سے اندرا گیا

بھائی ایم سوری "وہ جلدی سے اسکا بازو تھام بولی

کس بات کا بھی" وہ اسکی جانب دیکھنے لگا یہ بات عمر کو بڑی طرح کھلی تھی اور اس شدت سے چبھن تھی

کہ وہ گاڑی میں بیٹھا ان دونوں کو ہی دیکھ رہا تھا

آنکھوں میں سرد تاثر تھا وہ اپنے بھائی سے بات کر رہی تھی

ساز نے بتایا کہ عمر سے اس وقت باہر لے جانا چاہتا ہے

جس پر بدر نے شانے اچکائے تمہارا شوہر ہے میں نے کہا ہے نہ پہلا حق اسکا ہے تم پر" اسنے ساز کو سمجھایا

دیکھو تمہارے خواب تھے نہ یہ" بدر نے اسے کہا تو وہ سانس کھینچ گئی

مگر تاجا جان"

یہ انھیں کی اولاد ہے ساز اور اگر گھر میں کوئی اب سے ٹکڑے لے سکتا ہے وہ صرف عمر ہے عمر خیام خود ہی

لے سکتا ہے تم مت گھبراؤ" اسنے کہا ساز کے دل کو کچھ ہمت ہوئی وہ پلٹی

عمر سے نگاہ ملی اور ساز اس سے پہلے باہر نکلتی عمر گاڑی آگے لے گیا۔

ایک دم ساز کو منہ سا اترا

بدر سمجھ گیا تھا بھلے وہ ان لوگوں کے ساتھ ان لوگوں نہیں تھا لیکن پوری پوری انار کھتا تھا۔۔ ایسا ہی ہونا تھا

سازنے شرمندگی سے مڑ کر بھائی کو دیکھا
تم جب اسے اہمیت نہیں دو گی تو وہ پھر عمر خیام ہے "
بدر کی بات پر وہ سر جھکا گی اور بدر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا اور اسے اندر لے آیا وہ اسے بہت کچھ سمجھا
رہا تھا

شاہنواز نے مسکرا کر سامنے دیکھا
ایزہ نے اسکے آگے کھانا رکھا تھا اسکے چہرے پر سنجیدگی چھا گی
تمھاری طبیعت ٹھیک ہے " وہ بولا لہجہ سنجیدہ تھا
ج۔۔ جی " اسنے کہا تو شاہنواز سر ہلا گیا
ایزہ اسکے سامنے ہی کھڑی تھی اسنے ہاتھ روک کر اسکی جانب دیکھا
وہ " وہ پریشان سی ہوئی
اسکایوں دیکھنا بھی تو عام بات نہیں تھی
کیا؟ وہ رک گیا
وہ۔۔۔ میں "

وہ کیا ر مشہ آپی صبح اسکتی ہیں " وہ بہت مشکل سے بول پائی تھی
شاہنواز نے چونک کر اسے دیکھا

کیوں "اسکا سوال یقینی تھا

وہ۔۔" اسکے پاس کوئی بات نہیں

اگر ان لفظوں کے علاوہ کچھ بولو گی تو مجھے سمجھ جائے گا" وہ سنجیدگی سے بولا

شاہ وہ مجھے ان سے با۔۔ باتیں کرنی ہیں "وہ اہستگی سے بولی اور بات آدھی ہی چھوڑ دی

شاہنواز نے کھانا چھوڑا اسے گھور کر دیکھنے لگا ٹانگ پر ٹانگ چڑھالی

اچھا تم بولتی بھی ہو "اسکا طنز ایزہ کی پیشانی پر پسینہ بکھیر گیا۔

او کے بتاؤ کیا بات کرنی ہے "وہ کہہ کر پشیمانی تھی

سانس حلق میں اتارا

بولو بولو شاہنواز آج سے جب میں کھانا کھو گا تم صرف بولو گی

اور یاد رکھنا میری بات کو "وہ بولا ایزہ کے ہاتھ کانپنے لگے۔

بولو "سنجیدگی سے اسنے کہا

میں کیا بولوں "اسکا لہجہ بھیگ سا گیا

ایک ہی شخص ملا تھا جس سے وہ بات کر سکتی تھی اور شاہنواز کو وہ بھی پسند نہیں آیا تھا

وہی جو رمشہ سے کرنی ہے تم نے بات کرو "وہ بولا ساتھ کھانے بھی لگا۔

ایزہ کا دل کیا کہہ دے کہ وہ نہایت برا آدمی ہے "

لیکن ہمت لاتے لاتے وہ مرنہ جاتی

بولو "ٹیل پر ہاتھ مارتا وہ بولا جبکہ ایزہ ایکدم سیدھی ہوئی اسکی آنکھوں میں آنسو تھے
شوہر میں ہوں تمہارا مشہ نہیں۔۔۔۔

بات کرنی ہے یہ کچھ بھی کرنا ہے اس سے کرو جس کا تم پر حق ہے اور تمہارے سارے حقوق میری اس
مٹھی میں ہیں " اسنے ذرا گھور کر دیکھا

ایزہ آنکھ بھی نہ اٹھا سکی

کرو بات اب " وہ باضد تھا

میں معافی چاہتی ہوں آئندہ اسی بات نہیں کروں گی " وہ سر جھکا کر بولی

لیکن میں تمہیں معاف کر ہی نہیں سکتا یہ خیال آیا ہے تو یقیناً تمہارے پاس باتیں بھی ہوں گی "

لیکن میں آپ سے کیسے کر سکتی ہوں " وہ بے ساختہ رو پڑی

رونے دھونے والی عورتیں مجھے زہر لگتی ہیں ایزہ شاہ " وہ ناگواری سے بولا

ایزہ نے آنسو پی لیے چپ ہو گئی

ایسی کیا بات ہے جو مجھ سے نہیں کر سکتی؟ وہ گھورنے لگا

اور یہ ریشہ سے اتنے مراسم کیوں بڑھے تمہارے " ایزہ نگاہیں جھکائے بیٹھی تھی

اب تم مجھے غصہ دلارہی ہو " یعنی اس سے پہلے وہ نارمل تھا

ایزہ کو لگا اسکی دل پھٹ جائے گا

اسنے نگاہیں اٹھائیں

آپ دنیا کے سب سے برے انسان ہیں نہایت برے اور نہایت انا پرست گھمنڈ اور مغرور اور آپ
انسان کو انسان نہیں سمجھتے آپ جانور سمجھتے ہیں آپ کا دل کرتا ہے آپ مجھے جان سے مار دوں لیکن آپ
مجھے سسک سسکی کر ماریں گے آپ نے کہا تھا
آپ مجھے ابھی نہیں ماریں گے
مجھے اب سمجھ آئی آپ کی بات کا مطلب۔۔۔۔

آپ مجھے بہت برے لگتے ہیں بہت برے اور بہت زیادہ برے شاہنواز نہایت برے انسان ہیں آپ "
ایک سانس میں وہ چلا اٹھی
شاہنواز ہونٹوں پر مٹھی رکھے ایک ٹک اسے دیکھنے لگا
اسکی آنکھوں میں واضح حیرانگی تھی
ایزہ ایک دم ہی جیسے ہوش میں امی سر جھکا گی نگاہ جھکا گی۔
یا اللہ یہ اسنے کیا کیا تھا وہ کیسے اپنا کنٹرول کھو گی تھی
یہ یہ سب کیسے ہوا؟

وہ اب بھی خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا اور ایزہ کو لگا وہ یہیں بے ہوش ہو جائے گی اور وہ اپنی بکواس پر
چکر اہی اٹھی
سات ماہ میں اسنے پہلی بار زبان کھولی تھی اتنی بد تمیزی اسکی اتنی بے عزتی کر دی منہ پر ہی کہہ دیا وہ اسے
برا لگتا ہے

اگر شاہنواز کا ہاتھ ترنت آگے بڑھ کر اسے نہ تھامتا تو اسکا سر یقیناً ٹیبل پر بجتا کیونکہ وہ واقعی چکر اکر
توازن کھو چکی تھی

اسنے خاموش نگاہ اسکے نیم بے ہوش وجود پر ڈالی اور اسے بازوؤں میں کسی نازک گڑیا کی طرح اچک کر وہ
بیڈ پر لیٹا گیا

اسکا ایک ایک لفظ کانوں میں گونجنے لگا
مسکرا دیا کھل کر۔۔۔۔

یہ وہی انداز تھا وہی الفاظ تھے
وہ ایزہ کو مسکرا کر دیکھنے لگا

آج صدف آپی کی بات تھی اور ساز بار بار کارڈ کو دیکھ دیکھ کر رو رہی تھی وہاں سب کتنا مزہ کر رہے
ہوں گے اور وہ یہاں اکیلے گھر میں تھی بلکل اکیلے۔۔۔

بدر نے اسے سمجھایا تھا اور وہ آگے سے کچھ نہیں بولی تھی بس سر ہلا گئی تھی کیونکہ وہ کسی کے سامنے نہیں
بولتی تھی ہاں عمر کے سامنے اسے خود علم نہیں تھا وہ اتنے آرام سے بد تمیزی کر جاتی تھی۔
یہ اسی کی دی ہوئی شے تھی ورنہ اس میں ہمت نام کی چیز تو کبھی تھی ہی نہیں۔

بدر کی بات سمجھنے کے باوجود بھی اسکا دل بچوں کی سی ضد لیے بیٹھا تھا اب وہ اس دل کو کیسے سمجھاتی جس

میں شادیوں میں جانے کے ارمان ہی ارمان ہوں وہ کیا کرے اس اکیلے گھر میں بدرتو روز نکل جاتا تھا اور عمر "اسنے پلٹ کر بند دروازے کو دیکھا وہ "رات کب آیا سے نہیں پتہ تھا وہ اسکے کمرے میں تھوڑی سوتی تھی وہ رات چلا گیا تھا اسکی گاڑی اس گھر میں پوری ہونی ہی نہیں تھی معلوم نہیں کہاں اسنے وہ اتنی بڑی گاڑی کھڑی کی تھی۔

لیکن بار بار اسکے دماغ میں یہ بات ارہی تھی کیا اسنے یہ گاڑی تاپا جان سے مانگی تھی وہ جو کوئی بھی تھا لمہوں میں اسکی فرمائش پوری کر گیا تھا

کاش اسکی زندگی میں بھی کوئی ایسا فرشتہ ہوتا وہ جس چیز کی خواہش کرتی وہ جلدی سے اسکے پاس آجاتی۔ کوئی جن ہی ہوتا وہ اسے اپنا غلام بنا لیتی اور اس سے چھوٹی چھوٹی خواہشیں پوری کراتی وہ روتے روتے سوچنے لگی

لیکن ایسا ہو ہی تو نہیں سکتا "اور وہ پھر سے رونے لگی

اسنے شادی کا کارڈ ایک طرف رکھ دیا

کتنے مزے مزے کے کھانے ہوں گے جو سوہا صنم اور صوفیا کھا رہے ہوں گے انھیں محنت بھی نہیں کرنی پڑی اور کھانا مل گیا "وہ خود سے بولی

اور یہاں میں سارے سارے دن کھانے بناتی ہوں "وہ چہرہ دونوں ہاتھوں میں چھپا کر رونے لگی

میں نہ بھاگ جاتی ہوں یہاں سے ویسے بھی گھر میں کوئی بھی نہیں دیکھ رہا "اسنے ارد گرد دیکھا

لیکن میں بھاگ کر بھی کہاں جاوگی "اسکے پاس بس شکایتوں کا انبار تھا وہ کشن میں منہ دیے رونے لگی

یہ جانے بنا کہ دروازے سے ٹیک لگائے وہ اسکی ہی باتیں سن رہا تھا کافی دیر سے۔۔۔
اج اسنے اسکے دلائے ہوئی کپڑے پہنے تھے ڈراک بلوکلر کے لباس میں وہ بے حد حسین لگ رہی تھی سر
پر دوپٹہ تھا جبکہ اسکے بال دوپٹے کے پیچھے سے دیکھ رہے تھے اب تک اسنے اسکے بالوں پر توجہ دی ہی
نہیں تھی بس انکھوں میں ہی کبھی کبھی کھوسا جاتا اور پھر سر جھٹک دیتا وہ گھیرہ سانس بھرتا عین اسکے
سامنے بیٹھ گیا

روز تم نے مجھے اپنی اس "بھو بھو" سے جگانا ہوتا ہے "

عمر نے سنجیدگی سے دیکھا "سازنے سراٹھایا اور اسے دیکھنے لگی

رورو کر انکھیں سرخ کر لیں تھیں

تم نہایت چیڑ ہو " وہ سینے پر ہاتھ باندھ گیا

جی نہیں میں بہت اچھی سٹوڈنٹ ہوں لیکن تایا جان مجھے آگے پڑھنے نہیں دیں گے " وہ ادا سی سے بولی

اور دوپٹہ ٹھیک کر لیا

میں اس بارے میں بات نہیں کر رہا۔۔۔

تمھاری اور میری ڈیل ہوئی تھی میں تمھیں کپڑے دلاؤ گا اور تم یہ اپنا رونا دھونا بند رکھو گی اور ناشتہ دو

گی۔۔ وہ اسے یاد دلانے لگا

آ۔۔ ہاں وہ میں۔۔۔ وہ مجھے نہ رونا جاتا ہے " وہ سر جھکا گی

اب کس بات پر رونا آیا ہے " وہ پاؤں جھلاتا غور سے اسکی صورت دیکھنے لگا

صرف آپنی کی بارات ہے اج "وہ بے حد اسی سے بولی
تو "وہ کہاں ان جزبات میں پڑنے والا انسان تھا جو بات کو سمجھتا
تو تو مجھے بھی جانا تھا شادی میں "وہ آنکھیں جھپکانے لگی
یہ یہ کیا تم آنکھیں جھپکاتی ہو "وہ چیڑ کر بولا
میں نے کیا کیا ہے "وہ اور بھی زیادہ رو دی اسکے ڈپٹنے پر
اف سوار بیٹینگ "

او کے فائین تمہیں شادی میں جانا ہے "وہ بولا وہ سر ہلانے لگی
ٹھیک ہے گھٹے تک ریڈی ہو جاؤ میں لے چلتا ہوں "
صرف آپنی کی شادی میں "وہ حیرانگی سے کھڑی ہوگی

نہیں میرے دوست کی شادی ہے مگر میں نہیں جا رہا تھا اب بلا وجہ جینٹل مین بن کر جانا ہوگا لیکن "وہ
انگلی اٹھا گیا

آئندہ روتی ہوئی نہ دیکھنا ای سویر تمہیں تھپڑ لگا دوں گا زہر لگتی ہے مجھے تمہاری روتی ہوئی آواز جب
میری نیند ڈسٹرب کرتی ہے "

ٹھیک ہے "وہ بچوں کی طرح خوش ہوگی

عمر کے لبوں پر بے ساختہ مسکان اگی اور وہ وہیں لیٹ گیا جبکہ وہ بی بی تیار ہونے پہنچ گئیں تمہیں مطلب
شادی کسی کی بھی ہو اسنے جانا ضرور تھا

وہ گھنٹہ بھر کے لیے واقعی وہیں سو گیا

اب جب ساری ساری رات گھر سے باہر رہے گا تو سارا سارا دن سوئے گا۔۔۔۔۔

وہ بلیک کلر کا نفیس سا ڈریس پہن کر باہر اچکی تھی منہ دھویا اور دوپٹہ کس کے سر پر باندھ لیا

تائی جان تو اسی طرح لے کر جاتی تھیں اسے جب بھی کہیں جانا ہوتا تو اسکی تیاری صاف کپڑوں دھلے

ہوئے چہرے سے کبھی آگے بڑھی ہی نہیں وہ تیار تھی

اسکی جانب دیکھا وہ سو گیا تھا

سنیے ہم نے شادی پر جانا ہے آپ سو گئے ہیں " وہ بولی دور سے بنا چھوئے۔

عمر اسکی آواز پر بمشکل تمام آنکھیں کھول گیا

بہت گھیری نیندار ہی تھی اسے۔۔ ایک آنکھ کھولے اسے دیکھنے لگا

تم تیار کیوں نہیں ہوئی " وہ بولا اور آنکھیں رگڑتے کھڑا ہو گیا

میں تو تیار ہوں " وہ جھجھکتی ہوئی بولی

بہت ہی جاہل ہو تم تو " وہ سر نفی میں ہلاتا برسا منہ بنا گیا۔

آتا ہوں " کہہ کر اوپر چلا گیا

اور ساز کو اسکی بے عزتی کرنے پر رونا آنے لگا اسنے چپکے چپکے سے آنسو بھالیے

وہ نیچے اترتا تو کافی مہنگے لباس میں تھا

وائیٹ کوٹ وائٹ پینٹ اور عمر خیام وہ انتہائی حسین لگ رہا تھا کہ ساز مر جھاگی گھبرا کر اس پر سے نگاہ ہٹا

لی

تم رومی ہو "اسکی گیلی پلکوں پر نگاہ چلی گی تھی اسکی۔۔

ن۔۔ نہیں نہیں تو میں تو نہیں روتی اب "وہ جلدی سے بولی

براو "اسنے کہا اور اسے آگے چلنے کا کہا

ساز خوش ہوگی وہ شادی میں جارہی تھی

وہ دونوں نکلے عمر نے گاڑی نہیں نکالی

آج پیدل جائیں گے ہم "وہ پوچھنے لگی

وہ ہنس دیا اور اچانک انکے آگے گاڑی آئی ساز پیچھے ہٹی یہ گاڑی کی آواز اسکے دل کی دھڑکنیں بڑھا کیوں

دیتی تھی

وہ سوار ہوا اور اسکے لیے دروازہ کھولا

وہ اندر بیٹھی اور کلک کی آواز سے دروازہ بند کیا خوش ہوگی اسے دروازہ بند کرنا گیا تھا

اسکے چہرے کی خوشی وہ ہنسی ضبط کرتا دیکھنے لگا

کتنے عجیب لوگ ہوتے ہیں دنیا میں کن چیزوں کو لے کر خوش ہو جاتے ہیں۔۔

خوشیاں انھیں نہیں کہتے "اسنے لمحہ بھر کے لیے سوچا

سیٹ بیلٹ "وہ بولا تو ساز نے سر ہلایا

میں لگاؤ "وہ پوچھنے لگی وہ سر ہلا گیا اور پھر اسنے سیٹ بیلٹ لگائی

واؤ تم تو بہت ذہین ہو" وہ اسکی جانب دیکھنے لگا جو ٹماٹر کی طرح سرخ ہوگی تھی جیسے اسے تمنغہ بہادری ملا ہو
جبکہ عمر نفی میں سر ہلاتا۔

گاڑی آگے بڑھا گیا اسے لگا وہ گاڑی میں نہیں پانی پر چل رہی ہے اتنی سموتھ آف "دل تیز تیز دھڑکنے
لگا

وہ بار بار خوشی میں عمر کو دیکھتی

ایک ایک بات پوچھوں "اسکے سوال پر اسنے سر ہلایا

پوچھو"

آپ کو یہ گاڑی تا یا جان نے لے کر دی ہے "اسکے اتنی معصومیت سے پوچھنے پر وہ اپنا قہقہہ دبا نہیں سکا"

وہ منہ بناگی

تمہارا پھٹیچر تیار و لزر و کی دنیا کی موسٹ ایکسپینسیو کار مطلب میک سم سینس ہنی "وہ نفی میں سر

ہلانے لگا

سازنے اسے چورنگا ہوں سے دیکھا اسنے اسے ہنی کہا تھا

یعنی شہد ایسا کیوں کہا اسنے وہ مکھی تھی جو شہد پر ہوتی ہے

یہ کیا بات ہوئی بھلا۔

میرا نام ساز ہے "وہ اسے یاد دلاگی

مجھے اب یاد ہو گیا ہے "وہ مسکرا دیا

پھر ہنی کیوں کہا "اسے جیسے برا لگا وہ پھر ہنسنے لگا
سوری"

آپ غلطیاں نہیں کرتے "وہ یاد دلا گی
تمہارے سامنے ہو جاتی ہیں "وہ شانے اچکا گیا
کیوں میں تو بہت عام سی ہوں "
میں کون سا خاص ہوں "

نہیں آپ تو بہت امیر ہیں "وہ بولے جارہی تھی
ڈویونو میں بلکل اتنی باتیں نہیں کرتا نہ ہی اتنے سوالوں کے جواب دیتا ہوں "وہ بولا ساز کا چہرہ اتر گیا اور
وہ جلدی سے آنکھیں جھپکنے لگی
عمر گاڑی روک گیا

میں تمہیں گاڑی سے باہر پھینک دوں گا "وہ جنجھلایا
بھلا ایسی معصومیت بھی کسی کے پاس نہیں ہوتی
ڈانٹے جارہے ہیں ڈانٹے جارہے ہیں نہیں لانا تھا تو نہ لاتے "وہ بولی اور چہرہ موڑ گی
تمہاری آنکھیں ڈسٹرب کرتی ہیں "وہ سنجیدگی سے بولا اور ساز نے آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا
یہ بے ساختہ تھا عمر اسے دیکھتا رہا

اسکے پنک لپیپس واقعی کسی لپیپسٹک کے محتاج نہیں تھے لیکن جیسے ہی نگاہ اسکے ہاتھوں پر گی وہ ٹھہر گیا

جیسے منظر ساکت ہو گیا ہو۔۔۔

یہ تمہیں کس نے دی ہے " جھٹکے سے اسکے ہاتھ میں موجود رینگ کو دیکھتا وہ چلا اٹھا
ساز گہرا گی۔۔۔۔۔

یہ رینگ تمہیں کس نے دی ہے ساز " نہایت سنجیدگی سر دپتھر جیسے لہجے میں سوال کیا اسکے ہاتھ اپنے
آپ کانپنے لگے تھے

بکواس کر رہا ہوں میں یہ بہری ہو " وہ دھاڑا

گاڑی کی وارم فضا میں اسکی آواز بس ایسی تھی جیسے شیر کی دھاڑ پر ہرن کے رنگ اڑ جائیں
وہ یہ " اسکے انسو گلے میں اٹک گئے

تمہیں کہاں سے ملی یہ کس نے دی ہے ساز بتاؤ مجھے ورنہ میں پاگل ہو جاؤ گا " وہ بے دھیانی اور غصے کی

کیفیت میں اسکا ہاتھ پکڑ کر موڑ چکا تھا

م۔۔۔ میرا میرا ہاتھ " وہ ہچکی بھر گی

اسنے ہاتھ جھٹکا اور گاڑی سے باہر نکل گیا

ایسا لگا سانس اکھڑنے لگی ہو

کچھ سمجھ نہیں آیا کہ کیا کرے وہ اتنے بڑے فراڈ میں پھنس گیا

لائیک سر یسلی " وہ سر تھا متا گاڑی سے ٹیک لگاتا روڈ پر بیٹھتا چلا گیا

عمر۔۔۔ مجھے ایک لڑکی بہت پسند ہے "

تو میں کیا کروں " وہ اپنے کمرے میں جانے لگا
میں نے اسے اپنی انگوٹھی پہنائی ہے سمجھو میں نے اسے تمہارے لیے چنا ہے " وہ مسکرائیں
اوہ ریلی " وہ آگے جاتے جاتے پلٹا
مطلب کچھ بھی "

مجھے سمجھ ہی نہیں آتا آپ کیا ہیں ایک طوائف ہو کر اتنی ڈی سینٹ بنتی ہیں اور آپ ہوتی کون ہیں میرے
لیے کسی کو پسند کرنے والی "
عمر " وہ دکھ سے بیٹے کو دیکھنے لگی

پلیز موم آپ میرے لیے اے ٹی ایم سے زیادہ کچھ بھی نہیں ہیں تو میری زندگی سے دور رہیں اینڈ پلیز
پلیز مارک نائے ورڈ

میں کسی کتیا سے شادی کر لوں گا لیکن اس سے نہیں کروں گا
جو آپ کی پسند ہوگی "

اینڈ ای پرووڈیٹ " وہ انھیں گھور کر آگے چلا گیا جبکہ پیچھے نم آنکھوں سے اسے دیکھ رہیں تھیں
اسے یہ انگوٹھی اچھے سے یاد تھی

بہت اچھی طرح یہ چھلا اسکی ماں کے ہاتھ میں ہر وقت ہوتا تھا لیکن جب انھوں نے یہ بات کی تب نہیں
تھا یعنی ساز کو۔۔۔۔

ساز انکی پسند تھی وہ اس لڑکی کی گردن دبا دے گا

وہ جتنا اس عورت سے دور جانا چاہتا تھا اتنا ہی قسمت اسے اسکی ماں کے پاس لا کر پٹختی تھی اسے برباد کر دیا تھا اس عورت نے۔۔۔ وہ شعلے اگلتا اٹھا

اس سے پہلے وہ اسے گاڑی سے کھینچ کر باہر پھینکتا اور اسپر سے گاڑی چڑھا جاتا وہ اسے گاڑی سے نکلتے ہوئے اور اپنے ہی نزدیک آتے ہوئے دیکھی

وہ ہزبانی سا ہو گیا تھا اسے لگ رہا تھا اسکا یہ جرم شراب پینے سے بھی زیادہ سخت ہے وہ اسکے دونوں بازو اپنی سخت گرفت میں جکڑ گیا

اسکی انگلیاں ساز کے نازک بازوؤں میں بے دردی سے کھنے لگیں وہ تکلیف سے دور ہونے کی کوشش کرنے لگی مگر عمر واقعی پاگل ہو گیا تھا

یہ تمہیں میری ماں نے پہنائے ہے " وہ دھاڑا سنسان روڈ پر اسکی آواز گونج گونج کر پلٹ رہی تھی بتاؤ مجھے " اسنے اسے دھکا دیا

ن۔۔۔ نہیں " وہ سسکیاں بڑھتی روڈ پر گیری وہیں سمیٹ گئی

آنکھوں میں خوف تھا

ن۔۔۔ نہیں "

پھر کہاں سے آئی یہ تمہارے پاس "

میں۔۔ میں نے چوری نہیں کی "

بکو اس بند کرو جتنی بات کی ہے اتنا جواب دو " وہ ٹانگیں فولڈ کیے اسی کے پاس بیٹھ گیا تھا

س۔۔ سینک پر ایک۔۔ ایک دن پڑی ہوئی ملی تھی

میں میں نے چوری واقعی نہیں کی "وہ بری طرح رونے لگی

عمر کا غصہ کرنا شاید ان تمام لوگوں سے زیادہ خوفناک تھا جو اٹھتے بیٹھتے اسے سناتے تھے

ایک سکھ کی سانس عمر خیام کے اندر اتری اور بے ساختہ اسنے اسے کھینچ کر سینے سے لگا لیا جو پتے کی طرح کانپ رہی تھی اور دونوں ہاتھ سینے پر جوڑے وہ اسکے سینے سے لگی اسکی خوشبو اور اسکے اس عمل پر شاکڈ تھی

اوہ ٹھیک گاڈ تھینکیو سوچ "وہ اسکے بالوں میں ہاتھ پھیر رہا تھا

تھینک گاڈ تم وہ نہیں ہو نکالو اس انگوٹھی کو "اسنے اسکی حیران آنکھوں کی پرواہ نہیں کی اور اسکا گال

تھپتھپا کر اسنے وہ انگوٹھی اتارنے کا کہا

ساز کو یہ انگوٹھی ناز نے ہی دی تھی لیکن آج تک یہ بات اسنے کسی کو نہیں بتائی تھی جب بھی کوئی پوچھتا

تو ٹال دیتی وہ انگوٹھی دیکھنے میں ہی بہت مہنگی تھی

اور ناز آنٹی ساز سے بہت پیار کرتی تھی اسے ویسے ٹریٹ نہیں کرتی تھیں جیسے سب کرتے تھے

وہ میٹرک میں تھی تب اسے یہ انگوٹھی ناز نے دی تھی اسنے وجہ جانی تو اسنے بس اتنا ہی کہا

"کہ تم ہمیشہ اسے اپنے پاس رکھنا یہ بہت قیمتی ہے"

اور وہ یہ ہی سوچ کر اسے پہنے پھیرتی تھی اور اسکی حفاظت کرتی تھی کہ اسکے پاس کچھ بہت قیمتی ہے

لیکن عمر کاری ایکشن اسکا دل اندر تک ہلا گیا

وہ ناز آنٹی کا نام لیتی وہ اسے جان سے مار دیتا

وہ اپنی ماں سے نفرت کرتا تھا تبھی تایا جان کے پاس رہتا تھا لیکن جب تایا جان اسے بے عزت کر کے نکال دیتے تو وہ چار نچرانکے پاس چلا جاتا کیونکہ کوئی اور آپشن بھی نہیں تھا اسکے پاس۔۔۔
لیکن اسے علم نہیں تھا کہ وہ اسقدر نفرت کرتا ہے کہ وہ انکا نام تک برداشت نہیں کر پاتا
عمر سے سہم کر اسنے اپنی پوری زندگی کا پہلا جھوٹ بولا تھا کہ یہ اسے سینک پر سے ملی تھی پھر اسنے اسے سینے سے لگا لیا

وہ پہلی بار کسی مرد کے سینے سے لگی وہ بھی اتنا شاندار مرد اور پھر اسکی خوشبو۔۔۔

سازر و نادھونا بھولے ساکت ہو گئی تھی

عمر نے اسکے ہاتھ سے وہ رینگ کھینچ لیا اور جیسے ہی اسکے ہاتھ بنا اس رینگ کے دیکھے تو چین سا گیا تھا
وہ بیوقوف نہیں بنا تھا لیکن یہ لڑکی بیوقوف ضرور تھی

آئندہ کچھ بھی کہیں بھی ملے اپنے ہاتھ میں مت پہن لینا "وہ اسے سمجھانے لگا جبکہ ساز نے بس سر ہلایا
عمر کا تمام غصہ جھاگ کی طرح بیٹھ چکا تھا لیکن ساز اب بھی شاکڈ تھی۔

اسنے جھوٹ بولا وہ اسکے سینے سے لگ گئی اسکی خوشبو میں کھو گئی اور اسکی سب سے قیمتی چیز عمر خیام نے
کھینچ لی تھی

وہ اسکی جانب ہاتھ بڑھا گیا مگر ساز نے اسکا ہاتھ نہیں تھاما۔

وہ اٹھی اور گاڑی میں سوار ہو گئی

عمر بھی بیٹھ گیا

اس میں اتنا منہ بنانے والی بات نہیں ہے میں تمہیں نیورینگ لے دوں گا" وہ بولا

اسکی جانب دیکھا سا کچھ نہیں بولی

ساز" اسنے پکارہ مگر وہ پھر بھی کچھ نہیں بولی۔

وہ گاڑی کی سپیڈ بڑھا گیا کہ اسے شادی میں جانے کا شوق ہے تو خوش ہو جائے گی وہاں جا کر۔۔۔

مجھے گھر واپس جانا ہے" وہ بولی

اور جلدی سے نگاہ جھکالی کہ اس سے پہلے وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا۔۔۔

یہ انگوٹھی ٹھیک عورت کی نہیں ہے تم تو بہت پاک صاف ہونہ پھر ایسی عورت کی انگوٹھی بھی کیوں پہنو

جو" وہ رک گیا

کسی کے کردار کا سرٹیفکیٹ آپ سے نہیں ملنا مجھے میں اتنا ضرور جانتی ہوں ناز آئی بہت اچھی تھیں" وہ

گاڑی ایک بار پھر سے روک گیا

ساز کا دل پتے کی طرح کانپنے لگا یقیناً وہ اسکا منہ تھپڑ سے سرخ کر دے گا

کیا اچھائی تھی ان میں" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

ساز کچھ نہیں بولی۔

مجھے گھر جانا ہے"

وہ لب دبا گیا گاڑی کو موڑا اور گھر کی جانب چلائی

بقیہ تمام راستے دونوں کے درمیان کوئی بات نہیں ہوئی اور گاڑی روکتے ہی عمر کے گاڑی سے نکلنے سے پہلے ہی وہ لاک کھول کر باہر نکل گئی

اپنا ہی سیکھا یا ہوا سے زہر لگانہ سیکھاتا کہ بندر ہتی اس گاڑی میں اسے نکھرے دیکھا ہی تھی۔۔۔ وہ بھی اسی کی ماں کی حمایت میں "وہ سر جھٹک کر نکلا انگوٹھی جیب میں تھی وزن ایسا تھا کہ اسے لگا اسکے وجود کا انگ انگ مل کر بھی اسکا بوجھ نہیں اٹھا سکتا تھا

وہ اندر گیا ایک لاشعوری نگاہ چاروں اطراف میں گھمائی وہ اسے کہیں نظر نہ آئی اسے بھوک لگی تھی وہ کوٹ اتار کر صوفے پر رکھتا کچن میں گیا

اسنے وہی دو انڈے اٹھائے اور اسکا آملیٹ بنایا

ساتھ سلاٹس بھی ٹوسٹ کیے اور کافی ڈھونڈنے لگا

کیسا بکواس کچن ہے ہر چیز آدھی ادھوری تھی

اسکے گھر میں ہر چیز پوری مکمل اور اسکی پسند کی رکھی تھی

خیر اسنے چائے بنائی اور ٹرے میں سامان رکھ کر باہر گیا

تم جہاں کہیں بھی ہو باہر نکل کر کچھ کھانا ہے تو کھالو "وہ لاونج میں اونچی آواز سے بولا

ساز کو اپنے روم میں آواز آئی تھی بھوک تو بہت لگی تھی

اب جائے یہ نہیں۔۔۔ نہیں جائے گی تو بھوک سے سو بھی نہیں پائے گی وہ ذرا اثر مندہ ہوتے دروازہ

کھول کر باہر آئی

وہ سر جھکائے خاموشی سے کھا رہا تھا اسے اوپر نہیں دیکھا کہ وہ شرمندہ ہو جبکہ اسکے پاس موقع تھا وہ ذلیل کر سکتا تھا مگر وہ لا پرواہ بنا ہوا تھا جیسے کوئی غرض نہ ہو

میں نے کھانا بھی بنایا تھا میں وہ لے آؤ" وہ انگلیاں موڑتی بولی

لے آؤ" وہ بس اتنا ہی بولا

آپ کھائیں گے" اسنے سوال کیا

لے آؤگی تو کھالوں گا" اسنے پھر بھی نگاہ نہیں اٹھائی تھی

ساز کچن میں آگی کھانا اون میں گرم کیا اور باہر لے آئی

عمر نے پلاؤر اتنے سلاد ساتھ سالن دیکھا تو اپنے بورڈنگ کھانے پر افسوس ہوا

اسنے اپنی پلٹ سائیڈ پر رکھی اور اسکے سامنے سے پلیٹ اٹھالی

ہممم وہ اویں سمجھتی تھی اسٹیکس ہیں اس میں بالکل تایا جان والی حرکت کی تھی اسنے وہ بھی تو دوسروں

کے منہ سے یوں ہی نوالہ چھینتے تھے

اب شرابی کے ساتھ ایک پلیٹ میں تو مولانی کھا نہیں سکتی"

اسنے کہا اور اپنی دوسری پلیٹ میں کھانا نکال کر وہ پلیٹ اسکے آگے رکھ دی

ساز کو لگا جیسے قسمت ساری کی ساری عمر خیام کے ساتھ ہے اور وہ دل ہی دل میں شرمندہ ہوگی

نائیس تم کھانا اچھا بناتی ہو" وہ کھاتے ہوئے بولا

ساز بھی کھا رہی تھی کافی عجیب بھی لگا اسکے ساتھ کھانا بٹ وہ کھانے لگی دونوں نے کھانا کھایا اور ساز نے

سارے برتن دھو کر رکھے اور جب وہ باہر ائی تو عمر لاونج میں نہیں تھا

وہ ابھی اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگی

کہ اسکے قدم وہیں رک گئے جب ایک دم لائٹ چلی گئی

کیا تھا آخر وہ اچھی بھلی کمرے میں سونے جا رہی تھی اب اس قبر سے اندھیرے میں کون سونے گا

وہ پلٹی کچھ دیکھائی نہیں دیا

سن۔۔ سنئے "؟ کانپتی آواز میں عمر کو پکارا

وہ سن ہی نہ لیتا

سن۔۔ سنئے "وہ پھر بولی مگر کوئی فائدہ نہ ہوا

وہ باہر لون میں بھاگتی کہ عمر دروازہ کھول کر باہر نکلا

ساز "اسنے پکارا

ع۔۔ عمر "کانپتی آواز میں پہلی بار اسکے منہ سے اپنا نام سن کر وہ وہیں جم گیا

اسکی جانب موبائل کی ٹارچ ماری جو آنکھیں بھرے کچھ فاصلے پر ہی کھڑی تھی شاید نیچے جانے لگی تھی

وہ اسے یوں ہی دیکھتا رہا

ساز کو بھی احساس ہوا اسنے بد تمیزی کر دی ہے "

س۔۔ سوری وہ میں اندھیرے سے ڈر لگتا ہے نہ تو بے دھیانی میں نام نکل گیا آپ پلیز کسی کو مت بتائیے

"گا

م۔۔۔ میں نہیں روگی "وہ منمنائی تو عمر نے اسے غور سے دیکھا

آرپو شیور"

جی "بس اتنا ہی کہا

سٹل میری آفر وہیں ہے نشی نہیں انسان سمجھ کر اگردل کرے تو اجانا "وہ دوبارہ اندر چلا گیا اور اسکے

جاتے ہی گھپ اندھیرے نے اسکو گھیر لیا

ساز نے ارد گرد دیکھا ایسا لگا آج رات اتنی گھیری ہے کہ بس سیاہی چھاگی اور لون میں ملکجہ سا اندھیرہ وہ

نیچے کی جانب سیڑھیاں اتر رہی تھی یہ اسکا گھر تھا اندھیرہ ضرور تھا لیکن وہ کیوں ڈرتی

بر حال اسکی آفر نے ساز کے چھکے چھڑا دیے تھے جب اسنے کہا میرے ساتھ سو سکتی ہو۔۔

عمر خیام ایک شرابی نشی۔۔۔

اسکے دماغ نے سوچا لیکن دل اسکے مخالف تھا

معلوم نہیں کہیں دور سے ایک آواز ابھری تھی

وہ اچھا تو ہے"

کبھی تنہائی میں بھی اسکا فائدہ نہیں اٹھایا تھا کبھی ایسا ذکر بھی نہیں کیا تھا اور اس دن مول میں اسنے کہا تھا

ان دونوں کے درمیان ڈیل ہے بس

لیکن یہ ڈیل کیا ہوتی ہے واضح بات تھی وہ دونوں میاں بیوی تھے وہ سن سی لون میں بیٹھی تھی کہ اچانک

تیزی سے کوئی اسکے آگے سے گزرا اسکی چیخ نے گویا پورا گھر ہلا دیا۔

عم۔۔ عمر "وہ چلا اٹھی

لیکن عمر کی جانب سے کوئی ریسپونس نہیں آیا وہ جو بھی تھی لون میں گشت کر رہی تھی اور ساز کی مداخلت اسے بہت بری لگی تبھی کبھی اسکے آگے سے گزرتی کبھی پیچھے سے۔

ساز جلدی سے اٹھی اندر کی جانب بھاگی۔

اندھیرہ شدید تھا اور اسے دور سے بھی عمر کے کمرے میں روشنی نظر آرہی تھی دروازے کے نیچے سے۔۔۔ وہ بنا بریکیں لگائے اوپر بھاگی اور کھڑا ک سے دروازہ کھول کر اندر گھس گئی

اسنے اندر آ کر گھیرے گھیرے سانس لیے اور شرمندگی کا شدید سامنا کرنا پڑا۔

کیونکہ وہ اسے جو رویہ دے کر گئی تھی اسکا مطلب اسکی آفر ریجیکٹ کر گئی تھی اور اب خود ہی کمرے میں گھس گئی تھی اپنے آپ اسکے گال لال سرخ ہو گئے اور اسنے دیکھا وہ سکون سے اسی کی جانب دیکھ رہا تھا لیکن یہ کیا۔۔۔۔

عمر ساز کو جبکہ ساز اسکے سامنے پڑی بوتلوں کو دیکھ رہی تھی جس میں سے وہ ایک شیمپین گلاس میں واٹن ڈالتا تھوڑی سی اور اسکے بعد آئس کیوب اتنے ٹھنڈے موسم میں بھی ڈال کر ہلکا ہلکا سے ہلانے لگا۔۔۔

مجھے تمہارے پلین کا پتہ نہیں تھا کہ تم آ جاو گی ورنہ لحاظ تمہارا تھوڑا بہت رکھ لیتا " وہ ہلکی سا سیپ بھرتا

بولا

ساز کی آنکھوں میں بے اتنائی سی بیٹھ گئی تھی

لیکن اسے کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ پینے میں مصروف تھا

ساز کو لگا اس کمرے کی فضا بہت بھاری ہے اسنے دوبارہ دروازے پر ہاتھ رکھا اور باہر نکل گئی۔۔۔۔

عمر خیام نے بڑا سا گھونٹ حلق میں اتارا اور اپنی جگہ سے اٹھا

ساز کو اس وقت ڈر نہیں لگ رہا تھا معلوم نہیں کیوں اسے یوں باقاعدہ اب پیتے دیکھ بہت برا لگا بہت برا

۔۔۔۔

وہ بنا ڈرے باہر نکلی اور دو چار سیڑھیاں اتر کر سیڑھیوں پر بیٹھ گئی

کیا پر و بلم ہے "عمر بھی اسکے ساتھ کر بیٹھ گیا

کچھ نہیں آپ جائیں اپکا ٹائم ویسٹ ہوگا "وہ سنجیدگی سے بولی

تم پاگل ہو اتنے اندھیرے میں اور سردی میں یہاں بیٹھ رہو گی

لائٹ اجائے گی کوئی نئی بات نہیں ہے "وہ اب بھی کافی سنجیدہ تھی۔

ٹھیک ہے جب آئے لائٹ تب چلی جانا اپنے روم میں اوپر اجاؤ "وہ اٹھا

میں نے کہا نا آپکے ساتھ نہیں جانا مجھے جائیں آپ کیوں میرے پیچھے پڑ گئے ہیں "وہ ایک دم چلائی

عمر نے سرد نظروں سے اسکی جانب دیکھا

پ۔۔۔ پلیز جائیں میں واقعی ایک شرابی کے ساتھ اسکے کمرے میں نہیں رہ سکتی تو مجھے باہر ہی رہنے

دیں "کہہ کر وہ اٹھ کر سیڑھیوں پر اتر گئی

اور تبھی لائٹ بھی آگئی ساز نے شکر ادا کیا اور اپنے کمرے کی جانب بڑھ گئی عمر سیڑھیوں میں ہی کھڑا

اسے دیکھ رہا تھا اور پھر وہ بھی پلٹ کر کمرے میں چلا گیا

اگلے دن وہ ناشتہ بنا رہی تھی

اسنے اسکے لیے آملیٹ بنا کر سائیڈ پر رکھ دیا وہ جانتی تھی وہ آئے گا اور صرف چیزیں ٹٹولے گا تبھی ناشتہ سائیڈ پر رکھ کر وہ بدر کے لیے پراٹھا ڈالنے لگی۔

ساز "بدر کچن میں ہی آگیا

جی بھای "اسنے سر اٹھایا

امی آج شام میں واپس آرہی ہیں میرا مطلب سب لوگ "اسنے کہا تو ساز نے گھیرہ سانس بھرا

جی ٹھیک ہے "وہ کہہ کر چولہے کی آنچ کم کر گئی

بہت پیاری لگ رہی ہو "وہ اسکا لباس دیکھ کر مسکرایا

ساز کچھ نہیں بولی۔۔۔

در حقیقت عمر ہی تمہارے خواب پورے کر سکتا تھا "وہ مسکرا کر اسکا چہرہ دیکھ رہا تھا جو سنجیدہ تھا

نہیں میں نے اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ایک فرشتہ مانگا تھا بھائی۔۔۔ عمر خیام نہیں "وہ کہہ گی

جبکہ بدر نے اسے غور سے دیکھا

تم دونوں کی لڑائی ہوئی ہے "

ہم دونوں کی دوستی کب تھی "وہ الجھ کر بولی

اچھا ببادوستی نہیں تھی لیکن رشتہ تو ہے " بدر اس آملیٹ کو کھانے لگا

رہنے دیں یہ انکا ہے " وہ جلدی سے بولی

وہ مسکرا دیا بھی لڑ رہی تھی اور اب کئیر کر رہی تھی اسنے وہ پلیٹ سائڈ پر رکھی

اچھا اتنا خفا کیوں ہو " بدر کو سمجھ ہی نہیں آئی

نہیں ہوں خفا آپ پھر کچھ سامان لا دیں کیونکہ کھانا بنے گا " وہ بولی

ہمم تایا نے پیسے دیے تھے " بدر بولا تو ساز نے سر ہلایا

بدر کچھ دیر اسے کھڑا دیکھتا رہا " اور کچھ توقف سے بولا

میں دو بئی جا رہا ہوں " اچانک اسکی آواز پر ساز کے ہاتھ سے پلیٹ چھٹتی چھٹتی پچی

بھائی " وہ حیرانگی سے اسکی صورت تکتے لگی

آہاں " وہ گھیرہ سانس کھینچ گیا

ک۔۔۔ کیوں آپ مجھے اور امی کو چھوڑ کر اتنی دور چلے جائیں گے " ساز کی آنکھیں بھرا گئیں

بدر نے اسکے گال پر پھسلتے آنسو صاف کیے

ساز میں ساری زندگی تایا جان کی جو تیاں سیدھی کرتے نہیں گزار سکتا۔۔۔

مجھے نفرت ہے اس گھر سے اس گھر کے ایک ایک فرد سے مجھے یہاں سے جانا ہے تاکہ میں کچھ کر سکو

تمہارے لیے اپنے لیے اور ہماری ماں کے لیے۔۔۔

پیسہ بہت بڑی طاقت ہے ساز جس کے پاس پیسہ ہوگا اسکی زبان بھی چلتی ہے

میں مزید بے حسی کا وقت نہیں گزارنا چاہتا " وہ اسے سمجھانے لگا
سازا سکے سینے سے لگ گئی

آپ ہم دونوں کے لیے بہت بڑا سہارا ہیں بھائی " وہ روپڑی

ہاں ایک کمزور لکڑی کو ساری زندگی سہارا بنا کر تم لوگوں کو صرف طعنے ہی ملیں گے

مجھے ایک مضبوط سہارا بننا ہے بہت مضبوط اور یوں سمجھو دن رات ایک کر کے میں نے یہ چانس حاصل

کیا ہے میں اسے گنوانا نہیں چاہتا " وہ بولا تو ساز نے اپنے آنسو صاف کیے وہ سر ہلا گیا

آپ واپس تو آئیں گے نہ "

بلکل آؤں گا بہت جلد آؤ گا یہیں اور تایا جان سے بڑا کاروبار کھڑا کروں گا تم دیکھنا " وہ بولا تو ساز ہنس دی

ماشاء اللہ انشاء اللہ " - "

آپ جائیں بھائی اور اس بار امی کی بلیک میلنگ میں مت آئیے گا " وہ بولی تو دونوں ہنس دیے اور ل بدر

نے سر ہلایا

وہ اکیچلی ایک پرو بلم ہے بس " بدر بولا

کیا؟ وہ سوالیہ نگاہوں سے اسکی جانب دیکھنے لگی

مجھے پانچ لاکھ روپے بھرنے ہیں ساز اور میرے پاس ایک پھوٹی کوڑی بھی نہیں اور پھوٹی کوڑی کے

ساتھ ساتھ تایا جان مجھے کبھی بھی اس گھر سے ایک روپیہ یوں نہیں دیں گے کہ تم سب کو میں سڑک پر

لے آؤ " وہ تمہید باندھتا بولا

ساز فکر مندی سے اسے دیکھنے لگی

پھر بھائی "

پھر۔۔۔ اکیلی آخری سہارا یہ یوں سمجھو آخری چانس عم۔۔ عمر خیا م ہے " وہ بولا ساز نگاہ جھکا گی وہ سمجھ
گی تھی بات کا رخ۔۔۔

عمر ہی اتنے پیسے دے سکتا ہے ساز "

بھائی آپ ان سے پیسے مانگیں گے " ساز کو براتو لگا بس اپنی بے بسی پر آنسو بہانے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں
تھا

ن۔۔ نہیں تم مانگو گی

مجھے انکار کر دے یا نہ دے ضد باندھ لے لیکن مجھے یقین ہے وہ تمہیں انکار کر ہی نہیں پائے گا "

کیوں " وہ بولی جبکہ بدر نے اسکا گال تھپتھپایا

جو انسان لاکھوں تمہاری شاپنگ پر خرچ کر کے ایک جھٹکے میں تمہاری آنکھوں کے اس خواب کو پورا کر
دے کہ تم اچھا لباس پہنو تو وہ انسان تمہیں کبھی کسی چیز کے لیے انکار نہیں کرے گا " بدر بولا تو ساز کے

سامنے گزشتہ دو چار روز گزر گئے ہاں اسکی ہر بات وہ مان لیتا تھا

لیکن پانچ لکھ بہت بڑی رقم ہے " ساز کا دل بیٹھنے لگا

میں تم سے وعدہ کرتا ہوں وہاں جا کر یہ پیسے سب سے پہلے دوں گا " وہ بولا تو ساز پریشان سی ہو گی

پلیز ساز اپنے بھائی کے لیے۔۔۔۔۔ کوشش تو کرو یہ آخری چانس ہے میں تایا جان کے آنے سے پہلے یہ

کرنا چاہتا ہوں ورنہ وہ کبھی نہیں کرنے دیں گے " وہ بولا تو ساز کا دل اتنی شدت سے دھڑکنے لگا کہ
پیشانی عرق آلود ہوگی

رات کو وہ اس سے کتنی بد تمیزی کر چکی تھی کتنی اکھڑ کر بولی تھی اور اس وقت اسے اسکی ضرورت کس
انداز میں پڑی تھی وہ چپ ہوگی

تم شام سے پہلے بات کرو گی نہ " وہ بولا تو ساز لا شعوری طور پر سر ہلا گی
تھینکیو بس میں آج سارے پیپر ز گھر لے آؤں گا تھینکیو سوچ ساز " وہ مسکرایا اسکی جوش میں پیشانی
چوم لی اور گال تھپتھپا کر وہ باہر نکل گیا
بھائی ناشتہ "

باہر کر لوں گا تم کر لو " وہ کہہ کر چلا گیا
جبکہ ساز کو لگا وہ اپنے قدموں پر ابھی کھڑی نہیں ہو پائے گی۔

وہ کمرے میں لیٹا ایل سی ڈی کو گھور رہا تھا

سامنے فلم کافی بے ہودہ سی چل رہی تھی مگر اسکے چہرے پر اثرات کوئی نہیں تھے
وہ سکون سے لیٹا ہوا تھا کہ دن چڑھ چکا تھا شام ڈھلنے کو بے چین تھی اور وہ کمرے سے نہیں نکلا تھا

اچانک اسکا فون بجنے لگا اسنے نمبر دیکھا اور کال اٹینڈ کر لی

کیسے ہو شہزادے " دوسری طرف سے پوچھا گیا

ٹھیک ہوں" بس اتنا جواب آیا

کیوں بھئی ٹھیک کیوں ہو بس "

سوچ رہا ہوں باہر چلا جاؤں کچھ دنوں کے لیے " عمر نے ایک انگریزی لی اور دوسری طرف سے ہنسنے کی

آواز پر خود بھی مسکرایا

اس سے اچھی سوچ اور کیا ہوگی "

یہی تو میں سوچ رہا ہوں بینکاک یہ تھائی لینڈ چلا جاؤ "

بہت اچھے بیٹے اس سے زیادہ صاف ستھری جگہوں کا سوچتے " دوسری طرف سے جواب پا کر وہ ایک دم

ہنسنے لگا تو جیسے اسکی آنکھیں بھی ہنس دیں تھیں

تبھی اسے دروازہ کھلنے کی آواز آئی

اور دروازہ کھل کر جھجھکی جھجھکی سی ساز اندر آگئی

میں تو یہیں جاؤگا " وہ ساز کو دیکھتا بولا

آہ عمر بہت ضدی ہو تم " دوسری طرف سے کہا گیا

ہممم لیکن لوگ میری ضد سے ابھی واقف ہی نہیں " وہ مجال ہے اسپر سے نگاہ ہٹانے کو تیار ہو جبکہ ساز کو

لگا وہ یہیں گیر جائے گی

اچھا یا زیادہ سنجیدہ نہ ہو بتاؤ کب جانا ہے "

آج رات " وہ بولا

او کے "

پھر ٹکٹس کرا دیتا ہوں میں " وہ بولا

نہیں تو میں نے کرا لیں بس میرے اکاؤنٹ میں پیسے ٹرانسفر کرا دیں "

اچھا کتنے چاہیے "

تین کڑوڑ اور یہ صرف اس ٹریپ کے ہیں "

افکورس میری جان بس اس ٹریپ کے ہیں اور تم ایک ایک روپیہ خرچ کر کے آؤ گے ایک پیسہ بھی

واپس نہیں لانا " دوسری طرف سے کہا گیا

یس افکورس " وہ بولا جبکہ فون بند کر دیا

وہ اب بھی دروازے کے پہلو سے لگی کھڑی تھی جبکہ عمر مووی دیکھنے لگا

ساز کو آگے کی جانب قدم خود ہی اٹھانے پڑے وہ آگے بڑھی اور اسکے سامنے کھڑی ہو گئی

اسنے ایل سی ڈی کی طرف دیکھا بھی نہیں تھا

ایل سی ڈی پر پیچھے چلنے والا سین اور آگے ساز۔۔۔ عمر دلچسپی سے یہ منظر دیکھنے لگا اگر لب ساکت تھے

تو آنکھیں مسکرا رہی تھیں

اسنے آواز تیز کر دی

کمرے کی خاموشی میں عجیب و غریب آوازیں پھیلنا شروع ہو چکیں تھیں

ساز کے لیے اسکے ساتھ ہر منظر نیا تھا

وہ ایک جھٹکے سے مڑی اور جیسے ہی نگاہ ایل سی ڈی پر گی اُسکی چیخوں سے کمرہ جیسے ادھر ہو گیا وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھتی نیچے بیٹھ گی

عمر نے منہ پر ہاتھ رکھ کر اپنی ہنسی روکی

ساز بیڈ سے ٹیک لگائے اپنی آنکھوں پر ہاتھ رکھ کر جیسے کانپنے لگی تھی وہ سیدھا ہوا اور عین اسکے کان کے قریب بیڈ پر گیر اور الثالیٹ کر بولا

استغفار پڑھ لو کیا دیکھ لیا تم نے اللہ تعالیٰ معاف نہیں کریں گے "وہ مزے سے بولا تھا

یا اللہ مجھے معاف فرما دیجیے میں بالکل نہیں جانتی تھی یہ اللہ پلینز مجھے معاف کر دیں "وہ پھوٹ پھوٹ کر

رودی

عمر ہنسنے لگا

معافی اپکو بھی مانگنی چاہیے "وہ مڑ کر پھر اسی طرح بولی

میں تو بہت گناہ کرتا ہوں کس کس گناہ کے لیے معافی مانگو اور کس گناہ کے لیے مجھے معافی ملے گی "وہ بولا

ساز اسکی صورت دیکھنے لگی

اللہ تعالیٰ دل سے معافی مانگنے والوں کو معاف کر دیتے ہیں وہ اپنے بندے کے گناہ نہیں نیت کو دیکھتا ہے

"وہ بولی

عمر نے سر دنگاہ اٹھائی

میرے ماں کے گناہوں کو معافی مل سکتی ہے وہ جو راتیں غیر محرموں کے ساتھ گزارتی تھی اسے معافی

مل سکتی ہے "وہ ایک دم چلایا۔

ساز کارنگ فق ساہوا

بتاؤ ہے جواب؟

شوہر کے ہوتے ہوئے اپنے کاروبار کو چلانے والی عورت کو معافی مل سکتی ہے نہیں ساز میڈیم کوئی
معافی نہیں ملتی تو جتنی تکلیف زندگی میں یہ مرنے کے بعد میری ماں سہے گی میں بھی اتنی ہی سہوگا "وہ
کمبل پھینک کر کھڑا ہو گیا

معلوم نہیں کیوں ساز کو لگا وہ اپنی ماں سے بے انتہا محبت کرتا ہو

آپ۔۔ آپ ناز آئی سے بہت محبت کرتے ہیں نہ "اسکے یہ الفاظ تھے کہ عمر پا گل ساہونے لگا وہ جھٹکے
سے مڑا اور ساز کی گردن جکڑ کر اسے اپنے سامنے کھڑا کیا

اگر مرنا نہیں چاہتی تو آئندہ ان موضوعات کو میرے سامنے مت چھیڑنا مجھے اس عورت سے اسکے شوہر
سے اسکی اس اولاد سے سخت نفرت ہے سخت نفرت ہے "وہ خود کا بھی ذکر کر رہا تھا

ساز کے چہرے کا پیلا پڑتا رنگ دیکھ انے جھٹکے سے اسے چھوڑا اور سر تھام گیا ساز بیڈ پر جا کر گیری
جلدی سے سیدھی ہوگی

کیا ملا تمہیں یہ ذکر کر کے "وہ جیسے خفگی سے بولا

ای۔۔ ایم سوری "وہ آہستگی سے بولی

عمر نے مڑ کر دیکھا وہ سر جھکائے رو رہی تھی

وہ سانسیں بھرنے لگا بلا وجہ اسکے غصے کا نشانہ یہ لڑکی بن جاتی تھی اور یہ دوسری بار ہو رہا تھا
وہ مڑا اور پھر سے لیٹ گیا

وہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی اسنے تکیہ اٹھایا اسکے پاس رکھا اور لیٹ گیا ترچھا۔۔۔
کیوں آئی ہورات تو بہت درس دے رہی تھی شرابی کے کمرے میں نہیں رہو گی " وہ مدعا پر آیا
ساز اسکے چہرے کو اتنا قریب دیکھ کر بھکلا کر اٹھ گی
دور ہوئی۔۔۔

عمر مسکرایا۔

چھیڑنے آئی تھی مجھے "

میں اپکو کیوں کیوں چھیڑو گی "

ہاں مولانی شرابی کو چھیڑتی ہوئی کہاں اچھی لگتی ہے
خیر کوئی کام ہے تو بتاؤ ورنہ جاؤ مجھے پیکینگ کرنی ہے " وہ بولا اور

ساز انگلیاں چٹخانے لگی

اپ۔۔۔ آپ نے ناشتہ نہیں کیا " وہ بولی

یہ بات کرنی تھی " وہ بے زار ہوا

ن۔ نہیں "

پھر " عمر اسکے چہرے پر کنفیوزن دیکھ رہا تھا

اسکی پیشانی بھیگ رہی تھی وہ انگلیوں کو توڑ دیتی

اچھی لگ رہی ہو " سکون سے اسکا جائزہ لیتا وہ اسکا دل دھک دھک دھڑکا گیا

وہ آنکھیں اٹھائے اسے دیکھنے لگی

پلیزاب جھپکیاں نہ مارنا " وہ نگاہ پھیر گیا

جبکہ ساز سر جھکا گی

مولانی ٹائم ویسٹ کر رہی ہو " وہ موبائل میں وقت دیکھتا بولا 4 بج رہے تھے

وہ۔۔

آگے

کوشش کرو تم بول سکتی ہو۔

آپ مجھے کنفیوز کر رہے ہیں " اسنے اپنی آنکھیں صاف کیں

اوکے میں چپ ہوں " وہ خاموش ہو گیا

وہ اکیچلی مجھے۔۔ میں آپکو واپس کر دوں گی۔۔ مجھے۔۔ وہ میں مجھے پان۔۔ پانچ پانچ لاکھ روپے چاہیے

" وہ مٹھیاں بھیج گی

معلوم نہیں کیاری ایکشن دے انکار کر دے اسے منتیں کرنی پڑیں

یہ پتہ نہیں کیا کیا ہو؟

وہ ایک لمبے کے لیے اسے دیکھتا رہا

دراز کھولو "عمر کے چہرے پر سنجیدگی تھی

ساز نگاہ چراگی اور اسکا دراز کھولا

چیک بک ہے یہاں "وہ چیک بک نکال گی

اسنے ہاتھ میں لی بنا سوال جواب کے اسنے پانچ لاکھ کا چیک بنایا اور اپنے سائین کر کے اسکی جانب بڑھا دیا

ساز دنگ تھی نگاہ جھپک جھپک کر اسے دیکھنے لگی

عمر نے سنجیدہ نگاہ اسکی نگاہوں میں ڈال کر اسکو چیک پکڑنے کا کہا۔۔۔

ساز نے وہ چیک کانپتے ہاتھوں میں تھام لیا۔۔

اسنے چیک بک وہیں پھینکی اور اٹھ کر واشروم کی جانب بڑھنے لگا

آپ نے سوال نہیں کیا کوئی "ساز بے چینی سے پوچھنے لگی

نہیں یہ میرے لیے عام بات ہے "

میرے ساتھ دو لفظ نرم بول کر ہر شخص قیمت وصول کرتا ہے تم نے بھی کر لی "وہ بولا اور اندر گھس گیا

"

ساز کو لگا جیسے وہ کھڑے کھڑے مرنے والی ہو اتنی شرمندگی ہوئی تھی کہ وہ گھیرے گھیرے سانس

لینے لگی

نہیں ایسا نہیں تھا وہ اپنے لیے مانگنے نہیں ای تھی

وہ چہرہ چھپا گی اسے سانس لینے میں دقت جو ہو رہی تھی۔۔۔

وہ شاہور لے رہا تھا وہ باہر ہی کھڑی رہی
پتہ نہیں کیوں اسکا دل کیا سے سچ بتائے اسنے واقعی اپنے لیے کچھ نہیں لیا تھا
وہ انتظار کرتی رہی یہاں تک کے وہ باہر نکلا۔
اب کیا ہے " اسے دیکھ کر وہ پوچھنے لگا
بلیک شرٹ اور جینز کی پینٹ میں وہ باہر نکلا تھا شرٹ کے بٹن کھلے تھے اسنے نگاہ نہیں اٹھائی
میں نے اپنے لیے نہیں مانگے " وہ بولی
وہ رک گیا اسکی جانب دیکھا۔
واپس کرو " غصے سے بولا
ج۔۔ جی " وہ حیران ہوئی عمر نے اسکے ہاتھ سے چیک کھینچ کر پھاڑ دیا
ساز کا دل پھر سے ڈوب گیا
وہ کیسا انسان تھا بھلا اسکی سمجھ سے باہر۔۔۔۔
پلیز بدر بھائی کو ضرورت ہے "
چلو سوال ہی پیدا نہیں ہوتا اس لہو کے لیے کچھ دوں میں "
وہ میرے بھائی ہیں " اسے برا لگا
میں کیا کروں وہ بال بنانے لگا "
آپ نے مجھے دیا تھا " وہ منہ بنا گئی

پرنسز تمہیں پھر بھی دے سکتا ہوں اسے کیوں دوں "

میری وجہ سے دے دیں وہ اسکے پیچھے پیچھے بچوں کی طرح چل رہی تھی

کیوں تم میری نانی ہو جو تمہارے لیے دے دوں " اسنے بیلٹ کھینچی

بیوی تو ہوں " وہ اچانک بول گی اور لبوں پر ہاتھ رکھ گی

عمر نے نگاہ گھمائی " اچھا "

بیوی ہو میری چلو ٹھیک ہے تم یہ واپس کیسے کرو گی مجھے " وہ اب سکون سے بولا

جی بھائی نے کہا ہے وہ دو بیئی جاتے ہی بھیج دیں گے " وہ فخر سے بولی

چلو دو بیئی میں بندر جاتے ہیں وہ بھی بندر بن جائے گا پہلے بھی گھٹ نہیں ہے " اسنے اسکا مذاق بنایا

تو ساز نے اسے منہ بنا کر دیکھا۔

ہم واپس دے دیں گے " وہ اسکے پیچھے پیچھے اگی

ٹھیک ہے میں اپنی مرضی سے لے لوں گا فکر کیسی ہے " وہ آئینے میں اسے دیکھنے لگا

پھر پھر وہ چیک "

وہ مڑا اور اسے دیکھنے لگا

میرے ساتھ چلو گی تھائی لینڈ "

اسنے سینے پر ہاتھ باندھ کر اسے دیکھا

وہ حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

جی "

جی ان پیسوں کی قیمت تمہارا میرے ساتھ جانا ہے بس "

میں نہیں جاؤں گی " وہ صاف مکرگی "

پھر خوابوں میں لینا مجھ سے پیسے "

عمر پلینز " وہ بولی

وہ رک گیا۔

اپنی پیکنگ کر لو لے کر جاؤ گا اور یاد رکھنا لے کر جاؤ گا "

اسنے چیک لکھا اور اسکے ہاتھ میں تھما دیا

میں نہیں جاؤں گی " وہ مٹھی بند کرتی بولی

تمہارا تو باپ بھی جائے گا " وہ بھڑکا

وہ بڑبڑانے لگی

گالیاں بعد میں دینا جاؤ اب پیکنگ کرو " وہ بولا

جبکہ ساز کو وہ پاگل ہی لگا اور عمر نے اسے کمرے سے باہر دھکیل دیا۔۔۔

میں نہیں جاؤں گی نہیں جاؤں گی نہیں جاؤں گی " وہ بھڑکی

وہ سکون سے دروازہ بند کر گیا جبکہ ساز پیچھے تائی سے ٹکرائی

اے منحوس کیا بے غیرتی ہے یہ "

جاری ہے

قسط 19

وہ غصے سے اسے پرے دھکیلتی ہوئی بولیں اور انکے دھکیلنے سے سازا یکدم پیچھے گیری تو اسکی مٹھی پر ان
سب کی ہی نگاہ کی تھی

کیا چھپا رہی ہو تم "سوہا سینے پر ہاتھ باندھ کر اسکے نزدیک ای
کچھ نہیں" وہ کھڑی ہو گی فاصلے پر چلی گی اور اپنی ماں کی جانب دیکھا تو اسکی سمت بڑھی

اسکے گلے لگ گی "نجمانے اسے پیار کیا

کیسی ہو" وہ مسکرا کر پوچھنے لگی تو وہ مسکرا کر سر ہلا گی

اب یہیں کھڑی کھڑی ماں کے گلے لگی رہے گی جاپانی دانی لے کر "تائی اپنے تخت پر بیٹھتی بولیں سب
ہی اندر آگئے تھے

ایک منٹ "ساز آگے جاتی کہ صنم نے اسے روکا

تمہارا لباس تو کافی مہنگا اور اچھا لگ رہا ہے ساز بہت پیاری لگ رہی ہو" کسی کی توجہ اسکے ڈریس پر نہیں
گی تھی صنم نے البتہ دلادی

ساز جیسے چور سی ہوگی۔۔ وہ سر ہلا کر اندر جاتی

اے ادھر آذرا "تامی کو پیاس ویاس سب بھول گی اُسکے کپڑوں کو دیکھتی اسے اپنے پاس بلا یا وہ نہ چاہتے
ہوئے بھی انکے سامنے چلی گی

انہوں نے چیک کیا تو کافی اچھا کپڑا تھا انکے تو خاندان میں کبھی کسی نے نہیں پہنا تھا اتنا مہنگا لباس۔۔۔
کہاں سے آیا یہ سوٹ کہیں میرے کمرے میں ڈاکا تو نہیں ڈالا تو نے اے سوہا جا کر چیک کر ذرا ہائے اللہ
اتنا قیمتی لباس کہاں سے آیا تیرے پاس مر جانے "

وہ چیختی ہوئی بولیں جبکہ سوہا بھاگ کر اپنی ماں کی الماریاں چیک کرنے لگی مگر وہاں تو بڑے بڑے تالے
لگے ہوئے تھے

بھا بھی کیا ہو گیا ہے اپکو میری بیٹی چور نہیں ہے "

ہاں تیری وہی چور نہیں ہے تو کہاں سے اتنا قیمتی لباس آیا اتنا تو صرف کا لہنگا قیمتی نہیں لگ رہا تھا " وہ سوہا
کی جانب دیکھ کر بولیں جو سر ہلانے لگی
یہ کسی برینڈ کا تو جوڑا نہیں " سوہا اٹھی

سوہا آپی یہ "

ہاں ہاں بول "

کہاں ڈاکہ ڈال کرائی ہے

ع۔۔۔۔۔م۔۔۔۔۔ ایکدم اسے یاد آیا اس گھر میں شوہر کا نام لینا حرام تھا

انہوں نے دلایا تھا "وہ بولی تو جیسے اسکے نام سے ہی خاموشی چھاگی۔

تای ای برواچکا کر دیکھنے لگی

ساز اپنے آپ ہی چور سی ہوگی جیسے یہ بہت بڑا جرم ہو

انکی خاموشی پر وہ دو قدم دور ہوئی

چلو نجما اب تیری بیٹی راتوں کے پیسے لینے لگ گئی ہے ہاں بھی جیسی اسکی ماں ویسے ہی اسکی بیوی سہی حرام

ذادیاں پالی ہیں عمر خیام نے "

انکے الفاظ ایسے تھے کہ ساز کو لگا اسکے وجود میں کوئی خنجر گھس گیا ہو اور اسکے دل کو چار ٹکڑوں میں

تقسیم کر گیا ہو۔۔۔۔۔

ہائے "رمشہ نے اسے ویو کیا تو وہ جلدی سے اٹھی اور اسکے گلے لگی۔

کیسی ہو باربی ڈول "وہ ہنستے ہوئے اسکے گال کھینچ گئی

آپ یہاں کیسے "وہ حیران ہوئی

میں یہاں امم بس مجھے تمہاری یاد آئی تو چلی آئی "وہ مسکرائی

بہت اچھا کیا آپ بیٹھیں میں کچھ لاتی ہوں آپکے لیے "

ملازم نہیں ہیں تمہارے گھر میں "رمشہ حیرانگی سے اتنے بڑے خالی گھر کو دیکھنے لگی

نہیں ہیں سب ہیں لیکن کچن کا کام میں خود کر لیتی ہوں تو وقت گزر جاتا ہے "وہ مسکرائی

تم پڑھائی شروع کر لو "رمشہ نے مشورہ دیا اسکی بات پر ایزہ نے خاموشی سے نگاہ اٹھائی۔۔۔
کی منظر آنکھوں میں اچانک ہی اکر ٹھہر گئے

نہیں پڑھائی تو چھوڑ دی تھی شادی ہوتے ہی "وہ آہستگی سے بولی

ارے بآباد و بارہ شروع کر لو "رمشہ نے فورس کیا

وہ ہلکا سا مسکرا دی اور رمشہ نے اسکی جانب دیکھا

فہیم فوت ہو گیا ہے "رمشہ نے کہا تو ایزہ کے ہاتھ سے کپ چھٹا اور چھنا کے کی آواز پورے گھر میں گونجی

ش۔۔۔ شاہ نے قتل کر دیا "وہ دنگ رہ گئی

رمشہ خاموش ہو گئی

آپ سچ کہہ رہی ہیں انھوں نے قتل کر دیا ہے "ایزہ کو جیسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا

قتل نہیں کیا بس اس قابل بھی نہیں چھوڑا کہ وہ زندہ بچ پاتا "وہ بولا جبکہ ایزہ منہ پر ہاتھ رکھتی بیٹھتی چلی

گی

ریلکس تم پریشان نہ ہو "

میں پریشان نہ ہوں کیسے بے حس لوگ ہیں آپ سب آپ کیسے کہہ سکتی ہیں کسی کی موت کی وجہ میں

بن گی اور پریشان بھی نہ ہوں۔۔۔

میں "

لیکن اس میں تمہارا کوئی قصور نہیں "

میرا ہی قصور ہے میرا ہی ہے میں نے انکی بات مان کر ہر قسم کا لباس پہن کر محفلوں میں سچ سنور کر جا کر کسی نامحرم کے جذبات اپنے لیے بھڑکائے اور اسکی موت کی وجہ بن گی آپ اس میں یہ کہہ رہی ہیں میرا قصور نہیں ہے "اسکی آنکھیں برس رہی تھی

لباس کا قصور نہیں ہوتا دیکھنے والے کی نگاہ کا ہوتا ہے "

نہیں میں جانتی ہوں مولوی کی بیٹی ہوں سب جانتی ہوں میرا ہی قصور تھا میں "وہ پھوٹ پھوٹ کر رو

دی

کس بات کا غم منایا جا رہا ہے "

اچانک شاہنواز کی آواز پر رمشہ کھڑی ہو گی لیکن ایزہ کے اندر غصہ جنون معلوم نہیں کیا کیا اٹھ رہا تھا پہلی بار اسکی آواز سن کر نہ ہی اسے ڈر لگا اور نہ ہی اس کے اندر کوئی اور خوف کا جذبہ اٹھا وہ وہیں بیٹھی رہی کچھ نہیں میں نے ایزہ کو بتایا کہ فہیم مر گیا ہے "

رمشہ کو اچھا نہیں لگا وہ نہ کرتی یہ ذکر ایزہ اب بھی نہیں اٹھی

اتنا بھی اہم نہیں تھا وہ کہ اسکا ذکر کیا جاتا "وہ اندر آ گیا

ایزہ کو دیکھا جو نیچے بیٹھی آنسو صاف کر رہی تھی اسکی پیشانی پر واضح بل پڑ گئے۔۔۔۔۔

شاہنواز "رمشہ کے ٹوکنے پر وہ رک گیا جبکہ وہ ایزہ کی طرف بڑھ رہا تھا

کیا تم جاسکتی ہو "سنجیدگی سے اسنے رمشہ کو کہا

مجھے بہت برا لگ رہا ہے "رمشہ افسوس سے ایزہ کو دیکھنے لگی

برالگانے والی کوئی بات نہیں آپ امیروں کے لیے کسی کو مار دینا بہت عام بات ہے اگر اتنا ہی اپنی بیوی کے لیے جنون تھا تو اسے آدھے لباس میں نامحرموں کے سامنے آنے پر فورس نہ کرتے کسی کو مار دینے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لیتے پہلے "وہ نہیں جانتی تھی اس میں اتنی طاقت کہاں سے آئی کہ وہ بول سکے۔۔"

وہ ان دونوں کے پاس سے گزر کر باہر آئی اسے بار بار رونا رہا تھا اس شخص نے ایک انسان کو مار دیا اور رتی بھر بھی دکھ نہیں تھا اسکے چہرے پر۔۔۔
رمشہ شدید شرمندہ ہوگی شاہنواز کے کڑک تیور بہت کچھ کر جانے کے گواہ تھے
شاہنواز وہ چھوٹی ہے پلین ان معاملات کو نہیں سمجھ سکتی "

چپ ہو جاؤ تم اسکی حمایت لینے کی ضرورت نہیں ہے اسکی جرت کیسے ہوئی میرے آگے زبان کھولنے کی "

شاہنواز پلین "رمشہ نے اسے روکنا چاہا مگر شاہنواز نے اسے تحمل سے وہاں سے جانے کے لیے کہا
وعدہ کرو تم اسپر ہاتھ نہیں اٹھاؤ گے "

جاؤ "وہ بولا رمشہ کو جانا ہی پڑا کیونکہ جانتی تھی کہ شاہنواز ایک نہیں سنے گا وہ خود کو کوسی وہاں سے نکل
گی جبکہ ایزہ کمرے میں جا چکی تھی اسنے وضو کیا اور جائے نماز پر بیٹھ کر بے تحاشہ رو دی
اسکی ہچکیوں سے شاہنواز کے قدم رک گئے

یا اللہ مجھے معاف کر دے "

میں نے اپنے شوہر کے حکم کو مانتے ہوئے تیرے حکم کو نظر انداز کر دیا۔۔۔

یا اللہ مجھے معاف کر دے میں نے تجھ سے شکوہ باندھ لیا

یا اللہ میں بہت تنہا ہوں مجھے ان آزمائشوں سے نکال لے "وہ جیسے دل ہار ہار کر رو رہی تھی شاہنواز

دروازے پر ہی رک گیا جبکہ بہت ہی کڑک انداز میں وہ کمرے کی سمت بڑھا تھا

اسنے گھیرہ سانس لیا ہاں چھوٹی عمر کی لڑکی تھی چھوٹی چھوٹی باتوں پر گھبرار ہی تھی ناچاہتے ہوئے بھی

اسے اپنے غصے کے گراف کو کم کرنا پڑا وہ اندر آیا اور بیڈ پر بیٹھ گیا وہ دعا مانگ کر جائے نماز اٹھا کر بنا سکی

جانب دیکھا اٹھنے لگی

تبھی شاہنواز نے اسکا ہاتھ تھام لیا

ایزہ کو لگا اسے کسی کرنٹ نے چھو لیا ہو۔۔۔

ہاتھ چھوڑیں میرا "بدلے ہوئے تیور چہرے پر غصہ ایسی ایزہ تو شاہنواز نے کبھی دیکھی ہی نہیں تھی

کیوں؟ وہ سنجیدگی سے بولا

قاتل ہیں آپ اور میں قاتل کے ساتھ نہیں رہو گی "وہ اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بولی

اچھھھا "وہ ذرا اچھا کو کھینچتا ہوا کھڑا ہوا"

تم جانتی ہو میں کون ہوں "وہ اب سنجیدگی سے پوچھ رہا تھا

بلکل جانتی ہوں آپ قاتل ہیں۔"

یہ تمہارا مسلہ نہیں "

یہ میرا ہی مسلہ ہے "وہ غصے سے چلائی جبکہ شاہنواز دھاڑا اٹھا

ایزہ اپنا منہ بند رکھو میری آواز سے اونچی تمھاری آواز ہوئی تو"

تو تو کیا کریں گے آپ مجھے ماریں گے تو شوق سے یہ شوق بھی پورا کر لیں شاہنواز"

وہ بے رخی سے بولی اور اسکے پاس سے جانے لگی

بہت بڑی بننے کی کوشش نہیں کر رہی ہو"

میں جانتی ہوں نہ میرے پاس آپکے جتنی عقل ہے اور نہ ہی مجھے چاہیے جس عقل میں بے حسی شامل ہو

جائے"

مجھے واپس جانا ہے دادی جان کے پاس "وہ سنجیدگی سے بولی

شاہنواز اس رعب پر حیران تھا وہ تو اس لڑکی کو اپنا زر خرید رو بورٹ سمجھ چکا تھا اب اسکے ذاتی جزبات

سے کچھ حیران تھا

کہیں نہیں جا رہی ہو تم اور یہ جتنا ناک کر رہی ہو گریٹ میں ایمپریس ہو گیا اب اس سب تماشے کو بند

کر دو اور اسندہ "اسنے اسکا بازو سختی سے جکڑا

تمھاری آواز میری آواز سے بلند ہوئی تو میں تمھارا حشر بگاڑ دوں گا "اسنے جھٹکے سے اسکا بازو چھوڑا

ایزہ بیڈ پر گیری شاہنواز اسکے ناتواں وجود کو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا ایزہ فوراً اٹھ کر بیٹھ گئی۔

اسے یہ بات سمجھ ہی نہیں آرہی تھی کہ وہ کیسے کتنے آرام سے ایک انسان کو مار سکتا تھا۔

وہ اس کمرے سے ہی نکل گئی اسے لگ رہا تھا اسکی سانسوں پر بوجھ بن گئی ہے فہیم کی موت کیونکہ وہ اسکی

وجہ سے مرا

اگر وہ چھپ جاتی دنیا کے سامنے نہ آتی دنیا کو اپنا روپ نہ دیکھاتی تو کوئی اپنی جان نہ گنوا تا وہ باہر نکل آئی
شاہنواز و اشروم سے نکلا تو وہ کمرے میں نہیں تھی ایسا کبھی نہیں ہوا تھا کہ وہ اسکے ہوتے ہوئے کمرے
سے یوں نکل جائے لیکن ایزہ واقعی بیٹنا چاہتی تھی وہ یوں ہی باہر نکلا وہ لاونج میں بھی نہیں تھی اور
شاہنواز نے لون میں دیکھا وہ لون میں بیٹھی تھی ہوا کی دوش پر بال اڑ رہے تھے گٹھنوں پر سر رکھے وہ
یقیناً رو رہی تھی وہ کافی غصے سے اسکی جانب بڑھا اور اسکا ہاتھ کھینچ کر کھڑا کیا

کیا بکو اس ہے یہ ہاں کس بات کی اگر ڈیکھا رہی ہو۔۔۔ ہو کون تم؟ ہاں ہو کون تمہیں کیا لگ رہا ہے
شاہنواز ان باتوں سے ایمپریس ہوتا ہے کھینچ کھینچ کر دو تھپڑ لگا کر سارا نشہ نکال دوں گا تمہیں میرے
ہوتے ہوئے کس نے اجازت دی ہے کہ تم کمرے سے نکلو ہاں "وہ غرایا ایزہ نے اسکی آنکھوں میں
ابلتے شعلے دیکھے مگر مجال ہوا اسکے سینے میں اسکے لیے خوف نام کی کوئی چیز ہو۔۔۔

میری مرضی بھی ہے اور میں اپنی مرضی سے ہی رہو گی اگر اتنی ہی آپکے اندر میری ضرورت کی تمنا ہے
تو کسی اور عورت کو لے آئیں مجھے بلکل کوئی تکلیف نہیں ہو گی "وہ اپنا ہاتھ کھینچ کر اسکے ہاتھ سے نکال گی
شاہنواز کا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا لیکن اسکے چہرے پر نہیں پڑا وہ یوں ہی کھڑی رہی

اندر چلو میرا دماغ خراب نہ کرو "وہ زچہ ہوتے ہوئے بولا

نہیں جاؤں گی دنیا ادھر سے ادھر ہو جائے "وہ ضد باندھ چکی تھی

وہ کچھ دیر کھڑا رہا اسکی صورت دیکھتا رہا اور پھر ایک گھیرہ سانس آزاد کیا

اچھا تو ایسا ہے "

آواز آہستہ تھی گھمبیر تھی ایزہ نے دو قدم دور لیے

تم مجھے خود کو چھونے نہیں دو گی " وہ اسکے چہرے پر انگلی سے ایک سطر کھینچنے لگا ایزہ نے کوفت سے اسکا

ہاتھ جھٹک دیا

شاہنواز کی تیز نظروں نے اسے گھورا مگر اسپر کوئی اثر نہیں ہوا

چلو ٹھیک ہے ایسے تو ایسے صحیحی اب زیادہ مزہ آئے گا " وہ بولا اور جھکا ایزہ کو ایک جھٹکے سے شانے پر

اچک لیا

شاہنواز چھوڑیں مجھے " وہ اپنے نازک ہاتھوں کے مکے اسکی کمر پر برسائی

مجھے چھوڑیں آپ قاتل ہیں مجھے آپ کے ساتھ رہنا ہی نہیں " وہ بولی

جبکہ شاہنواز اسے اچک کر کمرے میں لے گیا اسے بیڈ پر پٹنچ دیا ایزہ ایک جست میں اٹھی اور دوسری

طرف اتر گئی

شاہنواز نے دروازہ لاک کیا اپنی شرٹ اتار کر ایک طرف پھینکی

میں تمہارا وہ حشر کروں گا تمہارے اندر جتنی یہ اکڑ جنم لے رہی ہے یہ سب یہیں مڑ جائے گی " وہ غصے

سے اسکی سمت بڑھا

لیکن ایزہ نے سائیڈ ٹیبل پر رکھے فروٹس میں سے جلدی سے چھری اٹھا کر اپنی گردن پر رکھ دی

میں خود کو مار لوں گی " سرخ نظریں ضد سے بھر پور تھیں

شاہنواز کے قدم رکے "

ایزہ یہ بہت تیز ہے " وہ بولا

تو کیا فرق پڑتا ہے آپکے دیے ہوئے زخم آپکے دانتوں کے نشان آپکے ہاتھوں کی سختی پچھلے سات ماہ سے
بیوی نہیں طوائف بنی ہوئی ہوں " وہ چلائی

شاہنواز دنگ رہ گیا

جسے صرف شاہنواز روندتے ہے اپنے بستر پر اسکے وجود کو مسل کر رکھ دیتا ہے اسکے علاوہ کچھ نہیں تو اس
چھری کی تیز دھار مجھ پر پھیرے مجھے فرق نہیں پڑتا سمجھے اپ "

وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتی غصے سے چلاتی وہاں سے پھر باہر نکل گی

جبکہ شاہنواز ان لفظوں پر ہی رک گیا

اگلے دو دن ایزہ شاہنواز کو کہیں نہیں دیکھائی دی

اور معلوم نہیں اسکا وجود نشے کی طرح تھا وہ اسکو چھونے کے لیے بے تاب پھر رہا تھا اسکے ان لفظوں کے

وزن کا اندازا سے کرانا چاہتا تھا مگر مجال ہوا تنے بڑے گھر میں یہ چوہے بلی کا کھیل ختم ہو رہا ہو وہ دو دن

سے نہیں دیکھی تھی شاہنواز کے دوستوں نے آنا تھا انکی بیویوں نے بھی اور ایزہ محترمہ غائب تھی

تم نے اپنی مالکن کو دیکھا ہے کہیں " اب جتنا خرہ وہ اسے دیکھا گی تھی اور اتنی سی لڑکی جتنی باتیں سناگی

تھی یہ الفاظ خود بخود نکلے تھے اسکے منہ سے ---

جی وہ تھوڑی دیر پہلے پکن میں ہی تھیں کھانا بنا رہیں تھیں "

ہے کہاں " وہ متجسس ہوا کہ چھپی کہاں ہے

وہ " شاہنواز اب رواج کا کر دیکھنے لگا

انہوں نے منع کیا ہے آپ کو بتانے سے " وہ ملازمہ سر جھکا گی

ایکسیلینٹ تم سب کی تنخواہ وہ دیتی ہے یہ میں ٹھیک ہے تنخواہ بھی تبھی ملے گی جب تمہاری مالکن اپنے

ہیر سے نکلے گی "

وہ کہہ کر انھیں گھور کر چلا گیا جبکہ ساری ملازمہ کی توجان پر بن گی تھی

شاہنواز تیار ہوا اسکے دوست بھی نیچے اچکے تھے اور آج رمشہ بھی تھی اور ان لوگوں کی پارٹی کا وہی سلسلہ

جاری تھا ایزہ حیران تھی چار دن بھی کسی کی موت کا سوگ نہیں بنایا اور یہ ہوتے ہیں ہائی کلاس لوگ مر

جائے کوئی تو مر جائے انکی بلا سے۔۔۔

اسے نفرت سی ہو گی ان لوگوں سے جو خود کو بہت ماہان سمجھتے تھے۔

ملازمہ اسے بتا چکی تھی کہ انکی نوکری خطرے میں ہے مگر ایزہ نے اس بات کا برہم نہیں لیا شاہنواز کچھ

بھی کر لے وہ اب اسکے ہاتھوں ذلیل بلکل نہیں ہونے والی تھی

وہ انیکسی میں تھی وہ گھر تو چھان رہا تھا کہ گی کہاں لیکن انیکسی میں آنے کی زحمت ہی نہیں کی

اسے اندر سے گانوں کی آوازیں آرہیں تھیں

وہ اپنے رب کے حضور توبہ کرتی دوپٹہ لیتی اچھے سے لون میں آگی۔

ایزہ نظر نہیں ارہی "ر مشہ نے اسے سے پو چھا

پاگل ہو چکی ہے تمہیں بھی بہت جلدی تھی اسے بتانے کی "وہ بھڑکا

غلطی ہوگی مجھے سے "ر مشہ شر مندہ ہوگی

وہ ہے کہاں میں بات کرتی ہوں اس سے "

میں نے کہا نہ پاگل ہو چکی ہے کھانے کو دوڑ رہی ہے "وہ بولا

اور تم کس لیے مسکرا رہے ہو اتنا "ر مشہ کو اسکا مسکرا نا سمجھ نہیں آیا

دو دن سے اس گھر میں چھپی ہوئی ہے اور مجھے مل نہیں رہی "وہ ہنس پڑا

شاہنواز وہ بہت سر یس ہوگی ہے "ر مشہ پریشان ہوئی

ہوتی رہے بات وہیں کی وہیں ہے میری چیز کو کوئی چھوئے گا میں اسکو زندہ چھوڑ دو سوال ہی پیدا نہیں

ہوتا "وہ لا پرواہی سے بولا جبکہ ر مشہ نے سر جھٹکا

تم نے اسپر ہا تمہا اٹھایا ہے "

ہممم جس طرح وہ خونخوار ہوئی ہوئی ہے مجھے ہی نہ مارنے لگ جائے "

اچھا خونخوار شکل دیکھو اپنی اور پھر اس معصوم کی "

اچھا روپ ہے اس معصوم کا مجھے مزہ آرہا ہے "

وہ بولا اور تبھی سامنے سے آتی ہوئی ایزہ کو دیکھا

سفید پور نور چہرہ اور رو کر سرخ ہوئی ناک اور آنکھوں کے ساتھ گال بھی۔۔۔ وہ ڈیک کی طرف بڑھی
اور اسنے میوزک بند کر دیا

شاہنواز خاموشی سے اسے دیکھ رہا تھا

میوزک کے بند ہوتے ہی سب نے اسکی جانب دیکھا

جائیں آپ لوگ یہاں سے محفل لگانی ہو تو اب گھر سے باہر لگائیے گا" وہ سب کی جانب دیکھتی بولی
رمشہ نے شاہنواز کو دیکھا اسکے چہرے پر غصہ نہیں تھا

سب نے ہی شاہنواز کو دیکھا تھا

اسنے ایک گھونٹ اندر اتارا اور سب کی جانب دیکھ کر شانے اچکا گیا ایزہ چپ چاپ کھڑی تھی
یہ تو کچھ زیادہ ہی غصے میں ہے "

سنکی ہو چکی ہے " شاہنواز مسکرایا

او کے " سب سے پہلے رمشہ ہی ہلی تاکہ سب میں ہمت ہو۔۔۔

شاہنواز کے دوستوں نے اسکی سمت دیکھا وہ گردن سے ان سب کو جانے کا کہہ گیا اور رفتہ رفتہ وہاں سے
سب چلے گئے

جبکہ ایزہ نے ایک نگاہ اسے دیکھا اور کچن کی سمت بڑھ گی

شاہنواز اسکے پیچھے گیا

کیا چاہتی ہو تم " اسنے سنجیدگی سے پوچھا

جو میں چاہتی ہوں وہ آپ پوری کریں گے میری خواہش "وہ مڑ کر دیکھنے لگی
ہاں بولو" وہ سنجیدگی سے بولا

طلاق دے دیں مجھے "اسنے کہا آنکھوں کی ضد اور بغاوت شاہنواز دیکھ سکتا تھا
اسکا ہاتھ ہوا میں بلند ہوا اور ایک زوردار تھپڑ ایزہ کے چہرے پر لگا اپنا نشان چھوڑ گیا ایزہ کا سر ایک دم شلیف
پر لگا اور اسنے آگے بڑھ کر اسکا منہ جکڑ لیا
مل گیا جواب یہ ہی چاہ رہی تھی نہ چلو اب اچھے سے غم منالینا لیکن شاہنواز تمہیں تمہاری آخری سانس
تک نہیں چھوڑے گا اس بات کو اپنے دماغ میں بیٹھالو "وہ بولا اور جھٹکے سے اسے چھوڑ کر وہاں سے چلا
گیا

ایزہ کا گال سن ہو چکا تھا

آنکھ سے پانی نکلنے لگا جبکہ گال پر اسنے ہاتھ رکھا اور پھر اوپر دیکھا
آنکھیں زور سے بند کر لیں وہ جس ضد پر اتر گی تھی اسکو منواتے ہوئے یہ سب تو ہونا ہی تھا
اسنے بے دردی اور مکمل بے حسی سے آنکھیں صاف کیں اور پھر کھڑی ہو گی دوسری طرف وہ غصے سے
کمرے کی ایک ایک چیز توڑ چکا تھا

وہ جو اسکے آگے نگاہ نہیں اٹھا سکتی تھی وہ کھڑی ہوئی اس سے طلاق مانگ رہی تھی
یہ ذلالت کا تھپڑ لگتا تھا اسے ہمیشہ کیا مرد میں وہ خاصیت ہی نہیں کہ عورت اسکے ساتھ رہنا نہ چاہے بے
عزتی کا احساس دیتی تھی یہ بات اور آج ایزہ کے الفاظ اسے بے عزت کر گئے

اسے یقین تھا اب دماغ ٹھکانے جائے گا اسکا۔۔۔

اگلی صبح

۔۔ وہ کمرے میں آئی شاہنواز تیار ہو رہا تھا

ایزہ کو دیکھ کر برش رکا اسکے گال پر انگلیوں کے نشان تھے آج تک ایزہ پر ہاتھ نہیں اٹھایا تھا اسنے۔۔۔
دوسری طرف اسنے اتنے مہینوں میں ضد بھی تو نہیں باندھی پھر یہ الفاظ وہ پاگل سا ہو گیا تھا وہ مڑا۔۔۔

مجھے اپنے ابو کے گھر جانا ہے کچھ دیر تک اجاؤ گی "

کون ابو "شاہنواز چونکا اسے تو لگا تھا ایزہ کے آگے پیچھے ہی کوئی نہیں۔۔۔

میں بھی پیدا ہوئی تھی برسات میں نہیں اگی تھی "

وہ ایک دم اپنی ہنسی ضبط کر گیا چہرے پر سنجیدگی طاری کر لی

کیوں کر رہی ہو یہ سب "وہ خود ہی سوال کر گیا

میں نے کچھ نہیں کیا صرف یہ کہا ہے مجھے اپنے ابو کے پاس جانا ہے "

سات ماہ سے تمہارا باپ کہاں تھا "

جہاں بھی تھا مجھے اب جانا ہے "

ایزہ شاہ اتنی ضد اچھی نہیں "

یہ بات آپ مجھے کہہ رہے ہیں "

تم چاہتی کیا ہو" وہ اسکے نشان پر ہاتھ رکھ گیا

آپ اپنے آپ کو پولیس میں ایریسٹ کرائیں اور سزا بھگتیں اس جرم کی جو آپ نے کیا ہے" وہ بولی جبکہ

شاہنواز کا قہقہہ ابھرا

اور وہ ہنستے ہنستے بیڈ پر بیٹھ گیا

یعنی تم فہیم کی موت پر اب تک اڑی ہوئی ہو۔۔۔

ایزہ کو اسکے قہقہے کا شدت سے دکھ ہوا

اچھا تو پھر سنو۔۔۔

میں تو نہیں مانوں گا اسے غلط اب تمہارا جو دل کرتا ہے وہ کرو" وہ شانے اچکا گیا

لیکن یاد رکھنا سامنے شاہنواز کھڑا ہے

جو لوگوں کی اکڑ کو توڑ پھوڑ دیتا ہے" اسکا گال تھپتھپا کر وہ باہر نکلنے لگا

ڈرائیور باہر کھڑا ہے میں کہہ دوں گا چلی جانا" وہ باہر نکل گیا ایزہ نے اپنی آنکھوں میں چھپی نمی صاف کی

اور اپنے کپڑے چینج کرنے چلی گی

وہ اپنے ہی گھر کے دروازے کے باہر ایک بہت بڑی گاڑی میں بیٹھی تھی اسکی آنکھ سے پانی جھڑنے

کی طرح بہہ رہا تھا لیکن قدموں میں ہمت ہی نہیں تھی اور جیسے بہت کچھ آنکھوں میں گھوم گیا

ابو پلینز مجھے معاف کر دیں کسی کا اس میں کوئی قصور نہیں ہے یہ یہ خط میں نے ہی لکھا تھا "وہ گڑ گڑائی تھی لیکن اسکے باپ نے اسکے شانوں کو پیچھے دھکیلا وہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی

بے حیا بے غیرت اسکی ماں نے اسے تھپڑوں اور مکوں سے مارنا شروع کر دیا ایک تو اتنا سنگین گناہ کرتی ہے اوپر سے منہ پھاڑ کر بولتی ہے یہ ہے نہ پھر اسی ناز کی نسل طوائفوں والی خصوصیت تو ہوں گی "

میں نہیں ہوں انکی بیٹی " وہ جیسے اپنے ہی کانوں پر ہاتھ رکھ گی وہ باتیں جن کو سوچنا بھی نہیں چاہتی تھی یہاں آکر کھڑے ہو کر وہ خود کو اذیت دے رہی تھی

میم آپ کا ڈریس اگیا ہے "

آپ گھر چلیں " اس سے مزید نہیں سہا گیا اور ڈرائیور گاڑی آگے بڑھالے گیا سنے اپنی ہچکیوں کا گلہ منہ پر ہاتھ رکھ کر گھونٹ دیا

آپ کہاں لے جا رہے ہیں "

ایکجلی میم سر کی میٹینگ تھی اور میرے خیال سے وہ فری ہو گئے ہوں گے انھوں نے کہا تھا انھیں میں پک کروں "

مجھے پہلے چھوڑ دو گھر " وہ بولی

سوری میم سر نے کہا تھا آپکو ساتھ لاؤ "

تم غلام ہو انکے " وہ چیڑ گی ڈرائیور کچھ نہیں بولا اور ایزہ چہرہ پھیر گی

ایک قاتل کی ملازمت کرنے سے بہتر ہے بھیک مانگ لی جائے " وہ شدت جزبات سے بولی جبکہ ڈرائیور

اب بھی کچھ نہیں بولا اور ایزہ کو احساس ہوا شاہنواز اتنی اثرورسوخ رکھتا ہے کہ پرندہ پر نہیں مار سکتا تھا اسکے آگے۔۔۔

وہ خاموش ہوگی اور آنسو گر کر آنکھیں صاف کر لیں انکی گاڑی ایک بڑے سارے ہوٹل کے آگے رکی وہ گاڑی میں ہی بیٹھی رہی اور ڈرائیور چلا گیا

تھوڑی دیر بعد کراسنے ایزہ کی سائیڈ کی کھڑی بجائی ایزہ نے اسکی جانب سوالیہ نگاہوں سے دیکھا میم سر کہہ رہے ہیں آپ تھوڑی دیر اندر جائیں یہاں کچھ مزید وقت لگے گا" مجھے اسکی ضرورت نہیں" وہ بولی اور ادھر ادھر دیکھنے لگی

اب یہ سب اسکے لیے نیا نہیں تھا وہ جب اپنے گھر سے نکلی تھی تو اسلامہ اباد اسے کسی معجزے کی طرح لگتا تھا اسکی خوبصورتی اسکی عشقانہ سی ہوائیں اسے پریشان رکھتی تھیں کیونکہ بیس سالہ زندگی میں اسلامہ اباد میں گزارنے کے باوجود بھی وہ اسلامہ اباد کو دیکھ نہیں سکی تھی انکے ہاں لڑکیوں کا گھر سے نکلنا حرام تھا اور وہ تو مکمل حرام ہو کر نکلی تھی اپنے گھر سے۔۔۔۔

لیکن شاہنواز نے اسے دنیا کے رخ اور کی روپ دیکھائے تھے جنہیں ایزہ نہیں دیکھنا چاہتی تھی اور اسنے کتنا بڑا نقصان اس آزادی کے چکر میں اپنے گلے میں ڈال لیا تھا کہ ایک انسان مر گیا اسکی وجہ سے۔۔۔ وہ کتنی دیر سوچوں میں بیٹھی رہی کہ اسے احساس بھی نہیں ہوا کہ وہ اگیا ہے گاڑی کا دروازہ کھول کر اندر بیٹھا اور ایزہ کی جانب دیکھا جو انگلیوں سے کھیل رہی تھی جیسے اسے سے زیادہ اہم کام

کوئی بھی نہیں

ڈرائیور نے گاڑی سٹارٹ کی تو اس آواز سے وہ چونکی اور سر اٹھایا تو شاہنواز تھا اسی کو گھور رہا تھا
ایزہ نے چہرہ پھیر لیا

شاہنواز نے وہیں سے اسکی گردن پکڑ کر اپنی جانب موڑ لی

"Don't tease me izah "

وہ جیسے اپنے صبر کے پیمانے سے لبریز ہو رہا تھا

ایزہ کچھ نہیں بولی

شاہنواز مجھے درد ہو رہا ہے " وہ اسکا ہاتھ جھٹکنے کی کوشش کرنے لگی شاہنواز اسکی اس اکڑ پر بل کھا کر رہ گیا

اسنے اسکی کمر میں ہاتھ ڈالا اور اسے اپنی ٹانگوں پر کھینچ لیا

شاہ " وہ حق و دق رہے گی "

تمہیں کیا لگتا ہے شاہنواز تمہیں رام نہیں کر سکتا " وہ اسکی ویسٹ کو سختی سے اپنے ہاتھوں میں جکڑے

خشک لہجے میں سوال کرنے لگا ایزہ نے افسوس سے اسکی جانب اور پھر ڈرائیور کو دیکھا

پلیز مجھے چھوڑیں ڈرائیور دیکھ رہا ہے " وہ جھنجھلائی

دیکھنے دو مجھے فرق نہیں پڑتا "

کس کس کو ماریں گے اپنی وجہ سے بے ہودگی آپ نے پھیلائی ہوئی ہے شاہنواز " وہ اسکے شانوں پر ہاتھ

رکھتی دور ہونا چاہتی تھی

میرے اندر مزید عیب نکال لو ای ڈیم کیئر مگر میری بیوی بن کر رہو مجھے اتنے نکھرے کسی عورت کے

نہیں پسند "وہ وارن کر گیا اسکی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر۔۔۔۔۔"

پلیز چھوڑیں "ایزہ کالجہ بھیگ گیا

میں اس منظر کو دوبارہ کو نٹینیو کروں گا صرف اس شرط پر چھوڑ رہا ہوں "اسنے اسے آزاد کیا وہ نہایت

شرمندگی سے ساتھ بیٹھ گی

شاہنواز کو قطعی کوئی فرق پڑتا تھا اسکی کال آگی تبھی وہ موبائل پر بات کرنے لگا

او کے ٹھیک ہے اجانا"

اکلورس یار میرے ساتھ کھانا رات کا کھانا "وہ بول رہا تھا ایزہ کو اسکی پارٹیز اسکے یہ روز روز کے ایونٹ

سے سخت نفرت تھی اسنے مرٹ کر اسکی جانب دیکھا

اگر میرے گھر میں کوئی بھی آیا تو میں اسے گھر سے نکال دوں گی "وہ پہلے ہی ڈرائیور کی وجہ سے سڑی

بیٹھی تھی تبھی بنا لحاظ کے بولی

شاہنواز نے مرٹ کر اسکی شکل دیکھی جو فوراً نگاہ پھیر گی

یار ایک منٹ ذرا تم نہ آنا آج کل کرتے ہیں یہ پلین "

ہاں خیریت ہی ہے میری بیوی کے دماغ کا سکر یوڈھیلا ہو گیا ہے میں ٹائٹ کر دوں ذرا پہلے اسکو ہی "وہ

فون بند کر گیا

خاموشی سے اسے دیکھا جو مکمل نکھرے میں اسکی جانب سے رخ پورا موڑ گی

شاہنواز باہر دیکھنے لگا

کافی سے زیادہ ضدی تھی اسے اب اندازا ہوا تھا اور نہ وہ تو اسے کسی اور طرح ٹریٹ کرتا تھا جیسے بے ضرر

وہ گھر پہنچے تو ایزہ جلدی سے بھاگ جانا چاہتی تھی اور ہوا بھی کچھ یوں ہی وہ تیزی سے گاڑی سے نکل کر اندر بھاگی شاہنواز اندر آیا وہ لاونج سے ابھی اوپر کی طرف جاتی کہ شاہنواز نے اسے سیڑھیوں میں ہی جا لیا اور اچانک اسکے لبوں پر جھکا وہ اسے اپنا لمس یاد دلا رہا تھا کہ وہ نازک اندام لڑکی جو اسکا لمس سمہتے کانپ اٹھتی ہے اپنی زبان اتنی کیسے چلا رہی ہے صرف ایک فہیم کے لیے جو مر بھی گیا ہے بھلا ایک مرے ہوئے انسان کے لیے کیا الجھنا کسی سے۔۔۔۔

شاہ" ایزہ نے دور ہونا چاہا شاہنواز نے اسکی گردن جکڑی اور ایک بار پھر سے جھکا وہ اسکے ہونٹوں کی نرمی کو شدت سے خود میں بھرتا اسکے اوسان خطا کر گیا

اسکی سانسوں کو جیسے خود میں کھینچ لیا کہ اسے ایک سانس لینے نہیں دے گا اور پھر ایک دم جھٹکے سے چھوڑا وہ سڑھیوں پر گیری

شاہنواز اسکے سامنے بیٹھ گیا

سب سے پہلی بات فہیم مرچکا ہے میں نے مارا ہے اور مجھے کوئی افسوس نہیں تمہاری طرف کوئی بھی نگاہ اٹھے گی میں اس نگاہ کو نوچ لوں گا"

دوسری بات جو تم نے ڈرامہ کچھ دنوں سے لگایا ہوا ہے اسے قابو میں رکھنا شام میں دادی جان ارہی ہیں انکے سامنے بکو اس کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا

تمھاری زبان کے جوہر میں سہہ رہا ہوں اتنا کافی ہے۔

تیسری بات میں ایک سوشل انسان ہوں میرے دوست اور میری کمیونٹی میں ایزہ شاہ ہر ایونٹ آئے
روز اور اچانک ہی ہوتا ہے تمھیں اٹینڈ کرنا ہے کرو نہیں کرنا تو اپنی زبان بند رکھو"
اور سب سے اہم بات۔۔۔۔

مجھے خود کو چھونے سے تم روک نہیں سکتی تو جتنے دن ریلیف کے میں نے تمھاری ضد کی خاطر تمھیں
دینے تھے دے دیے اگر مزید تمھارے اس لیٹیل پیلوڈرامے کی کوئی لمپیٹ سوڈر ہتی ہے تو اسے ختم کرو
اور اج رات کے لیے خود کو پریپیر کرو
ڈریس ویل اینڈ آل سولو کس ویل"

اب مجھے مزید تمھیں سمجھانا نہ پڑے "وہ اسکے جھکے ہوئے سر کو مطمئن ہو کر دیکھنے لگا کہ وہ کامیاب ہو
چکا تھا اسکی اکڑ توڑنے میں لیکن ایزہ نے بھی تو ضد کا یہ رخ اسی سے سیکھا تھا
ایزہ چند لمبے یوں ہی بیٹھی رہی اور پھر سر اٹھایا

اسکے ہونٹ سرخ ہو رہے تھے جیسے ابھی خون چھلکا دیں گے
آپ مجھے آگ میں کودنے کا حکم دیں میں کو دجاؤں گی لیکن مجھ سے یہ فرمائش نہ کیجیے گا اسندہ کہ میں اپکا
بستر سجاؤ" وہ کہہ کر اٹھ گئی

شاہنواز نے پیشانی پر ایک مکہ مارا اور کھڑا ہو گیا

فلحال تو میں دادای جان کو لینے جا رہا ہوں رات میں تمھارا دماغ سیٹ کروں گا"

آپ کر لیں سیٹ جیسے اپکا دل کرے میری بات وہیں کی وہیں ہے "

تم مجھے غصہ دلا کر اپنے لیے مشکل کھڑی کرو گی " وہ سنجیدگی سے بولا

ویسے کون سا آپکو مجھ سے محبت ہے جواب غصہ اجائے گا تو کچھ فرق پڑ جائے گا " پٹاخ پٹاخ جواب دیے
رہی تھی

اسنے بے رخی سے کہا

شاہنواز نے چبھتی نظروں سے اسکی پشت دیکھی

کسی انسان میں ملتی تھی اسکی یہ ضد۔۔۔ وہ سر جھٹک گیا

اتنی سی لڑکی ہے وہ جب وہ اسپر چھائے گا تو دم بھی نہیں مار سکتی وہ سوچتا ہوا باہر نکل گیا۔

آج دادی جان کو لینے جانا تھا اسکا کام اسلامہ اباد میں زیادہ تھا اور دادی جان وہاں انکا انتظار کیے جا رہی
تھیں تبھی اسنے انھیں ادھر بلا لیا وہ خود ڈرائیو کر کے انھیں لینے ایئر پورٹ آیا انھوں نے اسکی بلائیں لیں

اسے پیار کیا

شاہنواز مسکرا دیا انکا ہاتھ پکڑ کر گاڑی تک لایا اور گاڑی میں بیٹھایا

تیری بیوی کہاں ہے وہ کیوں نہیں آئی "

وہ پوچھنے لگی جبکہ شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا وہ تو بپھری بیٹھی ہے اب کیا بتائے وہ انھیں۔۔۔

اسکی طبیعت ٹھیک نہیں تھی "

ہیں واقعی ماشاء اللہ ماشاء اللہ خوشخبری ہے " وہ تو خوش ہو گئیں شاہنواز نے شانے اچکا دیے

دادای جان عام بیمار ہے وہ۔۔۔

اب میں بیمار ہوں تو آپ کہیں گی پریگنٹ ہوں میں "

چل ہٹ کیسی باتیں کر رہا ہے " وہ دبا دبا سا ہنسی وہ مسکرا دیا

موس موسیٰ ہر وقت بیمار پڑی رہتی ہے " وہ غصے سے بولیں جبکہ شاہنواز کچھ نہیں بولا

یہاں تک کے وہ گھرا گیا اور دادی جان سارے راستے کچھ نہ کچھ اس سے گفتگو کرتی آئیں تھیں وہ لوگ

گھر آئے اور لاونج میں بھی ایزہ کو نہ دیکھ کر دادی جان کا پارہ ہائی ہو گیا

کہاں ہے تیری بیوی کوئی ادب و آداب نہیں اس میں " وہ جھلا اٹھیں

ایزہ " شاہنواز کی پکار پر وہ جو اندر ضد باندھے بیٹھی تھی نہیں جائے گی بیٹھی ہی رہی

میں دیکھتا ہوں " شاہنواز کو چار نچار اوپر چڑھنا پڑا

جبکہ دادای جان نے توکان پیٹ لیے

توبہ توبہ انگلیوں پر نچانے والی لڑکیاں اگئیں قیامت کا وقت ہے قیامت کا۔۔۔

تم باہر کیوں نہیں آرہی " وہ دروازہ کھول کر غرایا

وہ مجھ سے ایک ہی سوال کریں گی " وہ جیسے رودی

اب کیا ہے " وہ چیڑ گیا

نیچے آؤرنہ تھپڑ پڑے گا اب بلا وجہ جو روکا غلام بنو دادی کے سامنے ایک بیس سالہ لڑکی نے پینتیس

سالہ مرد کو نچار کھا ہے طعنے سننے کو ملیں گے

ہاوڈریکی "وہ بھنا گیا

کچھ نہیں کیا میں نے ہٹیں اب "وہ اسکے پہلو سے نکل کر نیچے آگے

دادی جان نے اسے گھور کر دیکھا

ایزہ شاہ تمیز تہذیب بھولی بیٹھی ہو شوہر آیا ہے تو نیچے آئی ہو

وہ بولیں ایزہ نے نفی کی

نہیں دادی جان میں نیچے ہی رہی تھی منہ دھور ہی تھی "وہ سر جھکائے بولی شاہنواز قریب صوفے پر ہی

بیٹھ گیا

منہ تو تیرا خشک پڑا ہے "وہ کھوجتی نظروں سے دیکھتی بولیں

دادی جان چھوڑیں وہاں ڈرائیو بھی ہے کر لیا ہو گا خشک آپ بتائیں طبیعت ٹھیک ہے "وہ اسکی جان بچا

گیا تھا

ارے ہاں طبیعت تو ٹھیک ہے مجھے اسی سے بات کرنے دو پہلے مزاج تو دیکھو اسکے کیسے بدل گئے ہیں تو

نے بگاڑ لیا شاہ اسے "دادی افسوس سے بولی

ایزہ چپ رہی شاہنواز گھیرہ سانس بھر گیا

ہاں یہ بتا تیرے پاؤں بھاری کیوں نہیں ہوئے ابھی تک "وہ غور سے اسے دیکھتی بولیں

ایزہ کی پیشانی پر پسینے سے چھوٹے انکا پوتا بھی پہلو میں بیٹھا تھا اور سوالات کی بو چھاڑ تھی

تو میرے شاہ کو خوش نہیں کرتی نہ "ایزہ چکرا گئی

یہ دادی میں کون سے سیل لگ گئے تھے جو ایسے بیہودہ سوال کر رہیں تھیں
بلکل بھی نہیں دادی جان "وہ سکون سے بولا ایزہ نے شاہ کی صورت دیکھی اسکے منہ پر مزے دار
مسکراہٹ تھی جیسے وہ ابھی مزے لے رہا ہو۔

اے شرم کر شرم منہ پر لعنت پڑ جائے گی شوہر کا حکم سب سے پہلے ہوتا ہے۔۔
دادی جان آپ آپ چائے لیں گی "وہ ذرا جھجھکی سی بولی
دفع ہو چائے میرا بیٹا نہیں خوش تو میں کیا آچار ڈالوں اس چائے کا "وہ منہ بنا گئیں
ایزہ چپ ہو گئی

چل جا لے ا "وہ پھر بولی تو ایزہ کی جان چھٹی وہ جلدی سے بھاگ گئی
بولنے تو لگ گئی ہے "وہ جیسے جانچ پڑتال کرنے لگی
شاہنواز کو پہلی بار اس بات پر ہنسی آئی تھی
میری جان تو ہی کچھ کر لے آخر کب دیکھو گی اپنے پوتے پوتیاں میں "وہ بولیں تو شاہنواز انکی فرمائش پر
کھل کر ہنسا اور بس سر ہلایا

وہ چاہتا ہی نہیں تھا اسکی کوئی اولاد ہو تو یہ فرمائش دادی جان کی پوری کیسے کرتا۔۔۔
تادیر وہ دونوں باتیں کرتے رہے یہاں تک کے ایزہ چائے لے آئی دونوں کو سرو کی لیکن دونوں کا ہی
دھیان اسکی طرف نہیں تھا وہ شکر ادا کرتی بیٹھ گئی
وہ شاہنواز کو دیکھنے لگی

کتنے سکون سے کسی کو قتل کر کے بیٹھا چائے پی رہا تھا۔

اگر یہ بات دادای جان کو پتہ چل جائے "اسکی انکھیں چمکیں

لیکن انھیں کا پوتا ہے وہ تو اسی کی حمایت لیں گی " وہ افسوس سے گردن نفی میں ہلانے لگی

اگر وہ خود پولیس کو بتا دے کہ اسکے شوہر نے ایک انسان کو قتل کر دیا ہے تو " ایک اور سوچ آئی

لیکن وہ اتنا میر ہے کہ پولیس کو بھی خرید لے وہ کرے تو کیا کرے کیا منہ دیکھائے گی اپنے رب کو "

وہ سوچتی ہی چلی گی یہاں تک کہ دادای جان نے اسے پکڑ لیا

اب کیا بت بن کر پرانے باسی لباس میں بیٹھ گی

اے بیٹی شوہر کے سامنے بیٹھی ہے بن سنور کر بیٹھ " وہ جھلائیں

اسے ان سات ماہ میں دادای جان کے اندر چھپی رومانس کی حسوں کی آج تک سمجھ نہیں آئی تھی

وہ بس یہ چاہتی تھی انکا پوتا خوش رہے وہ اٹھ گی

شاہنواز نے کپ منہ سے لگالیا

ایزہ کا دل کیا اسے گھور کر جائے مگر دادای جان

وہ چلی گی۔۔۔۔

آپ آرام کر لیں میری ایک اہم کال ہے میں ذرا وہ لے لوں " اسنے پیار سے کہا

دادای جان مسکرائیں اور اٹھ گئیں اسے دعائیں دیں

اور ایزہ کو پکارنے لگیں

بلکل ہی تمیز کھوگی ہے یہاں اکر تونے سر پر چڑھا لیا ہے اسے کیسے طوطے کی طرح زبان چل رہی تھی
--- وہ بولیں

شاہنواز کچھ نہیں بولا انھیں روم میں لے آیا
اپ آرام کریں میں آتا ہوں " وہ بولا اور چلا گیا
اسکی ضروری کال تھی وہ سٹیڈی میں چلا گیا تھا

ایزہ اپنے کمرے میں اگی

میں تو بلکل تیار نہیں ہوں گی ایک قاتل کے لیے " وہ پہلو بدلتی سوچتی جا رہی تھی لیکن دادی جان کا کیا
کرے وہ اگئیں تھیں اب اسے چین نہیں لینے دیں گی وہ جانتی تھی سب سے زیادہ فوکس انکا اسی بات پر
ہوگا کہ کسی طرح انکے پوتا پوتی ہو جائیں ---

وہ جھنجھلا کر واشر روم میں چلی گی

پچھے شاہنواز کمرے میں آیا

کمرہ خالی تھا اسنے ای برو کو جنبش دی اور پھر گمان ہوا ہوگی اب سیدھی لیکن ایزہ کو ویسے ہی حلے میں

واشر روم سے نکلتا دیکھ گھیرہ سانس بھر گیا

فہیم کا مرنا اسکے لیے وبال کھڑا کر گیا تھا

میں اپکے لیے تیار نہیں ہوں گی " وہ اسکے سامنے کھڑی ہوئی

مجھے تمھاری تیاری کی ضرورت بھی نہیں ہے جو مجھے کرنا ہے اسکے لیے میں اکیلا ہی کافی ہوں " وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا جاتی نظروں سے بولا
اسکا طمینان ایزہ کو بہت برا لگا پیچھے ہٹ گئی
دادی جان کے پاس چلی جاؤ وہ تمھاری زبان کے جوہر سے خفا ہو رہی ہیں چونچ تھوڑی دیر بند کر لو " وہ ذرا اسکے اٹیٹیوڈ پر جھلایا

جار ہی ہوں اپکو بتانے کی ضرورت نہیں ہے " وہ دروازہ زور سے مارتی چلی گی
وہ پیچھے بس ایک لمبے کے لیے سوچ میں پڑا
کتنی بد تمیزی ہے یہ لڑکی اور نفی میں سر ہلا گیا
یہ عجیب جنگ چل پڑی تھی اچھی بھی لگ رہی تھی اور بری بھی وہ خود پر افسوس کر گیا
صرف بیس سالہ لڑکی کے رویے پر وہ کنفیوز ہے کہ آخر اسے کس طرح ڈیل کرے۔۔۔
ایسے پٹاخ پٹاخ جواب تو سننے کی عادت ہی نہیں تھی

خاموشی سے بیٹھی وہ دیوار کو گھور رہی تھی کہ گزشتہ مناظر اسکی آنکھوں میں مسلسل گھوم رہے تھے
تائی جان کے الفاظ کسی خنجر سے کم نہیں تھے اسکے وجود کو آر پار کر گئے جبکہ اسنے مڑ کر دیکھا تو وہ جیسے
اپنے الفاظ کی دھاڑ سے واقف تھیں اور شاید سوہا چچی صنم اور صوفیا بھی ان سب کے چہروں پر اطمینان کی
فضانے ساز کو یوں انکے بیچ میں کھڑا کر دیا جیسے وہ تپتی دھوپ میں تنہا کھڑی ہو

جیسے اسکا کوئی سائیاں نہیں جو ان لفظوں کی پوچھ پڑتال کرتا جبکہ اسکی ماں ایک طرف دنگ کھڑی تھی
اور اوپر اسکا شوہر تھا

اسکے ہاتھ پاؤں کانپے اسنے قدم کچن کی سمت بڑھالیے
تائی مسکرا رہی تھی باقی سب بھی۔۔۔

شوہر ہے وہ اسکا "اسکی ماں بولی جبکہ تائی نے ہاتھ کے اشارے سے اسے جھڑکا
اور اپنے الفاظ کی سنگینی کو محسوس کیے بنا ہی وہ دوسری طرف رکھ موڑ گئیں ارہم بھی ہنس رہا تھا جبکہ ساز
کچن میں اگی اور کچھ ہی دیر میں اشفاق صاحب بھی آگئے
بہت بھوک لگی ہے کچھ کھانے کو دے دو" وہ صوفے پر بیٹھتے ہوئے بولے
آہاں اے ساز کھانا انا بنا یا ہے یہ یوں ہی نکمی بیٹھی تھی "وہ چلائیں
کھانا بنا ہوا ہے بھا بھی لگا دوں "اسکی ماں بولی تھی
اس میں ہمت نہیں تھی وہ جواب دیتی

ہاں تو احسان نہیں کیا مفت کے ٹکڑے بھی یہیں سے کھاتی ہو تم دونوں چلو کھانا گاؤ "وہ اٹھ کر کچن میں ا
گئیں

ساز پلینز کھانا سرور کر کے میرے پاؤں دبا دینا بہت دکھ رہے ہیں "سوہا بولی ساز کا جھکا سٹھ ہی نہیں سکا
ویسے ساز اچھی مساج کرتی ہے "وہ سب اٹھ کر وہیں آگئے تھے
صنم بھی بولی جبکہ صوفیا نے بھی سر ہلایا

تو تم دونوں بھی کرا لینا اتنا تو تھک گئے ہیں سب "اتائی نے کہا تو سب نے سر ہلا دیا
وہ اب بھی سر جھکائے کھڑی کھانا نکال رہی تھی اسنے اور اسکی ماں نے ہی کھانا لگایا اور سب ٹیبل پر کھانا
کھانے بیٹھ گئے

میرادل نہیں کر رہا کچھ دیر تک کھالوں گی "اسنے نجمہ سے نگاہ چراتے ہوئے کہا اور سائڈ پر بیٹھ گی
سازار ہم کے لیے تازہ پھلکے ڈال دو "اتائی نے اسے بیٹھنے دینا ہی نہیں تھا وہ کچن میں دوبارہ آگی اس کی ماں
سے لقمے حلق میں اتارنا نہایت مشکل ہو گیا

وہ ایک کے بعد ایک لالا کر دیتی رہی اور سب کھانے میں اور گفتگو میں مصروف تھے
تبھی سیڑھیاں اتر کر عمر خیام نیچے آیا اور شاید عمر خیام آج سب کی نظروں کو حیران کر گیا تھا
وہ نہایت حسین لگ رہا تھا اسکی سر سے پاؤں تک مہنگے ترین ڈریسنگ اسکی ڈریسنگ سینس پھرناک پر بیٹھا
نکھر اور آنکھوں کو چھپائے گا گلز وہ اس وقت کبجول گرین کوٹ نیچے وائٹ شرٹ اور بلیک پینٹ میں تھا
ساز "اسنے پکارہ سب کے لقمے عمر کو دیکھ کر ر کے تو تھے مگر منہ تک جا رہے تھے
لیکن اتنے سر عام اس پکار پر تو جم ہی گئے جیسے ان لقموں کو سردی حد سے زیادہ لگ گی ہو
چلو " وہ بولا

ساز نے سراٹھایا

مجھے نہیں جانا آپکو بتایا تھا میں نے "وہ سرخ چہرے سے بولی

چیک واپس کرو میرا " وہ سٹریٹ فاروڈ تو شروع سے ہی تھا وہ بے چارگی سے اسکی صورت دیکھنے لگی

پہلے ہی اسکا دم نکلا ہوا تھا اور اسکی بات پر اسکی آنکھ سے آنسو چھلک پڑے

ہے ہے وائے اریو کرائینگ "وہ اسکے نزدیک آیا

چھو تو سکتا نہیں تھا وہ سر جھکائے سسکنے لگی

وٹس گوئینگ ان "وہ اسکے اسطرح رونے پر اسکی صورت تکتا سوالیہ نگاہوں سے دیکھ رہا تھا

ک۔۔ کچھ نہیں آپ لے لیں چیک "اسنے اپنے مٹھی کھول دی

اچھا بھی نہیں لے رہا کیوں رو رہی ہو "وہ اسے پھر سے اپنا رومال دے گیا اور آج سازنے وہ تھام بھی لیا

اسکے رومال میں بھی خوشبو تھی

گندہ ہو گیا یہ "وہ پریشان ہوئی

تمہارے آنسوؤں سے "وہ نفی میں سر ہلاتا دوبارہ کھینچ گیا اس سے۔۔

رونا دھونا بند کرو اور چلو میں نے سب ارجنٹ کرایا ہے "

تایا جان نہیں جانے دیں گے اور۔۔۔ اور میں اپنی امی کو چھوڑ کر "

وہ بولی

جب تمہاری امی محترمہ تمہیں چھوڑ کر گئیں تمہیں تب تو کچھ نہیں ہوا تھا "

وہ امی ہیں میری "

میں کیا کروں خیر بحث نہ کرو باہر آؤ اور چینج کر لینا ایر پورٹ پر لوگ دیکھیں تو تمہیں میری میڈنہ

سمجھیں "اسکی اپنی ہی دھن تھی یہاں جو وہ کہہ رہی تھی اسپر بلکل دھیان اور توجہ نہیں تھی۔۔۔

ساز پھر سے روٹیاں بنانے لگی

تم ایسے نہیں مانو گی "عمر نے اسکا ہاتھ جکرا اور یوں ہی اسے باہر کھینچ لیا

ساز حیرانگی سے اسکے ساتھ کھینچتی ہوئی باہر آئی

عمر "تایا جان کی آواز پر رک گیا

کہاں جا رہے ہو " وہ پوچھنے لگے

تھائی لینڈ " وہ سکون سے بولا

اور انکے گھورنے کا مزہ لیا

ٹھیک ہے ساز کو کہاں لے جا رہے ہو "

تھائی لینڈ " دوسری بار بھی سکون سے جواب آیا تو ایک دم سب چلا اٹھے۔۔۔

عمر نے سب کی جانب دیکھا

امی ساز تھائی لینڈ جائے گی " سوہا تو مچلی

صنم صوفیا کا بھی حال مختلف نہیں تھا بات تھی کہ بم کی طرح گیری تھی

اے ہائے بیٹا ہمارے گھر کی لڑکیاں گھروں سے باہر نہیں جاتی "

آپکے گھر کی نہیں جاتی میں اپنے گھر کی لے جا رہا ہوں " "استغفر اللہ

تائی نے کانوں کو ہاتھ لگالیں

تمہیں سمجھ نہیں آیا تمہاری ماں نے کیا کہا ہے ہماری عورتیں گھروں سے باہر نہیں جاتی "

"یہ اول تو میری ماں نہیں ہے دوسرا آپکی عورت کو نہیں لے جا رہا اپنی کو لے جا رہا ہوں
اپکو کیا تکلیف ہے" وہ سیدھا بولا
عمر"

ڈیڈ" وہ انگلی اٹھا گیا

don't interrupt in my persnal affairs .

سنجیدگی سے وہ انکا منہ بند کر گیا

ارے کیوں تیرے معاملے میں نہ بولیں بھلا بچی ہماری ہے۔

ساز بیٹا میری جان اندر جاؤ تم"

آج سے پہلے اتنا شریں لہجہ کبھی نہیں تھا انکا

ساز نے عمر کی جانب دیکھا

ساز جاؤ اندر" اتنا بھی جیسے دبا دبا سا چلائے

وہ اپنا ہاتھ چھڑانے لگی سب دیکھ رہے تھے لیکن یہ بات اب عمر کی ضد تھی اسنے ان سب پر سرد نگاہ ڈالی

اور اسے لیے باہر نکل گیا

امی" سوہانے پاؤں پیٹے

تو تو چپ کر"

عمر وہ لوگ مجھے مار دیں گے پلیز ایسا نہ کریں" ساز خود کو چھرانے لگی

گاڑی میں بیٹھو "وہ دروازہ کھول گیا

پلیز ضد نہ کریں مجھے کہیں نہیں جانا" وہ بے بسی سے بولی

گاڑی میں بیٹھو ساز میرا دماغ خراب نہ کرو" وہ دھاڑا

ساز کا دم سا خشک ہوا

جبکہ باقی سب جو پیچھے پیچھے رہے تھے وہیں تھم گئے

بہت غلط کر رہے ہو تم "اشفاق صاحب پھنکارے

میرے مال پر پل رہا ہے آپ کا یہ خاندان آئندہ میری بیوی کے معاملات میں کسی کی زبان نہ کھلے"

اشفاق صاحب جانے سے پہلے اس سے بیس لاکھ لے کر گئے تھے تاکہ دوکان میں کپڑہ ڈال کر کاروبار کو

تیزی میں لے کر آئیں اسنے خاموشی سے دیے تھے

انکا منہ سب کے سامنے اتر گیا جبکہ وہ دوبارہ گا گلز لگاتے وہاں سے گاری میں سوار ہوا

سر پھرا تھا کون نہیں جانتا تھا

اسنے اپنی گاڑی باہر نکالی اور اس گھر سے نکل گیا

پیچھے سوہانے پاؤں پٹخ ڈالے

صنم صوفیا تمللا گئیں ثروت بھی بے چین ہوئی اور تائی جان تو غصے سے گالیاں دینے لگ

اپکو ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا وہ لوگ بہت برا کریں گے میرے ساتھ "

وہ ایک ہچکی بھرتی بولی

زیادہ سے زیادہ اور کم سے کم بتاؤ "وہ نارملی پوچھ رہا تھا جیسے کچھ ہوا ہی نہیں ہو

آپکی امی مجھے ماریں گی " وہ بولی

ایک تو یہ بات میری سمجھ سے باہر ہے کہ وہ میری ماں نہیں ہے یہ بات مجھے ہر کسی کو بتانی پڑ رہی ہے " وہ

بگڑا

میرا مطلب تائی جان " وہ سنبھل گئی

جان بھی لگانا ضروری نہیں تھا اسکے آگے تائی چڑیل کہو " وہ سنجیدہ تھا

میری امی نے بد تمیزی نہیں سیکھائی مجھے " وہ منہ بن کر بولی

غلامی سیکھائی ہے " اسنے سر جھٹکا ساز شر مندہ ہو گئی

وہ تمہیں مارتی بھی ہیں " اسے جیسے یاد آیا اسکی پیشانی پر بل تھے ساز نے ایک نگاہ اسے دیکھا اور پھر سر

جھکا گئی

تو تم پاگل ہو جو ان سے پیٹتی ہو ایک گھما کر لگاؤ ہوش ٹھکانے لگیں اسکے " وہ بھنایا

ہر کوئی عمر خیام نہیں ہوتا " وہ بولی جبکہ عمر کے لبوں پر مسکراہٹ آگئی

ڈویونو تم میرا نام بہت پیارا لیتی ہو "

میں فکر میں ہوں عمر "وہ جھنجھلائی

بے کار فکر ہے نہ ساز "وہ اسی کے انداز میں بولا

اب اب کیا ہوگا "وہ ناخن چبانے لگی عمر نے ناگواری سے اسکی سمت دیکھا

تمہارے اندر ہر گندی عادت ہے "وہ بولا

میں شراب نہیں پیتی "وہ منہ بنا کر بولی

بس یہ زبان میرے آگے ہی کھلتی ہے یہ نیا نیا کورس کر رہی ہو اور مجھ پر اپلائی کر رہی ہو سب سے پہلے

"

اپکو یہ مذاق لگ رہا ہے "وہ پریشان تھی

تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا ڈونٹ وری اور یہ بار بار نہیں کہو گا تو اب سر نہ کھانا۔۔

کیسے نہیں کہے گا آپ تو پی لیتے ہیں تو یہ بھی یاد نہیں ہوتا کہ اپکی کوئی بیوی بھی ہے میں آپ پر کیسے

بھروسہ کر لوں "وہ باہر گزرتے راستے کو کبھی اسکو دیکھتی بے چینی سے بولی

سر سیلی سر سیلی کبھی میری کسی نے اتنی انسلٹ نہیں کی اور مجھے یہ سمجھ نہیں آتا میں تمہاری اتنی بکو اس

سنتا کیوں ہوں "اسنے گاڑی کو گھمایا

ساز منہ بسورگی

کہاں جا رہے ہیں ہم "وہ سوال کر گی کیونکہ اسے یقین تھا وہ تھائی لینڈ نہیں جا رہے اتنی جلدی ویزا

پاسپورٹ کیسے ہو سکتا تھا سب۔۔۔۔

تھائی لینڈ "وہ سکون سے بولا
میرا اور اپکا مذاق نہیں ہے" وہ سر جھٹکتی باہر دیکھنے لگی
عمر اس بے عزتی پر ای بے روچکا گیا
اب تھائی لینڈ جانا کون سا معجزہ تھا جو اسے یقین نہیں تھا
وہ کچھ نہیں بولا

اور ایئر پورٹ کا سفر یوں ہی چلنے لگا بھی کچھ دیر ہی گزری تھی کہ سازا ایک دم چلائی
عمر "اسنے اسکی جانب گردن موڑی
میں نے بھائی کو پیسے نہیں دیے پیسے تو میرے پاس ہیں انھوں نے دو بی جانا ہے آپ مجھے میرے بھائی
کے پاس چھوڑ دیں پلیز" وہ پریشانی سے بولی
ڈونٹ وری میں اسے سینڈ کر دوں گا اکاؤنٹ نمبر دے دو مجھے "وہ اپنا موبائل نکالتا بولا
کیسے سینڈ کریں گے پیسے تو میرے پاس ہیں" وہ اسے مڑا ہوا چیک دیکھانے لگی

Saaz I have balance I've my account so give me your
brother's account number?

وہ سوالیہ نظروں سے سے دیکھنے لگا
وہ تو نہیں پتہ "وہ شرمندہ ہوئی
ٹھیک ہے موبائل نمبر دو" وہ ڈائل کرنے لگا

جبکہ ایک ہاتھ سے ڈرائیو کرتا وہ کسی بھی انگلش فلم کا ہیرولگ رہا تھا جو ساتھ بیٹھی لڑکی سے پک چکا تھا
وہ۔۔۔ "ساز کو لگاب وہ رو پڑے گی

کیا "عمر کو اسکی میسنی شکل پر صاف دکھائی رہا تھا کہ وہ اسکا نمبر بھی نہیں جانتی
اور یہ بہن بھائی ہیں "اسنے غصے سے گھورا
انھوں نے کبھی نہیں بتایا"

للو۔۔۔

تمہارا بھائی نہیں تم ہو"

استغفار کریں ایسے لفظ استعمال نہیں کرتے"

ماں نہ بنو میری "وہ غصے سے گاڑی دوبارہ موڑ گیا کیونکہ وہ یوں ہی اچھلتی رہتی اگر وہ اسکے بھائی تک پیسے
نہ دیتا

جبکہ ساز بڑ بڑائی

السنہ کرے "عمر اسکی بڑ بڑاٹ سن گیا تھا اسنے گردن مور کر ایک نظر اسکو دیکھا ساز کا دل دھک سے
رہ گیا

وہ کاغذ سے زیادہ سینیٹر تھا اس موضوع کو لے کر۔۔۔

میرا مطلب۔۔ میرا مطلب ہمارا رشتہ کچھ اور "عمر نے گاڑی کی سپیڈ بڑھالی

اسکی ماں طوائف تھی یہ بات تو اسے کبھی زندگی بھولنے نہ دیتی

وہ دوبارہ گھر پہنچے

اور قسمت سے انھیں اندر جانا نہیں پڑا بدر اپنی بانیک سے دروازے پر ہی الجھ رہا تھا

عمر نے میر رینچے کیا اور بدر کو اشارہ کیا

ہیلو "؟ اسکی آواز گونجی سنجیدگی اسکے لہجے سے چھلک رہی تھی

بدر مڑا اور اپنی بہن کو اس عالیشان گاڑی میں دیکھ کر اسکے لبوں پر مسکراہٹ بکھر گئی جبکہ ساز شرمندگی

سے سر جھکا گی

کہ وہ بھائی کے سامنے اسکے ساتھ کیسے بیٹھی تھی

اپنا کاؤنٹ نمبر دو " بنا سلام دعا کے دو توک بات کی تھی اسنے بدر کو اسکا انداز تو بہت برا لگا لیکن فلحال کچھ

نہیں بولا اپنا نمبر دیا اور عمر نے کھڑے کھڑے اسے پیسے سینڈ کر دیے اور بنا کچھ بولے پیچھے گاڑی لی۔۔۔

ساز نے اسکی جانب دیکھا سنجیدگی سے ڈرائیو کر رہا تھا

یہ لیں " اسنے وہ چیک دے دیا

تم رکھ لو " وہ نروٹھانروٹھاسالگ رہا تھا

میں اتنے پیسوں کا کیا کروں گی "

ساز کو کچھ سمجھ نہیں آئی

تو پھینک دو " اسنے موڑ کاٹا

ساز کو برا لگا معلوم نہیں کیوں؟

اسکے چہرے پر اسکی ماں کے نام سے سایہ سائیوں لہرا جاتا تھا یہ تو وہ ان سے بے پناہ محبت کرتا تھا یہ پھر
بے پناہ نفرت کیونکہ انکے متعلق کوئی اچھی یہ بری بات سہہ نہیں پاتا تھا اور تائی جان نے جو کچھ کہا اگر
اسے پتہ چل جائے اسکا دل بہت دکھے گا وہ چہرہ موڑگی

ہم واقعی ملک سے باہر جا رہے ہیں "ساز کو یقین اب بھی نہیں تھا

اپنی چونچ بند رکھو "اسنے گاڑی کی سپیڈ بڑھالی

ساز چپ ہوگی

وہ بھی عجیب تبدیلیاں خود میں محسوس کر رہی تھی یہ تو اسنے ہنگامہ مچایا تھا کہ وہ اس نشی سے شادی نہیں
کرے گی اور اب اسکے سامنے نان سٹاپ کسی ریڈیو کی طرح بولتی تھی وہ اس چیک کوڈیش بورڈ پر رکھ گی
عمر نے ایک نگاہ غلط بھی نہیں ڈالی

پانچ لاکھ روپے تھے کوئی عام بات تو نہیں تھی

اسنے فکر مندی سے دیکھا مگر مجال ہو اس پر کوئی اثر ہو رہا ہو وہ اتنی بڑی رقم دھیان سے رکھ بھی لے

بدر مطمئن سا گھر کے اندر آیا تو گھر والوں میں عجیب کھلبلی سی تھی وہ کچن میں چلا گیا کیونکہ اسکی ماں کا

ٹھکانہ وہ ہی تھا

کیا ہوا ہے یہ باہر اتنا سخت ماحول کیوں ہے "وہ جاننا چاہتا تھا اسکے سارے معاملات پورے ہو گئے تھے اور

جس سے ادھار لے کر اسنے یہ کام کروایا تھا اب اسے پیسے بھی فوراً سینڈ کر دیے تھے وہ خوش تھا زندگی

نے اسے بہت اچھا چانس دیا تھا

ساز کو عمر اپنے ساتھ لے گیا ہے وہ معلوم نہیں کون سی جگہ ہے تائی لینڈ "
کوئی بچوں کی جگہ لگ رہی ہے گھمانے لے گیا ہوگا " وہ خوشی سے بولیں
تھائی لینڈ " بدر حیران رہ گیا اور پھر ہنسنے لگا

وہ تائی لینڈ نہیں ہے تائی جان آپکے سر پر سوار ہوگی ہیں وہ تھائی لینڈ ہے اور آپکی بیٹی ملک سے باہر جا رہی
ہے " وہ تفصیلاً بولا تو نجمالبوں میں انگلی دباگی
ہیں ساز ملک سے باہر گی ہے " وہ حیران ہوئی
ہاں " وہ بولا تو نجماسکرادی

بس عمر شراب پینا چھوڑ دے تو دل کا بڑا نہیں ہے "
ہاں یہ تو ہے دل کا برا نہیں ہے خیر اپکو کچھ بتانا تھا " وہ بولا
کیا " نجمانے اسکی جانب دیکھا

امی وہ میں دو بی جا رہا ہوں وہاں بہت اچھی جا ب لگی ہے میری تعلیم دیکھیں میرے اس طرح کام آئی
ہے تین لاکھ روپے ماہانہ تنخواہ ہے

ہماری زندگی بدلنے والی ہے " وہ بتانے لگا نجماسکی آنکھیں پھیل گئیں
ہیں تین لاکھ روپے "

ماہانہ " اسکے تو اٹک ہی گئے

جی "بدر خوش ہوا کہ وہ پہلے کی طرح رویہ نہیں دے رہیں تھیں
بدر بچے "انہوں نے اسکی پیشانی چوم لی
اتنی اچھی تنخواہ۔۔۔

کہاں ہے دوسرے دوسرے شہر میں ہے "وہ اسکا چہرہ تھامتی بولی
بدر نے انھیں سینے سے لگالیا

دوسرے ملک ہے امی لیکن دو ڈھائی گھنٹے کا سفر ہے ایک بار اچھے سے کمانے لگ جاؤں پھر آپ دیکھنا
آپکو اپنے اس بلالوں گا "وہ بولا

تو بھی دوسرے ملک جا رہا ہے تم دونوں کے بنا میں یہاں کیا کروں گی "وہ سوالیہ نگاہوں سے اداسی سے
بولیں

بدر کچھ کہت کہ خود ہی گھیرہ سانس بھر گئیں

کچھ نہیں ہوتا بیٹا یہ وقتی اداسی ہے یقیناً میرا اللہ میرے دن بدلنا چاہتا ہے تو جا اور اچھے سے محنت کرنا "وہ
شاید خود بھی آزاد ہونا چاہتی تھیں تبھی بولیں

بدر نے انکے ہاتھ چوم لیے

میں بہت جلد آپکو بلالوں گا "اسنے کہا

تو نجمہ کی آنکھوں میں جو نمی تھی بیٹے کی خوشی کے آگے چھپاگی۔

اچھا تو یہ تو بگاڑ رہی ہے ان دونوں کو "تائی جو کچن میں چائے کا کہنے اور نجمہ کو باتیں سنانے ارہی تھی وہ

چلائی تو دونوں نے انکی جانب دیکھا

ارے دیکھ لیں آپ آپ کی یہ بھانج اپنی اولاد کو ہوا دیتی ہے اور تو تو کہاں سے دو بیئی جانے والی شکل لے آیا ہے تیرے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے یہ دونوں بہن بھائی چور ہیں کہہ دیتی ہوں "

عمر سے لیے ہیں آپکے پاس ایسا کچھ نہیں جو چرایا جائے اگر میں خستہ حال ہوں تو آپ بھی ہیں اب بلا وجہ بولنے کی ضرورت نہیں ہے " ہائے اللہ میرے بچے کو لوٹ لیا اس چھو کرے نے " اتائی کے لیے عمر اچانک ہی بچہ ہو گیا تھا

ارے سن بھی رہے ہیں عمر سے پیسے لے کر دو بیئی جا رہا ہے بدر صاحب " وہ تا یا جان سے بولیں جو جھٹکے سے کھڑے ہو گئے آج تو ساز اور بدر نے حیران و پریشان ہی کر دیا تھا سوہا کے قدموں تلے تو زمین کھسک گئی

کیا کہا دو بیئی " تا یا جان کو یقین نہیں آیا

عمر نے تمہیں کب پیسے دیے " وہ غصے سے بھڑکے

جب بھی دیے دیے میں دو بیئی جا رہا ہوں " وہ سکون سے بولا

تیری کھال بدن سے نا کھینچ لو نکل کر دیکھا تو یہاں سے میری بیٹی تیرے لیے کیا ساری زندگی بیٹھی رہے گی " وہ دھاڑے

آپکی بیٹی اپکا مسلہ ہے میرا نہیں یہ منگنی زبردستی کی تھی اور آج تک بھی اگر ہے تو بھی زبردستی کی ہی ہے اپنے اس سے پہلے بھی اپنی مرضی کی تھی اور اس لڑکی کو بھی اپنی مرضی میرے سر پر تھوپا تھا " بدر کو

جیسے بہت کچھ یاد آیا

تایاجان آگے بڑھے اور کھینچ کر تھپڑ مارنا چاہا

جبکہ انکا ہاتھ بدر نے تھام لیا

نہیں تایاجان نہیں اب مزید نہیں۔۔۔

آپ اس وقت سے ڈریں جس دن عمر کو وہ باب پتہ چلے گا جسے آپ اپنی کتاب سے پھٹا ہوا سمجھ رہے ہیں کیونکہ میں تو سب جانتا ہوں میں ہی آپکار از نہ افشاں کر دوں "وہ پہلی بار آنکھوں میں آنکھیں ڈالتا غرایا

سب بدر کے بدلے تیور دیکھ کر دنگ تھے

ار ہم غصے سے ساز اور عمر کے نکلتے ہی چلا گیا تھا ورنہ اکثر بدر اور ار ہم کی لڑائی ہو جاتی تھی

ہاں جیب میں پیسہ ہو تو زبان بھی طاقت ور ہو جاتی ہے پھر شاید کوئی جیت پائے

وہ آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا لیکن سامنے تایاجان تھے وہ اسکے نزدیک آئے۔۔۔

تو تجھے کیا لگتا رہا ہے راز صرف میرا ہے۔۔۔

تیری ماں کا کچھ نہیں۔۔۔ تو اپنی ماں کو کس کے پاس چھوڑ کر جائے گا۔۔۔

وہ مدہم آواز میں بولے بدر نے انکا گریبان جکڑ لیا

کیا بکواس کی ہے آپ نے "وہ بھڑکا

وہ خباثت سے مسکرائے جبکہ بدر کی آنکھیں پھٹی رہ گئیں

وہ مسجد کے امام تھے وہ حونک تھا وہ اتنی بڑی نظر کے مالک تھے آج تک اسنے ایسا نہیں سوچا تھا وہ نیچے تو

تھے مگر۔۔۔

بدر چھوڑوا اپنے تایا کو۔۔۔۔

چھوڑو "نجم جلدی سے بیچ میں آئی

اشفاق صاحب تیلی لگا چکے تھے انگلی اٹھا کر بولے

میری بیٹی کو چھوڑ کر جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا

شادی ہوگی اور تم یہیں رہو گے یہ یاد رکھنا بدر زمان تم اشفاق کے ملازم تھے ہو اور رہو گے تم جتنی

گردن اٹھانا چاہو کوئی فرق نہیں پڑے گا "وہ آنکھیں نکالتے وہاں سے چلے گئے جبکہ بدر نے ماں کو خود

سے لگالیا

بھائی صاحب میرے بیٹے کو جانے دیں "

امی "بدر نے انکا چہرہ تھام لیا اسکے وجود پر چونٹیاں رینگ رہیں تھیں

کہیں نہیں جارہا میں "وہ بولا

نہیں بدر نہیں تم جاؤ "

امی آپ اندر چلیں میں یہیں ہوں "وہ نجم کو لے کر کمرے میں آگیا اور دروازہ لاک کر لیا

ایسا لگا جیسے کسی نے اٹھا کر پٹخا ہو

یہ وہ شخص تھا جو پردے کے علاوہ گھر کی عورت کو گھر سے نہ نکلنے دے۔۔۔

یہ وہ شخص تھا جو مار مار کر نماز کی جانب لے جاتا تھا۔۔۔

یہ وہ امام تھا جو لوگوں کو پانچ وقت کی نماز کی ترغیب دیتا تھا۔

وہ اپنی ماں کے ہاتھ تھامے بیٹھا تھا۔

"وہ ہواؤں میں تھا لیکن ہوائیں تو اس ہی نہیں آتی"

بدر اپنا فیصلہ مت بدلنا تم جاؤ میرے بچے جاؤ اپنی زندگی بناؤ"

اسنے کہا بدر کی آنکھوں میں وہ جذبات تھے کہ شاید وہ ایک ایک فرد کو چیر کر رکھ دیتا

زندگی تو اب میں بناؤ گا امی میں دیکھنا آپ اب زندگی بناؤ گا "شدت جذبات سے اسکی آنکھوں کے

کنارے سرخ ہو گئے تھے اور ایسا لگا بھی پھٹ جائیں گی اسکی آنکھیں۔۔۔

اپ ریٹ کریں"

مگر کھانا بنانا "جس کا دل کرے گا وہ بنائے گا اپ آرام کریں ورنہ میں کمرے میں بند کر دوں گا اچھو" وہ

ذرا غصے سے بولا

اچھا تم پر ہشان نہ ہو میں بھائی جان سے خود بات کروں"

امی "وہ دھاڑا اٹھا

نجم حیران رہ گئی

اس کتے کے منہ بھی مت لگیے گا آپ میں دیکھ لوں گا جو مجھے کرنا ہے"

بدر اس طرح بولو گے "نجم نے ٹوکا جبکہ وہ مٹھیاں بھینچ کر دروازہ بند کرتا باہر گیا تو لانچ میں صرف سوہا

کھڑی تھی

سکون سے مسکرا کر اسے دیکھ رہی تھی

تمہیں کیا لگا مجھے چھوڑنا اتنا آسان ہے بدر " وہ مسکرائی

میں تمہیں چھوڑ بھی نہیں رہا سوہا " بدر نے سنجیدگی سے کہا

فکر نہ کرو میں تمہیں نہیں چھوڑوگا " وہ سنجیدگی سے بولا

سوہا کو عجیب سا لگا وہ اس سے نگاہ چراتا تھا وہ اسکی جانب سے نظر بچا لیتا تھا جواب نہیں دیتا تھا چانک اسکی

آنکھوں میں آنکھیں ڈال گیا تھا

سوہا نے اپنا خیال جھٹکا

ہممم دو بی جاؤ گے تمہیں اپنے پاس سے کہیں جانے نہیں دوں گی اپنے اونچے اونچے انکے خوابوں کو

میرے قدموں میں لے آؤ بدر کیونکہ میں اس باپ کی بیٹی ہوں جو سب کچھ کر سکتا ہے چٹکیوں میں " وہ

ہو بازی میں لگ گئی تھی لیکن جب بدر کی بات سنی تو جان نکلی تھی اور اب اسکے سامنے اور ہو رہی تھی

بدر نے اسکی جانب سکون سے دیکھا اور چلا گیا جبکہ سوہا کو اسکا انداز بہت عجیب لگا تھا پھر اسنے سر جھٹکا وہ

ایسا ہی تھا اور ایک بار پھر سے تلملا اٹھی اسے بہت غصہ تھا ساز ملک سے باہر چلی گی وہ نہیں گی

اگر ایسا ہو شادی ہو جائے اور وہ بھی دو بی چلی جائے ہاں یہ ٹھیک ہے

وہ جلدی سے امی کے پاس آگی اور امی کو کمرے سے باہر نکال لائی۔۔۔

اب کیا ہے تیرا باپ بہت غصے میں ہے " امی بولیں

آپ ابو سے کہیں کہ شادی کرا کر مجھے اور بدر کو باہر جانے دیں "

تیری بے حیائی کے توریکارڈ ٹوٹیں گے " وہ غصے سے بولیں
لوساز کی ٹوٹ گے میرا تو منگیتر ہے بدر "

چپ ہو جاوہ اندر تیری شادی کا ہی ذکر کر رہے ہیں "

ہیں سچی " وہ اچھل اٹھی

اف الہا " وہ اندر چلی گئیں

بدر اور میری شادی " وہ جھومی اور صنم اور صوفیا کو بتانے چلی گئی

بیچاریاں اب تک دونوں بہنیں اس سبجان کے انتظار میں تھیں ویسے اب تم دونوں کا انتظار بے کار ہے

یقیناً سے پتہ لگ گیا ہو گا ساز کی شادی ہو گئی ہے تو اسنے لفٹ نہیں کرایا کسی کو "

اسے کہتے ہیں خوابوں کا ریزہ ریزہ ہونا " وہ قہقہہ لگا کر ہنسی

ہمیں لگا ہم اب دوست بن گئے ہیں تم ہم پر طنز کر رہی ہو " صنم بولی

دوستی تم دونوں سے ---

اپنے آپ کو دیکھا ہے پھٹے پرانے کپڑوں میں رہتی ہو تم دونوں "

وہ نہایت ناگواری سے بولی جبکہ دونوں کا منہ اتر گیا اور باہر نکل گئی

صوفیا نے صنم کو دیکھا ---

بہت اچھا ہوا ہے تمہارے ساتھ ہم ساز کے دوست تھے اسکے ساتھ بیوفائی اس کے لیے اور اسکی دو گلی

ماں کے لیے کی تھی جو صرف ہمیں استعمال کر رہے تھے "

صوفیانے اکثر صنم کو روکا تھا کہ وہ ساز کے ساتھ ایسا نہ کرے مگر صنم پر تو سبحان کا بخار چڑھ گیا تھا اور وہ لڑکا بھی واپس نہ آیا اور وہ دونوں اپنی دوست سے بھی ہاتھ گنوا بیٹھیں سو ہا جبکہ اڑتی اڑتی پھر رہی تھی

دادی جان آپکی چائے"

ایزہ نے چائے کا کپ پیچ میں رکھا
اپنے شوہر کے لیے نہیں بنائی" وہ گھورنے لگیں
وہ یہاں نہیں ہیں ابھی"

آنے والا ہے۔۔۔ لو ابھی گیا"

اجامیر اچھے میرالال" وہ شاہنواز کو اندر آتا دیکھ مسکرائیں

شاہنواز جھکا ان سے پیار کرایا اور ایزہ کی جانب دیکھا جو نگاہ جھکا گی

شوہر آئے تو منہ میں ایلفی ڈال لیتے ہیں یہ سلام دعا بھی کرتے ہیں یہ بہت بد تمیز ہوگی ہے شاہ تیری

چھوٹ نے اسے بد تمیز کیا ہے" وہ بگڑ کر بولیں

ایزہ نے نگاہ اٹھائی شاہنواز کو دیکھا جو مسکرا رہا تھا سخت زہر لگی تھی یہ مسکراہٹ۔۔۔

اسلام علیکم" وہ سٹریٹ سا بولی

وہ و علیکم سلام کہتا کہ دادی جان کو سکون نہ آیا

کوئی پیار نہیں کوئی محبت نہیں تو احسان کر رہی ہے
مجھ سے اتنا ہی بولا جاتا ہے "وہ منمنائی اور چلی گی"
یہ لو بھلا بکر بکر کرتی زبان دیکھو اسکی "وہ بھڑکیں

رہنے دیں دادی غصہ ہے مجھ پر "شاہنواز بولا جبکہ ایزہ نے جاتے جاتے بل کھا کر اسے دیکھا اب دادی
جان اسکی شامت لے آتی

ہائے میرے لال یہ کیا بلا لے آئی میں تیرے سر پر میرا معصوم سا بچہ "وہ اسے گلے سے لگا گئیں دکھ سے
رونے لگ گئیں ایزہ اسے ہی دیکھ رہی تھی بوخوبصورتی سے آنکھ دبا گیا گویا مزاحارہا ہوا اب اسے اس سرد
جنگ میں ----

اسے تو میں سیدھا کر دوں گی تو فکر نہ کر "وہ بولیں وہ فرما برداری سے سر ہلا گیا جبکہ ایزہ پاؤں پٹخ کر اندر
چلی گی

اور جب کمرے میں آئی تو بیڈ پر بیٹھتے اچانک ہی اپنی حرکت پر گھیری سوچ میں اتر گی
کیا پرانی ایزہ اسکے اندر لوٹ رہی تھی؟

تایا جان اسے اپنے ارد گرد اسی طرح دیکھ کر مطمئن ہو گئے تھے کہ وہ نہیں جائے گا لیکن کچھ حیرانگی
اس بات کی تھی کہ وہ ضرورت سے زیادہ خاموش تھا

خاموشی سے انکی ساری باتیں مان رہا تھا یہاں تک کے وہ دکان پر آیا تو انھوں نے جھڑکے دے کر نکال دیا تب بھی ایک لفظ نہیں بولا انکے سارے کام کیے جس طرح انھوں نے کہے لیکن انکے اندر ایک آگ تھی اور وہ یہ تھی کہ ساز کو عمر لے گی اور وہ ساز انکے روکنے پر رکی نہیں اسکے ساتھ چلی گی وہ اتنی عیاشی کرے انھیں کہاں برداشت ہونی تھی یہ بات۔۔ دوسری طرف گھر میں الگ واویلا تھا

فلحال کر تو وہ کچھ سکتے نہیں تھے تبھی اپنی بیوی اور بیٹی کا دماغ ادھر ادھر کرنے کے لیے سوہا کی شادی کا شوشہ چھوڑ دیا

اور حیرت انگیز طور پر بدرنے چوں چراں نہیں کی وہ مان گیا سیدھی طرح۔۔ تا یا جان کو حیران تو کر رہا تھا لیکن وہ ہمیشہ سے ایک خود غرض انسان تھے انھیں صرف اپنی غرض تھی۔۔۔

گھر میں شادی کی تیاریاں ساز کے جانے کے اگلے روز ہی شروع ہو گئیں اب کام ثروت اور اسکی بیٹیوں کو بھی کرنا پڑ رہا تھا کیونکہ ساز نہیں تھی اور نجمہ پر اس طرح کام بٹ گیا تھا ہاں صنم فارغ ادھر ادھر بھی تو پھر رہی ہو میرا ذرا مینی پیڈی کر دو میں نے ابھی خریدا ہے سارا سامان

میں کیوں کروں تمہارے پاس اپنے ہاتھ نہیں " صنم نے سیدھا جواب دیا سوہانے اسکی جانب آنکھیں سکیر کر دیکھا

تم بات کس سے کر رہی ہو جانتی ہو "وہ بھنائی
میں"

امی دیکھنا یہ کیا بول رہی ہے "تائی بھی اگئیں اور صنم کے الفاظ وہیں رک گئے
کیا بول رہی ہے "وہ گھور کر اسے دیکھنے لگی

میں نے بس اتنا ہی کہا کہ میرے پاؤں پر مینی پیڈی کر دو کہتی ہے تمہارے اپنے ہاتھ نہیں نو کر ہیں
تمہارے اور تمہاری ماں کے۔۔ اپنی اوقات میں رہو تم سب "سوہانہ چار باتیں لگا دیں
نہیں تائی جان میں نے ایسا کچھ نہیں کہا

تو میری بیٹی جھوٹ بولے گی میں تم سب کی اوقات بتا دوں گی اپنی اپنی اوقات نہ ہی بھولو تو اچھا ہے جو
کام کہہ رہی ہے سیدھی طرح کرو ورنہ تم لوگوں کا خرچہ پانی بند کروادوں گی "وہ چلائیں صنم کے رنگ
سے اڑتے

آنے دو اس ساز کو یہ منہ پر ہاتھ پھیر کر کہتی ہو تھپڑوں سے اسکو لہو لہان نہ کر دوں تو کہنا "سب کے
اندر ساز کے نام کی الگ ہی بحیثیت تھی
صنم کو چار نچار بیٹھنا ہی پڑا اور سوہا مطمئن سی ہو کر اسکی گود میں پاؤں رکھ گئی
اور صنم سر جھکائے آنسو ضبط کیے اسکا کام کرنے لگی۔

آج احساس ہوا تھا کہ ساز کیا محسوس کرتی ہوگی انھوں نے ساز کے ساتھ بہت غلط کیا تھا
سوہانے سر جھٹکا اسے انکار کرنے والا اسی طرح آنسو بھائے گا وہ ابھی نیل فائل کرتی کہ بدر کو آتے دیکھ

اسکی آنکھیں چمکیں

وہ جلدی سے اٹھی

کیسے ہو "اسکے سامنے آگے"

صنم حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

ٹھیک "وہ مسکرایا

سوہا پھولے نہیں سمائی

تم کیسی ہو"

میں بھی ٹھیک ہوں بدر مجھے یقین نہیں ارہا ہماری شادی ہو رہی ہے "وہ بے پناہ خوشی سے چہکی

بس اب کر لو نہ یقین آنے والی تو کوئی بھی بات نہیں "بدر سکون سے بولا

ہاں یہ ہی بات ہے "وہ مسکرائی

چلتا ہوں کام ہیں "کہہ کر وہ چلا گیا

سوہانے حیرانگی سے پھٹی ہوئی آنکھیں لیے بیٹھی صنم کو ذرا اتر کر دیکھا

بس دل ہار گیا مجھ پر۔۔۔ اب میں خوبصورت ہی اتنی ہوں "

وہ اپنے بال جھٹک کر بولی اور دوبارہ اسکے سامنے بیٹھ گئی

تائی جان جو ساز کو اسکے شوہر کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے کی اجازت نہ دیں انکی اپنی بیٹی منگیتر کے سامنے کیسے

اٹھلا رہی تھی

وہ پھر سے سر جھکا گی

ہاں مجھے آئے ہوئے اتنے دن ہو گئے میں تجھے دیکھتی ہوں تو شاہنواز سے کٹی کٹی رہتی ہے اور میرا بچہ
مجال ہے ایک لفظ بھی بولے تجھے یہاں اگر تو بدل ہی گیا ہے ذرا جو تو اسکی آنکھ کی گھوڑی میں رہی ہو"
شاہنواز آج صبح ہی شام تک کے ٹور کے لیے نکلا تھا اسکا بزنس ٹور تھا اور دادی جان سمیت دادی جان کے
سامنے اسے بھی بتایا وہ شاہنواز جو صرف حکم دیتا تھا اپنے آپ کو مظلوم ثابت کرنے کے لیے جان بوجھ
کر دادی جان کے سامنے اسنے کہا تو ایزہ کچھ کہہ نہیں سکی اور تب سے دادی جان کا منہ بنا ہوا تھا۔۔۔
وہ انکے لیے چائے کا کپ رکھ کر کچھ فاصلے پر بیٹھ گی تو انھوں نے اسے ذرا گھور کر دیکھا ایزہ سر جھکائے
بیٹھی رہی کیسے کہتی کہ جب سے اسنے فہیم کو مارا ہے تب سے وہ اس سے کس بری طرح سے بد ظن ہے
اور خود کو قصور وار سمجھتی ہے

پوچھ رہی ہوں کچھ "وہ ذرا غصے میں بولیں ایسی ہی تھیں لمہوں میں غصے سے بھر جاتی تھیں بلکل اپنے
پوتے کی طرح۔۔۔"

ایسا نہیں ہے میں بس وہ شاہ نے گھر سے ملازم نکال دیے تو کام وغیرہ میں لگی ہوتی ہوں تو شاید اپکو لگا"
اسنے سہولت سے جواب دیا

اور یہ تو کمرے میں جاتی ہے تو کیا پٹ سے سو جاتی ہے میرے پوتا پوتی کیا میرے مرنے کے بعد دے
گی "وہ بھڑکیں ایزہ سرخ سی ہو گی۔۔۔"

جب انکا پوتا چاہتا ہی نہیں تھا وہ کر کیا سکتی تھی اس معاملے میں

مرد آوارہ ہوتے ہیں عورت کو اپنی گود کی فکر خود کرنی چاہیے " وہ گویا سمجھا رہی تھیں اور وہ بیٹھے بیٹھے
شرمندہ ہو رہی تھی

وہ چپ ہو گئیں ایزہ نے شکر ادا کیا

آج شاہ آئے تو اچھا سا تیار ہو کر اسکے سامنے چلی جانا

تاکہ " وہ رکیں

دل کیا کہہ دے کہ نہیں اس سے آگے بھی آپ کی گائیڈ لائنیں لے لیتی ہوں مگر منہ دبائے بیٹھی رہی

سمجھ میں ارہی ہے یہ تر بوز جیسا سر لیے بیٹھی ہے " وہ بھڑک اٹھیں

دادی جان آج کل طبیعت ٹھیک نہیں " وہ جان بچانے کو بولی

مجھے غصہ نہ دلا ایزہ " وہ آگ بگولہ ہو گئیں

ایزہ سے نگاہ بھی نہیں اٹھ رہی تھی

یعنی تو نے ایسے نہیں ماننا۔۔۔ وہ گھیرہ سانس بھر گئیں

زمیر " انھوں نے آواز لگائی اور وہ جو شاہنواز کا نیا ملازم تھا اندر داخل ہوا

ایزہ نے اسکی جانب نہیں دیکھا تھا مگر وہ ایزہ کو دیکھ کر لمبوں میں سن ہو گیا

دادی جان کیا کر رہی ہیں " ایزہ کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے اب کیا نیا شوشہ چھوڑیں گی وہ۔۔۔

ہاں وہ بچیاں وہ کون ہوتی ہے جو لیسٹک پاؤڈر لگاتی ہیں " زمیر نے انکی بات کو فوراً پک کیا

بیوٹیشنز "ایزہ سر جھکائے بیٹھی تھی

ہاں وہی تو ذرا انھیں تو لے ایہ تو چاہتی ہے بوڑھی کھڑوس مڑ جائے پوتا پوتی نہ دیکھے " وہ بھنائی ایزہ کو لگا
وہ جتنا سر جھکا گی ہے شاید اسکی گردن ٹوٹ جائے

جی "زمیر نے اتنا ہی کہا اور وہاں سے نکل گیا

یہ شاہنواز کی بیوی ہے " جاتے جاتے اسکے لبوں سے بس اتنے ہی الفاظ نکلے تھے

دادی جان وہ غیر آدمی ہیں ایسی باتیں انکے سامنے "چپ کر بہت زبان چلنے لگ گی تیری کہہ کر بھیجا تھا
تجھے خوشخبری سنا دیو

مگر تو میرے مرنے کے بعد بھی اپنی جگہ سے ہلے گی نہیں۔۔۔

وہ بھڑکیں ایزہ منہ بنا گی۔

دادی جان کو غصہ چڑھا اور کوئی چیز اسے مارنے کو ڈھونڈنے لگیں وہ جلدی سے بچ کر چھوٹے بچوں
کی طرح بھاگ کھڑی ہوئیں

وہ اسکے بھاگنے پر ہنسی دبا گئیں پہلی بار اس کا یوں بولنا چلانا اچھا لگا تھا۔

ورنہ انھیں لگتا تھا وہ اپنے عاشق کے غم میں غلطاں ہے اور انکے بیٹے کے حق پر ڈاکہ ڈالتی ہے جس کی بنا پر
انکی سختی اسکے ساتھ بڑھتی ہی چلی جاتی تھی

مگر اب معاملات میں خود بخود نرمی اتر رہی تھی۔۔۔

زمیر آدھے گھنٹے میں دادی کا حکم پورا کر چکا تھا

دادی نے ان دونوں کو دیکھا

میری بہو کو تیار کر دو" وہ بولیں

کہاں ہے آپکی بہو" از میر کی بھی نگاہ نے لاشعوری طور پر تلاشہ تھا اسے جبکہ دادی جان نے مڑ کر کچن میں دیکھا

ایزہ اب تو باہر ارہی ہے یہ میں اندر اور" ضدی تو بہت ہی تھی

وہ بھڑک کر بولیں

مجال ہے وہ نکلی ہو

اچھا بھی اب پیٹے گی یہ مجھ سے" وہ تینوں اجنبی لوگوں حیرانگی سے یہ بہو اور ساس کا رشتہ دیکھ رہے تھے

وہ فوراً باہر آگی اور وہ دو لڑکیاں اس نازک سی گڑیا جیسی لڑکی کو دیکھ کر حیران رہ گئیں جو بے حد حسین

تھی اور شاید رو رہی تھی کیونکہ آنکھیں سرخ تھیں

کتنی پیاری ہے یہ لڑکی" ان میں سے ایک آگے بڑھی

ارے بس کوئی نہیں میرے شاہ کی ہے تم نے بس تیار کرنا ہے اسکو میرے شاہ کے لیے جاؤ اب اور یہ

منع کرے نہ مجھے بتانا" وہ بولیں

تو ایزہ نے چورنگا ہوں سے اسے دیکھا

تھپڑ کھائے گی ایزہ" وہ بھڑکیں

وہ پھر منہ بنا گی۔

لوجی پھول گیا منہ کیا خوش کرے گی یہ میرے بیٹے کو "وہ بہت افسوس میں تھیں جبکہ ایزہ تو اندر چلی گی وہ دونوں لڑکیاں بھی اسکے ساتھ ہنستی ہوئی چلی گئیں۔

جبکہ زمیر کی کھوئی کھوئی نگاہیں اب بھی اسی جگہ پر تھیں جہاں سے وہ گی تھی اے چھوڑے تو کیا ٹکڑے ٹکڑے دیکھ رہا جا باہر "انہوں نے اسے بھی جھاڑ دیا زمیر سر ہلا کر باہر چلا گیا آپکی ساس تو بہت غصے والی ہیں "وہ اسکے گال کھینچتی بولی ایزہ نے کوئی جواب نہیں دیا

جبکہ ان لڑکیوں نے اس سے بہت بات چیت کی یہاں تک کے اسکی وارڈروپ میں خود ہی گھس گئیں۔ جبکہ ان میں سے ایک کی نگاہ شاہنواز کی تصویر پر گی۔۔۔

جو کہ ریک میں لگی ہوئی تھی

یہ آپکے ہزبنڈ ہیں "وہ حیرانگی سے بولی

ایزہ جو اس میک اپ اور ان فضول کی حرکتوں سے اکتائی ہوئی تھی منہ بنا کر سر ہلا گی

اف کتنے ہینڈ سم ہے یار "وہ لڑکی بولی ایزہ نے کوئی ری ایکشن نہیں دیا یہ بات وہ بھی بخوبی جانتی تھی کہ

شاہنواز بہت ہینڈ سم ہے اور اسے اسی بات کا دکھ تھا کہ قدرتی طور پر وجاہت کے ساتھ ساتھ بے شمار

دولت نے اسکو آسمان پر بیٹھا رکھا تھا۔

وہ دونوں لڑکیاں شاہنواز کی تعریفوں میں لگیں تھیں جبکہ ایزہ خاموشی سے بیٹھی تھی اسکے چہرے پر کچھ

دیر تک ان لوگوں نے خوبصورت سا میک اپ کر دیا۔

اور اسکے ڈریسز میں زیادہ تر ساڑھی ہی تھی تبھی انھوں نے کوئی ایک واہیات سی ساڑھی نکال لی جو شاید ہی اسنے کبھی چھوئی بھی تھی۔۔۔

نہیں میں یہ نہیں پہنوں گی "اسکا بلاؤز ایک بوکی صورت تھا جو کو کافی اکور ڈلگتا

ایزہ دامن بچاگی اور خود سے ہی اس جانب بڑھی جہاں دیکھنے لائق تو لباس تھا نہیں یہ بہت اچھا لگے گا ویسے بھی آپکی دادی جو چاہتی ہیں "وہ دونوں ہنسنے لگیں وہ بزرگ ہیں وہ کچھ بھی کہیں ضروری تو نہیں کہ مان لیا جائے "ایزہ سنجیدگی سے بولی لیکن یہ بہت خوبصورت لگتی آپ کے ہز بند لائے تھے "وہ اشتیاق سے پوچھنے لگی

ہم شاید میں نے کبھی توجہ نہیں دی "وہ بولی اور ایک ساڑھی کھینچی

ان لوگوں نے وہ ایک طرف رکھ دی تب تک دادی جان بھی اگئیں

ماشاء اللہ پہلے ہی پیاری ہے "انھوں نے اسکے اوپر سے پیسے وارے

دادی جان ویسے جو ڈریس یہ ہے نہ یہ بہت اچھا لگے گا لیکن آپکی بہو تو ماننے کو تیار مہیں "جان بوجھ کر

ان دونوں نے اسے شرمندہ کیا تھا

ایزہ نے اس ساڑھی کی طرف دیکھا۔

ارے چھوڑو یہ تو بس کپڑے ہے باندھنے والا "وہ اسکا بلاؤز ٹٹولتے ہوئے بولیں

دادی جان یہ دیکھیے میں یہ پہن لیتی ہوں "ایزہ بری طرح سرخ پڑتی بولی

ہاں یہ ٹھیک ہے "وہ سر ہلا گئیں

دادی جان یہ اپکا پوتا ہی لایا ہے دیکھیے یہ ذرا انگریزوں کا لباس ہے اب شاہ سر لائے تو میم کے لیے ہی ہیں

نہ تو"

پلیز میں یہ نہیں پہنوں گی "ایزہ کو غصہ چڑھا

وہ کیسے فیس کرے گی کسی کو۔۔۔

وہ دونوں چپ ہو گئیں کچھ دیر دادی جان اسے دیکھتی رہیں

میرے شاہ کی پسند ہی پہنے گی بس تو چل چھوڑ یہ سب وہی پہن "وہ بولیں اور ایزہ کا دم نکل گیا دل کیا شاہ

کو ہی بہت ساری سنادے لیکن اتنا اسکے سامنے بھی تو بولنے کی جرت نہیں تھی

زبردستی ان لوگوں نے اسے وہ پہنا دیا کہ ایزہ آنکھ تو کیا اٹھاتی بس خود کو چادر میں ڈھانپ گی دادی جان

کے سامنے چادر میں ہی آئی

وہ خود سٹیٹا اٹھیں

استغفر اللہ "کہہ کر باہر نکل گئیں جب کہ ان دونوں لڑکیوں کا ہنس ہنس کر برا حال تھا

تم واقعی بہت حسین لگ رہی ہو بس پہلی ساس دیکھی ہے جو اپنی بہو کو اس بات پر اکسار ہی ہے "وہ ہنستی

ہوئی بولیں ایزہ کو تو دونوں ہی بری لگیں تھیں

وہ اس سے مل کر چلی گئیں

اور ایزہ میں تنہائی بھی ہمت نہیں تھی وہ خود پر سے چادر اتارے اسنے وقت دیکھارات کے دس بج چکے

تھے

اسے بھوک لگی تھی دادی جان تو اسے دیکھ کر شرمندگی سے غائب ہو گئیں اور وہ کچن میں آگئی
دوسری طرف زمیران لڑکیوں کو چھوڑنے کے بعد نہ چاہتے ہوئے بھی اسے دیکھنے کو ایک لمبے کے لیے
مچل سا گیا

ایک تو حسن پھر بے شمار پھر اس پر تراش خراش۔۔۔

اسکے لمبے بال لہراتے ہوئے دیکھ رہے تھے بڑی ساری چادر میں خود کو چھپائے وہ کچن میں کچھ کر رہی
تھی

اچانک اسنے جان بوجھ کر کھانسی کی۔۔۔

ایزہ جلدی سے مڑی اور زمیر تو دنگ ہی رہ گیا

اسکی جانب دیکھتا بت بن گیا

وہ کیا چیز تھی جادوئی آپسرا سی۔۔۔

شاہنواز بلا کا حسین مرد تھا اسکے ساتھ ایسی حسین ترین لڑکی ہی جیتی لیکن دونوں کی عمروں میں واضح

فرق تھا ایزہ بالکل موم کی گڑیا سی تھی اور وہ اس موم کی گڑیا کا مالک۔۔۔۔

زمیر اسے دیکھتا رہ گیا ایزہ نے اپنا چہرہ موڑ لیا اور چادر کو اور بھی زور سے پکڑ لیا

زمیر نے اسکی یہ حرکت دیکھی اور خود ہی وہاں سے باہر نکل گیا

یہ غلط تھا کیونکہ وہ نوجوان تھا جو شاید اس سے دو تین ساہی بڑا ہو گا 24 یا 25 سال کا تھا اچھا نہیں لگا وہ

دوبارہ کمرے میں آگئی

لیکن اچانک اسے خیال آیا شاہنواز اور اسکے مابین سرد جنگ ہے وہ خود کو یاد دلاتی دوسرے کمرے میں چلی گئی

وہ رات بارہ یہ ایک بجے کے قریب گھر میں آیا ز میر سے کچھ بات چیت کی۔۔۔

اور اسے وہاں سے جانے کا کہا ز میر مڑ کر اسکو دیکھتا رہا

وہ کافی پر ثروت سی شخصیت رکھتا تھا کہ اسکے آگے وہ خود کو دبتا ہوا محسوس کرے

لیکن ایزہ کا حسن اور شاہنواز کا اندر جانا معلوم نہیں اسے کیوں جلاسا رہا تھا۔۔۔

وہ اندر آیا اور دادی کے کمرے میں جھانکا وہ حیران کن طور پر جاگ رہیں تھیں

ارے اگیا میرا بچہ " وہ اسکی بلائیں لیں لگی

خیریت اب تک جاگ رہی ہیں اپ " وہ بولا تو وہ سر ہلا گئیں اسپر دم کیا پھونکیں ماریں اور منہ بنا کر بولیں

یہ تیری بیوی بہت تنگ کرتی ہے مجھے اتنا زیادہ اس میں نکھرا ہے مجال ہے اسکا نکھرا ٹوٹے " وہ شکایتیں

لگانے لگیں شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا

میں کرتا ہوں بات " وہ اتنا ہی بولا

ارے تو کیوں بات کرے گا یہ لڑکی اتنی ٹیڑھی تھی تو نہیں اب تیار ہوئی تیرے لیے ہوئی ہے نہ نہیں

جی شوہر سے نکھرے اٹھوانے ہوتے ہیں آج کل کے زمانے میں تو عورتوں نے مرد کو ملازم سمجھ لیا

گھس گی دوسرے کمرے میں۔۔۔ میں تو کہتی ہوں اسے دو تھپڑ لگا کر سیدھا کر دے "وہ ناک منہ چڑھا رہی تھیں کیونکہ جب وہ شاہنواز کے کمرے میں گئیں تو وہاں نہیں تھی اور دوسرا کمرہ لک تھا وہ غصے سے شاہنواز کا ہی انتظار کرنے لگیں

یقیناً یہ کام بھی آپ نے ہی کرایا ہوگا " وہ اسکی تیاری پر بولا

ارے بیٹا میں تو یہ چاہتی ہوں کہ بچے ہو تیرے کیا چوپا پلبی کا کھیل لگا کر بیٹھی ہے یہ لڑکی میں کہہ دیتی ہوں تیری دوسری شادی کرادوں گی میں تب اسکے ہوش ٹھکانے آئیں گے " وہ غصے سے بولیں شاہنواز نے انکا ہاتھ تھامے

آپ ٹینشن نہ لیں میں دیکھ لوں گا "

ہاں بس تم ہی دیکھو گے بیٹے یہ تجھے غصہ ہی دلاتی ہے " وہ بولیں تو وہ اٹھ گیا

اور دادی جان نے دیکھا وہ بنا کچھ کہے کمرے میں چلا گیا تھا انھیں لگا ایزہ اسپر کوئی جادو کر چکی ہے جو شاہنواز ایسا ہو گیا ہے ڈھیلا ڈھیلا ورنہ ایک دبا ہی کافی تھا اسکا تو اس چوٹی کو۔۔

وہ مزید کوئی قدم لیتی کہ ایزہ باہر خود ہی اگی اور دادی جان نے اسے وہیں جالیا

گھورنے لگیں ایزہ نے بیچارگی سے دیکھا وہ اسے اندر جانے کا اشارہ کر رہی تھیں

ایزہ خود کو کوسنے لگی کہ وہ نکلی ہی کیوں وہ چھوٹے چھوٹے قدم لیتی اندر چلی ہی گی اور دادی جان کو اب

چین کی سانس انی تھی

وہ الٹا شکر داکرتی کمرے میں چلی گئیں

ایزہ اندر آئی شاہنواز ڈریسنگ کے سامنے کھڑا تھا اسے دیکھا وہ تیار تھی چادر خود پر لپٹی ہوئی تھی
تو یہ تیاری کرائی ہے دادی جان نے تمھاری " وہ اسے آئینے میں سے ہی دیکھ رہا تھا
کیا یہ اتنی خاص ہے کہ شاہنواز کو اپیل کرے " وہ طنزیہ مسکرایا

وہی شکل وہی سب کچھ اور دادی جان پوتے پوتیاں کے خواب دیکھ رہی ہیں " وہ طنزیہ ہنس رہا تھا ایزہ کو
معلوم نہیں کیوں بہت برا لگا ویسے اسکے پیچھے پڑا رہتا تھا اور اب اسے باتیں سن رہا تھا لیکن پھر بھی سر
جھکائے کھڑی رہی

تم دادی جان کو تنگ کیوں کرتی ہو " بلاخر وہ مدعے پر آیا انداز سنجیدہ تھا پہلے کی طرح مگر ایزہ کو ڈر نہیں
لگ رہا تھا

میں انھیں تنگ نہیں کرتی وہ مجھے کرتی ہیں سارے دن پوچھتی ہیں کہ مجھے پوتا پوتی کب دوگی " وہ بولی
تو تم نے کیا بتایا " وہ اسکے نزدیک آیا

کہ میں آپ کو پسند نہیں ہوں " وہ کہہ کر اسکے قریب آنے پر کچھ گھبراتی مڑگی کہ شاہنواز نے اسکا شاننا تھام
لیا

ہاں یہ تو ٹھیک ہی کہا تم نے کہاں شاہنواز کہاں تم " وہ طنزیہ مسکراہٹ لبوں کی تراش میں اچھالتا بولا
ایزہ نے اسکی جانب دیکھا

جی کہاں آپ قاتل اور کہاں میں " وہ بھڑک اٹھی

سوچ لو تمھارا بھی قتل کر سکتا ہوں " وہ سینے پر ہاتھ باندھ گیا

ایزہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا

اگر آپ کی بات ہوگی ہو تو میں چلی جاؤں " وہ بولی

دادی جان کو تنگ مت کرنا آئندہ ان سے دوستی کرو نہ کہ انھیں بچوں کی طرح تنگ کرو " وہ بولا

جاؤ فریش ہو کر لیٹ جاؤ میں تھکا ہوا ہوں " وہ کہہ کر ڈریسنگ میں چلا گیا

ایزہ نے حیرانگی سے اسے دیکھا اسکا لہجہ کچھ عجیب تھا گھمنڈ تو ویسا ہی تھا لیکن لہجہ عجیب تھا جیسے وہ ادا اس ہو

وہ سر جھپکتی واشر روم کی طرف شکر ادا کرتی بڑھی اور ڈریسنگ پر اسکا موبائل دیکھ کر رک گئی۔

ایک تصویر تھی وہ نہیں جانتی تھی کس کی ہے نہ ہی اسنے کبھی اسکے اس پاس اس عورت کو دیکھا لیکن وہ

عورت نہایت حسین تھی وہ نہ سمجھی سے اس تصویر کو دیکھنے لگی

معلوم نہیں کیوں اسپر سے نگاہ ہی نہ ہٹ سکی۔۔۔

اسکی خوبصورتی اتنی متاثر کن تھی کہ وہ جم گئی تھی اور مسلسل اس تصویر کو گھورے جا رہی تھی

یہاں تک کے شاہنواز چینج کر کے باہر نکل آیا اسنے ایزہ کو اور پھر اپنے موبائل کی جانب دیکھا آگے بڑھ

کر موبائل اچک لیا۔۔۔

یہ کون ہے؟

بے ساختہ ہی اسکے منہ سے نکلا اور شاہنواز کو دیکھنے لگی

کوئی نہیں رمشہ الٹی سیدھی حرکتیں کرتی رہتی ہے " سنجیدگی سے جواب دے کر وہ اسکے پاس سے ہٹنے لگا

آپ رمشہ کو اپنا موبائل بھی دیتے ہیں " اس کے اس سوال پر شاہنواز نے مڑکی اسکی صورت دیکھی۔
جبکہ وہ اسکی خاموشی پر مزید کچھ سوال کیے اندر جانے لگی
شاہنواز اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

بات سنو"

جی " وہ مڑی

کیا پہنا ہوا ہے تم نے جو اتنی بڑی چادر لیے گھوم رہی ہو "

اسنے اب ذرا توجہ سے اسے دیکھا

ک۔۔۔ کچھ بھی نہیں " لہجہ اٹک گیا

شاہنواز نے آنکھیں سکیر کر اسکی صورت دیکھی اور سر جھٹک گیا

ایزہ نے شکر کا سانس بحال کیا اور واشر روم میں بند ہو گئی

شاہنواز نے موبائل پر اس تصویر کی جانب دیکھا

بلاشبہ وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی بلکل پریوں کی طرح لیکن اسکے دل کی سلطنت کی حصہ دار نہیں

بن سکتی تھی وہ چاہ کر بھی اسے بنا نہیں سکتا تھا تبھی اس کی تیاری اور دادی جان کو آج اگنور کر دیا تھا

وہ لیٹ گیا تا دیر اس تصویر کو دیکھتا رہا اور پھر سینے پر موبائل رکھ کر اسنے اپنا بازو آنکھوں پر رکھ لیا۔

ایزہ اسکے بعد فریش ہو کر نکلی حیرانگی تھی شاہنواز اسکی جانب بڑھا نہیں

بدر اور سوہا کی شادی کی تیاری کے ساتھ ساتھ ساز کو گالیاں بھی باقاعدگی سے پڑ رہی تھی۔۔۔۔۔
لیکن بدر اور نجمہ پر کوئی اثر نہیں ہو رہا تھا اور اگر ہو بھی رہا تھا تو وہ واضح نہیں کر سکتے تھے خاص کر نجمہ۔
ہاں بھی کتنے فنکشنز کرنے ہیں "تایا جان نے بیٹی سے پوچھا تو سب نے انھیں حیرانگی سے دیکھا وہ تو
صرف نکاح وہ بھی دو کھجوروں میں کرنے والے انسان تھے اچانک فنکشنز کی کیا پڑگی تھی۔۔۔۔۔
ابھی ساز نہیں ہے تایا جان تو فنکشنز اسکے آنے کے بعد کر لیں گے " بدر بیچ میں بولا جبکہ سوہا نے منہ بنا لیا
اور تایا جان نے اسے نخوت سے دیکھا

تیری بہن کے آنے سے تیری خالی جیب میں سکے پڑ جائیں گے جو یہ کہہ رہا ہے "وہ نہایت بد تمیزی سے
بولے ارہم کی ہنسی چھوٹ گی

جبکہ بدر نے دونوں باپ بیٹوں کو دیکھا

ہاں بھی عمر خیام ڈیبیٹ کارڈ سے کم تھوڑی ہے " ارہم نے ٹوکا مارا

بدر کی پیشانی کی رگیں پھول گئیں لیکن نجمہ نے اس کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا۔۔

بھائی صاحب بیٹی ہے اور بدر کی بہن ہے بچیوں کو اپنے بھائیوں کی شادی کے ارمان بہت ہوتے ہیں " وہ

بولیں تو وہ ہاتھ جھٹک گئے

وہ ناپاک لڑکی جس گند سے گھوم کر آئے گی اسکے بعد اسکی آوارگی تو میں خود نکالو گا میری بیٹی جو چاہے گی

ویسا ہوگا

ہاں سوہا بتاؤ شادی ہے فنکشنز کب شروع کرنے ہیں " وہ پوچھنے لگے

ابو بس کل سے ہی "وہ شرما کر بولی

تو وہ جوان باتوں کو بے حیائی سمجھتے تھے ہنسنے لگے

بس تو پھر کل کر لو مہندی جو بھی لڑکیاں کرتی ہے دوستوں کو بلا لینا رونق میلا لگے "وہ کہہ کر اٹھ گئے

بدر سرخ چہرے سے دوبارہ کھانے میں مصروف ہو گیا

وہ غصے سے اسکی جانب دیکھ کر منہ پھیر گیا وہ ایک ہوٹل میں تھے جبکہ ساز کے لیے یہ سب اتنا نوکھا تھا

کہ وہ بناو کے روئے جا رہی تھی

عمر خیام اپنی ضد پر اسے جہاز تک تولے گیا تھا لیکن اندر بیٹھ کر اسنے مکمل اپنے جاہل ہونے کا ثبوت دیا تھا

اور چکر کر دوسرے پسینہ پر گیر گی جیسے ہی جہاز نے ٹیک آف کیا اور چار نچار اس 1615 گھنٹے کی فلائٹ

میں اسکی طبیعت خرابی کی وجہ سے ان دونوں کو باہر کر دیا گیا تھا

عمر خیام کا پارہ اتنا ہائی تھا کہ وہ اسکی شکل بھی نہیں دیکھ رہا تھا جبکہ وہ کھانے پینے اور ہر شے سے جاتی رہی

تھی بس ایک ہی ضد تھی کہ اسے واپس جانا ہے جو کہ عمر آج اسے اسی جہنم میں پھینک کر پوری کر دیتا

اٹھو تمہیں تمہارے گھر چھوڑ دوں " اسنے سنجیدگی سے کہا کیونکہ اسنے ہر صورت جانا تھا تھائی لینڈ میں

اسکا پہلا ٹور تھا بنکاک کی بار جا چکا تھا

اور ویسے بھی جب اسکا دماغ زیادہ خراب ہوتا تو وہ اکثر ٹورز پر نکل جاتا تھا لیکن ساز تو اس دنیا کا حصہ نہیں

تھی اس کا دل اسی گھسی پٹی زندگی میں اٹکا ہوا تھا

وہ جلدی سے اٹھ گی ویسے بھی اس شاندار ہوٹل کے بڑے سے کمرے میں اسکا گھٹ رہا تھا معلوم نہیں کیوں وہ ابھی اتنی جلدی یہ سب قبول نہیں کر پائی تھی

بچپن کا خوف اس کے اندر اتنی مضبوط جڑے پکڑ چکا تھا کہ یہ خواب اور فرضی زندگی لگ رہی تھی جبکہ حقیقت وہ ہی تھی جہاں وہ جانے کی ضد باندھے ہوئے تھی

عمر نے اسے ایک نظر دیکھا اور بے زاریت سے گاڑی کی چابی اٹھالی

وہ اسے باہر نکلنے کا اشارہ کر کے خود بھی باہر نکلا ساز نگاہ جھکائے اسکے پیچھے چلتی جا رہی تھی یہاں تک کے

وہ باہر پہنچے گاڑی میں سوار ہوئے تو عمر خیام کو کس کس نے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھا تھا شخصیت میں ایک

ایسا طلسم تھا کہ وہ جہاں سے گزر جاتا مڑ کر لوگ ضرور دیکھتے تھے

وہ جمپ لگا کر گاڑی میں سوار ہوا اور گاڑی سٹارٹ کی

زبردستی سازا سے واپسی لے جانے پر مجبور تو کر چکی تھی لیکن گھر والوں کو کیا کہتی۔۔۔

عمر سکون سے ڈرائیو کر رہا تھا جیسے ساز سے تھک گیا ہو اور اس سے بات بھی نہیں کرنا چاہتا ہو

وہ میں کیا کہو گی سب میرا مذاق بنائیں گے " اسکے دل میں نیا افسانہ گاڑی میں بیٹھے ہی چلنے لگا

جو تمہارا دل کرے وہ کہنا میں کیا کہہ سکتا ہوں " اسنے موڑ کاٹا

آپ۔۔۔ " وہ رک گی عمر نے اسکی جانب نہیں دیکھا

آپ واپس جائیں گے " وہ خود ہی بولی

ہممم "بس ہنکارہ بھرا

ساز باہر دیکھنے لگی سب اسکا مذاق اڑائیں گے وہ جس طرح زبردستی اسے لے کر نکلا تھا وہ سب اسکا جینا
حرام کر دیں گے وہ باہر دیکھتی رہی تبھی گاڑی میں اسکے موبائل کی تیز رینگینگ ٹون نے دونوں کو
متوجہ کیا تھا

ہممم میری رات کی فلائٹ ہے "

کیوں " وہ ایک دم بگڑا

اگلے چار دن بھی فلائٹ نہیں ہے یہ کیا بکواس ہے مجھے جانا ہے کچھ بھی کروائے ہر صورت جانا ہے " وہ
شاید کسی کو ڈانٹ رہا تھا

دوسری طرف سے جواب ملا

اوہ جسٹ شیٹ اپ " موبائل اسنے ڈیش بورڈ پر دے کر مارا

یہ سب تمہاری وجہ سے ہوا ہے میں کتنا بڑا گدھا ہوں تمہیں بلا وجہ سب کے سامنے سپورٹ کیا اور
اپنے گلے کا ہار بنا لیا

چار دن بھی اگلے فلائٹ نہیں ہے تھائی لینڈ کی " وہ اسپر بگڑا

سزا سکے ڈاٹنے سے سہم سی جاتی تھی

واقعی اسکا قصور تھا لیکن وہ اسے اپنے ساتھ زبردستی لایا تھا وہ نہیں آنا چاہتی تھی وہ سٹرینگ پر مکہ مارا گیا

اور کچھ دیر بعد وہ گھر بھی پہنچ گئے

تقریباً دوپہر کا وقت تھا وہ گاڑی سے نکلا اور ساز بھی نکلی

عمر نے اسکی جانب ایک غصیلی نگاہ اٹھائی اور اندر چلا گیا وہ لاونج سے گزرا تو اسکی مہک سے ہی لاونج مہکنے لگا اور سب حیرانگی سے اسے دیکھنے لگے لیکن اسے بھلا کیا پرواہ تھی کہ کوئی اسکی جانب دیکھتا ہے یہ نہیں وہ اپنے کمرے میں چلا گیا اور دروازہ مڑا تو دور دور تک اسکے موڈ کا اندازا ہو گیا تھا سب کو

جیسے ہی ساز اندر آئی تو سر جھکا ہوا تھا اسنے نگاہ اٹھا کر سب کو سلام کیا تو سوہا کو مائیو کے سوٹ میں ابٹن لگے دیکھ حیران ہوئی

لو اگی یہ بھی "اتائی نے گھور کر دیکھا

ساز نے ماں کو حیرانگی سے دیکھا جو نگاہ چراگی اگر اسکی مرضی سے کچھ ہو رہا ہوتا تو بات تھی لیکن یہاں اسکی مرضی سے کچھ نہیں ہو رہا تھا

ارے کیا تیرا اتھائی لینڈ ساتھ والے بازار میں تھا جو کل گی اور اج گی

ہاں "اتائی کی اواز پر سب نے قہقہہ لگایا جس میں سوہا کی کھلکھلاہٹ بھی تھی

ساز کچھ نہیں بولی اسنے شکواہ بھری نگاہوں سے ماں کو دیکھا

اسکے پیچھے بس ایک دو دنوں میں اسکے بھائی کی شادی رکھ لی اسے خبر تک ہونے نہیں دی

لیکن شکوے کا کوئی فائدہ ہوتا تو کچھ بات بنتی وہ جیسے قدموں کو ٹوٹا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

یہ عمر کا جی راضی ہو گیا تجھ سے "انکی زبان کے آگے خندق تھی گھر میں بیٹھے چار لوگوں کا بھی خیال نہیں

کیا تھا انھوں نے۔۔۔

ساز کا چہرہ سرخی مائل ہو گیا

اب کیا بت بن کھڑی ہے تجھے تو تیرے تایا ہی پوچھیں گے جاذرا کچھ کام دھندا کر " انھوں نے اسے کچن کی راہ دیکھائی اور ساز کو جو پہلے ہی رونا رہا تھا وہ کچن میں چلی گئی

اسکے آنسو نکل گئے اول تو تائی جان کے الفاظ وہ کسی کا لحاظ نہیں کرتی تھی سب کے سامنے اسے بے عزت کر دیتی تھی اور دوسرا اسکا بھائی اسکے بنا ہی اپنی زندگی میں آگے بڑھ رہا تھا وہ بھی سوہا کے ساتھ ہی ؟

سوہا کی دو سستیں زور زور سے گانے گارہیں تھیں تائی جان اور چچی تالیاں بجا رہیں تھیں خوش تھیں محلے کی دو چار عورتیں منہ پر کپڑا رکھے یقیناً یہ سوچنے میں مجبور تھیں کہ یہ مولانا شفاق احمد کا گھر ہے جن کی عورتوں کو کبھی کسی نے نہیں دیکھا اسکی دوستوں نے سوہا کو بیچ سے اٹھایا اور وہ ٹھمکے لگی ساز آتے ہی کاموں میں لگ گئی کیا اسے یہ زندگی پسند تھی وہ اسے کہاں لے جا رہا تھا اور وہ کہاں رک گئی تھی

لیکن سوہا کی دوستوں نے رات تک گھر میں میلا سا لگائے رکھا کسی کو کوئی اختلاف نہیں ہو اسب خوش تھے کسی کو ہوتا بھی کیوں ؟

اور حیرانگی تو تب ہوئی جب ان سب کی مغرب کی نمازیں قضا ہو گئیں اور کسی نے آج کوئی اختلاف نہیں کیا

تایا جان بھی اگئے تھے وہ بھی مسکرا رہے تھے ساز البتہ ڈر رہی تھی انھوں نے ایک نگاہ ہی دیکھا تھا بس

اسے۔۔۔

ساز "نجمانے اسے پکارہ جو باہرا بھی چائے دے کرائی تھی

تم واپس کیوں آئی ہو" انھوں نے سنجیدگی سے پوچھا

میں میں نہیں گی میں جا نہیں پائی امی "وہ سر جھکائے بولی

اس جہنم کی سزا کو جھیلنے کا شوق ہے شاید تمہیں خیر۔۔۔۔

عمر کو کھانا دورات ہونے کو آئی ہے تم نے توجہ بھی نہیں دی "انھوں نے ٹرے اسے تھمائی

امی میں نہیں "

ساز "وہ ذرا درشتگی سے بولیں تو وہ ٹرے لے کر اوپر آگئی اسے سب نے کمرے میں جاتے ہوئے دیکھا تھا

جبکہ ساز کو بہت شرمندگی ہوئی تھی جبکہ وہ اسکا شوہر ہی تھا۔

وہ کمرے میں آئی تو وہ ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہا تھا

کھانا کھالیں "

تم کھا لو "ٹکا سا جواب دے کر بالوں میں پاتھ پھیرتا وہ کسی کو فون ملا رہا تھا

آپ بچے نہیں ہیں کہ تھائی لینڈ نہیں جائیں گے تو کچھ ہو جائے گا آپکو "وہ اسکی بے چینی دیکھ کر بولی

تو تمہاری طرح تمہارے تایا تائی کی جو تیاں سیدھی کرتا پھیرو "وہ بولا تو ساز کو ذلت کا احساس سا ہوا۔

بدر بھائی کی شادی ہے آپکی بہن سوہا "

جسٹ شیٹ اپ دنیا میں میری کوئی بہن ماں باپ کوئی رشتہ نہیں ہے مجھے مزید غصہ نہ دلاؤ چلی جاو

یہاں سے "وہ بھڑکا

جبکہ سازنے سوالیہ نگاہوں سے دیکھا کہ کیا واقعی اسکا کوئی نہیں جتنا وہ نفرت کرتا ہے خود سے منسلک
رشتوں سے وہ بنا کچھ بولے مڑ گئی

جبکہ عمر پھر سے نمبر ڈائل کرنے میں لگ گیا

نیچے مہمان جا چکے تھے سوہا کافی خوش لگ رہی تھی وہ نیچے آئی اور کچن میں جانے لگی کہ تایاجان کی کڑک
آواز پر قدم دروازے پر ہی جم گئے

لگا روح ابھی قبض ہو جائے گی

ہاں واپسی آنے کے بعد اسک انجام کیا ہو گا اسنے اس بارے میں تو سوچا ہی نہیں تھا
ادھر آ" انھوں نے بلایا نجمما بھی بے چین ہو گئی

بدر بھی گھر پر نہیں تھا اور عمر معلوم نہیں نشہ کر چکا تھا یہ ٹھیک تھا وہ بے چینی سی بیٹی کو مڑتے ہوئے
دیکھنے لگیں جو کہ مڑی اور ان سب کے بیچ گویا امتحان دینے کھڑی ہو چکی تھی۔

تایاجان اسے گھور رہے تھے

جب میں نے روکا تو تونے گھر سے باہر قدم کیسے نکالا "وہ اسکے سامنے کھڑے ہو گئے سب وہاں کھڑے
مزے لے رہے تھے جبکہ وہ نازک سی لڑکی پتے کی طرح کپکپا رہی تھی

سوال کیا ہے کچھ "وہ دھاڑے

ع۔۔۔ عم عمر لے گئے تھے تایاجان میں نہیں جانا چاہتی تھی "اور جیسے قیامت ہی برپا ہو گئی

تایاجان کا ہاتھ اسپر اٹھا اور اسکا گال سرخ کر گیا

تو نے اپنے شوہر کا نام زبان سے نکالا بھی کیسے بے تمیز بے حیا لڑکی " وہ گھوم کر صوفے پر گیری تھی
بھائی صاحب بھائی صاحب کیا کر رہے ہیں اپ یہ بچی ہے بھائی صاحب غلطی سے نکل آیا منہ سے ---
اچھا غلطی سے تیری بیٹی نے پانچ لکھ روپے اس سے لیٹھ لیے غلطی سے تیری بیٹی اسکے ساتھ گلچھرے
اڑانے نکل پڑی اور اب غلطی سے نام لے رہی ہے

ارے بد بخت ہوتی ہیں وہ عورتیں جو شوہر کی عزت نہیں کرتی لعنت پڑے گی اسکے منہ پر شوہر کا نام منہ
پھاڑ کر لے رہی ہے عمر ---

ہیں آج تک اس گھر کی کسی عورت نے یہ حرکت نہیں کی

مزا جی خدا ہے اسکا حقوق سے آگاہ بھی ہے " وہ چلا رہے تھے

یہاں تک کے انکے چلانے سے عمر ماتھے پر تیور ڈالے کمرے سے باہر نکل آیا سے انکی آواز سے بھی
کوفت تھی تبھی وہ باہر نکلا تھا اور میدان لگا ہوا ساز کے لیے تھا

وہ خاموشی سے ایک نگاہ ساز کو دیکھنے کے بعد سپاٹ چہرے سے آگے بڑھا سیڑھیاں اترا

اشفاق صاحب کو اندازہ نہیں تھا وہ گھر پر ہے ایک لمحہ کے لیے چونکے پھر اسکے آگے نمبر بنانے کو وہ آگے
بڑھے نجمہ کو دور کیا اور ساز کو کھڑا کیا

عمر نے اسکے چہرے پر تھپڑ کا نشان دیکھ لیا تھا

معافی مانگ معافی مانگ اسکے آگے جھک کر تجھے اللہ بھی معاف کرے گا تو نے جو گستاخی کی ہے آج کے

بعد کی تو زبان گدی سے کھینچ لوں گا تیری " وہ اسے جھنجھوڑ جھنجھوڑ کر بولے
جبکہ ساز نے سرخ آنسوؤں سے بھری آنکھیں اٹھائیں سانسوں کو بمشکل اندر اتارا کہ اسکی ہچکی لاونج میں
گو نچی

عمر اسکا چہرہ خاموشی سے دیکھ رہا تھا اور تایا جان کو تقویت مل رہی تھی اسکی خاموشی سے کہ عمر کو ساز میں
اٹرسٹ ہے ہی نہیں وہ فلرٹ کر سکتا تھا اس سے محبت و حبت نہیں۔۔۔
معافی مانگ جھک اسکے اگے "

تایا جان پھر سے بولے اور ساز نے اپنے کانپتے ہاتھ اوپر اٹھائے
نجمانہ پر دوپٹہ رکھ کر منہ موڑ کر بری طرح رو دی اسکے ہاتھ کانپ رہے تھے۔
نگاہ نیچی کر "تایا جان چلائے
ساز فوراً نگاہ جھکا گئی

اسکے دونوں ہاتھ عمر کے سامنے جڑ گئے معافی کی صورت کس جرم کی معافی صرف اپنے ہی شوہر کا نام
لینے کی یہ بات بھانا تھی اگلی پیچھلی ساری بھڑاس اس تھپڑ میں نکل آئی تھی
اسکے منہ سے ابھی کچھ الفاظ نکلتے ہی کہ اچانک عمر خیام نے اسکے وہی جڑے ہاتھ اپنی بھاری ہتھیلی میں
تھامے اور جھٹکے سے اس کانپتی ہوئی لڑکی کو اپنی سمت کھینچ کر سینے سے لگا لیا وہ سیدھا اسکے سینے میں سما گئی
اور ہچکیوں سے رو دی بری طرح وہ دور نہیں ہوئی اس سے وہ اسکے سینے سے لگی بری طرح رو رہی تھی
اور پورے لاونج میں اسکے رونے کی آواز تھی

ایم سوری "عمر نے کہا آواز واضح تھی سب سن سکتے تھے

ایم سوری "وہ پھر بولا

میں نے تم سے کہا تھا اب تمہیں کوئی کچھ نہیں کہے گا لیکن میں نے دیر کر دی۔۔۔

وہ اسکے بالوں میں انگلیاں پھنسائے اپنے سینے میں اسے چھپائے سارے گھر کے سامنے اسے بھینچے کھڑا تھا

جبکہ وہاں کھڑا ایک ایک شخص شاکڈ تھا

وہ جیسے دنگ رہ گئے تھے

یہاں تو ایسی باتیں حرام تھیں اور عمر نے اسے سینے سے ہی لگا لیا زبان جیسے ہل نہیں سکی اسنے ساز کو دور

کیا

اور اسکی آنکھیں صاف کیں ساز ایک دم حوش میں آئی

ادھر ادھر دیکھا اسنے دور ہونا چاہا مگر اسنے اسے دور ہونے نہیں دیا اسنے پھر سے آنسو صاف کیے۔۔۔

اور سپاٹ نگاہ وہاں کھڑے ایک ایک شخص پر اٹھائی

آپ نے مارا ہے اسکو " وہ انکی جانب بڑھا ساز آنسو بھلائے بھکلا کر سہمی ہوئی نظروں سے اسے دیکھنے لگی

جو اپنے باپ کی سمت بڑھا

عمر "وہ ایک دم پیچھے ہوئے

میں نے پوچھا ہے آپ نے مارا ہے " وہ دھاڑا ایک دم اسکے دھارنے پر اشفاق صاحب کے چہرے کے

رنگ واضح اڑے تھے

عمر یہ کیا طریقہ ہے بیوی کے لیے باپ پر چڑھو گے " ارہم نے اسکے شانے پر ہاتھ مار کر دھکیلا اور عمر خیام کا ہاتھ گھوم کر اسکے منہ پر پڑا تھپڑ کی آواز میں اتنی گونج تھی کہ بالکل اسی طرح ارہم بھی زمین پر گیرہ لیکن عمر اسے دیکھ نہیں رہا تھا سب ایک دم منہ پر ہاتھ رکھ گئے وہ اپنے باپ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا

عمر بڑا ہو گیا ہے ڈیڈیہ بات یاد رکھیے گا " وہ انگلی اٹھا کر جیسے وہ آنکھوں آنکھوں میں انھیں بہت کچھ بتا رہا تھا

ہائے میرا بچہ " اتنی جان ارہم کے پاس آئیں مگر ارہم بے عزتی کے احساس سے پاگل سا ہونے گیا عمر نے اسکی جانب دیکھا تک نہیں اشفاق صاحب اسکی نظروں کو کیا اسکی بات کے مفہوم کو بھی سمجھتے تھے وہ کس بارے میں کہہ رہا تھا

عمر خیام کی بیوی ہے ساز اور ہو سکے تو میری بیوی سے اپنے ہاتھ پاؤں کو یہاں تک کے نگاہ کو بھی دور رکھنا یہ سب کے لیے میری لاسٹ وارنگ ہے ورنہ عمر پاگل ہے ڈیڈیہ بات آپ کے منہ سے بچپن سے سنتا آیا ہوں۔۔۔۔

آپ نے عمر خیام کا پاگل پن بھی دیکھا ہے پھر بھی آپ میری زندگی میں دخل دے رہے ہیں " وہ عین انکے سر پر کھڑا تھا

اگر آپکی بیوی یہ آپکی کوئی اور اولاد اس جگہ ہوتی تو مجھے قسم تھی میں اسکا منہ تھپڑوں سے رنگ دیتا یہ وہ ہاتھ ہی تن سے جدا کر دیتا میری بڑی خواہش ہے آپ سے میرا رشتہ باپ بیٹے کا نہ ہوتا تو میں اپکو بخوبی

بتاتا مولانا صاحب اپکا دین کیا کہتا ہے کس کس حقوق کی نا انصافی کا آپ پر قرض ہے وہ مڑا ایک غصیلی نگاہ
سب پر اٹھائی

میں لحاظ نہیں کرتا آخری بار سمجھا رہا ہوں

ساز عمر خیام کی بیوی ہے اور اپنی بیوی کو سمجھالے وہ اپنے ہاتھ اور زبان بند رکھے اگلی بار منہ سے بات
نہیں کروں گا"

اور یہ بات سب کے لیے ہے۔۔

میں تھائی لینڈ جاؤں یہ جہنم میں یہ میرا مسلہ ہے میری بیوی میرا نام لے یہ مجھے کچھ بھی کہے یہ بھی میرا
مسلہ ہے کسی نقلی جالی مولوی کا دین ایمان مجھ پر میری بیوی پر مسلط نہ ہی ہو تو اچھا ہے

طوائف سے شادی کرنے سے پہلے اپنے ایمان کو جگاتے "یہ طعنہ مارنے کی جرت بھی عمر کے علاوہ کوئی
نہیں کر سکتا تھا یہ اذیت وہ انکے ساتھ ساتھ خود کو بھی دے گیا تھا

اسنے حونک کھڑی ساز کا ہاتھ تھا ما اور اسے ان سب کے بیچ سے نکال لے گیا جبکہ اشفاق صاحب سمیت
سب کی زبانیں تالو کو جا لگیں نجم مزید پھوٹ پھوٹ کر رودی تھی

وہ کس طرح اپنے رب کا شکر ادا کرتی جبکہ ساز اسکے ہاتھوں میں اپنا ہاتھ دیکھ رہی تھی وہ ان سب کے
سامنے اسے کمرے میں لے آیا

کہا تھا تمہیں چل لو میرے ساتھ نہیں تمہیں یہیں انا تھا " وہ اسپر بھی خفا ہوا اسے ساز کے چہرے پر

پڑے نیل جیسے ماضی کی یاد دلا رہے تھے

میں اس آدمی کے ہاتھ توڑ دو گا دیکھنا تم اسکی جرت کیسے ہوئی تم پر ہاتھ اٹھانے کی "وہ اسے بیڈ پر بیٹھا کر
ادھر ادھر دیکھنے لگا

ساز حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی

اسنے اپنے دراز ٹٹولے اور فرسٹ ایڈ بکس نکال کر اس میں سے ایک ٹیوب نکالی وہ اسکے نزدیک آیا
ابھی کچھ دیر پہلے وہ اسپر بھڑک رہا تھا کہ اسکی وجہ سے وہ تھائی لینڈ جا نہیں سکا اور اب۔۔ اب وہ اسکی اتنی
کتیر کر رہا تھا

وہ شاید خود بھی لاعلم تھا کہ کر کیا رہا ہے

اسنے وہ ٹیوب ہاتھ پر نکالی اور جیسے ہی عمر کے ہاتھ ساز کے گال کی طرف بڑھے تو کسی کا چہرہ آنکھوں میں
سما گیا

وہ۔۔ وہ اس گال کو اور ہاتھ میں موجود ٹیوب کو ڈانٹ پر ڈانٹ چڑھائے دیکھتا رہا

عمر "ساز کو جھٹکا لگا تھا اسکا یہ جھک کر اتنا قریب آنا اور پھر اسکے گال کو گھورتے رہنا

تم فکر نہ کر ناب کوئی ہاتھ تمھاری جانب نہیں اٹھے گا میں اٹھنے ہی نہیں دوں گا میں ہاتھ توڑ دو گا بھلے وہ
میرا باپ ہی کیوں نہ ہو۔

ٹرسٹ می "اسکی آنکھوں میں ایک الگ ہی جنوں خیزی تھی آنکھیں لال سرخ تھیں ساز کے لیے یہ تھپڑ

نئے نہیں تھے مگر عمر جیسے ماضی میں جا چٹا تھا اسکی پیشانی کی رگیں تنی ہوئیں تھیں جیسے ابھی پھٹ جائیں

گی

کتنے آنسو اسکے چھوٹے چھوٹے ہاتھوں نے اس عورت کے صاف کیے تھے وہ سر جھٹک کر دور ہوا

آپ غصہ نہ کریں میں ٹھیک ہوں "ساز کو لگ رہا تھا جیسے وہ پاگل سا ہو رہا ہے

یہ تو کبھی توجہ نہیں دی اور آج توجہ دی تو وہ دیوانہ لگ رہا تھا

کیسے ٹھیک ہو تم اپنا چہرہ دیکھو "وہ آگ بگولہ ہوا

یہ عام بات ہے "

شیٹ اپ "وہ چلا اٹھا

عورت کے لیے پیٹنا اتنا عام کیوں ہے تم۔۔ تم عورتیں پاگل ہوتی ہو کیا مرد کی مار تمنگوں کی طرح سہتی ہو

عجیب جاہل "وہ مٹھیاں بھینچ کر ضبط سے اسے دیکھنے لگا

ساز آنکھیں جھپکنے لگی "

ایک تو تم میری سمجھ سے باہر ہو لیٹ جاؤ "اسنے بلیسٹکٹ اٹھایا

عمر "وہ حیران رہ گئی

شیٹ اپ ساز مجھے ایک لفظ نہیں سننا تمہارا گال ٹھیک نہیں ہوتا تب تک تم یہاں سے باہر نہیں جا رہی

ہولیٹ جاؤ "

اسنے کہا جبکہ ساز گھبرا سی گئی

اسنے ایک نگاہ سے دیکھا وہ سر پر سوار تھا وہ ناچاہتے ہوئے بھی پیچھے لیٹ گئی

عمر نے اسپر کمبل سیدھا کیا اور ریموٹ اچھا لیا دیا
ٹی وی دیکھ لو بور نہیں ہوگی "

اسنے پینٹ کی پوسٹس میں ہاتھ ڈال کر اسکے گال سے نگاہ چرائی
میں ٹی وی نہیں دیکھتی " وہ آہستگی سے بولی

اسکے اس انداز سے عجیب سا احساس بھی ہو رہا تھا

معلوم نہیں دل و دماغ میں کس بات کی خوشی کا احساس تھا حیران بھی تھی بس انوکھا سا تھا سب۔۔۔
ٹھیک ہے موبائل استعمال کر لو " اسنے اپنا موبائل نکال کر اسکی جانب اچھا لیا موبائل بھی اسکی گود
میں گیرہ

سازنے اسے بے چارگی سے دیکھا

میں۔۔۔ موبائل بھی استعمال نہیں کیا کبھی " وہ شرمندہ ہوئی
وہ اسے ایسے دیکھنے لگا جیسے وہ مار س سے آئی ہو۔۔۔

اوکے میں سیکھانا ہوں تمہیں " وہ سر جھٹکتا عین اسکے پہلو میں بیٹھ گیا

ساز کا دل جیسے اسکے بالکل نزدیک بیٹھنے سے پاتال میں جاگیرہ وہ اسکی خوشبو اپنے ارد گرد محسوس کر کے
جیسے اوسان خطا کرگی تھی اور وہ کتنے سکون سے اسکے پہلو میں بیٹھا۔

اسپر موجود کمبل خود پر ڈالا اور موبائل اٹھایا

دیکھو یہ ڈیوٹی ہے اس میں پوری دنیا ہے ٹھیک ہے پوری دنیا " وہ اسکی جانب دیکھتا بولا جس کی آنکھیں

پھٹی کی پھٹی رہ گی

ساز کی دھڑکنوں نے عجب لے پر شور کرنا شروع کر دیا تھا لیکن یہ شور صرف ساز کو ہی سنائی دے رہا تھا
اسے کیوں نہیں جواسکے اتنے قریب اگیا کہ اسکی دھڑکنیں اتھل پتھل سی ہو گئیں
وہ نگاہ جھکا گی۔۔۔

بار بار نگاہ جھکاتی کبھی اٹھاتی وہ جیسے خود کی غائب دماغی پر افسوس کرنے لگی۔۔۔
ٹھیک ہے سمجھ آیا کچھ "اسنے کہہ کر پھرا اسکی جانب دیکھا۔

ج۔۔۔۔۔ جی جی "وہ ایک دم بولی

گڈیو لو تم رکھ لو"

وہ بے نیازی سے اسکی جانب موبائل اچھا لیا گیا

چلو جب تک تمھاری طبیعت ٹھیک نہیں ہوتی مووی لگا لیتے ہیں"

اسنے کہا اور ریموٹ اٹھالیا

ساز اسکے ہاتھوں کی جانب دیکھنے لگی اسے لگ رہا تھا اسے یہ سب کرنا نہیں آتا اپنے آپ اسکے چہرے پر

مسکراہٹ بکھرنے لگی اور وہ جواسے شرابی نشی کہتی تھی جیسے ہر بات بھول گی

بس اتنا یاد رہا کہ دنیا میں کوئی تھا جواسکے لیے کچھ کر سکتا تھا

آج جو کچھ ہو اوہ نیا نہیں تھا اسنے اس گھر کے ہر شخص کے آگے ہاتھ جوڑے تھے

لیکن آج چھاوں سی محسوس ہوئی تھی اتنی گھیری دھوپ میں کسی انجن نے اسے چھوادی تھی

وہ کیا لگا رہا تھا کیا کر رہا تھا وہ نہیں جانتی تھی لیکن سب اچھا لگ رہا تھا

اپنی ہی دھڑکنوں سے خائف ہوتی وہ ہوش میں آئی

یہ غلط ہے یہ گناہ ہے فلمیں نہیں دیکھنی چاہیے " اسنے اسکی لگائی گی فلم کو بند کر دیا

جو کہ ابھی وہ تفصیل دینے ہی لگا تھا کہ یہ مووی بہت اچھی ہے

لو بھلا گناہ ثواب کے چکر میں رہی تو لے لیے تم نے دنیا کے مزے " وہ پھیل کر لیٹ گیا

ساز ایک فاصلہ سا بنا گی اسکی ٹانگیں الگ کانپ رہیں تھیں اس سے تھوڑا دور ہو گی

مانگیں مجھے نہیں لینے مزے میں تو ایک عام سی لڑکی ہوں "

ہاں پتہ ہے پتہ ہے وہی بوڑھی اماں والی باتیں شروع مت کر دینا

مجھے نیند آنے لگی ہے تم بھی سو جاؤ "

وہ بولا اور آنکھوں پر بازو رکھ لیا

ساز نے اسے دیکھا آدھا نیچے لیٹا ہوا تھا پاؤں میں جوتے تھے اور آدھا کمبل خود پر ڈالے سونے کے لیے

تیار تھا

وہ کیوں مسکرا رہی تھی سمجھ نہیں سکی لیکن وہ مسکرا دی

اور باقی سارا وقت اسے دیکھتی رہ گی

آج اسے بہت خوشی محسوس ہوئی تھی



آپ نے دیکھے اس ساز کے رنگ ڈھنگ کیسے اسکے سینے سے لگی کھڑی تھی بھا بھی "ثروت چچی بولیں
امی اسکا شوہر ہے وہ نکلی اس پر تیا جان نے اسکے منہ پر تھپڑ دھاڑا
اور سوہا جو بدر بھائی سے باتیں کرتی ہے "صنم غصے سے بولی
ہیں ہیں تیری اتنی زبان تو میری بیٹی کے متعلق بولے "تائی کا تو میٹر ہی گھوم گیا
صنم چچی نے اسے ڈیٹا
امی یہ ہی سچ ہے "وہ اٹھ گی
اسکی زبان کو لگام دے ثروت ورنہ "وہ بھڑکیں
بھا بھی معاف کر دیں بچی ہے دیکھیں اچھا ہو گیا سب کچھ بس کل مہندی کی رسم بھی ہو جائے "
ارے جاؤ تم لوگ ایک تو وہ منحوس ساز اور اسکی ماں دونوں ایسی زہر لگتی ہیں مجھے اوپر سے سوہا کی ضد نے
الگ ہی غصہ دلار کھا ہے۔۔۔۔ وہ اسکو جھٹکتی بولیں
اب کیا یہ مہندی وندی کی ضرورت تھی بس کافی تھا نکاح بھی
ایک تو وہ کنگلہ ہی ذہن لگتا ہے مجھے "
وہ منہ بنا کر بولیں اندر آتے بدر نے یہ بات سنی تھی
اور پھر وہ کچن میں چلا گیا جہاں اسکی ماں کا ہونا یقینی تھا
امی تیا جان نے نکاح کی رسم کب رکھی ہے "
وہ سیدھا سوال کرنے لگا

ہلکی آواز میں بولو کیا بے شرموں کی طرح منہ پر ہی بولے جا رہے ہو

بس کریں یہ عام بات ہے جو یہ شرم ورم ہے مجھے بھی پتہ ہے کون کتنا ہے "وہ ناگواری سے بولا

کہہ رہے تھے کل مہندی کے بعد ہی ہو جائے گا"

اسکے تیور اچھے نہیں تھے بس اسی روز کا انتظار تھا "وہ بڑبڑایا

سازاگی ہے اور تمہیں پتہ ہے اج کیا ہوا "نجمہ کافی خوش تھی سب بتاتی چلی گی

ہممم خوشی کی بات ہے تا یا جان کو سیدھا عمر ہی کر سکتا ہے لیکن اب انکا وقت چل پڑا ہے امی اب وقت

بدل گیا ہے "وہ نفرت سے بولا

پچھلی باتیں بھول جا بیٹا "نجمہ بولی

بھول گیا"

نجمہ چچی "سوہا کر آواز پر دونوں نے مڑ کر دیکھا

وہ بدر کو دیکھ کر مسکرائے لگی

ذرا فریش جوش بنا دیں میری سکن کے لیے اچھا ہے"

اچھا بیٹا باہر بیٹھو لے آتی ہوں"

خود بن لو "بدر سنجیدگی سے بولا

جب کام کرنے والے موجود ہیں تو مجھے کیا ضرورت"

وہ تمہاری ساس اور میری ماں ہیں کام کرنے والی نہیں"

جانے دو بدریہ باتیں بحث کی نہیں نجمہ شا کڈ ہی رہ گئی

ابھی سازنے اپنے شوہر کا نام لیا تو بھائی صاحب نے اسکے ساتھ کتنا برا سلوک کیا اور سوہا تو وہ دونوں کو دیکھنے لگی

بدر نے ضبط سے سر ہلا دیا

ایسا لگ رہا ہے جیسے جیسے شادی کے دن قریب رہے ہیں تم مجھے پسند کرنے لگے "

ٹھیک سوچ رہی ہو " وہ زبردستی مسکرایا اور وہاں سے باہر نکل گیا

سوہانے نجمہ کی جانب دیکھا

وہ آپکی بیٹی کا نصیب اور یہ میرا نصیب " وہ آنکھوں کو دلنشین سی جنبش سے کر بولی اور خود بھی چلی گئی

امی مجھے اپنے کمرے میں بڑی سی سکریں لگانی ہے "

سوہا تو تھپڑ کھائے گی اب اپنے باپ سے " وہ اسے گھورتی ہوئی بولیں

کیا ہو گیا ہے آپ کو آپکی ایک ہی بیٹی ہے سگی اور اسکے بھی ارمان پورے نہیں کریں گی " وہ ماں کے پاؤں

دبانے لگی

کون دلائے گا تجھے اور تیرا باپ چلنے دے گا اس گھر میں کوئی چیز " وہ بھڑکیں

امی عمر سے کہیں نہ وہ پیسے دے " وہ ذرا جھجھکتے ہوئے بولی

دماغ ٹھیک ہے " وہ اسکے ہاتھ جھٹک گئیں

امی مجھے نہیں پتہ ایک تو کنگلے سے شادی کر رہے ہیں پھر میں لے کر کچھ بھی نہ جاؤں جیسے عمر اپنے

کمرے میں گانے سنتا ہے مجھے بھی سننے ہیں "

لوجی یہ پاگل ہوگی ہے چھوری " وہ اسے گھور کر بولیں اور سوہامنہ بناگی

امی پلیز " اسنے ماں کے گلے میں بازو ڈالے

اچھا ٹھیک ہے دور ہو دیکھتی ہوں کچھ کرتی ہوں اور تو نے پار لر جانا ہے کسی " وہ اسکی بات یاد کرتی بولیں

ہاں نہ یہ ساتھ والی ہے نہ آسیہ بہت اچھا تیار کرتی ہے " وہ جوش سے بولی

اچھا ٹھیک ہے بل جا لیکن جلدی انا ہے " انھوں نے کہا اور وہ جیسے ہواؤں میں جھولتی باہر آئی

آج تو سماں ہی الگ تھا اسنے زبردستی گھر میں گینڈے کے پھول لگوائے تھے اور ابو فلحال کسی چیز کو انکار

نہیں کر رہے تھے وہ تو بس فائدہ اٹھا رہی تھی بہت خوش تھی وہ جھومتی ہوئی اپنے کمرے میں چلی گی

اور دوسری طرف ساز کے دل پر جیسے عجیب وحشت سی ہوئی وہ ایک جھٹکے سے اٹھی

ارد گرد دیکھا وہ عمر کے بستر پر تھی دل تھا جیسے گرفت میں آگیا وہ ایک لمحے میں کھڑی ہوگی لیکن اسکے

پاس عمر نہیں تھا

وہ جلدی سے اٹھی اور کمرے سے باہر بھاگ اٹھی

کل سے اب تک وہ کمرے میں ہی تھی اسے کل نیند نے جالیا تھا معلوم نہیں کب اسے دیکھتے دیکھتے سوگی

اسے شرمندگی کا احساس شدت سے ہو اور وہ کمرے سے نکلی تو دل کی دھڑکنوں میں شدت تھی لیکن خوش آئندہ تھی کمرے کے باہر کوئی نہیں تھا وہ جلدی سے اپنے کمرے میں جانے لگی تو وہاں سوہا کو دیکھ کر ایک دم چونکی

ہاں دیکھ رہی تمہارے شرابی نے تم پر کتنا پیسہ خرچ کیا ہے بر حال مجھے یہ سوٹ پسند آیا ہے یہ پسند آیا ہے اور یہ بھی بلکہ یہ سب اب شادی میری ہو رہی ہے کپڑے تمہارے پاس اتنے اچھے ہوں تو یہ تو بے کار ہی بات ہوگی

تو میں یہ سب لے کر جا رہی ہوں "

لیکن یہ سب میرے ہیں " وہ منمنائی

ہاں بڑے تمہارے ہیں زیادہ عمر پر اترانے کی ضرورت نہیں ہے ارے یہ ہمارا ہی احسان تھا جو تمہیں اتنے امیر بندے کے ساتھ باندھ دیا ہم نے۔۔۔

تم ہو ہی کیا یہ تمہاری اوقات تمہارے ولیو ہے ہی کیا "

وہ اسے بھڑکتی ہوئی سناگی جبکہ سازنے پہلی بار پیشانی پر بل ڈال کر اسے دیکھا

سوہا آپی یہ میرے کپڑے ہیں اور میں اچھو بلکل نہیں دوں گی " اسنے اسکے ہاتھ سے ہینچ لیا

جبکہ اسکا دل کانپ رہا تھا لیکن پھر بھی وہ سوہا کے کھلے منہ کی پرواہ کیے بنا الماری میں دو بارہہ کپڑے لگاگی

تمہاری اتنی جرت " سوہانے اسکے بال جکڑے

سوہا آپی چھوڑیں مجھے اپ یہ کیا کر رہی ہیں " وہ غصے سے پاگل ہونے لگی

آپی چھوڑیں مجھے "وہ اسکے بالوں میں لٹک گئی تھی جبکہ اگر وہاں پر وقت پر بدر نہ آتا تو شاید سوہا غصے کی شدت سے اسکے بال نوچ ہی لیتی

یہ کیا کر رہی ہو" بدر نے اسے دور کیا

چھوڑو مجھے جان نہ لے لوں اسکی میں میرے سامنے زبان درازی کر رہی ہے

سمجھا لو اب اپنی بہن کو عمر پر اترانے کی ضرورت نہیں ہے "وہ بھڑکی

ساز بھیگی آنکھوں سے بدر کو دیکھنے لگی جبکہ بس آج کا ہی تو دن تھا اگر آج وہ یہاں بھی صبر کر لیتا تو یقیناً

اگے آنے والا ہر کل مختلف ہوتا وہ کچھ نہیں بولا سوہا وہاں سے چلی گئی جبکہ بدر نے ساز کے آنسو صاف کیے

تم رومت "بھیا پ اس چڑیل سے شادی مت کریں اپ اپ کے لیے ایزہ"

ساز "ایک دم جیسے اسنے اسکی آواز کو بند لگا دیا

میں آئندہ ایسی بات نہ سنو"

اسنے گھور کر کہا ساز خاموش ہو گئی جبکہ بدر باہر نکل گیا اور ساز نے جلدی سے آنسو صاف کیے

کاش کاش ماضی پلٹ جاتا۔

کاش "اسنے سوچا اور چہرہ دھونے چلی گئی

وہ کچن میں کھڑی سب کے لیے روٹین کے حساب سے ناشتے بنا رہی تھی چہرے پر ابھی بھی نیلا نشان تھا

عمر جب شاہور لے کر نکلا تو ساز کو بیڈ پر نہ دیکھ کر اسنے ادھر ادھر دیکھا وہ کہیں نہیں تھی وہ تیار ہوا اور نیچے اگیا پیشانی پر کی بل تھے جو گواہ تھے اسکا موڈ آف ہے تایاجان لاونج میں بیٹھے تھے آج انکی بیٹی کی مہندی تھی اور نکاح تھا اور پہلی بار انکے ہاں ایسا کوئی فنکشن ہو رہا تھا خاندان بھرنے آنا تھا ارہم نے عمر کو ناگواری سے دیکھا بڑی مشکل سے اشفاق صاحب نے اسے روکا تھا کہ وہ کوئی بھی حرکت نہ کرے

عمر کا یہ سب جلوہ تو انھیں سہنا ہی تھا عمر انکے ایک کہنے پر انھیں چیک پر چیک کاٹ کر جو دے رہا تھا وہ نیچے آیا اور اسنے کچن میں جھانکا کیونکہ یقین تھا وہ یہیں ہوگی کچن میں اسے دیکھ کر نجما مسکرا دی

اب وہ داماد کی نگاہ سے جو دیکھ رہی تھی جبکہ داماد کو پتہ تک نہیں تھا یہ اسکی ساس ہے دوسری طرف ساز اپنے کام میں مگن تھی ناشتہ زیادہ بڑا بن رہا تھا کیونکہ سب مہمان ارہے تھے تائی کی بہنیں ثروت چچی کی گھر والے تایاجان کے دوست احباب انکی بیویاں بچے اور ناشتے پر ہی آنا تھا تبھی وہ ناشتہ بنا رہی تھی عمر نے اسے کڑا ہی کے نزدیک دیکھا جہاں وہ پوریاں تل رہی تھی جبکہ یہ ناشتہ باہر سے بھی آسکتا تھا لیکن اگر باہر سے آتا تو نجما اور اسکی بیٹی کو پتہ کیسے چلتا کہ انکی اوقات کیا ہے کیا کر رہی ہو یہ تم "اسکے سوال پر اندر آتی تائی ثروت چچی دونوں رک گئیں ساز نے مڑ کر دیکھا تائی کی جانب سے عمر کی پیٹھ تھی

تمہیں کہا تھا نہ جب تک طبیعت ٹھیک نہ ہو کمرے سے نہ نکلنا " وہ گھور کر بولا

ساز شرمندہ شرمندہ سی نگاہیں جھپکتی کبھی سب کو تو کبھی اسکو دیکھتی

میں ٹھیک ہوں "وہ منمنائی

یہ میں بتاؤ گا کب تم ٹھیک ہو"

باہر آؤ اور ناشتہ کیا ہے تم نے "وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا

اسکے پاس جواب تو تھا مگر ہمت نہیں تھی

نہیں بیٹا کافی دیر سے کہہ رہی ہوں مگر کام میں لگ گئی ہے "نجما پہلی بار بولی

آپ کون "وہ سپاٹ تھا

اسکا منہ سا ترا گیا

امی ہیں میری "ساز کو برا لگا

عمر نے گھیرہ ساز بھرا۔۔۔ تم باہر آؤ"

اسنے اسے انگلی کے اشارے سے باہر آنے کے لیے کہا

ارے بیٹا ٹھیک ہٹی کٹی ہے دو چار تھپڑ خد ا کھا لینے سے اسکی چمڑی پر کہاں کوئی اثر پڑا تم پریشان نہ ہو باہر

چلو میں اپنے ہاتھوں سے اپنے بیٹے کا ناشتہ لاتی ہوں "وہ چا پلو سی سے بولیں

چلیں پھر ایک تھپڑ مجھ سے کھالیں پھر بتائیے گا کتنی ہٹی کٹی ہیں آپ "اسنے تر چھی نگاہوں سے تائی کو

دیکھا ثروت تو چونچ دبا گی گون اپنی عزت کرانا اسکے ہاتھوں سے تائی کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

اور یہ ہو کیا رہا ہے "

یہ سب باہر سے نہیں اسکتا"

عمر گھر کے معاملات میں داخل نہ دو" انکی بحث پر تایا جان لاونج سے اٹھ کر اگئے
ٹھیک ہے" اسنے ساز کا ہاتھ پکڑا اور اسے باہر کھینچ لیا

یہ بے حیائی نہیں چلے گی اشفاق صاحب میرے گھر میں" اتائی کا ضبط جواب دے گیا تھا
بدر بھی وہیں اگیا خاموشی سے یہ سب ملاحظہ کر رہا تھا تختہ پلٹنے والا تھا قبر بانی اسکے جذبوں کی ہوتی لیکن
تخت پر اگلا بادشاہ کون ہوتا بہت جلد پتہ چل جاتا تبھی وہ سکون میں تھا
عمر کو بے ساختہ ہنسی اگی اور ساز جو ہاتھ چھڑانے کو بے چین تھی عمر نے مزید گرفت سخت کر لی تھی
اسکے ہاتھ پر۔۔۔

ڈیڈ اپکا نام لیا ہے انھوں نے تھپڑ ماریں گے یہ کوئی اور زحمت کرے" وہ انکی آنکھوں میں دیکھتا بولا
اسی لیے زہر لگتے ہو تم بد لحاظ اور بے غیرت جو ہو اور اسے بھی اپنی ماں جیسا ہی بناؤ گے اسی سے پیدا
ہوئے ہونہ عمر تبھی اسی کی طرح کی حرکتیں کرو گے" انھوں نے جیسے ایک ہی وار میں سارے حساب
برابر کر دیے سب سے کمزور لمحے ہو جاتے تھے اسکے لیے جب کوئی اسے اسکی ماں کا طعنہ دیتا تھا۔
اسنے باپ کی طرف دیکھا۔

ساز کا ہاتھ چھوڑ دیا اور تقویت کا ایک سانس اشفاق صاحب کی مسکراہٹ بتاگی تھی کہ اب اونٹ پہاڑ
تلے اگیا ہے۔۔ مسکرا کر اسے دیکھنے لگے۔

خون تو میں اپکا ہوں گند کی شروعات تو آپ سے ہوتی ہے انکا قصور تو مجھے پیدا کرنا تھا اور وہ اتنے ہی قصور

پر میری نفرت کی مستحق ہیں آپ سوچیں میں آپ کے لئے کیا ہوں خدا کی قسم میں آپ کے لئے سزا نہ بن جاؤں تو کہیے گا "نفرت سے پھنکار تا وہ لٹے قدم لیتا وہاں سے باہر نکل گیا جبکہ سزا اسکی تکلیف اپنے اندر محسوس کر رہی تھی وہ حساس تھا اس ٹاپک کو لے کر اور تیا جان نے اسے وہیں چوٹ کی تھی۔

جاتے جاتے قدم رک گئے پلٹ کر دیکھا اور رک گیا

وہ سرخ نگاہوں سے اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے اسکی ماں بے بسی سے دیکھتی تھی اور یہ ہی بے بسی اسے سزا کی جانب متوجہ کر رہی تھی

جہاں سب کو سانپ سونگا کہ اب وہ چلا جائے گا وہیں وہ مڑ کر دوبارہ کمرے میں چلا گیا اور اشفاق صاحب کو سکون مل گیا کہ وہ گیا نہیں

نکاح نامے پر سائین کرتے ہوئے اسنے ایک پل کے لیے اپنے آپ کے لیے اپنے جذبات کے لیے کسی بات کے لیے کچھ نہیں سوچا سوائے انتقام کے۔۔۔

ایک ایسا بھیانک انتقام جس سے روح بھی کانپ جائے وہ سائین کر کے مطمئن سا بیٹھ گیا اور دوسری طرف سوہانے بھی ایک حسین شخص کو اپنی زندگی میں قید کر لیا تھا

اسکی آنکھوں میں عکس آیا اور طنزیہ مسکراہٹ نے اسکو جیسے احساس دلایا کہ آج اسنے وہ بھی پالیا جسے چھین کر چنا تھا اسنے۔۔۔ وہ مسکرا دی

"بدر اسکا تھا"

اسنے ایک معصوم سی لڑکی کو آنکھوں آنکھوں میں ہی اتار لیا جیسے اسکے سامنے قہقہے لگائے کہ دیکھو پالیا
میں نے اسے۔۔۔ وہ مسکرا کر ادھر ادھر دیکھنے لگی

ابونے اسکے سر پر پیار کیا

وہ وائٹ کلر کے غرارے سوٹ میں تھی لیکن ان سب میں ساز وہاں کھڑی سب سے الگ لگ رہی تھی
جبکہ عمر نے نیچے آنے کی زحمت بھی نہیں کی تھی اور وہ چاہ کر بھی اوپر پور دن نہیں جاسکی کیونکہ اسکے
جاتے ہی اسے کو لہو کا بیل جو بنا لیتے تھے سب۔۔

وہ اسے دیکھنے لگی جس کے چہرے کی خوشی بتا رہی تھی کہ وہ بدر کو پا کر کتنا خوش ہے
اسکے بھائی کی زندگی میں یہ سب کیا تھا۔

اسے امی نے بتا دیا تھا کہ بدر دو بی کیوں نہیں جاسکا۔

ساز اپنے بھائی کے لیے بہت غمزہ تھی لیکن قسمت نے موڑ لے لیا تھا اب کچھ فائدہ نہیں تھا بدر باہر تھا
ارے بیٹی تمہارا شوہر کہاں ہے "

نشئی ہے پتا ہو گا کچھ پی پلا کر "

تائی کے قہقہے نے ساز کا چہرہ سرخ کر دیا۔

سسکی کا احساس اندر تک اتر گیا

ن۔۔ نہیں وہ انکی طبیعت نہیں ٹھیک "

وہ لاشعوری طور پر اسکا ڈیفنس کرنے لگی

جھوٹ بول رہی ہے اماں جی کیا بتاؤ اتنا پیتا ہے اتنا پیتا ہے ہر قوت شراب کو منہ لگا رہتا ہے اسکا بلکل ماں جیسا ہے ماں طوائف تھی بیٹا ایک اور طوائف بنا رہا ہے "

تائی جان "ساز تڑپ اٹھی

بس منہ تو تو کھول ہی نہ میرے سامنے "وہ اسکے احتجاج کا گلہ گھونٹ گئیں
اللہ کی پناہ تو بہ تو بہ "وہ عورت ساز کو دیکھ کر توبہ کرنے لگی اور ساز کی آنکھیں دکھ سے بھر گئیں۔
اسکے مڑ کر دیکھا بدر اندر رہا تھا۔۔۔

وہ دولہا تھا کسی نے اسے دولہے والی اہمیت نہیں دی تھی

ساز اپنے بھائی کے نزدیک آئی اور اسکو بہت محبت سے دیکھا اسکی آنکھیں بار بار اشک بار ہو رہیں تھیں
ان ارمانوں کا خون دیکھ کر جو اسکے بھی آنکھوں میں اتر رہے تھے بدر نے اسکے سر پر ہاتھ رکھا
بس سمجھو ساری فکریں ختم "وہ اسکا گال تھپتھا گیا

انشاء اللہ اللہ ساری مشکلات دور کر دے گا بھائی

میں اچکے کاموں میں آسانی کے لیے کل روزہ رکھو گی "وہ بولی بدر مسکرا دیا

اور باہر مہمانوں کے لیے کرسیاں لینے آیا تھا ارہم جبکہ جم کر بیٹھا تھا اور تاجا جان کو تو کوئی ہلا نہیں سکتا تھا
بدر تو چلا گیا لیکن ساز کے اندر سے غم نہیں گیا

بار بار ان سب کے الفاظ اسکے دل میں خنجر کی طرح چبھ رہے تھے۔

سوہا اپنے دوستوں کے ساتھ تصویریں کھینچوا رہی تھی اشفاق صاحب کے گھر میں چلتے گانے باجے کی

آواز دور دور تک سنائی دی جاسکتی تھی

مہمان جا چکے تھے فنکشن ختم ہو چکا تھا سب گھر والے لاونج میں جمع تھے جبکہ سوہا بار بار بدر کو دیکھ رہی تھی

رخصتی مہینے بعد کریں گے "

تایا جان کی بات پر بدر نے سراٹھا کر انکی جانب دیکھا
نہیں تایا جان رخصتی کل ہی ہو جائے تو بہتر ہے " وہ آرام سے بولا تھا
کیوں " وہ اکھڑے

ابو " سوہانچ میں ہی بول اٹھی

یہ بے حیائی نہیں تھی یہ تو اسکا حق تھا انکے نزدیک وہ بس اتنا ہی کہہ کر چپ ہو گی سب کی آنکھیں پھٹی
ہوئی تھیں جبکہ انھوں نے سر ہلایا
ٹھیک ہے "

انھوں نے کہا اور کمرے میں چلے گئے سب ہی چلے گئے تھے سوہا بدر کو دیکھ رہی تھی جو اپنے کمرے میں
چلا گیا

خوابوں کی سیج سچ رہی تھی دل کی دھڑکنیں شور کر رہی تھیں

جبکہ ساز نے سارا گھر سمیٹا اور اسکے بعد وہ کمرے میں ای تو بری طرح تھک چکی تھی لیکن سامنے ہی اسے

معلوم نہیں نشہ کر کے اسے اسکی ہر حرکت ادا کیوں لگتی تھی اسے سر جھٹکا
تو "کچھ پلے نہیں پڑا کہ اس سے کیا مراد تھی وہ تو تھا ہی شرابی۔۔۔"

آپ اپ جانتے ہیں سب نیچے مجھ سے پوچھ رہے تھے کہ تمہارا شوہر کہاں ہے اور تائی جان نے آپ کے
بارے میں کتنی بری بری باتیں ان لوگوں کو بتائی لیکن میں نے کہا نہیں ایسا نہیں ہے لیکن انکی بات سچ
ثابت ہوئی انکی بات سچ ثابت ہوئی آپ واقعی نشی ہیں۔۔۔

لیکن مسئلہ یہ ہے آپ میرے شوہر بھی ہیں میں نے ماننا نہیں تھا لیکن سب نے منوالی یہ بات مجھے سے
اب میں لوگوں کو کیا منہ دیکھاؤ کس منہ سے کب تک جھوٹ بولو کہ ایسا نہیں ہے "وہ غصے سے کہتی
کھڑی ہوگی"

مجھے سنٹیمنٹز میں پھنسا رہی ہو"

عمر اسکی بچکانہ باتوں پر ہنسا

جب وہاں سب کے شوہر تھے تو اگر میرے بھی ہو جاتے تو کچھ نہ ہوتا کم از کم تائی جان جھوٹی ہو جاتی"

کن چکروں میں پڑ رہی ہو ساز میں اس ٹائپ کا بندہ نہیں ہوں بھی" وہ ہنسنے لگا

ہاں میں ہی پاگل تھی "وہ آنسو صاف کرنے لگی

عمر جبکہ سکون سے اسے دیکھنے لگا

ساز کو شدید غصہ آیا اس شخص نے سے اپنے ہی اندر موجود غصے سے بھی تعارف کرادیا تھا

عمر جواب دیے بنا ہی دوبارہ اپنے ٹھکانے پر پہنچ گیا اور ساز نے اسی کے سامنے جائے نماز بچھا کر عشاء کی

نماز ادا کی مگر اسے ایک پرسنٹ بھی فرق نہیں پڑا

اور وہ لڑکی جو اپنے بھائی کے لیے دعا کے لیے ہاتھ اٹھاتی تھی آج اسکے لئے ساری دعا میں روتی رہی
اسکے رونے پر کوفت زدہ ہوتا وہ بالکنی میں اگیا آسمان کو دیکھتے وہ شراب پی رہا تھا جبکہ اسکی بیوی اندر عشاء
کی نماز پڑھ کر اسکے لیے ہدایت مانگ رہی تھی اور وہ یہ کیوں کر رہی تھی
ایک معصوم دل کو توجہ دی تھی عمر خیام نے کوڑے کاغذ پر عمر خیام کا نام لکھا جا رہا تھا خبر دونوں کو ہی
نہیں تھی

آج گھر میں بارات کا فنکشن تھا پورا گھر ہی درہم برہم تھا

ساز صوفے پر سوئی تھی اور عمر تو ساری رات ہی نہیں سویا تھا بالکنی کے دروازے میں کھڑا سے ہی دیکھ
رہا تھا کہ وہ جھٹکے سے اٹھی

یہ اللہ بہت دیر ہوگی" اسنے دل پر ہاتھ رکھا نگاہ عین عمر سے جا ملی عمر اسی کی جانب دیکھ رہا تھا

وہ منہ بنا کر وہاں سے اٹھ گی

عمر مسکرا دیا اور ساز باہر جانے لگی

اگر کمرے میں ہی رہ لو تو آج ماسی نہیں بنو گی"

مجھے آپ سے بات نہیں کرنی"

وہ نروٹھے لہجے میں بولی عمر دل پر ہاتھ رکھ گیا

آہ میرے دل کی چوٹوں میں اضافہ ہو گیا"

وہ اداکاری کر رہا تھا آنکھوں کو جاندار جنبش دیتا بولا

ہوتا رہے "وہ اسکے انداز پر جیسے اپنے اندر سر سے اٹھتے جذبات جو عجیب ہی لے پر اتر رہے تھے محسوس کرنے لگی

بڑی ظالم ہو تم تو"

آپ جتنی نہیں ہوں"

ہاں حاضر جوابی تو بس میرے سامنے ہے باقی سب کے آنے میسنی بنی رہتی ہو بھولو مت تمہاری طرف

بھی میرا حساب خوب ہے یاد رکھو تمہاری وجہ سے میں تھائی لینڈ نہیں جاسکا

سب کچھ قسمت سے ہوتا ہے آپکی قسمت میں نہیں تھا"

اسنے دروازے کی ناب پر ہاتھ رکھا وہ کچھ نہیں بولا وہ باہر نکل گئی

جبکہ وہ اسکے لفظوں کے معنی میں اتر گیا۔۔۔

اسکا قصور تھا اسنے اپنی قسمت میں یہ تکلیفیں خود چینی تھیں

وہ ابھی مزید سوچتا کہ فون کی بیل نے اسے متوجہ کیا جبکہ وہ یہ فون ساز کو دے چکا تھا لیکن وہ لڑکی ان

چیزوں پر توجہ نہیں دیتی تھی ہاں اسکے دلائے گئے کپڑے شوق سے پہنتی تھی

ہاں زمیر بولو"

وہ بولا جبکہ دوسری طرف سے کافی خوش مزاجی سے دریافت ہوا

کیسا ہے سالے کہاں پر ہے مجھے تو بھول گئے سعود اور تو "

بھکاریوں سے تعلقات نہیں رکھتے اب " وہ بولا تو ز میر کا قہقہہ اٹھا

اچھا چلو اب کیا کر سکتے ہیں

تیری طرح نہیں ہو سکتے کہ دھن آسمان سے بر سے یہاں کی کروڑوں کی جائیداد کھاتا رہو میں "

کام کی بات کر " وہ سنجیدہ ہوا

کام کیسا بس ملتے ہیں بات چیت کرتے ہیں " وہ بولا

نہیں ملنا بھائی تجھ سے ویسے بھی سعود ملک سے باہر ہے وہ آئے تو ہی مل سکتا ہوں " وہ بولا

دیکھ لے ہو سکتا ہے تیرے لیے مجھ سے ملنا کام کا ہو " ز میر کی بات پر وہ چونکا

شکل دیکھی ہے سالے تو نے اپنی تیرے سے میرا کام کیسا "

ز میر پھر ہنسنے لگا اور عمر کو اسکی ہنسی سے کم کوفت نہیں تھی یاد وہ مجھے یاد رہا تھا کہ تیری ایک بہن بھی ہے

جو گھر سے بھاگ گی تھی تجھے بھی یاد ہوگا "

ز میر کے الفاظوں پر وہ موبائل پر گرفت سخت کر گیا

اسنے چار گالیاں دیں " ز میر ہونے لگا

سالے تیری بہن کے شویر کے ہاں نوکری لگی ہے میری ---

مجھے لگا تجھے نہیں پتہ تیری بہن بھاگ کر کہاں گی تو تجھے بتا دوں "

ز میر " وہ غرایا آج کے بعد اس نمبر پر کبھی رابطہ نہ کرنا

ارے کیا ہو گیا ہے "

ایک تو تیری مدد کی تو چیخ رہا ہے

وہ اسے گالیاں دینے لگا ز میر خاموش ہو گیا

بہن تیری بھاگی تھی گالیاں مجھے دے رہا ہے " وہ جیسے عمر پر سر سے پاؤں تک تیزاب پھینک چکا تھا

وہ بے چینی سے ادھر ادھر ہو رہا تھا

فون بند کرتا کہ زمیر نے روکا۔۔۔

اچھا سن پندرہ سال بڑے مرد سے شادی کی ہے اسنے برا سخت ہے "

وہ مسکرایا تھا عمر نے کال بند کر دی

کاش وہ بھی مر جاتا ہاں اپنی ماں کے ساتھ ہی مر جاتا یہ پھر اسے بھی کوئی بیماری ہو جاتی

وہ اتنی شراب پیتا تھا اسے کوئی بیماری نہیں ہوئی اسے آج تک آج تک وہ ان ہی الفاظ میں گھیر رہا وہ

کانوں پر ہاتھ رکھ گیا

دو عورتوں نے اسے تباہ کر دیا

وہ جب ہونا چاہتا تھا تب اسکو یاد دلادیتے تھے کہ وہ کیا تھا ایک بھاگی ہوئی بہن کا بھائی اور ایک طوائف کا

بیٹا۔۔۔۔

عمر کی چیخ سے پورا گھرا اوپر سے نیچے تک دہل گیا

ساز کے ہاتھ سے کپ چھٹا چھٹا کے کی آواز سے وہ خود نہیں جانتی تھی یہ چیخ سن کر اسے کیا ہوا وہ ان سب

کے بیچ سے دوڑتی ہوئی اوپر آئی

وہ دونوں ہاتھ کانوں پر رکھے جیسے پاگل ساہو رہا تھا

عمر "وہ دور کر اس تک پہنچی

عم۔۔۔ "سرخ چہرہ آنکھوں سے بہتا پانی پھولی ہوئی رگیں اور دانت پر دانت جمائے وہ جیسے اپنے آپ

میں نہیں تھا

کیا۔۔۔ کیا۔۔۔ ہو۔۔۔ ہو" اسکے علاوہ کوئی نہیں آیا تھا بے حسی ایسی تھی

کچھ تو جیسے پُر سکون ہوئے تھے اسکی چیخ کی افیت کو محسوس کر کے انھیں فرق نہیں پڑا تھا سازا کیلے اسکے

پاس کھڑی تھی جبکہ اسکے باپ نے بھی بیٹے کی چیخ سنی تھی مگر وہ باپ نہیں تھے وہ ایک لالچ سے بھرے

انسان تے جنھیں اپنا مفاد کے علاوہ کچھ نہیں دیکھائی دیتا تھا

عمر نے اسے دیکھا اور ساز کے ہاتھ پاؤں گئے وہ اپنے ٹھنڈے ہاتھ اسکے چہرے پر رکھ گی

آپ۔۔ آپ کو کیا ہو رہا ہے "وہ رو پڑی جبکہ عمر نے اسے خود میں بھینچ لیا

تم مجھے چھوڑ کر بھاگو گی تو نہیں "

وہ سوال کر رہا تھا خود میں بھینچے وہ اس سے سوال کر رہا تھا

ساز تھم گی۔۔۔۔

نہیں بھاگو گی نہ وعدہ کرو وعدہ کرو مجھ سے مجھے چھوڑ کر نہیں بھاگو گی کسی مرد کو نہیں دیکھو گی کسی کو چھو

گی نہیں کسی کو چھونے نہیں دوگی۔

بتاؤ مجھے "وہ اسے جھنجھوڑ کر دھاڑا۔

ن۔۔۔ نہیں کرو گئیں میں ایسی نہیں ہوں "وہ کانپتے لہجے میں بولی

م۔۔۔ میں جانتا ہوں تم ویسی نہیں ہو تم ساز ہو عمر کے لیے ساز۔۔۔

آئی نوایٰ نو دنیا کی ہر لڑکی ایک نہیں ہوتی دنیا کی ہر لڑکی ایزہ نہیں ہوتی ناز نہیں ہوتی میں جانتا ہوں تم

ویسی نہیں ہو "وہ بولا اسکا گال تھپتھپا کر بولتا رہا اور پھر اٹھ گیا

ہو ہی نہیں سکتی تم ویسی "اور وہ بولتا ہوا اثر و م میں بند ہو گیا

ساز منہ پر ہاتھ رکھ گی

ہر شخص خود میں اذیت چھپائے ہوئے تھا اور وہ عمر کو شرابی سمجھتی تھی

اسکی چیخ نے آج اسکا دل پھاڑ دیا تھا۔

وہ اپنے دل پر ہاتھ رکھ گی اور پلٹ پلٹ کر دیکھنے لگی۔

ایزہ جھولے میں بیٹھی اس وقت آسمان کو دیکھ رہی تھی کافی ڈھنڈ بڑھ گی تھی دسمبر کا مہینہ تھا اسلامہ آباد

میں تو کمال موسم کی تباہ کاریاں تھیں

پھر بھی ٹھنڈے جھولے پر وہ جھول رہی تھی

اسکے دماغ میں ایک ہی بات چل رہی تھی اور وہ یہ تھی کہ شاہنواز کے موبائل میں کس حسین عورت کی

تصویر تھی

وہ عورت بہت خوبصورت تھی ایسے کہ اسنے کبھی دیکھی ہی نہیں تھی اتنی خوبصورتی۔۔۔
لوگ کہتے تھے وہ بہت خوبصورت ہے لیکن اسے تو وہ عورت دنیا کی حسین ترین عورت لگی پھر وہ کیسے
حسین ہو سکتی ہے عجیب جلن اور حسد کا سا احساس تھا جو اس میں اٹھ رہا تھا جبکہ وہ بار بار جھٹکنا چاہتی تھی
شاہنواز نے اسے چھوا نہیں

یہ بات نہ چاہتے ہوئے بھی چبھ رہی تھی۔۔۔۔
"کیا وہ شاہنواز کی محبت تھی" جھولا ایک دم رکا

اور اسے کچھ انہونی کا سا احساس ہوا

لیکن وہ ایسا کیوں سوچ رہی تھی کیوں بھلا شاہنواز کسی سے بھی محبت کرے اسے کیا فرق پڑتا تھا وہ کون
سا اس سے محبت کرتی تھی لیکن دل میں عجیب کیفیت تھی آج کل اسکے۔۔۔
ایسا لگ رہا تھا کوئی اپنا چھن گیا ہے لیکن جو اسکے تھے وہ تو اسکے ارد گرد تھے
اسنے سامنے کھلتا دروازہ دیکھا۔

اس میں سے شاہنواز کی گاڑی اندر آئی

دادی جان سو رہیں تھیں ورنہ وہ اسے چین سے بیٹھنے نہ دیتی پہلے ہی دل کھول کر سنائی تھی انھوں نے صبح

وہ ایزہ کو جھولے میں دیکھ چکا تھا

ایزہ نے بھی دیکھا اور پھر نگاہ پھیر گئی

وہ زمیر کے ہاتھ میں سامان دیتا کہ اس حسین سی لڑکی کو دیکھ کر اس نے زمیر کو وہاں سے چلے جانے کا کہہ

دیا زمیر نے شاہنواز کو ایک نظر دیکھا اور پھر نہ چاہتے ہوئے بھی چلا گیا

اب کوئی ملازم نہیں تھا وہاں۔۔۔

شاہنواز نے قدم اسکی جانب اٹھائے

ایزہ نے سر جھکا لیا وہ اسکے نزدیک آیا اسکی خوشبو پھیلی

سردی سے مہرون شال کو او وائیٹ سوٹ پر لپیٹے بیٹھی تھی

اسکے نزدیک آتے ہی اسنے اسکی ٹھوڑی کے نیچے ہاتھ رکھا اور اسکا چہرہ اوپر کیا

ایزہ نے نگاہ نہیں اٹھائی اسکی جانب نہیں دیکھا

میری طرف دیکھو "شاہنواز کا حکم ہوا

ن۔۔ نہیں دیکھنا " وہ آہستگی سے نفی کر گئی

وہ گھور کر اسے دیکھنے لگا

تمہیں اب مجھ سے ڈر نہیں لگتا

ل۔۔ لگتا ہے " فوراً جواب دیا

پھر ضد کیوں کرتی ہو تمہاری یہ ضد مجھے تم پر ہاتھ اٹھانے پر مجبور کر سکتی ہے " وہ اسکی آنکھوں میں دیکھنے

لگا اور ایزہ نے آنکھیں اسکی جانب اٹھائیں

شاہنواز نے ان حسین آنکھوں سے زیادہ حسین آنکھیں بھی دیکھیں تھیں پھر یہ آنکھیں انھیں آنکھوں سے جا کر کیوں مل جاتی تھیں ایزہ کچھ نہیں بولی شاہنواز چند لمبے اسے دیکھتا رہا اور پھر نگاہ پھیر گیا۔

دادی جان کہاں ہیں " وہ اسکے ساتھ بیٹھ گیا پہلی بار وہ جھولے میں لون میں بیٹھا تھا

سورہی ہیں " وہ بولی

شاہنواز آسمان کی جانب دیکھنے لگا۔

ایزہ کچھ دیر انگلیوں کو موڑتی رہی اور پھر اسکی جانب دیکھا وہ کسی سوچ میں تھا آج کل کچھ بدلا بدلا سا لگتا تھا۔

اچانک ہی اسکا سیل فون بجنے لگا اسنے موبائل کی جانب دیکھا اور کھل کر مسکرایا۔

اور اسکے پہلو سے اٹھ گیا ایزہ کی چھوٹی سی پیشانی پر سوچ اور متفکر سی ہوگی وہ جتنا اسکی جانب سے دماغ ہٹانا چاہ رہی تھی اتنا ہی کمزور محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔۔

اسکی توجہ پہلے کسی اور طرح تھی وہ بت کی طرح اسکے حکم کی غلام بنی رہتی تھی لیکن اب توجہ کامرکز کچھ اور تھا اور وہ جان گی تھی وہ قاتل ہے پھر بھی اسکی بے توجہگی کیوں اندر ہی اندر بری لگ رہی تھی وہ اندر

چلا گیا

معلوم نہیں کس اہم شخص کا فون تھا وہ اداسی سے وہیں بیٹھی رہی اداسی کی وجہ بھی نہ سمجھ آنے والی تھی۔

وہ کچھ دیر جھولے میں بیٹھی رہی اور اسکے بعد وہ اٹھی تبھی کسی کی پکار پر اسے رکنار پڑا

وہ مڑی وہ زمیر تھا

خوش شکل لڑکا تھا اس سے کچھ ساہی بڑا ہوگا

بے ساختہ شاہنواز کا خوف محسوس ہوا تھا اسے وہ کافی سے زیادہ جنونی تھا ان معاملات میں تبھی وہ بنا جواب دیے اندر جانے لگی

میں جانتا ہوں آپ عمر خیام کی بہن ہیں بہت اچھا دوست ہے میرا"
اچانک جیسے ایزہ کو کسی نے اندر تک جھنجھوڑ دیا وہ انھیں قدموں پر پٹی
حیرانگی سے زمیر کو دیکھا۔

اسکی آنکھوں میں حیرانگی بے چینی کیا کچھ نہیں تھا
عمر بھائی "وہ اسکا نام دھراگی"

جی بتایا تھا آپکے بارے میں مگر کہنے لگا طوائف کی بیٹی سے میرا کوئی تعلق نہیں "وہ مسکرایا
ایزہ نے بالکل توجہ نہیں دی اسکی بات پر۔۔۔۔

آپ مجھے ان تک پہنچا سکتے ہیں وہ۔۔۔ وہ کہاں ہیں وہ کہاں ہیں مجھ ان سے ملنا ہے انکو جو کچھ پتہ ہے وہ
سب جھوٹ ہے آپ۔۔۔ آپ مجھے ان سے ملوا سکتے ہیں پلیز "وہ بے تابی سے بولی جبکہ زمیر کی آنکھیں
چمک اٹھیں مسکرا دیا۔

وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتا ایزہ شاہ"

میں میں جانتی ہوں لیکن "وہ منہ پر ہاتھ رکھ گی"

میں۔۔ میں انھیں سچ بتاؤ گی وہ سب جھوٹ ہے جو انھیں سب بتاتے ہیں "وہ پاگل سی ہونے لگی تھی

زمير نے ادھر ادھر دیکھا

اپ دیکھیں یہ سب ایسے تو ممکن نہیں ہے وہ آپ سے ملنا نہیں چاہتا"

زمير بار بار پیچھے دیکھ رہا تھا اگر شاہنواز اسے دیکھ لیتا تو ٹکڑے کر دیتا تبھی وہ توجہ میں تھا

پ۔۔ پھر پھر کیسے وہ ہیں کہاں وہ چھوڑ گئے تھے وہ چھوڑ گئے تھے انھوں نے ایک بار بھی پلٹ کر نہیں

دیکھا ان کی بہن پر ظلم ہوا اور وہ آنکھ اور کان بند کر گئے انھوں نے مجھے ہماری ماں جیسا سمجھا لیکن۔۔۔

لیکن مجھے انھیں سب سچ بتانا ہے میں آپ کے آگے ہاتھ جوڑتی ہوں آپ مجھے ان تک لے جائیں میں نہیں

جانتی وہ کہاں ہے "وہ روتے ہوئے اسکے آگے ہاتھ جوڑ گی زمير کے لیے یہ بہترین لمحے تھے اسنے سر ہلایا

پلیز "وہ آگے بڑھی اور پیچھے شاہنواز باہر ہی ارہا تھا زمير جیسے گدھے کے سر پر سے سینگ کی طرح غائب

ہو گیا۔۔۔

ایزہ پر بری نظر نہیں ڈال سکتا تھا لیکن ایزہ سے خوب مال نکلوا سکتا تھا وہ جانتا تھا شاہنواز اسکے ٹکڑے کر

دے گا اگر وہ ایزہ کو میلی نگاہ سے دیکھے گا ہاں وہ بے پناہ حسین تھی مگر فلحال زمير کے لیے ایک بلیسک

چیک تھی

شاہنواز باہر نکلا

ایزہ "اسنے آواز دی

ایزہ مڑی اور پلٹ کر دیکھا زمير جا چکا تھا

اسنے شاہنواز کو آگے بڑھ کر یہ سب بتانا چاہا لیکن رک گی وہ مانتا ہی نہ کہ اسکا کوئی ہے جس کے لیے وہ اتنا

حساس ہے

کیا ہوا ہے "وہ وہیں سے اسے دیکھنے لگا

۔۔۔ انکھ میں مٹی چلی گی" اسنے گال صاف کیا

اندر آؤ سردی ہو رہی ہے "وہ بولا

ایزہ سر ہلا کر اندر آگی لیکن دماغ تو جیسے اتھل پتھل ہو گیا تھا

سواہ کی بارات تھی حال میں فنکشن تھا اور سب ہی تیاری کر رہے تھے گھر مہمانوں سے بھرا ہوا تھا حیرت

انگیز طور پر آج ساز کا سارا دھیان کمرے میں تھا

جہاں عمر تھا وہ تادیر پیتا رہا تھا ساز سے چاہ کر نہیں روک سکی لیکن وہ ساری رات روتی رہی اسے احساس

ہوا کہ وہ تکلیفوں میں گھیرا ہے اور خود کو آزاد کرنے کے لیے پیتا ہے۔

اب دن چڑھ گیا تھا

دوپہر ہو گی اور اب تو سب بارات کے لیے تیاری کرتے پھر رہے تھے کہ وہ اٹھا نہیں تھا صبح سے اسکا

ناشتہ بنائے وہ بار بار دیکھتی مگر وہ اوندھا پڑا تھا سورہا تھا

ساز جاو تیار ہو جاؤ "نجمانے کہا

امی ہو جاؤ گی تیار "وہ اداسی سے بولی

نجما مسکرا دی

عمر کی وجہ سے پریشان ہو " وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتی بولی

امی مجھے لگتا ہے انھیں ہمارے سے زیادہ دکھ ہے ہم ذاتی اذیت سے نہیں گزرتے ہم لوگوں کے طعنے سنتے ہیں اور پھر ویسے ہی ہو جاتے ہیں کوئی مرد کیسے اتنا حساس ہو سکتا ہے اپنی ماں بہن کے لئے۔۔۔

اور پھر وہ اذیت اسکی آنکھوں میں دیکھتی ہے " وہ بولتی ہی چلی گی 'نجم' اسی کی جانب دیکھ رہی تھی

اچھی بات ہے تم اسے سمجھ رہی ہو اگر تم چاہو تو شاید وہ شراب جیسی حرام چیز پینا چھوڑ دے "

ایسا ہو سکتا ہے امی " وہ سوالیہ نگاہوں سے دیکھنے لگی

بلکل ہو سکتا ہے " وہ مسکرائی

تو سارے سر ہلا دیا

چلو اب جاؤ اور تیار ہو جاؤ "

کیا عمر بھی آئے گا " انکے سوال پر وہ نفی میں سر ہلا گئی

مجھے نہیں لگتا " وہ کہہ کر اپنے کمرے میں چلی گی جتنا مناسب لگتا تھا یہ جتنا ہو سکتا تھا اس سے وہ اتنا تیار

ہوئی اور اتنے میں بھی وہ بہت خوبصورت لگ رہی تھی وہ سر پر دوپٹہ رکھ کر باہر آئی۔

سوہا کو آج پار لہ لے جایا گیا تھا اسکا بارات کا جوڑا بہت مہنگا اور خوبصورت تھا ساز کو ایسا جوڑا نصیب نہیں

ہوا تھا جبکہ جس لڑکی کو شادیوں میں جانے کا شوق تھا کیا اسے اپنی شادی کا نہیں تھا لیکن کبھی کسی سے

ایسی بات نہیں کی تھی۔

شرم و حیا اور جھجک ہمیشہ ہی آڑے رہتی تھی

اسے اکثر سوہا خوش نصیب لگتی تھی ایک تو اسے اسکے بھائی جیسا شوہر مل گیا تھا اور اسکے ابو اسکی تمام خواہشیں پوری کر دیتے تھے دیکھا جاتا تو خواہشیں تو اسکی بھی پوری ہونے کو بے تاب تھیں بس توجہ وہ خود ہی دیتی تو بات تھی

سب حال میں نکلنے کو بے چین تھی اور بدر نے نجمہ اور اسے گاڑی میں بیٹھنے کے لیے کہا
بھائی میں ایک منٹ میں آتی ہوں "

وہ کہہ کر اوپر کمرے میں آئی کوئی انسان اتنی لمبی نیند کیسے لے سکتا تھا فکر میں اسی لیے وہ آئی اور کمرے کا دروازہ کھولا تو کمرہ خالی تھا وہ حیرانگی سے ادھر ادھر دیکھنے لگی
وہ کہاں چلا گیا تھا؟

ساز تمہیں علم ہے نہ یہ حال تایا جان نے اپنی جان لگا کر بک کر آیا ہے اور اس حال کی لائٹس آف ہونے سے پہلے ہی وہاں پہنچ جانا چاہیے ورنہ وہ شاید ہی اس بات کا خیال کریں گے میں دولہا ہوں " بدر سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھتا بولا

جی بھائی " وہ یہ کہہ کر بچھے ہوئے دل سے نیچے آگے اور وہ تینوں گاڑی میں بیٹھ گئے بدر نے ایک گاڑی کا ارنیج کیا تھا انھیں پیسوں میں سے جو اسے عمر نے دیے تھے وہ نہیں گیا تھا اور شکر تھا اسے ساری رقم مل گئی تھی عمر کو دینے کے بجائے اسنے اپنے پاس رکھ لی تھی وہ جو سوچے بیٹھا تھا اب اسے ان پیسوں کی ضرورت تھی

نجمہ اور ساز دونوں اسکے ساتھ سوار ہوئیں اور جس سفر کے لیے وہ نکلے تھے خوشیوں سے بھرا ہونے

بجائے ایک خاموشی سمیٹے ہوئے تھا اپنے اندر ان تینوں میں سے کسی نے ایک دوسرے سے بات نہیں
کی شاید اپنی ہی سوچوں میں مگن تھے

وہ حال میں پہنچے تو پہلے ہی سب کچھ ہو چکا تھا کیونکہ یہاں دو لہے سے زیادہ دو لہن کی اہمیت تھی وہ سٹیج پر
بیٹھی تھی جو پھول بدر پر برسائے جانے تھے وہ سوہا پر برسائے جا چکے تھے اور وہ اپنی پوری تیاری اور سج
دھج کے ساتھ سٹیج پر تھی اور کافی خوش تھی وہ اپنی پوری تیاری کے ساتھ کافی پیاری لگ رہی تھی لیکن
بدر نجمہ اور ساز ایسے ہی اندر آئے تھے۔

حال بھی ایک ہی تھا تا یا جان کو اس شادی میں کسی بات کا اختلاف نہیں تھا
بھی نکاح ہو گیا تھا تبھی ہم نے ایک ساتھ ہی کر لیا "تائی جان سب کو تسلی دے رہیں تھیں
وہ سٹیج کی جانب بڑھنے کے بجائے تا یا جان کے پاس چلا گیا جبکہ ساز اور نجمہ ایک طرف بیٹھ گئی وہ اپنی
حیثیت اور وقت جانتے تھے تبھی ایک طرف بیٹھ گئے

ساز کا دل بالکل ہی بجھا ہوا تھا بار بار عمر کا خیال اربا تھا وہ کہاں چلا گیا ہو گا کیا وہ ٹھیک ہو گا اسے کوئی تکلیف
کوئی پریشانی تو نہیں ہوگی
بس یہ ہی سوچیں چلی جا رہی تھیں۔

سوہا کی جانب اسنے دیکھا وہ اچھی لگ رہی تھی اسکی تصویریں کھینچی جا رہیں تھیں اسکی دو ستیں اسکے ساتھ
ہنسی مذاق کر رہیں تھیں وہ خوش نصیب تھی جبکہ اسنے اپنی ماں کے کان میں منہ بنا کر کچھ کہا تو تائی جان
نفی میں سر ہلاتی بدر کو پکڑ کر سوہا کے پاس بیٹھا گئیں بدر خاموشی سے بیٹھ گیا

کھانا کھلا اور سب کھانا کھانے لگے لیکن آج اسکا دل نہیں کر رہا تھا
اچانک کھانے اور چچوں کے شور میں ایک دم خاموشی چھا گئی وہ ادھر ادھر دیکھتا اندر آیا
سیگریٹ منہ میں دبائے رات کے فنکشن میں بھی گا گلز لگائے وہ اندر آیا تو بلیک تھری پیس میں وہ اندرونی
شرٹ کے آدھے بٹن کھولے اپنے چوڑے سینے کی نمائش کرتا حال میں داخل ہوا تو ناگواری سی چھا گئی

بھلا اسے شادی کہتے ہیں جو اسکی بیوی کو پسند تھی ایک زیورات سے سچی دولہن اور ایک پرانے کپڑوں
میں دولہا اور بے شمار کھانے پر جھکے لوگ بے کار شادی۔۔۔

جب وہ شادی کرتا تو دنیا دیکھتی لیکن اسکی شادی تو ہو چکی تھی وہ خود ہی اپنی سوچ پر ہنستا ہوا اسے تلاش
کرنے لگا جس کی وجہ سے وہ یہاں تھا۔۔۔

اسکے فضول رونے پر سعود کے ساتھ اپنا پروگرام کینسل کر کے وہ یہاں موجود تھا

اسکا باپ اسے ہی دیکھ رہا تھا اسنے دوسری نگاہ اس پر نہیں اٹھائی

ارے سکینہ یہ تیری سوتن کی اولاد ہے نہ "تائی جان کو اسکی جاننے والی نے کہا وہ غصے سے سر جھٹک گئیں

ہائے اتنا سوہنا مونڈا تو میری سارا کی بات ہی چلا لے "

شرابی ہے اور شادی شدہ ہے "تائی جان پھنکاری

نہ کہہ "

یہ ہی سچ ہے وہ بیٹھی منحوس اسکی بیوی جسے ڈھونڈ رہا ہے تائی نے ساری کی جانب اشارہ کیا جبکہ دوسری

طرف وہ عورت ہنسی

ویسے جوڑ تو اسے کہتے ہیں دیکھ ایک چاند تو دوسرا سورج ایک تیری بیٹی کا جوڑ بنا ہے دو لہا تو چاند جیسا ہے
بس دو لہن "وہ منہ پر دوپٹہ رکھتی ہنسنے لگی تائی کے تو مر چیں ہی لگ گئیں
بکو اس نہ کر "وہ جھڑک گئیں جبکہ تائی نے عمر کو دیکھا وہ اب تک بیچ میں کھڑا تھا
ساز عمر "نجمانے اسکو کہا جو پلیٹ میں چچ چلا رہی تھی
ایک دم کھڑی ہوگی چہرے پر خوشی سی چھلک اٹھی اور سکے اٹھتے ہی عمر کو نظر آگے
وہ اسکے نزدیک آیا عورتیں اسکو ایسے دیکھ رہیں تھیں جیسے وہ کوئی سوپر سٹار ہو یہ ایسا نوکھا انسان جو انکی
محفل میں آگیا ہو

یہ تھارے ہی بھائی کی شادی ہے نہ "عمر بولتے ہوئے اسکی جانب ہاتھ بڑھا گیا کہ اسے وہ ان عورتوں کے
بیچ سے نکالنا چاہتا ہو

ساز نے ٹرانس کی سی کیفیت میں اسکے ہاتھ میں اپنا نازک ہاتھ رکھ دیا
بدر کے چہرے پر پورے فنکشن میں اب مسکراہٹ آئی تھی ساز نے ہاتھ رکھا وہ اسے باہر نکال لایا
یہ تم تیار ہوئی ہو تمھارے سے زیادہ تو میں ہو گیا یون دو لہے سے زیادہ۔۔۔ مجھے بتاتی تو سہی تمھاری ہاں
شادی میں میں بستر سے اٹھ کر بھی اسکتا تھا "وہ ادھر ادھر دیکھتا بولا۔

آپ آپ آئیں ہیں "وہ تو اسی بات پر حیران تھی عمر نے ایک ای بر واچکائی

تم نے ہی تو کہا تھا لوگ میرے بارے میں پوچھتے ہیں بتاؤ کس آنٹی نے کہا تھا "وہ سیگریٹ لبوں سے

نکال گیا

عمر "وہ ایک دم شاکڈ ہوئی وہ اونچی آواز میں بول رہا تھا

یہ تمہارا بھائی دو لہا کم ویٹر زیادہ لگ رہا ہے"

اچھا بس کریں آپ ہی پوری دنیا میں حسین نہیں ہیں "وہ چیڑگی

خیر یہ تو سچ ہے مجھ سا ڈھونڈ کر دیکھاؤ" وہ آنکھ دبا گیا

ساز اپنے آپ مسکرانے لگی تھی

کیا فضولیات سی شادی کا کھانا کھا رہی ہو چلو آؤ میں باہر سے کھانا کھلاتا ہوں "وہ بولا جبکہ ساز نے نفی میں

سر ہلایا

آپ بدر بھائی سے ملیں "اسنے کہا

کیوں وہ حج کر کے آیا ہے "وہ بے زاویت سے بولا

ساز نے اسے سنجیدگی سے دیکھا

اچھا اچھا آنکھیں کیوں دیکھا رہی ہو پتہ نہیں تمہاری آنکھیں مجھے کیوں پٹالیتی ہیں "وہ مدھم آواز سے

بولا جبکہ ساز کی مسکراہٹ تھی رک ہی نہیں رہی تھی سارا خاندان ساری دنیا سے اسکے ساتھ دیکھ رہی

تھی اسکے قدم تھے کے اڑ رہے تھے وہ سٹیج پر اس کے ساتھ آئی سوہانے منہ بنا کر اسے دیکھا ساز اسے

سخت زہر لگی تھی اسکا مہنگا لباس ہی اسے سمجھ نہیں آتا تھا۔

بدر اٹھ کر عمر سے ملا عمر سائیڈ پر ہو گیا۔

اچھے لگ رہے ہو دونوں ساتھ " بدر مسکرا کر بولا

تھینکس لیکن بتانے کی ضرورت نہیں تھی " وہ ٹکاسا جواب دے گیا ساز نے پھر اسے دیکھا تو وہ سوری کر

گیا اسکے انداز پر ساز پھولے نہیں سہا رہی تھی وہ اسکی مان رہا تھا سن رہا تھا

بدر نے اسکے سر پر پیار کیا ان تینوں نے ہی سوہا کی جانب نہیں دیکھا تھا سوہالا شعوری طور پر اپنے آپ کو

ٹھیک کرنے لگی جبکہ غصے میں شدت آگئی

تم لوگ آگے سے ہٹو گے میں دو لہن ہوں " وہ بگڑ کر بولی

مانگنے والی لگ رہی ہو جو ٹین پکڑ پہن کر لوگوں کو ایمپریس کرنا چاہ رہی ہو " وہ سنجیدگی سے اسے اوپر سے

نیچے تک دیکھتا بولا اسکے منہ پھٹ ہونے پر ساز اور بدر چپ سے ہوئے

عمر " ساز نے اسکا بازو پکڑا

بکواس کرنے کا شوق ہے تمہیں " سوہا تڑپ اٹھی

لو سچ بتا رہا ہوں " وہ کافی سنجیدہ تھا

ساز نے اسے کھینچ کر نیچے اتارا

وہ شانے اچکا کر نیچے اگیا جبکہ سوہا نے ان دونوں کو گھورا

اب وہ غصہ کرے گی " وہ پریشان ہوئی

بھاڑ میں جائے " وہ سکون سے بولا

اور تائی سے مزید دنیا کی نگاہیں ان دونوں پر برداشت نہ ہوئی تو اسنے رخصتی کا شوشہ اٹھالیا اور رخصتی پر

سب ہی کھڑے ہو گئے کھانا کھا لیا لوگ جانے بھی لگے تھے
بدر نے گاڑی وہ بھیج دی تھی

ایک گاڑی ہی لے آتے رکشے میں جاؤ گی اب میں "سوہانے گھور کر اسکی جانب دیکھا بدر نے کوئی جواب
نہیں دیا

اور تایاجان نے ارہم کی گاڑی میں سوار ہونے کا کہا خاندان بھر کھڑا تھا
باہر جاؤ "ساز کو کہہ کر وہ باہر نکل گیا جبکہ سب سوہا کو لے کر باہر گئے ارہم کی گاڑی میں بیٹھا گیا
ساز نجمہ ایک طرف کھڑی تھی سوہا کے نکھرے ہی بہت تھے جن کی وجہ سے سب ہی اسکا خاص خیال
رکھ رہے تھے

تایاجان تائی اور ارہم سوہا کو لے کر گاڑی میں سوار ہو گئے اور باقی کسی کی پرواہ نہیں تھی انہوں نے اور
اس سے پہلے انکی چھوٹی سی گاڑی آگے بڑھتی ---
کہ عمر خیام کی گاڑی انکی گاڑی کے آگے کھڑی ہو گی اور اسکی گاڑی کی تیز آواز سے ہی جیسے سب پر عجیب
ہی اثر طاری ہو گیا سنے دروازہ کھولا

میڈیم اندر آؤ گی یہ اور انتظار کریں گے "وہ فارمل سا بولا جبکہ ہر آنکھ میں ساز کے لیے عجیب ہی حسد تھی
سوہانے باپ کو دیکھا جو خود یہ سب دیکھ رہے تھے
جاؤ بیٹا "نجمہ کے تودل و دماغ میں سکون ہی اتر گیا تھا

وہ اسے آگے کر گی اور بدر نے بھی اسے کہا تو وہ ان سب کے سامنے اسکی ٹیکسلا میں سوار ہوئے اور دو لہن

کی گاڑی سے پہلے ہی وہ گاڑی موڑ گیا ساز کے دل کی دھڑکنوں کا شور عمر کا نام لینے لگی تھی وہ سینے پر ہاتھ رکھ گئی۔۔

کہیں دل باہر ہی نہ نکل آئے۔۔۔

اشفاق صاحب یہ جو آپکی اولاد نے تماشہ لگایا ہے نہ آج میں بھولوں گی نہیں "تائی گھر میں داخل ہوتے ہی دھاڑیں

تایا جان نے انھیں گھور کر دیکھا بس اب گھورنا بند کریں بہت میں نے آپکی گھوری میں چپ رہ رہ کر زندگی گزار دی

اسنے ہمیں نیچا دیکھایا ہے جان بوجھ کر رہا ہے وہ یہ سب "وہ بھڑکیں جبکہ سوہانے بھی اپنا سامان پھینکا شادی میری تھی ابو اور میں اس چھوٹی سی مہران میں گھر آئی ہوں اور وہ ساز ٹیکسلا میں پھر رہی ہے یہ سب کیا ہے لوگوں کے منہ پر میرے نام کے بجائے صرف ساز اور عمر کا ذکر تھا وہ جان بوجھ کر آیا تھا شادی میں "سوہارونے بیٹھ گئی

بدر نے ایک نظر ان سب کو دیکھا یہ سب تو ہونا ہی تھا اور نجما کو لے کر وہ کمرے میں اگیا اپنی ماں کے جبکہ چچی اور چچا وہیں کھڑے تھے صنم اور صوفیا کے تو دل میں سکون اتر اسوہا خود کو بہت کچھ سمجھتی تھی جبکہ وہ تھی کچھ نہیں۔۔۔

اب یہ ڈرامہ بند کرو اور جاؤ سب اپنے کمروں میں "

ابو آپ کچھ نہیں بولتے اسے ایک بات سے منع نہیں کرتے " ارہم بھی بیچ میں کو دا پہلے ہی اسکے گال پر

پڑنے والا تھپرا اب تک اسکے اندر حسد کا وہ لاوا جل رہا تھا جو نہ ختم ہونے والا تھا

اگر وہ پیسے نہ دیتا تو یہ جو عیاشی تم کر کے آئے ہونہ سب یہ جو ٹھونس ٹھونس کر تمہاری بیٹی کی شادی میں

لوگوں نے کھانا کھایا یہ سب نہ ہوتا کچھ عرصے کے لیے اپنے منہ کو بند کر لو بس کوئی فرق نہیں پڑتا " وہ

بولے جبکہ وہ سب غصے سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

پھر میری شادی بھی کسی امیر سے کر دیتے اس کنگلے سے نہیں " سوہا غصے سے چلائی بدر نے اسکی جانب

دیکھا اور کمرے میں چلا گیا

ایک لفظ نہیں بولا تھا

سوہا۔۔۔۔

ابو کے گھورنے پر وہ تن فن کرتی ماں کو دیکھنے لگی

میں۔۔ میری بیٹی ہی اس گھر کا عذاب جھیلیں باقی سب عیاشی کرتے رہیں باقی سب من مرضیاں کریں

بس ہمارے اوپر ہی ظلم و ستم ہوتے ہیں اس گھر میں۔۔۔۔

" اتائی جھوٹے آنسو بنانے لگی جبکہ تایا سر تھام کر بیٹھ گئے اور ارہم بھی باپ کو گھور کر چلا گیا اور اتائی نے

سوہا کے شانے پر ہاتھ رکھا

چلو تم اپنے کمرے میں جاؤ "

کیا کروں جا کر میں۔" وہ بھڑک اٹھی

سوہا "ابو کی برداشت سے باہر پوچھی تھی شاید تبھی وہ دھاڑے اور سوہا بھی انکی ہی بیٹی تھی نکھرے سے سر جھٹکتی اٹھی اور بدر کے کمرے میں خود ہی چلی گئی

چچی اور چچا نے ذرا حیرانگی سے بھائی بھابھی کو دیکھا

اب تمھاری سیٹیاں تو جل بھن کر کمرے میں بند ہو گئیں ہیں تو اسنے خود ہی جانا تھا "تائی نے آنکھیں گھما کر کہا تو چچی کی کیا مجال تھی وہ آگے بولتیں۔۔۔۔

وہ لوگ بھی کمرے میں چلے گئے جبکہ تایا جان بھی

سب ہی اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے دوسری طرف بدر اپنے کمرے میں تھا جب سوہا کمرے میں آئی تو سادہ سے کمرے کو دیکھ کر اسکا خون کھولنے لگا

یہ کمرہ سجایا ہے تم نے میرے لیے یہ ہوتی ہے دو لہن کی اہمیت تمھاری بہن وہ منحوس خود کو سمجھتی کیا ہے ہماری بھیک پر خوش ہو رہی ہے اور سنو بدر زمان میری بات سنو ایک بات تو طے ہے عمر ابو کو نیچا دیکھانے کے لیے تمھاری بہن کا استعمال کر رہا ہے ورنہ ساز جیسی لڑکی میں گلی کا کتا بھی دلچسپی نہ لے
اف خدا یا یہ کہاں پھنس گی میں "

بدر اسکی ساری گوہر فشانیاں سن رہا تھا اسنے غور سے اسے دیکھا جبکہ دوسری طرف سوہا بیڈ پر بیٹھ گئی نہ دو لہن کے لیے پھول لگائے میں کہتی ہوں غربت تو تم پر اکر ختم ہو جاتی ہے نہ بدر " وہ تپ اٹھی بدر اب بھی اسے سنجیدگی سے دیکھتا رہا

اب گھور کیا رہے ہو ہٹو یہاں سے مجھے بیٹھنا ہے " وہ بھڑکی

بدراٹھ گیا اسکے لیے جگہ چھوڑ دی سوہا کے چہرے پر فخریہ سی مسکراہٹ ابھری کہ اسکے باپ نے اسے غلام تو خرید ہی دیا تھا یہ الگ بات تھی کہ غلام کے پاس پھوٹی کوڑی بھی نہیں تھی سوہا سکون سے بیٹھ گئی ادھر ادھر دیکھنے لگی

ابو سے پیسے لوں گی کل صبح ہی اس کمرے میں سے اپنی غربت ختم کرو " وہ حکم دینے لگی بدراٹھ اسکے سامنے بیٹھ گیا

غصہ کیوں کر رہی ہو " اسکے الفاظوں پر سوہانے اسکی جانب دیکھا عجیب ہی نشہ سا سر چڑھ کر بولا تھا اسکے سر پر۔۔۔۔۔

بدر نے اسکا ہاتھ تھام لیا

دولہن کو تو خاموشی سے دولہا کی تعریف کا انتظار کرنا چاہیے " وہ اسکے ہاتھ کی پشت پر اپنا انگوٹھا مسلتا بولا جبکہ سوہا کا دل بے ساختہ دھڑکا اسنے سانس اندر اتارا

دولہن کا استقبال اسطرح تو نہیں کیا جاتا تمہیں پھول شول تو لگانے چاہیے تھے "

میں تمہارے ارد گرد پھول بچھا دوں گا فکر کس بات کی ہے " وہ نرمی سے بولا

سوہا مسکرا دی کنگلے تو تم ہو کیسے بچھاؤ گے پھول خیر چھوڑو " اسنے ہنستے ہوئے طنزیہ لہجے میں کہا

بدر بھی مسکرایا دیا

خیر بتاؤ کیسی لگ رہی ہوں کرو تعریف۔۔۔ اسنے اپنی نتھ ٹھیک کرتے ہوئے بولی

بدر مسکرایا جیسے وہ اسکے اسی سوال کا منتظر ہو

اوپر کروچہ ذرا کھل کر تعریف کرنا چاہتا ہوں میں تمہاری "اسنے سوہا کا چہرہ ٹھوڑی کے نیچے اپنی انگلی رکھ کر اونچا کیا اور سوہا کا میکپ سے سجا چہرہ اسکے سامنے تھا اسکے لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی اسکا تن من سجا ہوا تھا

بدر مسکرایا اور اسکے بعد کمرے کی خاموشی میں چٹاخ چٹاخ کی آواز کمرے میں گونجی سوہا کا سر سائیڈ ٹیبل پر لگا۔

اور بدر سکون سے اسکے سامنے سر کے نیچے کہونی فولڈ کر کے ہاتھ پر اپنا سر رکھتا لیٹ گیا سوہا کی آنکھیں پھیل گئیں گال سمیت کان بھی سرخ پڑ گئے جبکہ نتھ کھل کر اسکے ہونٹوں کے نزدیک لٹک گئی

وہ حیران ششدر سیدھی ہوئی بدر مسکرا دیا

کیسی لگی تمہیں اپنی تعریف دیکھو زمین آسمان گھوم گیا نہ

یہ سمجھو کہ آج میں نے تمہاری تعریف میں زمین آسمان گھما دیے "

وہ مسکرایا۔

ت۔۔۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا "سوہا کو یقین ہی نہیں آیا

ہاں میں نے تم پر ہاتھ اٹھایا "وہ اسکی جانب دیکھتا بولا

تم۔۔۔ تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا "وہ حیرانگی سے باہر ہی نکل نہیں رہی تھی

ارے ہاں سوہا میں نے تمہیں ابھی ابھی کھینچ کھینچ کر دو تھپڑ ماریں ہیں میرے اس بوسیدہ کمرے میں
حسن کی پری کو لگنے والے دو تھپڑوں کی آوازیں گونج رہی ہیں دیکھو تمہیں سنائی نہیں دے رہی کیا " وہ
اٹھتے ہوئے بولا جبکہ سوہا کی آنکھ سے آنسو گیرہ

تم نے مجھ پر ہاتھ اٹھایا تمہاری اتنی جرت " سوہا اٹھی بدر مسکرا دیا
خیر جرت تو ہے شوہر ہوں تمہارا ہاتھ اٹھانا تو چھوٹی بات ہے تمہارے ہاتھ توڑ بھی سکتا ہوں یونوعام
بات ہے یہ تو " وہ مزے سے بولا

میں میں تمہیں چھوڑو گی نہیں " وہ ہچکی بھرتی بولی جبکہ
بدر قہقہہ لگا اٹھا اور کھڑے ہو کر اسے باہر جانے سے روکا

کیا ہو گیا سوہا بھی تو پارٹی کی شروعات ہے ابھی سے بھاگ رہی ہونہ نہ ابھی باہر نہیں جانا کچھ دیر تک
بھیجوگا " اسنے پکڑ کر اسے دور دھکیلا

سوہا گرتے گرتے بچی

بدر " وہ چلائی اور بدر نے اسکے منہ پر ایک اور تھپڑ پوری شدت سے برسادی
شوہر کا نام لوگی زبان گدی سے کھینچ دوں گا تمہاری " وہ معصومیت سے بولا
سوہا کی آنکھیں کھل گئیں وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگی

ارے تم رونے لگی " وہ اسکے بہنے والے آنسو کو دیکھتا مذاق بنانے لگا۔۔۔

پاگل لڑکی سمجھی ہی نہیں ابھی تک۔۔۔

تم سے شادی کرنے کی وجہ یہ ہے سوہا شفاق میرا انتقام تم میرے انتقام کی بھینٹ چڑھو گی میں نے نہ سچ بات بتاؤ تمہیں کوئی اوقات کبھی دینا نہیں چاہی تمہیں ایک پاگل لڑکی سمجھ کر اگنور کرتا رہا۔۔۔ لیکن پھر مجھے جلد سمجھ آ گیا کہ پاگل تو میں خود ہوں تم تو اس لائق ہی نہیں کہ تمہیں اگنور کیا جائے اور تمہارا باپ "وہ مولوی۔۔۔ گھر کی عورتوں پر بری نگاہ رکھنے والا مولوی" بدر نے تھوک دیا اسکی بھی زیادہ وقت ہوگی جتنی تمہارے باپ کی ہے بس پھر میں نے واقعی تم سے دل سے شادی کرنے کا فیصلہ کر لیا

اور دیکھو شروعات انتقام ہو گیا "وہ آنکھ دبا گیا

تم ایسا نہیں کر سکتے محبت کرتی ہوں میں تم سے "سوہا یکدم آگے بڑھی۔

اور بدر ہنسنے لگا ہنستے ہنستے وہ بیڈ پر بیٹھ گیا

شکل دیکھو اپنی ہمارا تو رنگ بھی نہیں ملتا اور تم بات کر رہی وہ محبت کی۔۔۔

ارے بندہ شکل دیکھ کر بات کر لے "وہ ہنستا ہی چلا گیا

میں بدر زمان مجھے دیکھو کہاں سے کوئی کمی ہے مجھ میں جو تم جیسی سیاہ رنگ و شکل کی لڑکی سے شوقیہ

شادی کرنے چلا "وہ سکون سے بولا جبکہ سوہا کے اندر تک جیسے اگ لگ گئی

بدر "وہ چیخی اور بدر کے اندر جنون سے اٹھ گئے اسنے پھر یہ نہیں دیکھا کہ وہ ایک لڑکی ہے اسکے منہ پر

کھینچ کر تھپڑ مارتے اسنے اسکے بالوں کو جھنجھوڑنے دیا۔

آواز میری آواز سے اوپر نہ ہو میری جان ابھی وقت نہیں بلکل نیچے "وہ دھاڑا

آواز اتنی نیچے ہونی چاہیے کہ تمھاری آواز کسی کو سنائی نہ دے نیچے " وہ اسکے دیکھنے پر اسے نیچے دیکھنے کا کہنے لگا اسکے بال جھٹکے سے چھوڑے۔۔۔

اب سکون سے میری بات سنو

جاؤ باہر اور شروعات اس بات سے ہوگی کہ بدر زمان کو اسکے باپ کا پورا حصہ آج ابھی اور اسی وقت دیا جائے اسکے بعد میں اپنے تایا کی بیٹی کے شادی کی رات والے سارے ارمان پورے کرو گا خواہش ہے نہ تمھارے دل میں بڑی میری تو۔۔۔ شاباش اب اسی مناسبت سے اپنے باپ کے پاس جاؤ اور اج رات ہی سارے پیپرزمیرے ہاتھ میں ہوں ورنہ پتہ ہے کیا ہوگا۔۔۔

میں تمھیں ساری رات مارو گا اور سارہ رات کا مطلب خدا کی قسم ساری رات ہے مجھ سے امید کی توقع مت رکھنا جاؤ شاباش " وہ اسکے ہچکیاں بھرتے وجود کو دروازہ کھول کر باہر دھکیل گیا اب۔۔۔ ابو " سوہا باپ کے کمرے کی جانب بھاگی بدر نے دروازے سے ٹیک لگا کر اسے بھاگتے ہوئے دیکھا

ابو ابو " اسنے ماں باپ کے کمرے کا دروازہ پیٹ دیا

ابو " وہ دھاڑیں مارنے لگی کہ سب اسکی وحشت زدہ آواز سن کر کمرے سے باہر آگئے اور سوہا کا حال دیکھ کر دل تھام گے بدر نے مجھے مارا ہے بدر نے مجھے بہت مارا ہے ابو " وہ چیخیں مار مار کر رونے لگی

جبکہ بدر کھڑا مسکرا کر یہ منظر دیکھنے لگا نجمانے اسے حیرانگی سے دیکھا جبکہ بدر نے ماں کی جانب نہیں

دیکھتا یا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈالے کھڑا تھا اور تیا جان کو اپنی دوسری سنگین غلطی کا اس وقت شدت سے احساس ہوا ایک ساز اور عمر کی شادی انھیں اپنا جذباتی پن لگا اور اب یہ شادی۔۔۔

ابو یہ اپنا جائیداد میں حصہ مانگ رہا ہے بو اسنے مجھے بہت مارا "وہ باپ کے سینے سے لگ گئی چنچیں مار مار کر رونے لگی جبکہ بدر کا سکون قابل دید تھا

بدر "نجمانے اسکا بازو جکڑا

تیری اتنی جرت "اشفاق صاحب آگے بڑھے اور اس سے پہلے وہ کچھ کرتے کہ ارہم نے بدر کا گریبان جکڑ لیا اور بدر کے سر پر خون سوار تھا وہ انھی لمہوں کا انتظار کر رہا تھا جیسے ساری زندگی کی قصر نکال لینا چاہتا تھا اسنے ارہم کو اندھا دھند پیٹ ڈالا

بدر "تیا تیا تیا ایک دم آگے بڑھے وہ لات مار کر ارہم کو گرا گیا

بس "اسکی دھاڑ پر ایک دم سب تھم گئے

تجھے اس لیے بھیجا تھا کہ تو ڈرامے کرے "ہو بہو وہ تیا جان کی طرح بول رہا تھا

بتا تجھے اس لیے بھیجا تھا "اسنے سوہا کے بال جکڑے

ابو "اشفاق صاحب ارہم کو دیکھتے یہ سوہا کو وہ جیسے حق و دق تھے

مانگ اپنے باپ سے جس کے لیے بھیجا ہے تجھے باہر "اسنے سوہا کو دھکیلا

ابو "سوہا روتی ہی چلی گی

تائی نے اٹھ کر سوہا کو تھا ما اور بدر کو بے شمار گالیاں دے ڈالی بھلا ان گالیوں کا اسپر کوئی اثر ہونا تھا وہ بنا کچھ

بولے کھڑا رہا

اے زیادہ ڈرامے نہیں چلیں گے جتنا کہا ہے اتنا کرو ورنہ "اسنے ہاتھ اٹھایا

بدر" اشفاق صاحب چلائے

بس "وہ ان سے زیادہ چلا اٹھا

آپکی بیٹی کا شوہر ہوں اپنی بیٹی کو سکون سے رات سلوانا چاہتے ہیں تو فوراً جو میں نے کہا ہے وہ کریں "وہ

بولا

اب۔۔ ابو ابو۔۔ بدر کو۔۔ کو دے دیں جو یہ مانگ مانگ رہا ہے "

نام لیتی ہے شوہر کا کیسی بیچ تربیت ہے اس عورت کی چہ چہ چہ "وہ بڑا سامنہ بنا کر بولا جبکہ سوہا کے پاؤں پر

اپنا جو تار کھ دیا

سوہا کی چیخوں پر ایک دم گھرا دھر ہو گیا

چھوڑ میری بیٹی کو جانور تجھ سے طلاق دلاؤں گا دے طلاق میری بیٹی کو ابھی دے "اشفاق صاحب اسکا

گریبان جکڑے بولے

جبکہ بدر ہنسنے لگا اور ہنستا ہی چلا گیا

اشفاق صاحب اسکے رنگ ڈھنگ دیکھ رہے تھے

بدر نے انھیں دھکیلا اور سوہا کے نزدیک گیا ابو ابو پلینز دے دیں جو جو اسکا ہے اسکو دے دیں "وہ مزید

پیسٹنا نہیں چاہتی تھی جلدی سے باپ کے اگے ہاتھ جوڑتی بولی بدر مسکرانے لگا

اشفاق صاحب نے بیٹی کی حالت اور بیٹی کی چوٹوں اور بیوی کی جانب دیکھا۔

ٹھیک ہے دوکان پر اجانا کل سے "

نہیں آنا مجھے میرا حصہ چاہیے "

کوئی حصہ نہیں تیرا۔۔۔

پتہ ہے مجھے کیا ہے میرا میرے باپ کی دوکان مجھے دو " وہ بھڑکا جبکہ تایا جان کہاں کچھ دینے پر تیار تھے

ہم آرام سے بات کریں گے "

بلکل کیوں نہیں ساری رات اپنی بیٹی کی چیخیں سن "

وہ جیسے جنگلی ہو گیا تھا اپنی بات منوا کر چھوڑنی تھی اسنے سوہا کا بازو جکڑا اور اسے گھسیٹا

ابو " وہ چلائی

ارے بیٹی کو مار دے گا آپکی وہ دے دیں اس منحوس کو جو اسکا ہے " اتائی اس دھوکے پر روتی ہوئی سر پہلٹی

بولیں

اور چار نچارتا یا جان کو وہ کاغذات لانے پڑے بدر نے دیکھا اور

تایا کے ہاتھ سے وہ کاغذات چھین لیے

وہ دوکان آج بھی اسکے باپ کے نام تھی بدر نے دانت پیس کر تایا جان کی جانب دیکھا

ابھی کے لیے اتنا بہت تھا اسنے سوہا کا بازو جکڑا اور دوکان کے کاغذات سمیت سوہا کو بھی گھسیٹ کر وہاں

سے لے گیا

سوہا چلاتی رہی وہ اسکے ساتھ جانا نہیں چاہتی تھی جبکہ بدر نے دروازہ کھینچ کر بند کیا اور اسکا منہ جکڑ لیا
چپ۔۔ بلکل چپ "

نہیں رہنا میں نے تمہارے ساتھ "وہ روتے ہوئے بولی

تو تمہارے جیسی بد صورت لڑکی کے ساتھ رہنے کا خواہشمند بھی کوئی نہیں ہے فلحال تم میرے مقصد کا
مہرہ ہو اس سے زیادہ کچھ نہیں میں خود کو مار کر تمہاری طرف بڑھ رہا ہوں کیونکہ تم اس کتے کی بیٹی ہو جو
سیدھے ہاتھوں قابو میں نہیں آئے گا" اسنے سوہا کو زبردستی اٹھا کر بیڈ پر پٹخا

نہیں۔۔ نہیں بدر میں تمہیں یہ سب نہیں کرنے دوں گی میں کسی انتقام کی بھینٹ نہیں چڑھو گی "وہ
بیڈ پر سے اترنے لگی بدر نے اسکا پاؤں پکڑ کر اپنی طرف کھینچا

تمہاری تو شکل دیکھنے کا دل نہیں کرتا "وہ اسکی شکل دیکھتا برا سا منہ بنا گیا

احساس ذلت اور بے عزتی سے وہ جیسے مرنے کو ہوگی

وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے لگی بدر نے اسکا منہ پکڑ کر طنز یہ ہنس کر اسکو دیکھا وہ اسکو جکڑے ہوئے تھا
اور ایک دم وہ جھکا

بدر "سوہا کو اسکے دانت اپنی گردن میں چبھتے ہوئے محسوس ہوئے وہ مچھلی کی طرح تڑپی۔۔۔

بدر نے اس رات کچھ نہیں دیکھا اس لڑکی کو بڑی طرح مسل کر رکھ دیا جیسے بچپن سے لے کر جوانی تک
کاسارا غبار وہ اسکے اوپر نکالتا چلا گیا

سوہا کی مزاحمت دم توڑ گی اور وہ بے دم سی اسکی مرہون منت رہ گی اور بدر نے بھی اسکو ایسے سلوک پر

رکھا جیسے وہ واقعی ایک ایسی عورت کو جس کو بس اسی کام کے لیے بھیجا گیا ہو۔۔۔۔۔
اسنے اس لڑکی کی سسکیوں پر توجہ ہی نہ دی اور اپنے انتقام کی نظر کر دیا
وہ دور ہو اور اپنی جیب سے کئی نوٹ نکال کر اسکے منہ پر مارے
کنگلے شوہر کی طرف سے کچھ انعام وصول کرو"

مسکرا کر وہ بولا اور اسکے بے ربط حلیے کو دیکھ کر وہ مسکرایا اور سائیڈ پر لیٹ گیا
یہ رونادھو ناز اور ہاں بیٹھ کر کرودفع ہو جاؤ یہاں سے میں اس بد صورت شکل کو مزید نہیں دیکھنا چاہتا"
اسنے اسے دور دھکیلا سوہا اپنی ہچکیوں کو منہ پر ہاتھ رکھتی روک گئی

اگلی صبح سب کی نگاہ بدر اور سوہا کے کمرے کی جانب تھی تائی تو اس کمرے کے باہر ہی کھڑی دروازے
پیٹ رہی تھی

ساز کو نجم سب بتا چکی تھی ساز آنکھیں پھیلائے ماں کو دیکھنے لگی جبکہ تائی جان کچن میں اگئیں اور ساز کو
جکڑ لیا

تیرے بھائی نے میری بیٹی کے ساتھ کیا سلوک کیا ہے میں جان سے مار دوں گی تجھے۔۔۔ تجھے مار دوں
گی "وہ اسے مارنے بیٹنے لگی

تائی جان تائی "وہ خود کو بچانے لگی کہ اچانک ہی انکے ہاتھ بدر نے جکڑ لیے
سپاٹ تیوروں میں انھیں دیکھا

آپکی بیٹی کی نندا اور میری بہن ہے عزت میں کمی نہ آنے پائے تائی جان کبھی آپکی بیٹی مزید ذلیل ہو جائیں
ذرا دیکھیں اسے کیسی لڑکی ہے رات بھر ایک شوہر کو سہہ نہیں سکی
جا کر اسکو سمیٹیں پہلے ہی اسکی بد صورت شکل نے مجھے بہت بے زار کیا ہے " وہ بولا جبکہ ساز نے بھائی کو
دیکھا

یہ بدر تو نہیں تھا یہ تو کوئی اور ہی شخص لگ رہا تھا
بھائی " اسنے حیرانگی سے بھائی کو دیکھا
ریکس باہر آؤ "

وہ ماں اور بہن کو لے کر باہر اگیا صوفے پر بیٹھ گیا
سوہا " اسنے آواز لگائی

بہت ہی بری تربیت ہے تائی جان کی تو " وہ نفی میں سر کو ہلانے لگا
یہ کیا کر رہے ہیں آپ بھائی "

وہی جو بہت پہلے ہو جانا چاہیے تھا۔

بس اب وقت آزمائش کسی اور پر ہے اور خدا کی قسم ساز یہ جلدی ختم ہونے نہیں دوں گا
بھائی یہ ظلم ہے "

مجھ پر کم نہیں ہوئے " وہ کہہ کر اٹھ کر چلا گیا

وہ حیران سی رہ گئی

تائی کے کوسنے اور گالیاں بڑھتی جارہیں تھیں بڑھتی جارہی تھیں سزا اپنے کمرے میں اگی وہ پریشان تھی
کچھ سمجھ نہیں رہی تھی یہ اچانک ایک دم ہوا کیا تھا۔

جبکہ کمرے میں تو صبح ہی نہیں ہوئی تھی وہ عمر کو بے ساختہ جھنجھوڑ گی

اور پھر اپنی حرکت پر اور اسکے اٹھنے پر شرمندگی سے نگاہ جھکا گی

کیا ہوا ہے "وہ مندی مندی آنکھوں سے اسے دیکھنے لگا

۔۔ اتنی۔۔ اتنی لڑائی ہو جاتی ہے آپکی نیند نہیں ٹوٹی "وہ منہ بنا کر بولی

تمہارے اس بھکارن خاندان سے میری کوئی دلچسپی نہیں ہے اب مجھے جگایا تو کوئی چیز مار دوں گا "وہ پھر

سے سو گیا جبکہ ساز منہ بسور کر صوفے پر بیٹھ گی

عمر نے منہ موڑ کر دیکھا

یار کیا ہے تمہیں "وہ اٹھ بیٹھا

وہ چپ رہی اور عمر کو اٹھنا پڑا

وہ بالوں میں ہاتھ پھیرتا اٹھا

ناراض ہو گی ہو "

آپ۔۔ آپ سے مطلب "عمر اسکے منہ بنا کر بولنے پر مسکرا ہٹ دیا جبکہ اسکی آنکھیں سرخ ہو رہیں

تھیں

میری بات دل پر لے لی "

تیرا دماغ پھر گیا ہے چار تھپڑ کیا لگے الٹا سیدھا بولنے لگی ارے بیماری ہوتی ہے مردوں کو عورتوں پر ہاتھ صاف کرنے کی دفع کر اس کہانی کو اور اپنی زبان کو لگام دے کبھی جذبات میں سب کچھ اگل دے "۔۔۔ امی "وہ حیرانگی سے ماں کو دیکھتی رہ گئی"

اس نے مجھے مارا ہے اپنی بیٹی بیٹی ہے اسکے لفظوں کے نشتر سہے اور آپ کے لیے یہ عام بات ہے "

اس بات سے زیادہ اہم یہ ہے کہ وہ دوکان ہڑپ گیا منحوس اس چکر میں تیرا باپ آگ بگولہ ہوا ہوا ہے رات سے سمجھا رہی ہوں ٹھنڈے ہو جاؤ "امی اس دوکان سے زیادہ اہمیت میرے وجود پر لگے ان نشانوں کی ہے "وہ چلا اٹھی۔

بس سوہا "بتائی جان نے ہاتھ بلند کیا

اتنا ہنگامہ آرائی کر کے سب کے سینوں میں چین ڈالنے کی ضرورت نہیں اور ایزہ کا نام دوبارہ تمھاری زبان پر نہ آئے تم پر ہی محبت کا بخار چڑھا ہوا تھا ارے ہزار بار کہا کہ اس کنگلے کے پاس ہے ہی کیا ایک ولیمہ تو لگا نہیں سکتا لیکن نہیں۔۔۔ بخار تھا بدر چاہیے بدر چاہیے اب مل گیا تب بھی چلا رہی ہے ایک بات سن لے اب میری "وہ اسکی حیرانگی سے پھیلتی آنکھوں میں دیکھتی ہوئی بولیں آج کے بعد اس کمرے سے باہر نہ آئے تیرا کوئی بھی معاملہ میں ڈال دوں اس نجمہ اور ثروت کے سینوں میں چین۔۔۔ کبھی نہیں

کوشش کر سب سہی ہو جائے گا اور تیرا باپ نہ کبھی بھی نہیں چھوڑے گا اسے

دوکان کے کاغذات ایک تیری شادی ہونے سے اسکے ہاتھ سے نکل گئے تھے کیا لگتا ہے چین سے بیٹھ جائے گا۔

ساز کو دیکھ اس نشی شرابی کے ساتھ آج تک ایک آواز نہ نکلی الٹا ٹو بنا لیا سنے سے۔۔ تو۔۔ تو میری بڑی سمجھدار بیٹی ہے "انہوں نے آگے بڑھ کر اسے پیار کیا جس کو زندگی میں پہلی بار یہ فیلینگز بہت بری لگ رہیں تھیں

اور تو سب سنبھال لے گی مجھے یقین ہے اور وہ "وہ کچھ کہتے کہتے رکیں سوہانے آنکھیں اٹھا کر انہیں دیکھا

وہ "وہ رکیں پھر گھیرہ سانس بھرتے بولیں۔

تیرا باپ کہہ رہا تھا دوکان کے کاغذات واپس چاہیے سے۔۔ کل رات جذباتی ہو کر کاغذات تو دے دیے لیکن وہ تیرا ہی باپ ہے بیچ میں مجھے گھسیٹنے کے بجائے سیدھی طرح اسے کاغذات دے کر اپنی جان چھٹوالے "وہ کہہ کر باہر نکل گی جبکہ سوہا خاموشی سے دیوار کو دیکھنے لگی۔

کیا یہ اتنی عام بات تھی بس شوہر نے مار لیا تو۔۔ تو کیا ہو گیا

ہاں اکثر اسنے اپنی ماں کو پیٹتے ہوئے دیکھا لیکن اسکے احساسات بالکل ویسے ہی رہے جیسے آج اسکی ماں کے تھے اسنے بھی کبھی اپنی ماں کے زخموں کو نہیں دیکھا تو آج اسکی ماں نے بھی نہیں دیکھا اور اسے اسکا پیٹنا کچھ بھی اہم نہیں لگا اسکی آنکھ سے بے ساختہ آنسو گیرا اور گال پر لڑھک گیا اور تبھی دروازہ کھلا بدر اندر آیا سوہانے اسکی جانب دیکھا

بدر نے کچھ خاص توجہ نہیں دی اسنے سب سے پہلے وہ کاغذات اٹھائے اور انھیں چیک کرنے لگا سوہا اپنی جگہ سے اٹھی اور اٹھتے وقت اسکے وجود میں اٹھتی ٹیسیں جیسے دماغ ہلا گئیں

تم نے میرے ساتھ ایسا کیوں کیا" وہ اسکے چہرے پر سکون دیکھتی سوال کرنے لگی اسکے اندر آگ جلا کر وہ کتنے سکون میں تھا

کیا کیا ہے میں نے تمہارے ساتھ" وہ لا پرواہی سے پیچ لٹتے بولا

چہرہ سپاٹ اور سنجیدہ تھا

تم نے مجھے مارا ہے بدر" وہ حیران تھی اس بات کی اہمیت تو کسی بھی شخص کی نظر میں نہیں تھی

تو اس گھر کی ہر عورت اپنے شوہر سے پیٹتی ہے یہ اتنی بڑی بات نہیں" وہ پیچھے ہٹا اور بیڈ کا سائیڈ دراز

کھول کر اس میں سے پین نکال کر کچھ لکھنے لگا

سوہا حیران سی اسکے سامنے کھڑی ہوگی

میں سوہا شفاق ہوں تم مجھے مار نہیں سکتے تم مجھ پر اتنا بڑا ظلم کر کے اتنے نارمل نہیں ہو سکتے تم مجھ سے

کس بات کا انتقام لے رہے ہو" وہ چلائی

بدر نے سکون سے اسکی جانب دیکھا

تمہیں یاد ہے جب تایا جان نے میری ماں پر ہاتھ اٹھایا جب انھوں نے انکے ہاتھوں پر گرم گرم کھانا

پھینک دیا جب انھوں نے انپر بری نگاہ ڈالی تب ان سے سوال کرنے والا کوئی نہیں تھا کہ وہ ایسا کیوں

کرتے ہیں وہ عورت کی عزت کیوں نہیں کرتے وہ عورت کی قدر کیوں نہیں کرتے کیونکہ وہ اس گھر

کے سربراہ تھے وہ گردن بھی اتار دیتے سوال بنتا نہیں تھا تمہارا سربراہ بدر زمان ہے تم کس حیثیت سے مجھ سے یہ بات پوچھ سکتی ہو کہ میں نے سوہا اشفاق کو مارا ہاں البتہ تم مجھے یہ اشفاق نامی شخص کا نام اپنے ساتھ لگا کر مزید جانور بناؤ گی تو بہتر ہے اس بات کو بھول جاؤ" تفصیلی جواب دیتا سے لاجواب کر کے وہ اٹھنے لگا

نہیں بدر تم مجھ سے ایزہ کا بدلہ نہیں لے سکتے ایزہ نے جو کیا وہ اسکا قصور ہے میرا نہیں" اور ایک دم اسکا چہرہ بدر کے ہاتھ کی سخت گرفت میں جکڑا گیا

دوبارہ یہ نام اپنی زبان پر مت لانا تمہیں میں اتنی اوقات نہیں دیتا کہ مجھ سے سوال کرو" اسکا منہ جھٹک کر وہ اٹھا

یہ ظلم ہے" وہ چلائی اسکی تکلیف کی کسی کی نظر میں اہمیت نہیں تھی وہ اپنی بات اپنا حق نہیں منوا پارہی تھی

اس گھر میں سوائے ظلم کے کچھ نہیں ہوا تم کیوں اتنا دل پر لے رہی ہو" وہ مسکرا کر اسکی جانب دیکھنے لگا میں چھوڑو گی نہیں تمہیں بدر تم نے مجھے انسلٹ کیا ہے اب تم یاد رکھنا اس بات کو" وہ آنسو پونچتی غصے سے بولی

افکورس میں بھی تمہیں نہیں چھوڑو گا" وہ دونوں ہاتھ اٹھا کر لاپرواہی سے بولا سوہا سے گھورتی رہی جبکہ وہ مسکرا دیا

ولیمہ ہے آج رات تمہارا اب جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد ولیمہ مجھ پر فرض ہے تیار ہو جانا بنا تماشے کے

ورنہ تم بہتر جانتی ہو" وہ سکون سے بولا اور چلا گیا جبکہ وہ پیپرز جو اسکا بے حس باپ اس سے چاہتا تھا وہ اپنے ساتھ لے گیا تھا

سو ہا وہیں بیٹھ گی ٹوٹ ٹوٹ کر انسو کرنے لگے مگر اندر ایک طوفان اٹھ رہا تھا یہ کیا تھا ایسا رویہ وہ پہلی بار جیسے اپنے ہی لوگوں سے متعارف ہوئی ہو دونوں ہاتھ آنکھوں پر رکھ کر وہ بری طرح رو دی۔

وہ جب سے عمر خیام کا نام سن چکی تھی تب سے بے چین تھی دادی جان اسکو ساگ بنانے پر لگا چکی تھی اس نے آج سے پہلے کبھی نہیں بنایا تھا وہ چاہتی تھی اسلامہ آباد سے جانے سے پہلے وہ عمر سے مل لے ورنہ وہ کبھی بھی یہاں سے چلی جائے اور پھر اپنے بھائی کو کھودے شاہنواز کی روٹین وہ ہی تھی اور ایزہ کو فلحال کوئی فرق نہیں پڑتا تھا وہ اسکی توجہ کی طلب گار بھی نہیں تھی اسے اب اپنے بھائی کی پرواہ ہو چکی تھی

دادی جان کے ساتھ ساگ بنواتے ہوئے وہ ادھر ادھر دیکھ رہی تھی کہ زمیر نظر آجائے

اسنے دیکھا وہ گھر پر ہی تھا اور گاڑی کے پاس کھڑا ڈرائیور کو کچھ سمجھا رہا تھا ایزہ نے اسے اچک کر دیکھا

اور زمیر نے بھی اسکی جانب دیکھا اور مسکرا دیا

وہ سمجھ گیا تھا وہ لڑکی اب اسکی جانب خود سے بڑھے گی اور وہ انجوائے کرے گا وہ اسکی جانب سے نگاہ پھیر

گیا

ایزہ نے دادی جان کو دیکھا

تجھے ٹھیک سے بنانا نہیں آتا معلوم نہیں کیسی لڑکی ہے تیرا دھیان تیرے عاشق میں سے نکلے تو کچھ سوچے "انہوں نے اسے طعنہ دیا ایزہ نے انکی جانب دیکھا یہ طعنہ تو وہ بھول ہی گئی تھی۔

ایکدم سے دل میں عجیب کسک سی ہوئی اور اسنے نگاہ جھکالی کیا آج بھی اسکا عکس اسکی آنکھوں میں واضح دیکھتا تھا۔

اسنے کبھی دادی جان کے آگے زبان نہیں چلائی تھی

تبھی اندر سے ایک ملازمہ آئی اور دادی جان کو موبائل دیا انکی کسی دور پرے کی رشتہ دار کی کال تھی تبھی دادی جان اسکے پاس سے اٹھ گئیں اور ایزہ اٹھتے ہی زمیر کی طرف بڑھی جو کھڑا مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

آج دھوپ ویسے ہی تیز تھی تبھی وہ اور دادی جان ساگ سنوار رہیں تھیں

شادی جان اندر چلی گئیں وہ زمیر کے پاس آگئی

اپکا شویر میڈیم اس طرح اپکو میرے آگے پیچھے دیکھ کر اپکا سر قلم کر دے گا"

انہیں مجھ پر اعتبار ہے "ایزہ نے پہلی بار پورے یقین سے یہ بات ہی تھی زمیر خاموش ہو گیا

مجھے عمر بھائی سے ملنا ہے "اسنے سنجیدگی سے کہا اور شاہنواز کی بیوی ہونے کا پورا بھرم رکھا۔

ابھی تو وہ مصروف ہے "وہ بولا

کہاں "ایزہ کو لگا جیسے وہ بہت عرصے سے پیاسی ہو اور کنواں بھی چند قدموں کے فیصلے پر ہو

کسی بد زمان کی شادی میں کزن ہے اسکا "زمیر اتنا جانتا نہیں تھا تبھی بولا جبکہ ایزہ کو لگا اسکے قدموں
تلے زمین کھسک گی ہو وہ پلکیں جھپک کر اسے دیکھ رہی تھی وہ آگے بھی کچھ بولا تھا
لیکن ایزہ تو انھیں لفظوں میں ٹک گی تھی

معلوم نہیں پہلو میں بستادل ایسے کیوں ہو گیا تھا جیسے خنجر سا اندر اتار دیا ہو

یہ وہ نام تھا جس کے لیے وہ چھ ماہ سے اپنی آنکھوں کو سو جھا رہی تھی

جس کی وجہ سے وہ واپس پلٹ نہ سکی جس کے لیے اسنے اپنی زندگی تباہ کر لی جس سے محبت کرتے کرتے
اپنی عزت کو تباہ کر لیا خود پر الزام سہے خود کو آوارہ بد چلن معلوم نہیں کیا کچھ بنوا لیا۔۔۔

زمیر اسکے آگے سے ہٹ گیا تھا وہ اپنے قدموں کو دیکھنے لگی

ننگے پاؤں ٹھنڈے فرش پر جیسے سن ہو گئے اور ایزہ گھوم کر پیچھے گیر جاتی کہ کسی نے اسے جکڑا اور وہ جیسے
ہوش میں اتر گی

ایزہ "اسنے ایزہ کا چہرہ تھپتھپایا۔

ایزہ کیا ہوا ہے اسکو "شاہنواز نے ذرا دھاڑ کر ارد گرد کے لوگوں کو ہلا دیا

کیا ہوا ہے ایزہ کو "وہ بھڑک کر ملازمہ کو دیکھنے لگا جبکہ وہ پریشان ہو گئیں

صاحب ابھی تو ٹھیک تھی

وہ بولی جبکہ شاہنواز اس موم کی گڑیا کو اپنے بازو میں اچک گیا

اور اندر لے آیا اور اسے کمرے میں لے گیا

ہوا کیا ہے "دادی جان بھی اٹھ گئیں اور انکے چہرے پر بھی واضح پریشانی تھی جبکہ شاہنواز اسکا گال تھپتھپانے لگا

زمیر ڈاکٹر کو کال کرو " وہ بولا جبکہ زمیر پہلے ہی کرچکا تھا
سر بس ابھی آتے ہوں گے " اور کچھ ہی دیر میں ڈاکٹر بھی آگیا
اور اسنے ایزہ کو چیک کیا تو مسکرا دیا

مبارک ہو شاہنواز صاحب آپ کے ہاں اچھی خبر ہے اپ انھیں گانا کا لوجسٹ کے پاس لے جائیں کچھ
انجکشن ہے اور آئی تھنک کچھ کھایا بھی نہیں ہوا تو آپ اپنی مسز کا خیال رکھیں "

ہائے اللہ یا اللہ تیرا شکر ہے یا اللہ تیرا شکر ہے میرے مالک میرے کانوں نے یہ اچھی خبر سنی
میرے بچے شاہ " وہ شاہنواز کا منہ چوم گئیں جو سن سا بیٹھا تھا

ارے او کلثوم جاذرا مٹھیاں بٹو آج تو میری مراد پوری ہو گئی ہے " دادی جان اس نئی ملازمہ کو بولی جو خود
مدھم مدھم مسکرا رہی تھی شاہنواز نے دانت پیس کر ایزہ کی جانب دیکھا اور کھڑا ہو گیا دروازہ بند کیا اور
اسکے بعد جب تک ایزہ کو حوش نہیں آیا وہ کمرے میں مارشل اٹ کرتا رہا

ایزہ کو جیسے ہی حوش آیا ابھی اسکی آنکھیں بھی نہیں کھولیں تھیں کہ شاہنواز نے سے جھنجھوڑ کر کھڑا کر دیا
ایزہ نا سمجھی سے سے دیکھنے لگی

اٹھو یہ بچہ ختم کرائیں گے ہم تمہیں کہا تھا نہ میں نے مجھے کوئی اولاد نہیں چاہیے یہ بچہ مجھے نہیں چاہیے
ایزہ۔۔۔ اٹھو " وہ اسکو زبردستی کھڑا کرنے لگا ایزہ اسے ایسے دیکھ رہی تھی جیسے جانتی تک نہ ہوا سکی

آنکھوں سے بے ساختہ کی آنسو بہنے لگے۔

سینے میں اٹھتا درد یاد آ گیا اور شاہنواز اسکے رونے پر اکتا سا گیا

میں نے کہا ہے یہ ڈرامہ ختم کرو اور اٹھو" وہ اسکا بازو پکڑ کر اسے کھڑا کر گیا

ایزہ کا دل کیا زور زور سے روئے اور اسکے سامنے اس وقت ایک سنگ دل شخص کھڑا تھا

اگر دیوار بھی ہوتی تب بھی وہ آخری بار ہی سہی اپنی محبت کے اس اختتام پر اس سے سر ٹکرا کر روتی اور وہ

شاہنواز کے سینے سے لگ گئی

اسکی ہچکیاں بڑھتی جا رہیں تھی وہ ایسے رو رہی تھی جیسے اسکو کہیں شدت سے درد ہو رہا ہو اور اس سے سہا

نہیں جا رہا ہو جیسے کسی چوٹ میں شدید تکلیف ہو

ہاں دل اندر ہی ٹوٹ گیا تھا تو کرچیاں دیکھائی نہ دیتی سنائی تو جاسکتی تھیں

شاہنواز اپنی جگہ پر ٹھہر گیا

وہ لمہوں میں معاملات کو سمجھنے کی صلاحیت رکھتا تھا اسنے اسکے رونے کو سنا تھا۔

وہ کس بات پر رو رہی تھی یہ رونا اس بات کے لیے نہیں تھا کہ وہ اپنے بچے کو ختم نہیں کرانا چاہتی یہ تو

کچھ اور ہی تھا وہ خاموش ہو گیا۔

ایزہ کے ارد گرد بازو باندھ لیے

کیا ہوا ہے تمہیں" وہ سنجیدگی سے پوچھنے لگا اور ایزہ اسکے سینے میں چہرہ چھپائے بس روتی چلی گئی

ایزہ" وہ جیسے اب تنگ سا آ گیا۔

وہ اس سے دور ہوئی

پھولی پھولی آنکھیں سرخ چہرہ وہ بلا کی حسین تھی بلکل ایک ایسے انسان کی طرح جو شاہنواز کی زندگی کا قیمتی ترین اثاثہ تھا وہ اکثر اسکو دیکھ کر چونکا تھا لیکن اس وقت اسکا سارا دھیان اسکے اندر موجود اپنی ہی اولاد پر تھا وہ ایک لمبہ بھی نہیں چاہتا تھا وہ بچہ رہے

تم ماں بننے والی ہو " شاہنواز نے اسے اطلاع دی

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا سے سب یاد تھا شاہنواز اس بچے کو چاہتا ہی نہیں تھا

اور آپ یہ بچہ ختم کرانا چاہتے ہیں " وہ اپنے آنسو صاف کر کے اسکی صورت تکنے لگی

ہاں اور میں کسی ایڈوانس ڈرامے میں نہیں پھنسو گا سیدھی طرح تم ابھی اسی وقت ڈاکٹر کے پاس جاو گی میں رمشہ کو کال کرتا ہوں اور دادی جان کو کہہ دوں گا میں جو مجھے کہنا ہے " وہ اسکے بال سنوارنا سے

سمجھانے لگا

تکلیف پر تکلیف دی جا رہی تھی اور اسکو اپنا دل پتھر کا لگ رہا تھا جس میں اس وقت کوئی احساس نہیں تھا شاہنواز اسے چھت سے کودنے کا کہتا وہ کود جاتی

جی ٹھیک ہے " اسنے بس اتنا ہی کہا وہ پیشانی پر تیور ڈال گیا۔

وہ کچھ عرصے سے ایسے بٹ کی طرح رویہ نہیں دے رہی تھی اور آج وہی بات اسکی سن کر وہ چونک گیا

شاہنواز نے سر ہلایا اور اسکا گال تھپتھپا کر جانے لگا

بات سنیں " وہ پکار گی

وہ مڑا

میں دوبارہ کبھی ماں نہ بن سکی تو"

وہ کسی خدشے کے تحت بولی۔۔۔

میں یہ چاہو گا تم ساری زندگی میری بیوی بن کر رہو نہ میرے بچوں کی ماں اور نہ ہی میری محبوبہ صرف

بیوی اس سے زیادہ مجھے تم سے کچھ نہیں چاہیے " تلخی سے کہتا وہ جانے لگا

ایزہ نے سر ہلادیا

بات سنیں " وہ پھر رکاب کہ چہرے پر غصہ ہی الگ تھا

کیا ایک صرف بیوی کی حیثیت سے آپ سے کچھ وقت مانگ سکتی ہوں "

سر جھکائے وہ جیسے کانپتے لہجے میں بولتی خود سے بہت بڑی بات کر رہی تھی شاہنواز اسے آنکھیں چھوٹی

کر کے دیکھنے لگا

ایزہ نے سانس حلق میں اتارا

گرم گرم آنسو ایک بار پھر اسکی آنکھ سے بہہ نکلے۔

جبکہ شاہنواز جس دروازے میں باہر جانے کے لیے کھڑا تھا اسنے دروازے پر دباؤ ڈال کر زور سے

دروازہ بند کیا کمرے کی لائٹس پر ہاتھ مارا اور اسکی جانب قدم اٹھائے اسکے بھاری قدم ایزہ کے نزدیک ا

رہے تھے وہ سر جھکائے کھڑی تھی

بدر کی شادی اسکے اندر ایک طوفان برپا کر رہی تھی شاہنواز سے آج اسنے جس قدم کی فرمائش کی تھی وہ

شاید خود کو یہ احساس دلانے کے لیے کی تھی کہ وہ شادی شدہ ہے

شاہنواز نے ایک جھٹکے سے اسے اپنے نزدیک کھینچا

کمرے میں وہ سائیڈ لیمپ اوں کر چکا تھا اسے محسوس نہیں ہوا

وہ خالی خالی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

شاہنواز اسے توجہ سے دیکھ رہا تھا

تم وقت ضائع کر رہی ہو" وہ سنجیدگی سے بولا

بس تھوڑی دیر" وہ بہت مدہم لہجے میں بولی تھی اسکی آنکھ سے بہتا انسو شاہنواز نے اپنے ہاتھ سے صاف

کیا

اور اسکے ہونٹوں پر جھکا

ایزہ نے کانپتا ہاتھ اسکے سینے پر رکھا اور اسکی شدت نے ایک لمحے کے لیے تو سب بھلا دیا

شاہنواز کی بڑھتی شدت اور اسکا لمس اپنے چہرے پر جا بجا محسوس کر کے وہ آنکھیں بند کیے ان لمہوں

میں بدر کو واقعی بھول گئی۔

شاہنواز نے اسکی گردن کو اپنے بھاری ہاتھ کی سخت گرفت میں لیا اور ایزہ نے ایک دم اسکی جانب دیکھا

اسکی آنکھوں میں جو غصہ ناگواری اس بچے کو لے کر کچھ دیر پہلے تھی اب وہاں ایک خمار تھا عجیب نشہ سا

تھا ایزہ کے وجود میں اسکی آنکھوں کی اس خمار سے ہی چونٹیاں سی رینگ گئی

مجھے پہلے تم اس بچے سے آزاد چاہیے ہو اسکے بعد یقیناً میں تمہاری یہ خواہش پوری کروں گا " اسنے اسکا گال تھپتھپایا اور اسے دور دکھیل دیا

جبکہ ایزہ نے اپنی بڑھتی سانسوں کو سنبھالنا چاہا شاہنواز نے طنزیہ نظروں سے اسکی صورت دیکھی۔
برداشت کر نہیں سکتی اور خواہشیں اتنی بڑی بڑی ہیں " نفی میں سر ہلاتا وہ باہر نکل گیا ایزہ اسکی پشت کمرے میں اسکی خوشبو اور اسکی قربت سے دل و دماغ سے نکل جانے والا بدر کا خیال وہ حیران سی رہ گئی
آنکھیں پٹپٹاتی خود کے جذبات سے بے بس وہ معصوم سی لڑکی بڑی بڑی ذمہ داریوں میں گھیری گئی تھی

بدر کی طرف سے ولیمے کا فنکشن کا اہتمام تھا اور سب کی آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں تھیں بدر جس کے پاس بانیک سہی کرانے کے پیسے نہ تھے وہ ولیمہ دے رہا تھا۔۔۔ جبکہ ساز اور نجمہ بھی اسکے تیور دیکھ کر حیران تھیں۔

ابھی تھوڑی دیر پہلے اسے تیار ہونے کا کہہ کر گیا تھا ساز تو خوف کے مارے نیچے جا ہی نہیں پار ہی تھی کہ تائی جان اسکی جان کو لڑ جاتی لیکن بدر بھائی جو کر رہے تھے وہ سراسر اس بات کے خلاف تھی اور معلوم نہیں عمر کہاں چلا گیا تھا

ساز اسکے لفظوں پر حیران تھی وہ اسے چھوڑ کر چلا جائے گا یعنی وہ اس شادی کو ختم کر دے گا اسے طلاق دے دے گا۔۔۔۔۔

یہ بات اسے چین سے بیٹھنے تک نہیں دے رہی تھی۔

خود معلوم نہیں وہ کہاں تیار ہو کر چلا گیا تھا جبکہ ساز کو اپنے لفظوں میں الجھا چھوڑ گیا تھا بدر نے تیار ہونے کا کہا تھا وہ اپنے کپڑے نکال کر شاور لینے چلی گی دل تھا کہ بجھا بجھا سا تھا۔

وہ شاور لے کر باہر آئی اور اپنے بال سلجھا کر اسنے اپنا لباس دیکھا

اسکا لباس بہت قیمتی تھا اور بالکل سادے چہرے سے وہ بہت پیاری لگ رہی تھی اسنے سر پر دوپٹہ اڑھا اور باہر نکلتی کہ دروازے میں وہ آندھی طوفان کی طرح داخل ہوا

کہاں کہاں جایا جا رہا ہے "وہ ہاتھ اٹھا کر پوچھنے لگا کافی فریش لگ رہا تھا

وہ بدر بھائی نے ولیمہ دیا ہے معلوم نہیں کہیں جانا ہے بس اسی کے لئے تیار ہوئی ہوں "وہ ادا سی سے بولی یہ تم تیار ہوئی ہو "وہ سیگریٹ کی ڈبی نکال کر لبوں میں سیگریٹ دبا کر اسکا معائنہ کرے لگا جی "وہ اپنا دوپٹہ سہی کر گی

ایک تو تمہیں تمیز ہی کوئی نہیں اسنے اسکا ہاتھ پکڑا اور اسے آئینے کے سامنے لے آیا

یہ دوسری بار تھا اسنے اسکا ہاتھ پکڑا تھا ساز تو اپنے ہاتھ کو اسکے ہاتھ میں دیکھنے لگی جبکہ وہ ان جذبات سے جو ساز محسوس کرتی تھی بالکل لاپرواہ تھا۔۔۔

اسنے اسپر سے سب سے پہلے دوپٹہ اتار ساز کی آنکھیں پھیلیں وہ احتجاج کرتی کہ وہ ٹوک گیا

شش بی کوائیٹ "وہ آئینے میں دیکھتا اپنی سیگریٹ کو ہونٹوں کی قید سے آزاد کرتا ایک طویل دھویں کا

سلسلہ اسکے کان کے قریب چھوڑتا اپنے کام میں مگن تھا جبکہ ساز اسکی جانب دیکھ رہی تھی اسکا پورا وجود

کپکپا رہا تھا لیکن وہ شخص اس بات کو اہمیت ہی نہیں دے رہا تھا کہ اس لڑکی پر اسکی قربت اور توجہ کیا جادو
بکھیر رہی تھی

اسنے اسکا دوپٹہ سائیڈ پر پھینکا

ڈریس تو اچھا ہے مگر پھر بھی ہر وقت اس منہ سے نہیں پھرتے۔۔۔ سٹائل کریٹ کرو" وہ بولا اور
کچھ سوچنے لگا پھر اسنے فون گھمایا

ساز بنا دوپٹے کے جیسے خود کو خالی خالی محسوس کرنے لگی وہ دوپٹہ اٹھا کر خود پر اڑھ گی۔۔۔
عمر نے ایک نظر دیکھا اور پھر فون پر بات کرنے لگا۔

ہاں۔۔۔ اچھا ٹھیک ہے"

اوکے اوکے میں آتا ہوں" وہ بولا

کہاں جا رہے ہیں" وہ بے ساختہ پوچھ گی

ہم جا رہے ہیں بیوقوف لڑکی اس دن تو سب کی آنکھیں پھٹی تھی آج تو ان سب کی ایسی کی تیسری" وہ آنکھ
دباتا اسکا ہاتھ پکڑ کر بولا جبکہ ساز اسکے ساتھ ساتھ ہولی

نیچے فنکشن پر تبصرے ہو رہے تھے بدر بھائی کے پاس اتنے پیسے کہاں سے آئے اس موضوع نے سب کو
ہی سوچ بچار میں ڈالا ہوا تھا تائی تو سر پر دوپٹہ باندھے پڑی تھیں

ساز ان سے اجازت لینے کے لیے رکنا چاہتی تھی مگر عمر کھینچ کر باہر لے آیا

انھیں برا لگے گا میں ایسے ہی اگی میں کبھی انکی اجازت کے بنا نہیں نکلی گھر سے" وہ منمنائی

لگتا ہے اپنی تائی سے شادی کی ہے تم نے "وہ جمپ لگا کر سوار ہوا تھا گاڑی میں جبکہ دوسری طرف ساز
منہ بنا گی وہ گاڑی گھما کر باہر نکلا گیا

ہم کہاں جا رہے ہیں؟

پارلر اور تمہیں کچھ ڈفرنٹ پہنانے "

نہیں میرے پاس تو بہت کپڑے ہیں اتنے پیسے ضائع نہ کریں "وہ پریشانی سے بولی عمر مسکرایا دیا
سیگریٹ منہ سے نکلی دھواں فضا میں چھوڑا۔

تم واقعی الگ ہو میرے ساتھ موجود ہر لڑکی شاپنگ پر جانے کے لیے مرتی ہے اور ایک تم ہو شاپنگ ہی
نہیں کرنا چاہتی "وہ نفی میں سر ہلا گیا

ساز نے اسے دیکھا وہ گاڑی کافی سپیڈ میں چلا رہا تھا۔

اور کچھ ہی دیر میں وہ ایک بہت بڑے پارلر کے سامنے گاڑی روک چکا تھا اسنے گاڑی رکی اسے نیچے تارا
ساز اتنی کنفیوز تھی کہ سختی سے اسکا ہاتھ تھام گی

آپ بھی اندر جائیں گے "وہ حیران ہوئی

اگلورس "وہ اسے لیے اندرایا

اور وہاں موجود لڑکی سے بات کرنے لگا ساز کو لگا وہ واقعی پینڈو ہے وہ کانفیڈنس میں چھا کر بھی نہیں پا
رہی تھی

اور عمر نے اس لڑکی سے انگلش میں کافی لمبی چوڑی گفتگو کی ساز اسکی لہجہ اسکی انگلش زبان پر کمانڈ

محسوس کر کے جیسے متاثر ترین ہو چکی تھی

او کے "اسنے کہا اور وہ لڑکی سر ہلا گئی

تم یہاں میکپ کراؤ میں ڈریس لے آتا ہوں"

عمر یہ آپ کیا کر رہے ہیں "ساز نے اسکا ہاتھ پکڑا

ریکس ہنی ابھی گیا ابھی آیا" وہ کافی جوش میں تھا غائب ہو گیا اور ساز کو اتنے سارے لوگوں میں اپنا آپ

تہا لگ رہا تھا بلا وجہ رونا نے لگا اور وہ لڑکیاں اے بیٹھا گی اس سے کافی اچھے سے بولی تھی

وہ اس سے باتیں کرنے لگی تو ساز کا دل کچھ ہلکا ہوا اور نہ بار بار آنکھیں بھر رہیں تھیں

وہ تیار ہو رہی تھی خود کو مختلف دیکھ کر جیسے ایکسا سٹڈ ہی ہو گئی۔۔۔

شرم بھی انی سب دیکھ کر کیا سوچیں گے اسکے بارے میں لیکن یہ تو اسکے خواب تھے چھوٹے چھوٹے کیا

عمر ہی اسکا فرشتہ تھا جسکو اسنے دعاؤں میں مانگا

وہ مسکرا دی "ہاں وہ ہی تھا"

اس میں جو بری عادت تھی وہ چھوٹ بھی تو سکتی تھی۔

اور اگر وہ بری عادت چھوٹ جائے تو وہ شاید دنیا کا پرفیکٹ انسان تھا

وہ اسکے بارے میں غلط رائے رکھتی تھی وہ اسے نشی کہتی تھی یہ جو بھی اسنے سوچ لیا تھا وہ عمر کے اندر سے

یہ عادت چھٹو ادے گی اور اسکے بعد وہ سب سے اچھا انسان تھا۔

وہ تادیر اسکو سوچتی رہی یہاں تک کے وہ لڑکی اسکا شانہ ہلا گئی تب اسنے ہوش میں آکر ارد گرد دیکھا

جی "میم آپکے ہز بینڈ نے یہ ڈریسز بھیجے ہیں جو آپکو اچھا لگے وہ پہن لیں انہوں نے کہا ہے "وہ پھولے نہیں سمائی کیا وہ کوئی پرنسز تھی جسے وہ ایسے ٹریت کر رہا تھا

شرم سے لال ہوتے گالوں اور اس لڑکی سے نگاہ چراتی وہ اٹھی اور اسنے دیکھ وہ ساری ہی ساڑھیاں تھی اسنے تو کبھی یہ لباس نہیں پہنا تھا۔

وہ پریشانی سے اس لڑکی کو دیکھنے لگی

میم یہ کلر بہت سوٹ کرے گا آپ پر "

اپکا اپنا کلر شیڈ بہت وائٹ ہے مہرون رنگ آپ پر بہت کھلے گا " اسنے کہا

آپکے ہز بینڈ کو بھی اچھا لگے گا " وہ بولی

کیا سچ میں " بے ساختہ وہ بول اٹھی جبکہ وہ لڑکیاں کھلکھلا گئیں اور ساز شرم سے سرخ ہوتی آگے بڑھی

اور اسنے وہ ساڑھی اٹھالی

ان لڑکیوں نے اسے وہ ساڑھی پہننے میں مدد کی اور ساز نے خود کو آئینے میں دیکھا تو ایک لمھے کے لیے خود

ہی چونک گئی

اسکے کھلے لمبے کمر سے نیچے جاتے بال رول کیے تھے جبکہ اسکے ہونٹوں پر سچی بلڈ ریڈ لیپسٹک اسکی

آنکھوں کا حسین میک اپ اسکے چہرے کا گال اسکا گھیرہ گلا اسکی ساڑھی وہ ساز سے بہت مختلف لگ رہی تھی

یوں کہا جاسکتا تھا وہ عمر کی ساز لگ رہی تھی

وہ خود کو دیکھتی رہی۔۔۔ شرم سے ہاتھ پاؤں کانپ اٹھے کیونکہ وہ لڑکیاں اپنے کیمرے میں اسکی

تصاویر لے رہی تھیں اور تبھی عمر اندرا گیا
وہ مسکرا رہی تھی

اسکو مسکرا کر دیکھنے لگی وہ ایک لمبے ٹھہر کر اسکی جانب دیکھتا رہا اور پھر ان لڑکیوں کے فلیش دیکھے جو ساز
کے چہرے کی جانب تھے

عمر کے چہرے کی سنجیدگی ساز کے چہرے سے مسکراہٹ کھینچ گئی وہ آگے بڑھا اور اسکے آگے کھڑا ہو گیا
ای تھنک ای ڈونٹ الاؤ ڈیس "سخت بے لچک لہجے میں کہتا وہ ان سب لڑکیوں کے منہ اتار چکا تھا۔

ماں بی یوال نیڈ کمپلین "اسنے ناگواری سے کہا اور وہ لڑکیاں ایکدم پریشان ہو گئیں
پلیز سر سوری اپ پلیز کمپلین مت کیجیے گا ہم ڈیلیٹ کر دیں گے "وہ اسکی منت کرنے لگیں مگر اسنے
موقع نہیں دیا اور سیدھا وہ انکے اونر کے پاس چلا گیا

وہ لڑکیاں کیا پریشان ہوتی ساز رونے والی ہو چکی تھی اسکے اس سرد رویے پر۔۔۔

میم پلیز سر کور وکیں ہمیں اونر کام سے نکال دیں گی ہم نے ساری پکس ڈیلیٹ کر دیں ہیں "وہ بولیں
جبکہ ساز بے چارگی سے انکو دیکھتی اپنا ناخن کاٹنے لگی عمر اندر سے باہر آیا اور ساتھ ہی اونر بھی نکل آئیں

اور ان لڑکیوں کو بے بجا ڈانٹ پلا دی جبکہ عمر نے انکے موبائلز چیک کیے

ان سب نے تصویریں ڈیلیٹ کر دیں تھیں وہ مطمئن سا ہو گیا اسکا ہاتھ پکڑ کر باہر گیا

ساز کافی ڈر گئی تھی اسکاری ایکشن کافی سخت تھا اسکی آنکھیں سرد تھیں چہرے پر ایسا تھا کہ وہ ان لڑکیوں

میں سے کسی کے بھی منہ پر تھپڑ مار دیتا

اسنے بار بار عمر کی جانب دیکھا مگر وہ اسکی طرف نہیں دیکھ رہا تھا اسے لگا اسکی تیاری بے کار ہے دل بجھ گیا
آپ ناراض ہیں " وہ بلا خر سوال کر گی "

نہیں " وہ سنجیدگی سے بولا

مگر " عمر نے گاڑی روک لی

اسندہ اپنی تصویریں کسی کو مت دینا کسی کو تصویر دینے والی لڑکی با کردار نہیں ہو سکتی جس کی تصویر ہر

کیمرے میں ہو اسکا کردار ہو سکتا ہے بھلا " وہ تلخی سے بولا

میں آسندہ نہیں کروں گی "

وہ اسکی بات پر حیران تو تھی لیکن جلدی سے اسکی بات مان گی

ہمم۔ " وہ شاید اب بھی اچھے موڈ میں نہیں تھا اسنے گاڑی پھر سٹارٹ کی اور ساز خود کچھ بول نہیں سکی عمر

اسے وہاں لے آیا جہاں اسکے بھائی نے ولیمہ لگایا تھا

وہ اسے لیے اندر داخل ہوا

آج وہ تیار نہیں ہوا تھا لیکن پھر بھی اسکے ساتھ چلتا جیسے کسی ریاست کا شہزادہ لگ رہا تھا اور ساز کا بس

نہیں چل رہا تھا وہ ان سب نظروں سے غائب ہو جائے۔۔۔

عمر نے اسکا ہاتھ چھوڑ دیا

جاؤ " وہ نرمی سے بولا

اپ؟ وہ سوالیہ نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی

باہر ہوں فارغ ہو جاؤ تو اجانا" اسنے کہا اور مڑنے لگا کہ بدر نے اسکے شانے پر ہاتھ رکھا عمر خیام نے ذرا ناگواری سے سکی جانب دیکھا

اندر آؤ تم میرے لیے خاص مہمان ہو" وہ نرمی سے بولا

عمر نے اسکا ہاتھ ہٹایا اور وہاں سے باہر نکل گیا

بدر نے سنجیدگی سے ساز کی جانب دیکھا جو شرمندہ سی ہوگی پھر وہ اپنی بہن کے لیے اس بد تمیز انسان کو اگنور کر گیا

آج میری گڑیا اتنی پیاری لگ رہی ہے" وہ بہن کے شانے پر ہاتھ رکھتا

بولا اور ساز اسکی تعریف پر ذرا شرماسی گی

وہ دونوں بہن بھائی چلتے ہوئے اندر گئے اور سوہا ساز کو دیکھ کر جیسے بیٹھے بیٹھے بھسم ہی ہوگی

یہاں تک کے خاندان کی ہر عورت کی نگاہ ساز پر تھی وہ عمر کو بھی اسکے ساتھ دیکھ چکے تھے۔

صنم اور صوفیا تو اسکی قسمت پر رشک کراٹھیں

کتنی خوش قسمت ہے ساز دیکھو کیسے بدل گی" صوفیا نے کہا جبکہ صنم کی آنکھوں میں حسد سی اتر گی

اچھا ہوتا کوئی ہماری کرا دیتا عمر سے زبردستی شادی"

صنم پاگل ہوگی ہو"

ہاں تو اور کیا کہو جس کا انتظار کیا وہ تو ایسا نہیں عمر ہی مل جاتا کم از کم ایک برائی کے ساتھ جب ساز کمپرومائز

کر گی ہے میں بھی کر لیتی امیر شویر تو ملتا پھر سٹینڈرڈ والا انسان جو کبھی کسی کے آگے جھکنے نہ دیتا۔۔۔

دیکھو ویسے کی دولہن سے زیادہ حسین لگ رہی ہے "

ساز تو حسین ہی ہے "صوفیا منمنائی

بس خروش پیسے نے مزید کر دیا ہے "

ایسی بات نہیں اسپر یہ لباس بہت اچھا لگ رہا ہے

بس صوفیا اب مجھے غصہ نہ دلاؤ " صنم بھڑکی اور ساز ان دونوں کی جانب متوجہ نہیں تھی وہ بدر کے ساتھ

تھی وہاں موجود ہر عورت نے اسکو پکڑ کر اسکی تعریف کی تھی

ساز نے سوہا کی جانب دیکھا اور سمجھ نہ سکی کیا کہے وہ اسے کھا جانے والی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی

امی اس سے کہیں اپنی شکل گم کرے ورنہ میں اسکے منہ پر کچھ پھینک دو گی " وہ غصے سے ڈوبی ڈوبی آواز

میں بولی

آئے منحوس آگے سے ہٹ جا " تائی جان بولیں ساز ادھر ادھر دیکھنے لگی

لوگ متوجہ تھے وہ کس طرح اسے انسلٹ کر رہے تھے لیکن وہ ان سب کے سامنے کبھی کچھ نہیں بولی

تھی

بے حیا بے غیرت لباس تو دیکھو اس آوارہ کا عمر اسے بہت جلد کوٹھے پر بیٹھائے گا " سوہا بولی ساز جیسے ہوا

میں معلق ہو گی آنسو سے بھر گئے

ماں بھی کوٹھے والی تھی بیوی کو بھی کوٹھے والی بنائے گا۔۔ دفع ہو اب یہاں سے " وہ جتنا ممکن تھا اسے

تکلیف دے دینا چاہتی تھی۔

ساز کو لگا وہ واقعی گناہ کار تکیاب کر بیٹھی ہے اور وہ فنکشن کے اختتام تک ایک طرف بیٹھی رہی یہاں تک کے عمر اسکا باہر ویٹ کرتا رہا مگر وہ بدر کے ساتھ گھر چلی گی۔۔۔۔۔ اور جب عمر کو پتہ چلا تو وہ حیران ہو اور پھر سعود کی طرف نکل گیا۔۔۔۔۔

وہ گھر لوٹا تو نشے میں تھا اسکے قدم لڑکھڑا رہے تھے اور وہ اوپر کمرے کی جانب چل دیا اگئے "اشفاق صاحب کی آواز سن کروہ سر کو ایک دم جھٹکا دیتا سیدھا ہوا۔ ہائے ڈیڈ" اسنے سکون سے مسکرا کر انھیں دیکھا

کیوں تم جان بوجھ کروہ حرکتیں کر رہے ہو جو گھر والوں کو برداشت نہیں ہوتی ساز سے تمہاری شادی صرف اس حد تک ہے کہ وہ"

وہ؟ وہ سوال کر گیا

وہ۔۔ صرف میرا بستر گرم کرے میری جوتیاں سیدھی کرے میری مار کھائے اور بس "وہ ہنس دیا عمر "وہ بھڑکے

ارے مولوی صاحب اپکا ایکسپیرینس سنیر کر رہا ہوں اور برا بھی آپ کو ہی لگ رہا ہے کیوں ناز سے طوائف سے آپکا تعلق اتنا ہی تو تھا پھر آپ نے سوچا ایک خاندانی عورت سے شادی کی جائے"

چپ ہو جائے بہت بکو اس کرنے لگے ہو "وہ بھڑک اٹھے

ساز اپکا مسئلہ نہیں ہے آئندہ آپکی زبان پر اسکا نام بھی نہ آئے ورنہ دولہے لگیں گے مجھے اسکا ہاتھ پکڑ کر

یہاں سے لے جانے میں "

اچھا میری ہی بھیک پر جو میں نے تمہیں دی اتر رہے ہو "

ہاں تو دے دیا نہ تھوک بھی مجھے نہ دینے والا شخص کچھ تو مجھے دے گیا اب اس سے دور رہیں "

تم اسکو بیوی ہی سمجھو اس گھر کی مہارانی نہ بناؤ کیا بیہودہ لباس پہنایا ہوا تھا آج تم نے اسے اس طرح

--- ہمارے گھروں کی عورتیں نہیں نکلتی باہر کیا اسے بھی اپنی ماں کی طرح طوائف بنانا چاہتے ہو "

انکی بات عمر پر انگارے کی طرح پڑی تھی جبکہ تائی جان ہاتھ پر ہاتھ مار گئیں عمر انھیں اور انکی بیٹی کو نیچا

دیکھانے چلا تھا

وہ اسے اسکی اوقات ہی یاد نہ دلا دیتی اسکی کمزوری تو تیا جان دبا چکے تھے وہ خونی نظروں سے انھیں دیکھنے

لگا اور پھر جیسے وہ پاگل سا ہو گیا اسنے لاونج میں موجود تمام چیزیں توڑ ڈالیں

عمر "اشفاق صاحب خود گھبرا کر آگے بڑھے تائی جان ہائے ہائے کرتی آگے بڑھیں اللہ اللہ کر کے تو اس

لاونج کی کچھ شکل باہرائی تھی وہ بھی وہ پاگل توڑنے بیٹھ گیا تھا

اشفاق صاحب رو کو اسکو گھر ہی نہ توڑ دے پورا "وہ چلا اٹھیں

کوئی باپ اپنی اولاد کو کیسے تکلیف دے سکتا تھا ہاں وہ دنیا کا واحد باپ تھا جو اپنی ہی اولاد کو اتنی تکلیف دیتا

تھا کہ وہ سانس بھی نہ لے پائے ---

ساز کمرے سے نکلی اور نیچے کا منظر دیکھ کر دل تھام گئی۔

ابو کیا لگتا ہے اپنی طرح بے غیرت ہے عمر جس کی بیٹی بھگوڑو جس کی بیوی طوائف اور بیٹا شرابی بڑے

اچھے تمنے سینے پر لگا کر بیٹھیں ہیں "

پھولتی سانسوں اور باغی نظروں میں ذرا بھی لچک نہیں تھی وہ لونج کی واس چیئرز ٹیبلز اور بھی جو سامان رکھا تھا سب توڑ چکا تھا۔

اشفاق صاحب نے غصے سے آگے بڑھ کر اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا
سازدور کھڑی یہ نظارہ کر رہی تھی سوہا بھی آنکھوں کو تسکین دے رہی تھی اسکے مقابلے میں اپنی بیوی کو لارہا تھا

جبکہ بدر نے باہر نکلنا بھی ضروری نہیں سمجھا وہ جانتا تھا عمر خیام تھا وہ اس آدمی کو ڈیل کر سکتا تھا اسکے جانے سے نہ ہی کوئی فرق پڑتا تھا اور نہ ہی اسے کسی کی ضرورت پڑتی
نجم کی آنکھیں بھیگ گئیں بیٹی کو دیکھ وہ تڑپ اٹھی تھی اسکے چہرے پر آج ایک شرابی کے لیے واضح محبت تھی لیکن وہ آگے بڑھ نہیں سکی۔۔۔۔

اسی طرح چچی اور اسکی فیملی بھی کھڑی یہ تماشہ دیکھ رہی تھی

مجھ پر بول مار رہا ہے تیری وجہ سے کسی کو منہ دیکھانے قابل نہیں ہوں میں اچھا ہوا تیری ماں مر گئی ورنہ
آج میں اسکا گلہ دبا دیتا تربیت تو دیکھو اسکی کیا ہے ایک بات میری کام کھول کر سن لو عمر۔۔۔۔۔

عمر خیام وہ بنے جس پر مجھے فخر ہونہ کہ یہ چار چار بوتلیں چڑھا کر گھر کے اندر جھولتا ہوا داخل ہو کہ محلے کے لوگ پکڑ پکڑ کر پوچھیں کہ آپکے بیٹے نے پنی نہیں چھوڑی دل تو کرتا ہے تیرا گلہ دبا دوں تاکہ تو نہ رہے اور نہ ہی میرا بیٹا کہلائے۔۔۔۔۔

میں اپکا فخر سے سر بلند کروں گا ڈیڈ" اہستگی سے وہ بولتا انھیں کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا وہ یہ تھپڑ بچپن سے کھاتا یا تھا اور یہ لوگ یوں ہی کھڑے تماشہ دیکھتے تھے جن میں آج اسکی بیوی بھی شامل تھی۔

اشفاق صاحب ایک پل کے لیے ر کے اسکی جانب دیکھا

سچ کہہ رہے ہو" دونوں بازو تھم گئے تھے

وہ ایک باغی گھوڑا تھا انکے قابو میں اگیا اس سے بڑی کیا بات ہو سکتی تھی انکی حکومت کا وہ سکھ جو انکو نکیل ڈالنے چلا تھا انھوں نے اسے بھی اپنے قابو میں کر لے یہاں کھڑے پر شخص کو اپنا آپ دیکھا یا تھا کہ وہ کیا کر سکتے ہیں۔

عمر نے سر ہلایا

اچھی بات ہے پھر کچھ ایسا کرنا جس سے لوگ تمہیں عمر خیام نہیں عمر اشفاق سمجھے اور آئندہ گھر کے اصول توڑنے کی کوشش مت کرنا ساز جو ہے اسے وہ ہی رہنے دو تمہارا اسکی زندگی میں عمل دخل نہیں اور آئندہ ایسا لباس مجھے اس گھر کی کسی عورت کے تن پر دیکھا وجود سے ماس کھینچ لوں گا جھنمی ہیں ساری کی ساری نمائش کرتی پھیرتی ہیں" وہ تر چھی نگاہوں سے ساز کو دیکھتے وہاں سے چلے گئے تائی جان بھی مسکرا کر عمر کو دیکھتی چلی گئیں

اور عمر آگے بڑھ گیا ساز کے پہلو سے گزر گیا۔

ساز کا دل کیا اسے خود میں سمالے وہ تو ایسا نہیں تھا پھر اسنے اپنے ساتھ کیوں یہ زیادتی برداشت کی۔۔۔

وہ سب سے نگاہ چرا کر اسکے پیچھے پیچھے اوپر آئی تھی۔۔۔

وہ صوفے پر بیٹھا گیا کچھ دیر آنکھیں بند کیے لیٹا رہا۔
ساز دور کھڑی اسے دیکھ رہی تھی۔

عمر نے آنکھیں کھولیں اور اپنی سیگریٹ ڈھونڈنے لگا اسنے سیگریٹ جلا کر اپنے ہونٹوں میں دبالی
جبکہ دوسرے ہاتھ سے بوتل سے وہ سارا حرام گلاس میں انڈیل کر اسنے ایک ہی باری میں سارا اندر اتار
لیا اور پھر سر کو جھٹکا دیتا نگاہ اٹھا کر اسے دیکھنے لگا جو منہ پر ہاتھ رکھے کھڑی رو رہی تھی
لڑکیوں کے پاس بھی کیا حل ہوتے ہیں۔۔

ہر بات کے جواب میں رونے بیٹھ جاتی ہیں اور پھر جبکہ وہ جانتی ہیں انکے رونے دھونے سے مسائل میں
فرق نہیں آئے گا۔

ادھر آؤ "بھاری لہجے میں وہ بولا

ساز بلکل اچھے بچوں کی طرح اسکے پاس آگے اسکے ساتھ بیٹھ گی جس کے ساتھ بیٹھنا بھی کبھی نہیں چاہتا
جس کا نام بھی زبان پر حرام سمجھتی تھی آج اسکی تکلیف پر دل گھٹ رہا تھا

رو کیوں رہی ہو " اسنے سیگریٹ کا گھیرہ کش لیا اور پیچھے صوفے کی بیک سے ٹیک لگالی

ت۔۔۔ تا یا جان نے اپکو مارا ہے " وہ بے ساختہ رو دی

عمر نے چونک کر اسکی جانب دیکھا۔

سیدھا ہوا آگے بڑھالہبوں پر مسکراہٹ ایسی تھی جیسے بہت بڑی کوئی خوشی مل گی ہو۔

یہ آنسو تم میرے لیے نکال رہی ہو " وہ حیران تھا

ساز نے اسکی جانب دیکھا

وہ سنجیدہ تھی وہ مذاق پر اتر گیا تھا

میں سنجیدہ ہوں انہوں نے آپکو کیوں مارا آپ۔۔۔ آپ تو۔۔۔ آپکو پتہ ہے عمر مجھے لگتا تھا آپ ہی وہ
انسان ہیں جو تاجا جان کو ہرا سکتے ہیں انکے ظلم کے خلاف جاسکتے ہیں "وہ بولی جبکہ عمر اسے اپنی بڑی بڑی
آنکھوں میں سمائے مسکرا کر دیکھتا رہا

تم دیکھنا اب میں کیسے ماروں گا "وہ سکون سے بیٹھ گیا پاؤں جھلانے لگا
ک۔۔۔ کیا مطلب "وہ سمجھی نہیں

کچھ نہیں پہلے مجھے خوش ہونے دو کہ کوئی اپنی اتنی قیمتی چیز میرے لیے ضائع کر رہا ہے "اسنے ساز کے
گال پر اہستگی سے انگلی پھیری اور اسکے گال سے انسوچن لیے
ساز نے تھم کر اسے دیکھا دل کا شور عمر کو سنائی دے رہا تھا وہ دور ہو گیا ساز نے کچھ جھجک کر اسے دیکھا
وہ بے باک تھا اسکی ہزاروں گرل فرینڈز تھیں جہاں تک سنا تھا لیکن اسکی جانب کبھی نہیں بڑھتا تھا۔
تم رو نہیں یہ میری جنگ ہے اور میں اپنی جنگ کا وہ کھلاڑی ہوں جو جیت سامنے والے کے حلق میں ہاتھ
ڈال کر اپنے حصے میں کر لے گا "وہ انکھ دبا کر بولا۔

ساز نے نفی میں سر ہلایا اور عمر شانے اچکا گیا۔

جاؤ اب سو جاؤ "وہ بولا اور اپنے کام میں مگن ہو گیا

عم۔۔۔ "وہ اسے روکنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں بنی پار ہی تھی

عمر" بلاخر ہمت کرتی پکار اٹھی جبکہ اسنے اوپر دیکھا

آپ نہ پیے" وہ اتنے میں ہی تھک گئی تھی

عمر نے چونک کر اسکی صورت دیکھی

کیوں؟ سوال عام سا تھا ساز کے پاس پھر بھی جواب نہیں تھا

یہ حرام ہے" وہ ہستگی سے بولی

جاؤ سو جاؤ" اسنے جیسے موضوع ہی ختم کر دیا اور ساز کا منہ سا اتر گیا۔

وہ مڑ گئی عمر نے اسکی پشت دیکھی۔

اور وہ چلتی ہوئی صوفے پر بیٹھ گئی اسکی جانب سے پیٹھ کر کے اور آنکھیں بند کر لیں

وہ گلاس اٹھا کر ہونٹوں سے لگا گیا مگر اندر اتار نہ سکا غصے سے گلاس ٹیبل پر پٹخ دیا۔۔۔

اسک یوں مر جھا جانا سے برا لگتا تھا

اسکا مطلب یہ بھی نہیں عمر خیام اسکے اشاروں پر ناچے ناچاہتے ہوئے بھی اسنے پورا گلاس زبردستی خود

میں اتارا اور اٹھ کر بیڈ پر اندھا گیر گیا

زمیر کے پاس عمر خیام کی کال حیرانگی کا باعث تھی اسنے کال اٹھالی

ہاں یار بولو" وہ حیرانگی سے پوچھنے لگا

کہاں کام کرتے ہو تم" سنجیدگی سے سوال کر گیا

زمير نے جواب دے ديا

مجھے اڏريس سينڊ ڪرو"

ليڪن ڪيوں؟

جتنا ڪها ۽ اتنا ڪرو" سختي سے بولا

اور زمير نے نہ سمجھي سے اسے سارا اڏريس بتايا

ڪيا ڪام ۽ تمھارا جو تم يہ سوال ڪر رہے ھو"

تيري بہن سے شادي ڪر رہا ھوں تجھے ڪارڊ ڏينے آنا ۽" اسڪي بات پر زمير تپ ڪر ڪچھ بولتا ڪه ڪھڙا ڪ

سے فون بند ھو ڳيا زمير نے اسے دو چار ڳالياں ڏيں جبڪه عمر خيام سر جھٽڪ ڪر مسڪراڊيا اور پھر وہ

مسڪراھٽ ايڪ سر ڊپن ميں تبديل ھو ڳي۔

وہ ايزه سے ملنا چاھتا تھا۔

يہ شايد وہ اسڪي شڪل ڏيڪھنا چاھتا تھا وہ ڏيڪھنا چاھتا تھا کتنی مطمئن ۽ ۽ شايد وہ اپنے دل ڪے اندر ڪي

بھڙ اس نڪالنا چاھتا تھا وہ بھڙ اس نڪالتا

سو ھا بيڙ پر بيٺي اسڪي جانب ڏيڪھ رہي تھي جس نے وليمہ ڪل ڏيا تھا اور ڪل سے اب تڪ اسنے اسڪے سے ايڪ

لفظي بات تڪ نہيں ڪي تھي

صرف دوکان کے کاغذات چاہیے تھے تمہیں "وہ بولی کمرے کی خاموشی میں اسکی آواز گونجی
ہاں یہ ہی سمجھ لو" وہ سکون سے بولا

ابونے وہ کاغذات مجھ سے واپس مانگے ہیں "سوہا بولی بدرمٹا
کیا جواب دیا تم نے " سختی سے بولا

یہ ہی کہا کہ دے دوں گی اور کہہ بھی کیا سکتی تھی

باپ بے حس ہے میرا اور شوہر انتقام لے رہا ہے مجھے تو یوں لگ رہا ہے میں ایک بریکار چیز ہوں بس " کہتے
کہتے اسکا لہجہ بھر گیا

چلو یہ احساس تمہیں جلد ہو گیا مجھے دلانا نہیں پڑا کہ تم بے کار ہو " اسنے برش بالوں میں پھیرا
اور ہاں " وہ کوئی جواب دیتی وہ پہلے ہی بول اٹھا

دوکان کے کاغذات تو کیا انہیں اس دوکان کی شکل بھی نہیں دیکھنے دوں گا "

کیا فائدہ مل رہا ہے تمہیں میں کر لوں گی ابو سے بات وہ تمہیں کام پر رکھ لیں گے ان سے جھگڑا مول
لے کر صرف پشناؤ گے "

واٹ " وہ جیسے بھسم ہی ہو گیا اسکی بکو اس پر اور جس طرح وہ چلایا تھا سوہا ذرا گھبرا گئی

کیا بکو اس کی ہے تم نے تمہارے باپ کی ملازمت کرو گا اب تمہاری اولاد کرے گی میں اسکی شکل دیکھنا

نہ پسند کرو اور کیسی بیچ عورت ہو تم شوہر کو باپ کی ملازمت پر لگا رہی ہو " برش اسنے بیڈ پر پھینک کر مارا

یہ یہ تم کیسے بات کرتے ہو مجھ سے " وہ روہانسی سی ہوئی۔

ویسے ہی جیسے تمہارا باپ سب سے برا لگتا ہے اور آئندہ یہ مشورے مجھے دینے کی کوشش کی تو گردن دبا
دوں گا" وہ انگلی اٹھا کر بولا جبکہ سوہا خاموشی ہو گئی۔

کیا کرو گے تم اس دوکان کا"

بچوں رکھو ضائع کرو یہ کچھ بھی اپنا حصہ لیا ہے تمہارے باپ کا کچھ نہیں لیا" وہ بگڑ کر بولا جبکہ سوہا لب
دبا گئی

بستر جھٹک کر اٹھی۔۔۔

اور ہاں" وہ بگڑے ہوئے تیوروں سے اسے دیکھنے لگا

یہ میرا بیڈ ہے رات تو میں برداشت کر گیا کہ تم میرے اٹھنے سے پہلے سو گئی تھی جانتا ہوں جان بوجھ کر
سوئی تھی مگر آئندہ ایسا نہ ہو" وہ گھور کر بولا جبکہ سوہا نے مڑ کر دیکھا

پسند تو مجھے کرتے نہیں پھر وہ سب کر کے مجھے اذیت کیوں دینا چاہتے ہو"

عجیب لڑکی ہو شوہر کی قربت اذیت لگتی ہے چہ چہ چہ"

شوہر محبت سے کرے۔۔۔۔

محبت کرنے والی شکل بھی ہونی چاہئے ضرورت پوری ہو جائے بڑی بات ہے" سر جھٹک کر وہ بولا
سوہا کے اندر جیسے اسکے الفاظ چھ سے اٹھے اسنے جلتی آنکھوں سے اسے دیکھا دانت پیستی وہ واشروم میں

چلی گئی بے ساختہ اسے بے شمار رونا یا تھا بہت زیادہ۔۔۔

وہ اپنے آنسو صاف کرتی بال باندھنے لگی یہ سب مل کر اسے ہرانا چاہتے تھے وہ ہارے گی نہیں۔۔۔

اسنے تہیہ کیا اور اپنے چہرے پر پانی ڈالا

بار بار چہرہ دھوتی وہ جیسے احساس کمتری کا شکار لگ رہی تھی

کیا ہو گیا ہے مجھے " اچانک رک کر اسنے اپنے میں اپنا چہرہ دیکھا ہاں وہ اس کی طرح خوبصورت نہیں تھی

لیکن اسکے پاس تو سب تھا یہ گھریہ سب کچھ تھا اسکا اور اہم کا

تو وہ اسکے دباؤ میں اکیوں نہیں رہا تھا وہ خود کو دیکھتی سوچتی چلی گئی

کچھ دیر بعد وہ واشروم سے نکلی تو وہ کمرے سے جا چکا تھا

وہ بھی باہر آگئی

ارے سوہا " ثروت چچی نے اسے رات والے لباس میں دیکھا تو منہ پر ہاتھ رکھ گئیں اسکے لباس پر پڑی

شکنیں الجھے بال بہت کچھ بیاں کر رہے تھے لیکن ایسا تھا نہیں جیسا سب سوچ رہے تھے اور وہ کر رہی

تھی

جی فرمائیے کیا کہنا ہے " وہ پھاڑ کھانے کو دوڑی

نہیں میں تو وہ " وہ گھبرا گئیں

سب کچھ ہو رہا ہے اس گھر میں آدھے آدھے لباس میں پھیرنے والیاں طوائفوں کا بازار لگا ہوا ہے اب

میں جیسے مرضی پھیرو آپ کون ہوتے ہیں روکنے والی " وہ غصے سے چیخنی ثروت چچی کا منہ سا تراوہ ادھر

ادھر دیکھنے لگی جبکہ ساز نگاہ چراگئی

وہ اسے اب اسی طرح اسے پکارتی تھی تائی جان بھی

جبکہ ساز کو اپنے لیے یہ لفظ بہت برا لگتا تھا کل بھی وہ لباس تباہ کر کے اتارا تھا عمر کے رنگ میں رنگ جانا اتنا آسان نہیں تھا۔

ساز نے ناشتہ بنایا اور عمر کا ناشتہ بنا کر وہ باہر جاتی لیکن وہ اسے باہر جاتا پہلے ہی دیکھ گیا وہ اندراگی

کیا حلیہ بنایا ہوا ہے "

جس آدمی سے شادی کی ہے جب اس نے صبح شام طعنے مارنے ہے اور اسے میری شکل میں دلچسپی نہیں ہے تو میں نے تیار ہو کر کیا کرنا ہے " اسکی آنکھوں میں واضح سرخی تھی تائی جان نے سر جھٹکا جانے دے بس یہ شرابیوں جے ہی کا ہوتے ہیں اپنی عورتوں کے پلو سے لگے رہتے ہیں سارے سارے دن ورنہ ہمارے مرد۔۔۔۔۔ "

وہ بولیں ساز سے ان دونوں کے آگے کپ رکھا

اپنی شکل لے کر دفع ہو جاؤ تم " وہ بھڑکی

ساز نے اسکی جانب دیکھا وہ واقعی وہ سوہا نہیں لگ رہی تھی مر جھایا ہوا چہرہ اور انداز میں چیڑ چیڑ اپن جیسے وہ دکھی ہو لیکن اپنے دکھ کو بیان نہیں کر پار ہی ہو ساز کو اپنے بھائی پر غصہ سا آیا۔

انتقام کے لیے ایک لڑکی کا چناؤ اچھا نہیں تھا وہ اسکے پاس سے ہٹ گی اور کچن میں اکر دوبارہ کاموں میں لگ گی۔

بدر نے اس دوکان سے تایاجان کا سارا مال نکلوا کر باہر کروا دیا تھا تایاجان نے اسے ایسے دیکھا جیسے وہ اسکا خون کر دیں گے لیکن وہ جیسے سر پھرا ہو گیا تھا اسے پرواہ نہیں تھی اسنے بقیہ پیسوں سے جو عمر کے لیے تھے اس دوکان میں مال ڈالا یہ مال بہت تھوڑا تھا لیکن اسنے اپنے بل بوتے پر کچھ کرنے کی ٹھان لی تھی اچھا کرتا یہ برا جو بھی کرتا وہ اسکا تھا

تایاجان نے پوری مارکیٹ میں اسکا مذاق اڑا دیا تھا لیکن وہ اللہ توکل پر بیٹھا تھا جبکہ تایاجان اور عمر جتنا ہو سکتا تھا اسے بے عزت کر رہے تھے انکے لہجے اور انداز میں جو جلن اور حسد تھی اکثر لوگوں نے محسوس بھی کر لی۔۔۔۔

یہ چار پانچ ریک بھر کر تم کاروبار کر رہے ہو " ارہم ہنسا
بدر نے جواب نہیں دیا۔

اور اپنے کام میں مصروف رہا ارہم نے گھور کر اسے دیکھا
اس کے پاس اتنا بھی مال ڈالنے کے پیسے آئے کہاں سے " وہ اپنی دوکان میں آتا ہوا بولا
یہ ہی میں سوچ رہا ہوں "

کہیں آپکے اس شرابی بیٹے نے تو نہیں دیے " ارہم بولا
جبکہ تایاجان نے نفی کی
نہیں وہ اسے منہ کیوں لگائے گا "

اپنی بیوی کو لگا چکا ہے اور بولیں مت اسکی بیوی اس کی بہن ہے " وہ غصے سے بولا تو تایاجان جیسے چونک

گئے آنکھیں پھیل سی گئیں۔۔۔

کہا تھا آپ سے اس ساز کو میرے قبضے میں دے دیں نہیں عمر خیام سے نکاح پڑھو ادیا "ارہم بھڑکا اور تیا
خاموش رہ گئے جیسے گھیری سوچ میں ہوں۔۔۔۔

یہ گھرا سکے اپنے گھر سے بھی کئی گناہ بڑا تھا وہ اپنی شاندار گاڑی میں آیا تھا اسکی گاڑی دیکھ کر ڈرائیور نے
دروازے کھول دیے لیکن وہ اندر نہیں گیا تا دیر وہ گاڑی دروازے کھلے کھڑا رہا لیکن عمر اندر نہیں آیا۔۔
وہ بیچ میں ہی گاڑی روکتا باہر نکلا اور گھر کے اندر داخل ہوا تو اسکی کیفیت کچھ نہیں تھی

کون ہیں آپ بھائی صاحب رکیں کہاں سے آئے ہیں " وہ گاڑی پیچھے پیچھے بھاگا اور عمر خیام سیکریٹ
ہونٹوں میں دبائے آنکھوں کی کیفیت کو گلز سے چھپائے وہ اندر بڑھتا چلا گیا

یہاں تک کے وہ رک گیا گاڑی چونکہ بھاگتا ہوا آیا

صاحب جی اپکو اندر جانے کی اجازت نہیں "

اجازت مانگی بھی نہیں جا کر اندر کہو عمر خیام آیا ہے " وہ بولا اور لون کی دوسری طرف مڑ گیا جبکہ وہ گاڑی

اسے حیرانگی سے دیکھ کر اسکی شخصیت سے مرعوب ہو کر اندر گیا اور دادی جان سے کہا کہ وہ جی باہر کوئی

عمر خیام آیا ہے " وہ بولا جبکہ دادی جان نے برا سامنہ بنایا

کون عمر خیام " وہ بولیں

پتہ نہیں جی اسنے کہہ اندر جا کر کہو عمر خیام آیا ہے "

لو بھلاب ہم کیا جانیں کون ہے عمر خیام کہو بعد میں آئے "

وہ بولی جبکہ اچانک کچن سے ایزہ اپنی اور دادی جان کی چائے لے کر آگئی

وہ دادی جان سے کوئی بات نہیں کر رہی تھی اور دادی جان خود ہی بولے جارہی تھی آج اسنے ڈاکٹر کے

پاس جانا تھا شاہنواز کچھ دیر تک اسے خود لینے ارہا تھا اسکا دل جیسے کسی مٹھی میں جکڑا ہوا تھا لیکن وہ بے

حس ہو جانا چاہتی تھی اتنی بے حس کے اسکا واقعی ایک وجود باقی رہ جائے جزبات بچیں ہی نہ وہ قاتل ہی

تھا اسنے فہیم کو مار دیا تھا اپنے بچے کا قتل کر رہا تھا اور وہ کیا کر سکتی تھی۔۔۔

پیغام تو ایسے بھیجا ہے کہ پرائم منسٹر ہو "ایزہ نے توجہ نہیں دی

توجی کہہ دوں شاہ صاحب آئیں تو آنا"

لو بھلاب سوچنے والی بات ہے میں نہیں جانتی تو میرا شاہ عمر خیام کو کیوں جانے گا"

ایزہ کے ہاتھ سے ایک دم کپ چھٹا اور چمکدار فرش پر چائے چارو سمت پھیل گئی

عمر بھائی "لبوں میں نام کو دہراتی وہ اس چائے پر اپنے سرخ قدموں کے نشان چھوڑتی اس کپ کی کانچ

ہی چبھن کو نظر انداز کرتی باہر کی سمت بھاگی

ارے کہاں جا رہی ہے تو۔۔۔ کون ہے یہ عمر خیام کون سا عاشق آگیا اب تیرا جو ایسی پاگل ہو گئی ہے

یا اللہ! بھی تو کوئی خوشخبری سنی تھی ہائے ہائے کرتی وہ اسے کوستی خود بھی اٹھی ایزہ باہر بھاگی اور عمر نے

محسوس کیا اسکے پیچھے کوئی ہے اور وہ مڑا تو شاید ہی اسے سال بعد دیکھا تھا۔

وہ بھاگتی ہوئی اسکے نزدیک آئی تو چہرے پر اتنی معصومیت اور اتنا نور تھا کہ لمبے بھر کے لیے وہ ساکت رہ

گیا

وہی نور جو اسے ساز کے چہرے پر دیکھتا تھا جس کی وجہ سے وہ اس سے متاثر ہوا تھا وہی پاکی اسے اسکے چہرے پر دیکھی۔۔۔

اور اسکی آنکھ سے بہتے آنسو ایزہ منہ پر ہاتھ رکھ گی جیسے معجزہ ہو گیا ہو۔

ب۔۔۔ بھائی "کانپتے ہاتھ اسکے بازو تھام گئے عمر خیام خاموشی سے اسے دیکھتا رہا۔

میرا۔۔۔ میرا بھائی "وہ اسکے کبھی بازو چھوتی کبھی اسکا چہرہ۔۔۔۔۔

آئے ہائے غضب خدا کا یہ کیا نامحرم سے لپٹ گی تھی ہی آوارہ یہ منحوس عمر نے آنکھ اٹھا کر دیکھا ماتھے پر

تیور سے بنے اور وہ سنجیدگی سے اس بوڑھی عورت سے نگاہ پھیر گیا جو یقیناً ایزہ کے بارے میں ہی بول

رہیں تھیں ایزہ اسکے سینے سے لگ گی عمر اب بھی پینٹ کی جیب میں بازو ڈالے ویسے ہی کھڑا تھا۔

اور اسکی ہچکیاں چیخوں میں بدل گی وہ اس سے لپٹ کر اس طرح روئی

عمر ساکت کھڑا رہا

یہ کس کی گاڑی ہے "شاہنواز کی دھاڑ پر ڈرا سیور جیسے پریشان سا ہوا اٹھا صاحب جی وہ اندر صاحب آئے

ہیں مان کر ہی نہیں دیا ورنہ سائیڈ پر لگا دیتا گاڑی نہ گاڑی کی چابی دی۔۔۔۔۔

کون آیا ہے "وہ ناگواری اور خطرناک تیوروں سے باہر نکلا

جی وہ کوئی عمر خیام ہے "گارڈ نے کہا اور شاہنواز نے جھٹکے سے گارڈ کی صورت دیکھی پھر گاڑی کی سمت

دیکھا اور پھر وہ جیسے اندر بھاگا تھا

وہ اندر داخل ہوا تو اندر کا منظر عجیب تھا اسکی بیوی عمر خیام کے سینے سے لگی کھڑی رو رہی تھی
وجود میں چونٹیاں سی لگیں وہ دو قدم آگے بڑھتا کہ ایزہ کی بازگشت پر رک گیا
کہاں چلے گئے تھے بھائی آپ۔۔۔ آپ کہاں چلے گئے تھے بھائی مجھ پر ظلم ہوا ہے بھائی میں کہیں نہیں
بھاگی تھی سب نے مل کر جھوٹ بولا آپ سے جھوٹ بولا تاکہ آپ میری شکل کبھی دیکھ نہ سکیں
دیکھیں دیکھیں مجھے۔۔۔ میں نہیں ہوں ہماری ماں جیسی نہیں ہوں بھائی میں نہیں ہوں "اسکا بس نہیں
چل رہا تھا وہ ایک سانس میں بولے اتنا چنی اتنا چنی کہ عمر کو اسپر یقین اجائے جو بت کی طرح اسے دیکھ رہا
تھا۔۔۔

جبکہ دوسری طرف شاہنواز کی دنیا پہلی بار اسی کی آنکھوں کے آگے گھوم اٹھی اسے لگا قدموں سے زمین
کا کھسکنا صحیحی معنوں میں اسکو کہتے ہیں
ایزہ عمر خیام کی بہن یعنی ناز کی بیٹی تھی "وہ اپنے ہی قدموں پر لڑکھڑا گیا کہ گارڈ نے اسکو سہارا دیا
سر آپ ٹھیک ہیں "گارڈ بولا

آ۔۔ ہاں "وہ نہ سمجھی سے اسے دیکھنے لگا یوں لگا ہوا میں وجود ریزہ ریزہ ہو گیا ہو۔۔۔
وہ آنکھیں جھپک جھپک کر ایزہ کو دیکھنے لگا جیسے واقعی وہ اسے دیکھنا چاہ رہا ہو جیسے آج سے پہلے اسنے کبھی
ایزہ کو دیکھا ہی نہیں تھا اور وہ جیسے سن ہوتے دماغ سے وہیں کھڑا دیوار کا سہارا لیے سامنے دیکھتا رہ گیا۔
ایزہ اسکے قدموں میں بیٹھی تھی عمر اسے دیکھ رہا تھا

م۔۔۔ میرا یقین نہیں کریں گے نہ "وہ سسکی

اگر ماضی کو اٹھا کر پلٹتے تو ایزہ اس وقت عمر کو دنیا کی سب سے جھوٹی لڑکی لگی لیکن اگر اپنے دل کی کیفیت کو دیکھتا تو وہ شاکڈ تھا

شوہر کہاں ہے تمہارا"

اسکے اس سوال پر ایزہ نے اسکی جانب دیکھا۔

اعتبار کی کوئی بات اسکی آنکھوں میں نہیں تھی سنجیدگی سے پوچھا ایزہ نے انصاف کر کے ارد گرد دیکھا شاہنواز دور ہی نظر آگیا۔

وہ۔۔۔۔۔

اور عمر نے اسکی نگاہ کی سمت دیکھا وہ اسکی بہن سے پندرہ سال بڑا تھا۔۔۔

عمر اسکے قریب جانے لگا اور شاہنواز کو لگا اس وقت یہ سب برداشت کرنا اسکے لیے دنیا کا سب سے بڑا

کام ہے عمر اس تک پہنچتا کہ وہ وہاں سے دوبارہ مڑا اور اسنے گاڑی ریورس کی

شاہنواز کے ہاتھوں کی کپکپاہٹ حیران کن تھی وہ۔۔۔ وہ شخص تھا جو اپنے سامنے کسی کو کھڑا نہ ہونے

دے اور عمر خیا م کا سامنا اس وقت کر نہیں پایا

عمر بھی وہیں رک گیا۔۔۔۔

کیونکہ شاہنواز قریب آنے سے پہلے ہی چلا گیا تھا اسنے مڑ کر ایزہ کو دیکھا جو بے بسی سے اسے دیکھ رہی

تھی۔

دوبارہ آؤگا" فاصلے سے ہی کہہ گیا

سچ کہیں "ایزہ اسکے قریب آگی

سرخ آنکھیں اور بے چینی انگ انگ سے عیاں تھی

میں نے اپنی بات کا کبھی کسی کو یقین نہیں دلایا" وہ سرد لہجے میں بولا

مجھے یقین ہے "وہ جلدی سے بولی

مام کی ڈیبتھ ہوگی ہے "عمر نے سامنے جھولتے درخت کو دیکھتے اسے یہ اطلاع دی

ایزہ ایزہ اپنے پاؤں میں لگے زخم کو دیکھنے لگی

اچھا ہوا" اسنے اتنا ہی کہا

زندگی میں کبھی انکی شکل نہیں دیکھی میں نے۔۔ اچھا ہوا امر گئیں کیونکہ اگر دیکھ لیتی تو شرمندگی ہوتی

کہ میں انکی اولاد ہوں "

عمر نے اسکی جانب ناگواری سے دیکھا۔

جیسے اپنا غصہ اندر اتار رہا ہو۔۔۔

بات سنو میری ماں ہے وہ میری۔۔۔ تمیز سے "انگلی اٹھا کر وہ بھڑکتے لہجے میں بول گیا جبکہ ایزہ نے

حیرانگی سے اسکا غصہ کرنا دیکھا۔۔۔

لیکن ہم اپنی ماں کو نہیں پسند کرتے انکی وجہ سے "

ہم نہیں صرف میں تم نے جب دیکھا نہیں انھیں تو اپنے چھوٹے سے دماغ کو زیادہ چلانے کی ضرورت

نہیں ہے "وہ جھڑک گیا

جی ٹھیک ہے "ایزہ سر جھکا گی"

یہ "جی ٹھیک ہے" کیا ہوتا ہے انسان کی آنکھ میں آنکھ ڈال کر بات کرنی چاہیے بھلے وہ بھائی ہو شوہر ہو یہ

یہ بڑھی "اسنے دادی جان کو دیکھا

بھائی "ایزہ ایکدم پریشان سی ہوئی

یہ ابھی کیا بکواس کر رہی تھی"

وہ عجیب ہی تھا اعتبار اب بھی اسپر کیا نہیں تھا اور حمایت میں لڑنے الگ کھڑا ہو گیا تھا

ب۔۔۔ بھائی "ایزہ نے اسے روکنا چاہا جو کہ دادی جان کی سمت بڑھا رہا تھا

ہاں تو کیا بکواس شکل رہی تھی ابھی تم"

بھائی دادی جان ہیں "ایزہ نے اسکا بازو پکڑا

اے تو۔۔ تو ہے کون تو "دادی جان کی تو زبان ہی لڑکھڑا اٹھی

دیکھ قبر میں پاؤں لٹک رہے ہیں زبان بند رکھا کر "وہ گھور کر بولا اور ایزہ کو دیکھا جس کے چہرے کے

رنگ فق ہو رہے تھے

دادی جان بھی یہ دیکھ رہی تھیں لیکن چہرے پر واضح خوف تھا کیونکہ وہ ان پر چڑھ جو گیا تھا

میں۔۔ میرا شاہ اجائے اسکو اور تجھے سیدھا کرتی ہوں میں"

چل ٹھیک ہے کہ بلا لے جس کو بلانا ہے کون شاہ ہے بھی۔۔ "وہ بیٹھ گیا

بھائی"

کیا بھائی بھائی اگر تو تم پر لگے الزام جھوٹے ہوئے تو سب کی جان اپنے ہاتھوں سے لوں گا اور اگر سچے ہوئے تو تمہیں جہنم رسید بھی خود کرو گا دوبارہ اوگا" وہ گھور کر کہتا
باہر نکلنے لگا ایزہ اسکے پیچھے پیچھے بھاگی اگر کسی مرتے کو آخری امید دلائی جائے کہ وہ نہیں مرے گا تو اسکے
جزبات جیسے ہوں ویسے ہی ایزہ کے تھے۔

عمر بھائی" وہ پکارا اٹھی

وہ مڑا سنجیدگی سے اسے دیکھا

ایزہ پھر سے اپنی آنکھوں سے آنسو نکلتے نہ روک سکی

عمر کچھ دیر اسے دیکھتا رہا اور پھر مڑ کر نکل گیا

ساز کے علاوہ یہ دوسرا شخص تھا جس کے آنسو برداشت سے باہر تھے لیکن یہاں سے نکلتے آج ایک بات
تو طے تھی کہانی واقعی وہ نہیں تھی جو دیکھائی جا رہی تھی۔

وہ پر سوچ ساڈرا سو کرنے لگا

شاہ نواز نے سٹیرنگ پر سے سر اٹھایا اسکے ہاتھ اب تک کانپ رہے تھے وہ معلوم نہیں کتنی دیر سے یہاں
موجود تھا جنگلوں کے بیچ لمبے لمبے درختوں کو جھلوتا دیکھ رہا تھا رات گھیری ہو رہی تھی دن کی روشنیوں کو
اندھیرے نے چھپا لیا تھا لیکن شاہ نواز اسی طرح سامنے خالی روڈ کو دیکھتا جہاں سے کچھ دیر بعد ایک گاڑی

تیزی سے گزر جاتی اور اس وقت تو کافی دیر سے رات کی گہرائی کی وجہ سے کوئی گاڑی بھی نہیں گزری تھی اسکے سامنے ڈیش بورڈ پر موبائل تھا اور موبائل میں حسین عورت مسکرا کر اسے ہی دیکھ رہی تھی اس طرح آپکے ہی وجود سے سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا میں "وہ نگاہ نہیں اٹھا رہا تھا

آپ نے صرف عمر خیام کا نام کیوں لیا مجھے بتایا تو ہوتا کوئی اور بھی آپکے وجود سے جڑا ہے میں پلکیں بھی بچھا دیتا " وہ پھر سے بولا

کچھ دیر خاموش رہا اور پھر اپنے چہرے پر ہاتھ رکھ لیا۔

مرد روتے نہیں اچانک اسکے کانوں میں کسی کی بازگشت سنائی دی تھی اسکی آنکھیں جو ہلکی پھلکی گیلی ہوئی تھیں فوراً خشک ہو گئی اُس نے اس تصویر کی جانب دیکھا دل تھا کہ ابھی پھٹ جاتا۔

تم مجھ سے وعدہ کرو میرے عمر کا خیال ساری زندگی رکھو گے "

میں آپکی کسی بات کو رد نہیں کروں گا میں کبھی شادی نہیں کروا گا کہ میرا دھیان کسی اور کی طرف متوجہ ہو " مبہم سی مسکراہٹ نے انکے ہونٹوں کو چھوا جسے اس نے توجہ سے دیکھا۔

وہ اس سے بڑی تھی لیکن محبت کا پیمانہ ایسا تھا کہ وہ انکی بیماری کی رپورٹس دیکھ کر مرنے کو تھا

نہیں میں نے ایسا نہیں کہا بس تم عمر کا خیال رکھنا وہ ضدی ہے چاہتا ہے اسکے ماں باپ ایک ہو جائیں اور حقیقت سے نگاہ چرالے وہ۔۔۔۔۔

لیکن ایسا کہاں ممکن ہے بس تم اسکا خیال رکھنا " وہ بار بار ایک ہی بات کیے جا رہی تھیں

شاہنواز نے تصویر سے نگاہ پھیر لی

دل کر رہا ہے زندگی میں پہلی بار آپ سے خفا ہو جاؤں " وہ سامنے روڈ کی سمت دیکھنے لگا۔
اس طرح گھما کر زندگی مجھے پھر آپ کے قدموں میں ہی لے آئی ہے لیکن میں آپ کے ساتھ زیادتی کا تو نہیں
سوچ سکتا۔

پھر آپ کے وجود کے ساتھ زیادتی انجام دینے میں کرتا ہی چلا گیا " مجھے پتہ ہے آپ زندہ ہوتی تو مسکرا دیتی۔
لیکن میں واقعی خفا ہوں کس موڑ پر لا پٹھا ہے آپ نے مجھے محبت کی بہت سخت سزائیں دیں یہ آپ نے
مجھے " وہ اس تصویر کی جانب اب نہیں دیکھ رہا تھا
اب میں اس بچے کا کیا کروں "

وہ سٹیئرنگ پر مکہ مار گیا جیسے خود سے ہی الجھ پڑا ہو بری طرح میں نے بس اتنا سوچا تھا کہ کبھی اپنی اولاد
نہیں ہونے دوں گا عمر میرا ہے آپ نے اسے میرا کہا تو وہ میرا ہے اس سے میری محبت آپ کی طرح ہے۔
میں نے اپکا وجود سمجھ کر اس سے محبت کی ہے اپنے بچوں کی طرح سمجھا سے۔۔۔۔۔
لیکن آپ نے بہت بڑا ظلم کیا ہے کہ میرے گھر میں آپ تھیں اور مجھے دیکھائی نہیں دی " اسنے موبائل
کو غصے سے سیٹ پر پھینکا اور گاڑی سٹارٹ کر لی۔

اس وقت اسکی کیفیت ایسی تھی کہ گھر جانے کی ہمت نہیں تھی وہ سمجھ ہی نہیں پارہا تھا اب ایزہ پر نگاہ
کس نظر سے اٹھائے اسکی خوبصورتی سے مائل ہونے کے باوجود اس سے محبت نہ کرنے کی قسم کھائے
شاہنواز شاہ انا کے ایک خول میں قید شخص بن کر اسکے سامنے رہا تھا

اور اسے چاہئے ہی نہیں تھا کوئی شخص اس سے وہ محبت کرے۔۔ وہ اپنے حصے کی محبت کر چکا تھا اولاد کے روپ میں عمر خیام کو اپنا مان چکا تھا اسکے توسط سے عمر سے محبت کرتا تھا پھر وہ ضدی سالٹر کا جب اس سے ضد منگواتا تھا اسکے سینے میں خود ساختہ محبت امدتی تھی وہ اس سے لڑتا تھا اپنی باتیں شنیر کرتا تھا شاہنواز بس اسکی زندگی میں ایک میجیکل انسان کی طرح تھا جس کے بس میں ہر آسائش تھی اور چٹکیوں میں وہ اسے پوری کر دیتا تھا وہ جانتا تھا عمر نشہ کرتا ہے اور اسی وجہ سے وہ معاملات کی گہرائیوں میں آج تک نہیں اترائے سنے پر واہ نہیں کی کہ شاہنواز کون ہے کیوں ہے کہاں سے اسکی زندگی میں آگیا وہ یہ بھی جانتا تھا اسے اس ڈائری کی تلاش ہے جو اسے اسکے باپ سے چاہیے مگر وہ ڈائری اسکے باپ کے پاس بھی نہیں تھی

وہ ڈائری کا بوجھ بھی شاہنواز کے سینے پر ہی تھا لیکن فلحال اسے گھر میں موجود اس لڑکی کا خیال تکلیف میں میسر کر رہا تھا جسے پچھے 87 ماہ سے اسنے ایک روبوٹ کی طرح ٹریٹ کیا کیونکہ اپنے حصے کی محبت میں شراکت برداشت ہی نہیں تھی لیکن قسمت نے بھی اسکے ظلم پر اسے بڑی زور سے پٹخا تھا جیسے گھما کر اسکے منہ پر ہی تھپڑ مارا تھا اور تھپڑ کی گونج شاہنواز سے برداشت نہیں ہو رہی تھی۔

آپ کھانا نہیں کھاتے " اسکے سامنے ٹرے رکھتے ہوئے وہ بولی عمر نے سر اٹھایا موبائل میں نہ جانے کیا دیکھ رہا تھا

کوئی جواب نہیں دیا جبکہ وہ اپنا دوپٹہ درست کرتی کچھ فاصلے پر بیٹھ گئی

پلیز جلدی کھالیں ابھی گرم ہے سردی کے باعث جلد ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ویسے بھی بہت مشکلوں سے بچا کر آپ کے لیے لائی ہوں ورنہ سب لوگ کھا لیتے اور آپ کے لیے کچھ نہ بچتا آپ دیکھیں اس میں چکن بھی ہے میں نے آپ کے لیے پوری دو بوٹیاں نکال لیں تمہیں پھر مجھے لگا آپ تو زیادہ کھاتے ہوں گے میں نے پھر ایک اور بھی ڈال دی۔۔۔

بدر بھائی کے لیے بھی نکالا ہے بس دعا ہے کسی کی نظر نہ جائے آپ جلدی کھالیں نے ایسے کیوں دیکھ رہے ہیں "وہ بولتے بولتے منہ بنا گی کہ کیا کچھ غلط بول رہی تھی جو وہ ایسے دیکھ رہا تھا عمر نے کھانے کی طرف دیکھا اس میں تین بوٹیاں واقعی تھی

اسنے اپنے قہقہے کا گلہ گھورنا چاہتا تھا مگر اس سے یہ ہو نہیں سکا یوں لگا صدیوں بعد دل سے قہقہہ لگا اٹھا ہو اور ساز جیسے بے حد شرمندہ رہ گی

سر جھک گیا اسکا قہقہہ طنز لگا اور شرمندگی کے احساس نے اسکے گال سرخ کر دیے
یے بے ریلکس میں تمہارا مذاق نہیں بنا رہا بس دیکھ رہا ہوں اتنی محبت مجھ سے کبھی کسی نے نہیں کی نہ
۔۔۔ وائے ناٹ میں تمہاری سپیشل تین بوٹیاں کھاؤ گا "اسکی بھیگتی آنکھیں دیکھ وہ فوراً بولا اور ساز
مسکرا دی لیکن محبت کا لفظ سن کر دل کو کچھ کچھ ہوا تھا۔

اسنے موبائل سائیڈ پر رکھا اور کھانا کھانے لگا کھا واقعی گرم تھا
اٹس گڈ کبھی کبھی ماں ایسے کھانا بنا لیتی تھی "وہ جیسے بے دھیانی میں بولا اور پھر رک گیا
اسنے وہ نوالہ چھوڑ دیا ساز نے بے چینی سے دیکھا

تمہارا ذائقہ انکے جیسا ہے " وہ کھانے کی ٹرے دور کر گیا

ساز کا دل شدت سے دکھا اس بات پر نہیں کہ اسنے کھانا چھوڑ دیا نہ اس بات پر کہ وہ نفرت کی حد کرتا ہے شاید ان سے بلکہ اس بات پر کہ آخر کیوں اسکا ذائقہ ان سے جاملا

اسنے عمر کی جانب دیکھا

تم یہ بدر کے لئے رکھ دو " اسنے سنجیدگی سے کہا

سوری مجھے نہیں پتہ تھی یہ بات " ساز کو پھر رونا آنے لگا

اللہ میں کیا کروں تمہارے آنسو کا روندو ہو تم " وہ عاجز سا آیا

اچھا لگا وہ جس طرح سر پکڑ کر بولا تھا

ساز اسے آنکھیں جھپک جھپک کر دیکھنے لگی۔

میڈیم یہ کھانا رکھ کر آؤ میں کچھ آرڈر کرتا ہوں دونوں کھائیں گے "

وہ موبائل اٹھا گیا ساز نے سر ہلایا ٹرے اٹھائی

پھر کیا کبھی میرے ہاتھ کا کھانا نہیں کھائیں گے " اسے فکر ہوئی تھی کہ ایسا کیوں ہوا

عمر نے ہلکی سی مسکراہٹ سے سر جھٹکا

یقیناً تمہارے ہاتھ کا ذائقہ بدل جائے گا اب " وہ بولا

اور ساز کا دل باغ باغ ہو گیا میں کوشش کرو گی میں اپنے لیے کچھ نیا بنائیں بنا کر لاؤ "

ارے نہیں بھئی جاؤ اور جلدی سے آؤ " وہ بولا اور ساز جلدی سے باہر نکل گئی

اسکے چہرے سے خوشی پھوٹی تھی اسکی توجہ پر لیکن ایک سچ تھا کہ وہ کافی لاپرواہ تھا
معلوم نہیں ساز کے لیے وہ سب محسوس کرتا تھا جو ساز اسکو لے کرتی تھی وہ بے دھیانی میں تائی جان
سے ٹکرائی

یا اللہ کیا تکلیف ہے تجھے نظر نہیں آتا آندھی ہے یہ اپنے شرابی کے ساتھ نشہ کرنے لگ گئی ہے " وہ چلا
اٹھیں

ساز کو بہت برا لگا ان لوگوں نے اسکا نام ہی یہ رکھ دیا تھا وہ پاس سے پھر بھی گزرنے لگی۔
زیادہ ہوا میں اڑنے کی ضرورت نہیں ہے تیرے ایسے پر کاٹو اوگی یاد رکھے گی ابھی تو تیرے اس شرابی
نے تھپڑ کھایا ہے نہ تیرا منہ خود رنگ دوں گی۔

اور یہ تیرا بھائی منہ کے بل گیرے گا۔

ساز کا بازو موڑتی وہ بولیں اپنے اندر کی بھڑاس نکال رہیں تھیں جبکہ ساز نے انھیں حیرانگی سے دیکھا اتنی
نفرت اتنی حسد تھی انکے سینے میں سب کے لیے پھر نماز کس منہ سے پڑھتی تھی

تائی جان آپ سب سے حسد کرتی ہیں اللہ حسد کرنے والوں کو پسند نہیں کرتا اور عمر جیسے بھی ہیں
میرے ہیں شرابی ہیں یہ نشی

ہدایت اللہ سب کو دے سکتا ہے "

اسے خود نہیں پتہ تھا وہ کیا بولے جا رہی ہے غصے سے اپنا بازو چھڑا کر وہ انھیں دنگ چھوڑتی کچن میں
سامان رکھ کر انکے پاس سے گزری تو دل خوف سے دھک دھک دھک کر رہا تھا دھڑکنیں سخت پڑ گئیں

چوڑی چوڑی نظروں سے پیچھے دیکھا وہ اب بھی وہیں منہ کھولے کھڑی تھیں اور وہ تیر کی تیزی سے
کمرے میں بھاگ گی دروازے کو تالا لگایا اور دل پر ہاتھ رکھتی جیسے ابھی روپڑتی
کیا ہوا "وہ حیرانگی سے اسکے پھولتی سانس دیکھتا بولا

وہ۔۔۔ وہ میرے منہ سے کیا کچھ نکل گیا میں نے تائی جان کو کیا کہہ دیا۔۔۔ یا اللہ اب وہ مجھے نہیں
چھوڑیں گی عمر یہ سب آپکی وجہ سے ہوا ہے میں ان سے کیا کیا بولائی ہوں وہ تو جان سے مار دیں گی آف
ساز کیسے پٹاپٹ زبان چل پڑی تمھاری۔۔۔۔

یہ یہ آپ کی وجہ سے ہوا ہے آپ نے ہی کیا ہے اب میں تو مرو گی آپ کی وجہ سے "اسنے اسکے دونوں
بازو جکڑ کر جھنجھوڑ دیے

ہوا کیا ہے کیا ریس کے گھوڑے کی رفتار سے بولے جا رہی ہو "وہ ہنسی روکتا بولا۔
میں نے تائی جان کو سنا دی "

واو براو ہا تھ مارو "اسنے اسکا مردہ ہاتھ خود ہی اپنے ہاتھ پر مارا۔
عمر وہ مجھے جان سے مار دیں گی "

پھر خود زندہ بیچ جائیں گی اتنے ٹکڑے کرو گا یاد رکھیں گی "
سر جھٹک کر وہ بولا ساز اپنے آپ شرمائی عمر ہنسی ضبط کر گیا
ویسے تم نے سنائی کیا ہے "وہ دلچسپی سے اسے دیکھنے لگا

ساز اسے ایک ہی سانس میں سب سنا گی "

ارد گرد کا اندھیرہ اور بے ساختگی کا یہ لمس طوفان سا برپا کر رہا تھا
اور تیخ لخت وہ دور ہوا۔۔۔

اس گھیرے اندھیرے کی طرح اس بات کو اپنے دماغ سے مٹا دینا اسنے اسکے کان کی لو کو خود میں بھرتا لیا
حدت سی ساز کے وجود میں پھیلی۔۔۔

عمر کسی کا نہیں ہے۔۔۔۔۔"

اسکے الفاظ ہوش کی دنیا میں اسے کھینچ لائے

ہلکی سی کس اسکے کان پر کر کے وہ دور ہوا اور ساز بیڈ پر گیری اور عمر اسکے پاس سے گزر گیا
لائٹ اگی۔۔۔۔۔

کیا بس انھیں چند لمحوں کے لیے گی تھی

یہ کیا ہوا تھا؟

وہ کسی سحر کو یاد کرتی۔۔۔۔۔

ہر بار ایسے الفاظوں کو چھوڑ جانا اسکے اندر ضروری تو نہیں تھی وہ تو محبت کے اس حسین باغ میں کھیلنے لگی
تھی جس سے کبھی آشنائی نہیں تھی اسنے اعتبار ہاتھوں میں تھمایا تھا اسنے توجہ دی تھی اسنے بھرم رکھا تھا
اسنے اسکی خواہشیں پوری کی تھی

پھر بھی کیا محبت کا کسی کے وجود میں اٹھنا جرم تھا نہیں محبت کسی کے اندر اٹھ نہیں سکتی تھی کوئی کیسے کسی
کو توجہ بن محبت اور اپنائیت کے پاسکتا ہے وہ بالکل بے جان سی بیٹھی تھی اسنے نگاہ اٹھا کر دیکھا ہونٹوں کی

سرخی پہلے مگر شدید لمس کی گواہ تھی۔۔۔۔

کان کی لوپر اسکا پر حدت لمس اب بھی جاگا ہوا تھا اب بھی اسکا بازو اسکی نازک کمر پر سختی کی گرفت ڈالے ہوئے تھا

اب بھی اسکے جسم پر سختی سی تھی عمر خیام کی لیکن دماغ میں اسکے الفاظ ہتھوڑے سے برسارہے تھے
اسنے سر اٹھا کر دیکھا وہ کھانا جو آرڈر کیا تھا لے آیا تھا

ریکلس ہنی اٹس کو من "وہ اسکا گال تھپتھپا گیا

بلکل پہلے کی طرح لگ رہا تھا

ہاں اندھیرے میں گزارے چند لمہوں میں عجب جنوں تھا لیکن روشنیوں میں وہ پھر ویسا ہی تھا
فرینڈلی لاپرواہ۔۔۔۔

جبکہ وہ لمہے ساز میں جو جذبات ابھار گئے تھے وہ اسکے لیے کو من کبھی نہیں ہو سکتے تھے۔

تو پھر کیسا ہوتا ہے محبوب کا لمس؟

روح فرسا۔۔۔۔ جان لیوا

تو پھر کیا لوگ موت مانگتے رہتے ہیں اور مرتے رہتے ہیں؟

ہاں یہ ہی سمجھو

محبت میں لوگ صدقہ واری جاتے ہیں

اور صدقہ واری جانے کا مطلب آج ساز سمجھ گی تھی

یونیڈسم واٹر "اسکے ہونٹوں کی سو جن سے نگاہ چرا کروہ سنجیدگی سے بولا۔

ج۔۔ جی "وہ آہستگی سے بولی

اور گلاس تھام لیا

اسنے پانی پیا اندر کی آگ کچھ ٹھنڈی سی ہوئی اور پھر عمر نے اسے اپنا کھایا ہوا برگر تھما دیا

کھاؤ اسے کیا مدہوش بیٹھی ہو "وہ ڈپٹ گیا

اور ساز کھانے لگی وہ اس سے ہلکی پھلکی باتیں کر رہا تھا

ساز ہوں ہاں میں جواب دیتی رہی

اور پھر کچھ ہی دیر میں وہ سامنے صوفے پر جا کر لیٹ گئی خود کو کمبل میں قید کیا اور چند لمہوں میں عمر نے

دیکھا وہ سو گئی تھی۔

وہ بالکنی میں ہاتھ میں گلاس لیے نکل آیا خود پر شدید غصہ چڑھا

وہ معصوم تھی وہ اسکو استعمال نہیں کرنا چاہتا تھا

کبھی نہیں اتنا بھی کمزور نہیں تھا لیکن وہ جس طرح کھڑی تھی وہ بہک گیا چند لمہوں کے لیے ہی سہی

وہ رات دیر تک کام کرتا رہا تھا مارکیٹ کے کچھ لوگوں سے بات کی تھی جنہوں نے یقین دلایا تھا ادھار پر

وہ اسے مال دے دیں گے وہ فکر مند تھا کہیں بیچ میں وہ لوگ انکار نہ کر دیں

وہ گھر لوٹا اور سیدھا کچن میں گیا

اپنی بہن پر پیار بھی آیا جہاں وہ کھانا اسکے لیے چھپا کر رکھی تھی آج کافی مقدار میں تھا

اسنے اوون میں کھانا گرم کیا اور ٹرے لے کر کمرے میں آگیا

وہ سوئی نہیں تھی سکون سے بیٹھی اپنے ناخن فائل کر رہی تھی اسکے کمرے میں ایل سی ڈی یہ ٹی وی کچھ

نہیں تھا

یہ سہولیات صرف عمر کے کمرے میں تھیں تبھی وہ بیٹھی ناخن فائل کر رہی تھی

دوسری طرف بدر کو آتے دیکھ اسکی آنکھیں ایک لمبے کے لیے چمکیں اور پھر وہ نگاہ بدل گئی

وہ کھانے کی ٹرے بیڈ پر رکھ کر بیٹھ گیا اور خاموشی سے کھانا کھانے لگا

"باہر سے کچھ منگالیتے مجھے بھوک لگی ہے میں نے بھی نہیں کھایا"

تمہارے باپ کے پاس بڑا پیسہ ہے اس سے کہو وہ تمہیں منگا کر دے نہ میں ایسے چونچلے پالو گا اور نہ ہی

میرا پاس اتنا پیسہ ہے "وہ سنجیدگی سے بولا

ابھی عمر نے بھی منایا ہے اور جب اتنا بڑا ولیمہ دے سکتے ہو تو چند روپے کھانے پر خرچ نہیں کر سکتے "

نہیں "وہ سختی سے بولا

سوہا خاموش ہو گئی اسکی آنکھیں بھیک گئیں جنہیں اسنے صاف کیا۔۔ وہ اسکے سامنے رونا نہیں چاہتی تھی

لیلن بھوک بھی بہت لگی تھی اور ضد میں وہ بیٹھی رہی یہاں تک کہ اسنے سکون سے سارا کھانا کھایا اور

فریش ہونے چلا گیا

وہ غصے سے اسکو دیکھتی رہی۔

لیکن بدر کی صحت پر کوئی اثر نہیں ہوا

اور وہ فریش ہو کر واشروم سے نکلا سوہا کو بلکل اگنور کیے اسنے تھوڑا سا کام کیا وہ تب تک اسے دیکھتی رہی اور وہ ایسے رہا جیسے کوئی دوسرا کمرے میں ہو ہی نہ۔۔۔

اور پھر وہ لائنس آف کر کے بیڈ پر اگیا

سوہا کے اندر اتنا غصہ تھا کہ وہ کچھ کر دیتی وہ غصے سے اس بیڈ پر سے اترنے لگی کہ بدر کے ہاتھ کی سخت گرفت میں اسکی کلام اگی۔

چھوڑو میرا ہاتھ جب پرواہ نہیں ہے تو یہ ڈرامے کرنے کی ضرورت نہیں ہے " وہ بگڑ کر بولی یہ بات تمہارے لیے ہے کہ کم از کم اب ڈرامے کرنا بند کر دو شادی ہو چکی ہے تمہاری میں ساز کو منع کر دوں گا اب وہ میرے لیے کھانا نہیں رکھے گی یہ کام تمہارا ہے اور دوسروں سے جیلس ہونا چھوڑ دو جو تمہیں چاہیے تھا ویسے بھی تمہیں مل تو گیا ہے پھر کس بات کی تمہارے اندر اب بھڑاس ہے " اسنے اسکا ہاتھ کھینچ کر اپنی سمت کیا اور سنجیدگی سے بولا

نہیں مجھے ایسا انسان نہیں چاہیے تھا جو مجھ سے محبت نہ کرے ضرورت پوری کرے " بدر بے ساختہ ہنس دیا

پتہ ہے کیا تمہارے اندر تمہارے باپ کے پیسے کا گھمنڈ ہے اور میں تمہارے اندر سے اس گھمنڈ کو مٹی کر دوں گا ای پروممس " بدر نے اسکی کمر پر گرفت کو سخت کر لیا

بدر چھوڑو مجھے نہیں بنانا مجھے تمہارے ساتھ یہ تعلق "

وہ مچلی جبکہ اسنے اسکے منہ پر سختی سے ہتھیلی جمائے اور ایک دم اسے جھٹکے سے بیڈ پر پٹخ کر وہ خود اسپر اپنا اختیار جما گیا۔۔۔۔

لیکن میں کوئی ناجائز کام نہیں کر رہا یہ مکمل جائز اور میرا حق ہے بھلے اس میں۔۔۔ تمہاری یہ فضول کی مرضی شامل ہو یہ نہ ہو۔۔۔۔"

وہ بولا سوہا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگی

مجھ سے کبھی محبت نہیں کرو گے نہ تم "

ہاں کبھی نہیں اور توقع بھی بے کار ہے تو بہتر ہو گا اس چکر میں پڑنے کے بجے خود کو انسان کی نیچی بناؤ اور ہاں بابا کا ایک فلیٹ تھا جو میرے نام تھا۔۔۔

اس فلیٹ کے بارے میں اس گھر میں کبھی ذکر نہیں ہوا مجھے اس فلیٹ کے کاغذات چاہیے مجھے بیچنا ہے اور تم اپنے باپ سے لے کر دو گی وہ کاغذات "وہ بولا جبکہ غصے کی شدت سے سوہا پاگل سی ہو گی"

وہ اسے صرف ایک کارڈ سمجھ رہا تھا جس کا استعمال کر کے وہ تیا جان سے اپنی چیزیں دوبارہ حاصل کر سکے یہ کیسی شادی تھی سوہانے زور سے اسکے منہ پر تھپڑ دے مارا۔

بدر کے لئے یہ شاکڈ تھا

وہ اس سے یہ ایکسپورٹ نہیں کرتا تھا کہ وہ اس قسم کی کوئی حرکت کرنے کی جرت کر سکتی ہے۔۔۔۔

تم گھٹیا اور بے حس انسان ہو مجھ سے بہت بڑی غلطی ہو گی تم سے شادی کر کے تم سے محبت کر کے میں

تمہیں کچھ نہیں لے کر دوں گی سمجھے تم "وہ چیخی اور بدرنے اسکی گردن دبوچ لی اس شدت سے کہ
اسکی آنکھیں باہر نکل آئیں

تمہاری جرت کیسے ہوئی مجھ پر ہاتھ اٹھانے کی "اسنے گردن سے ہی کھینچ کر اسے سیدھا کیا
چھوڑو مجھے جانور ہو تم "

جانور بنا ہی کب ہوں میں "اسنے اسکے ایک لگایا تھا جبکہ بدرنے اسے تین کھینچ کھینچ کر مارے تو اسکے بعد
بھی سکون نہیں آیا تو اسنے اسے بستر پر دھکیلا سوہا کے سر کے نیچے سے تکیہ کھینچ کر دوڑیھینکا اور اسکی
قمیض کا گریبان پکڑ کر کھینچ دیا

سوہا مچلی خود کو چھرانے کی کوشش کرنے لگی
چھوڑو مجھے بدر۔۔۔۔

تم نے مجھ پر ہاتھ کیسے اٹھایا "وہ اسکا منہ پکڑتا دھاڑا

کیسے اٹھایا ہاں بتاؤ مجھے تمہاری اتنی جرت اپنے باپ کی طرح مجھے اپنا ملازم سمجھتی ہو۔۔۔ ہو کیا تم اور
تمہاری اوقات کیا ہے اپنی شکل دیکھی ہے آئینے میں کبھی نہایت بد صورت لڑکی تمہارے وجود سے
چمڑی کھینچ دوں گا اسندہ یہ جرت کی تھی "اور وہ واقعی اسے بری طرح اپنی خوفناک قربت کا نشان بنا رہا
تھا

سوہا میں جتنی ہمت تھی اس سے خود کو چھڑانے کی سہی کرتی رہی لیکن بدر پاگل ہو چکا تھا اور اسکا پاگل
پن سوہا کو خود پر محسوس ہو رہا تھا

م۔۔۔ مجھے معاف کر دو پلیز مجھے بہت تکلیف ہو رہی ہو دور جاؤ مجھ سے "وہ بلا خرا سکے آگے ہاتھ جوڑ گی" وہ اس سے اپنی اناپر لگنے والی ضرب کے نشان کا حساب لے رہا تھا لمبے طویل ہوتے گئے سوہا کو فجر کی اذانیں کی آواز سنائی دے رہی تھی وہ بے دم سی بھگیگتی نظروں سے اس اندھیرے میں اپنی شناخت کرنا چاہ رہی تھی۔

بدر۔۔۔۔۔ پلیز۔۔۔۔۔ چھوڑ "لفظ ٹوٹ گئے وہ گھیری گھیری سانسیں بھرنے لگی آپ "آپ کے علاوہ آئندہ منہ سے کچھ نکلا تو اس سے کی گناہ زیادہ بڑا حشر کر دوں گا آئندہ اپنے ہاتھوں کو قابو میں رکھنا "اسپر کمبل پھینکنا وہ اٹھ گیا جبکہ اسکی پھٹی ہوئی شرٹ بیڈ کے پاس ہی پڑی تھی جس پر قدم دھرتا وہ واشر روم میں گھس گیا

اگلے روز ناشتے پر سب جمع تھے

سوہا جاگ رہی تھی وہ صوفے پر بیٹھی تھی اسے دوپٹے کو اچھے سے خود پر لپیٹا ہوا تھا

اسکے اندر اتنی آگ جلی ہوئی تھی کہ وہ کسی کو بھی جلادیتی

اسے محسوس ہو رہا تھا اسکے ساتھ یہ سب کچھ ایزہ کی وجہ سے ہو رہا ہے اگر وہ ہی مر جائے تو بدر اسکے

ساتھ ایسا نہیں کرے گا۔۔۔

ساز اسکے پہلو سے گزری تو اسکے اندر سے اٹھتی مہک سوہا کو مزید جلا گی وہ اسکے پیچھے پیچھے کچن میں اگی

جبکہ ساز ہواؤں میں محسوس کر رہی تھی خود کو۔۔۔

معلوم نہیں کیوں بس لگتا تھا محبت ہو گی ہے ایک شرابی سے محبت ہو ہی گی ہے۔۔۔

اسنے سب سے پہلے عمر کے لیے ناشتہ بنانا چاہا

سوہا سے کھڑی گھورتی رہی

بہت خوش ہونہ تم "اسکی آواز پر وہ پٹی

جی "اسنے سوہا کو دیکھا وہ غصے سے گھور رہی تھی اسے

میں نے پوچھا ہے بہت خوش ہونہ تم وہ شرابی ہونے کے باوجود وہ

تمہارا خیال رکھتا ہے لیکن مجھ سے تمہاری یہ خوشی برداشت نہیں ہو رہی کیونکہ تمہارے بھائی نے

میرے لیے انتقام کو چنا ہے تو میں تمہیں عبرت نہ بناؤ "پین مین تیل وہ گرم کر رہی تھی کیونکہ اس میں

ابھی ہاف فرائی ایگ بنانا تھا۔ عمر کے لیے

سوہا اسکے نزدیک آتی چلی گی

سوہا اپنی اپکو کیا ہو گیا ہے "ساز دور ہونے لگی

کچھ نہیں بس آگ لگی ہوئی ہے مجھ میں لیکن وہ آگ کسی کو اپنی لپیٹے میں نہیں لے رہی اور تم وہ واحد

لڑکی ہو جس پر یہ آگ کی لپیٹ ڈالے بنا میرے اندر لگی یہ آگ ٹھنڈی نہیں ہو گی "

اسنے پین پر ہاتھ مارا اور تیل۔ ساز کے پاؤں پر گیرہ

وہ چلاتی کہ سوہانے اسکے منہ پر ہاتھ رکھ کر زور سے دبا دیا۔
آواز نہ نکلے تمہاری جس طرح تمہارے بھائی کی وجہ سے میری نہیں نکلتی
درد ہو رہا ہے نہ مجھے بھی بہت ہو رہا ہے۔

بہت زیادہ ہو رہا ہے ساز جب کوئی اپنی محبت کو پا کر بھی اسے پانہ سکے تو وہ ایسا ہی ہو جاتا ہے لیکن تم
صرف میری ہر اس تکلیف کا نشانہ بنو گی جو میں تمہارے بھائی سے کھاؤ گی میرا اصل حدف ایزہ ہے اور
میں اسے جان سے مار کر چین لوں گی "

ساز

کے انسو متواتر گیر رہے تھے وہ مچل رہی تھی تڑپ رہی تھی مگر وہ بھی اسی بے حسی میں کھڑی تھی جو وہ
رات کو سہہ کرائی تھی۔

اگر تم نے میرا نام لیا تو میں تمہارے ساتھ اس سے بھی زیادہ برا کرو گی
انڈا بناتے ہوئے تمہارا پاؤں جل گیا اس سے زیادہ کچھ نہیں سمجھی " وہ دھاڑی
جبکہ ساز نے زور زور سے سر ہلایا۔ کہ وہ سے بس چھوڑ دے
اسے شدت سے تکلیف ہو رہی تھی

وہ دور ہوئی اور ساز رونے لگی اپنا پاؤں پکڑ کر۔ سوہانے دو قدم دور لیے کچن سے باہر دیکھا بدر آ رہا تھا

ارے سازیہ کیا کر لیا تم نے " وہ جان بوجھ کر بولی۔

بدر تیزی سے اندر آیا۔ سوہا کی آواز سن کر

اور ساز کے جلے ہوئے پاؤں دیکھ کر ایک دم اسکی سمت بڑھا

کس نے کیا یہ یہ " اسنے سوہا کو خونی نظروں سے دیکھا لمھے بھر کے لیے سوہا کے قدموں تلے زمین نکلی

کہ اسے اندازا ہو جاتا تو وہ اسے جان سے مار دیتا۔

شاید تیل گرم کر کے اسکی چمڑی جلا دیتا

م۔ مجھے نہیں پتہ "

دفع ہو جاو۔ میں نے کہا دفع ہو جاو "

وہ دھاڑا۔

میں تمہارا منہ توڑ دوں گا سوہا دفع ہو جاو " وہ ہاتھ اٹھاتا کہ ساز نے اسکا ہاتھ پکڑ لیا

سرخ چہرے اور انسوؤں سے تر آنکھوں سے دیکھا وہ پہچان گیا تھا یہ سوہا کا ہی کام ہے۔

اپکے ہی کیے کی سزا ملی ہے بھائی مجھے "

اسنے کہا

اور کھڑی ہوگی

اور لڑکھڑاتی ہوئی چلتی وہ باہر نکلی کہ اس سے پہلے سوہا نکل گی۔

بدر نے مٹھیاں بھیج لیں۔

ہلکی ہلکی سسکی کی آواز نے اسکی نیند کھول دی

اب کیوں رور ہی ہو"

وہ چیڑ گیا عجیب لڑکی تھی ہر وقت آنسو بس۔ کوئی انسان اتنے بھی آنسو نہ بھائے

آہ۔۔۔۔۔س۔۔۔۔۔س"

ایک دم اسنے سر اٹھایا اور دیکھا صوفے پر بیٹھی وہ اپنے پاؤں پر کچھ لگا رہی تھی وہ لمہوں میں اٹھا تھا۔ اس تک پہنچا

یہ کیا ہوا ہے کس نے کیا ہے تمہارا پاؤں کیسے جلاشت بہت زیادہ جلا ہے یہ تو"

یو ایڈیٹ تمہیں کس نے کہا تھا کچن میں جاؤ"

وہ بھڑکا اور ساز منہ پر ہاتھ رکھے رونے لگی کہ وہ کافی تکلیف میں تھی

عمر نے اسے بازوؤں میں کسی نازک گڑیا کی طرح اٹھالیا۔

اور اسے یوں ہی لیے باہر نکلا سارے گھرنے یہ منظر دیکھا تھا کہ وہ اسے بانہوں میں لیے باہر بھاگا تھا

گاڑی میں بیٹھا اور ڈاکٹر کے پاس لے گیا۔

بے غیرتی پھیلا دی اس کی بیٹی نے اس گھر میں"

تائیٰ نجمہ کو دیکھتی چلائیں بدر بھی غصے سے جاچکا تھا تبھی سوہاسکون میں تھی لیکن جو طوفان ابھی ان سب

پر آنا تھا اسکو کیسے روکتے۔۔۔۔۔

میں کہتی ہوں بھائی صاحب سے بات کرو اپنی بیٹوں کی شادیاں تو کر لیں نجما صحیح اپنی اولاد سے فارغ ہو گی اب ساری زندگی بھی اس گھر میں گل سڑ کر کام کرتی رہے کسی کو بھلا کیا فرق پڑے گا میں اپنی بیٹوں کی عمر نکال دوں جا کر بات کریں بھائی صاحب سے ارہم اور صوفیا کی شادی کی اور صنم کے لیے رشتہ لگوانے کی اجازت مانگیں میری بچیاں پر امی نہیں ہیں اسی گھر کا حصہ ہیں "ثروت چچی بولیں جبکہ چچا نے انھیں چپ رہنے کا کہا۔ باہر سب سن لیتے اسکی یہ گفتگو۔

مجھے نہیں فرق پڑتا سن لیں سب میں نے کہہ دیا یہ میری بچیوں کا بھی انتظام کیا جائے "وہ بولی جبکہ۔ غصے سے وہ لال ہو رہیں تھیں اور چچا بھائی کے خوف سے جوتیاں گھسیٹ رہے تھے کہ اب وہ باہر جائیں گے تو تیا جان انھیں کیا رو یہ دیں گے لیکن جب وہ باہر آئے تو ویسے ہی عمر بھی گھر میں داخل ہوا۔

ساز کو بازو میں اٹھایا ہوا تھا اسنے سنجیدگی سے اسے صوفی پر بیٹھا یا ساز شرمندگی سے دھوری ہونے لگی پین کلر لگا تھا تو اب تکلیف اور جلن کم تھی اسکے پاؤں پر ٹیوب لگی ہوئی تھی۔ ان دونوں کی جانب سب ہی دیکھ رہے تھے عمر پاس ہی بیٹھ گیا کچھ دیر سر تھامے رکھا۔

میں۔ میں ٹھیک ہوں "وہ اہستگی سے بولی کہ وہ معلوم نہیں کیا کرنے لگا تھا وہ جھٹکے سے اٹھا اور۔ سوہا جو صوفی پر ہی بیٹھی تھی خود بھی جھٹکے سے اٹھ کر پیچھے ہٹی

عمر کو علم نہیں تھا یہ کس نے کیا وہ صرف ڈیڈ کو یہ کہنا چاہتا تھا کہ۔ آئندہ ساز پکن میں نہیں جائے گی
لیکن سوہا کی حرکت نے اسے یقین دلادیا کہ یہ سوہا نے کیا ہے اور غصے سے دماغ جیسے مزید بھنا گیا
یہ تم نے کیا ہے "وہ اسکی سمت بڑھا

ہائے میری بچی یہ تو مار دے گا اسکوارے تیری پھوڑ بیوی۔ نے خود گرایا ہو گا اور چڑھ گی اب تیری گود
میں ڈرامے باز نوٹنکی کہیں کی بولتی کیوں نہیں اب منحوس "
زبان کو لگام دیں اپنی "

اور پھر جب وہ دھاڑا تو کسی کی جرت نہیں تھی اسکے سامنے بولے
تائی کی سیٹی ایکدم گم کو گی ساز بھی کھڑی ہو گی۔

نجم اثرات صنم صوفیا بھی باہر آگئیں جبکہ تایا جان نے ارہم کو خود روکا تھا کہ وہ نہ اٹھے۔

ورنہ بات مزید بڑھتی وہ دونوں خوشی سے یہ منظر دیکھ رہے تھے

میں نے سوال تم سے کیا ہے تم نے اسے جلایا ہے "عمر اسکی جانب ایک اور قدم اٹھا گیا۔

دیکھو میں تمہارا منہ توڑ دوں گا سیدھی طرح جواب دو "

وہ انگلی اٹھا کر مزید اسکی سمت بڑھا۔ کہ اب برداشت جواب دے رہی تھی

اور سوہا کا لہجہ لڑکھڑا اٹھا اپنی سنگین غلطی کا احساس ہوا کہ بلا وجہ یہ کر کے اپنے پیچھے پڑالیا تھا اسنے سب کو

جواب دو "وہ چیخا

اشفاق صاحب "تائی مری مری آواز میں بولی

مجھے نہیں پتہ میں کیوں۔ میں وہ خود۔

عمر" بدر کی آواز پر سب نے اسکی سمت دیکھا۔

جو سوہا کے سامنے آگیا اور سوہا جلدی سے اسکے پیچھے چھپ گئی۔ سوہا نے حیرانگی سے اسکی شکل دیکھی

لیکن عمر کے تیوروں میں ذرا بھی فرق نہیں آیا۔

وہ انھیں تیوروں سے اسے گھورنے لگا۔

ہاں یہ اسی نے کیا ہے لیکن اس بات کا حساب کتاب میں اس سے خود لوں گا مزید اس گھر میں اسپر کوئی نہ

چیخے تو بہتر ہوگا"

وہ بولا اور سوہا کی سمت دیکھا

ساز سے معافی مانگوگی اور

آئندہ تم ایسا کچھ نہیں کروگی" ساز مسکرا دی یہ اسکے بھائی نے اچھا کیا تھا بات بھڑنے سے رک جاتی

لیکن وہ جانتی نہیں تھی سامنے ایک پاگل بھی کھڑا تھا جسے ان معافیوں سے کوئی غرض نہیں تھی۔

اور اچانک ہی اسنے بدر کا گریبان اپنی مٹھی میں جکڑ لیا۔

عمر" ساز نے جلدی سے اسکا بازو تھاما۔ مگر اسنے توجہ نہیں دی

حمایت کرنے سے پہلے سوچنا چاہیے تھا یہ بدر زمان کی بہن نہیں عمر خیام کی بیوی ہے اور۔۔۔ میں نے

تمھیں کچھ نہیں کہا کیونکہ تم میری بیوی کے بھائی ہو۔ اپنی بیوی کو اسکی اوقات میں رکھو ورنہ میں اپنی پر

اترا تو ایک ایک کو اسکی اوقات یاد دلا دوں گا۔ اسندہ مجھے تمھاری بیوی ساز کے ارد گرد نظر نہ آئے۔
ورنہ تمھارے سمیت اس گھر کی اینٹ سے اینٹ بجانا میرے لیے کوئی مشکل کام نہیں "پھنکار کر کہتے
اسنے بدر کو جھٹکا دے کر چھوڑا۔

بدر نے دانت پیس کر اسے دیکھا۔ اگر اسکے پیسوں کا مقروض نہ ہوتا تو۔ اس بگڑے ہوئے انسان کو آج
وہ اسکا گریبان پکڑنے کا مطلب سمجھا دیتا لیکن وہ خاموش رہا۔

اینڈ ڈیڈ آج کے بعد ساز کچن میں نہیں جائے گی اس گھر میں ہزار عورتیں ہیں اپنا کام خود کریں اور کوئی
ضرورت نہیں میرا اور میری بیوی کا بوجھ اٹھانے کی۔ میرے پاس اتنا ہے کہ میں کوک رکھ لوں۔ تو
اسندہ کسی نے ساز کو کسی بھی کام کے لیے بلایا۔ تو وہ اپنی شامت کا ذمہ دار خود ہو گا یہ اپنی بیوی کو سمجھا
لیں کیونکہ میں سمجھانے بیٹھا تو لحاظ نہیں کروں گا۔ اور ہاں
اسنے ساز کا ہاتھ پکڑا ہر شخص خاموشی سے اسے سن رہا تھا

میری بات سے اوپر بات ہوئی تو میں اس کو لے کر یہاں سے چلا جاؤں گا پھر اپنے آئے ٹی ایم کارڈ کا
انتظام کسی اور جگہ سے کیجیے گا "وہ طعنہ بھی مار گیا کہ وہ انکے لیے کیا تھا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر اوپر لے گیا۔
بدر نے سوہا کی جانب دیکھا جو پہلی بار شرمندہ تھی۔

تم ساز سے معافی مانگو گی

ارے کیوں مانگے گی میری بچی تیری بہن بڑی شہزادی۔۔۔

تائی جان "وہ دانت پیس گیا

اپنی بیوی سے بات کر رہا ہوں بہتر ہو گا بیچ میں مت بولیں "

وہ تیور بگاڑ کر بولا۔

جبکہ اشفاق صاحب نے پیچھے سے آواز لگائی۔

سوہا کچھ بولتی کہ بدر اسکا بازو سختی سے تھام گیا

مجھے مجبور نہ کرنا میں سب کے سامنے کوئی ری ایکشن لوں۔ تم ساز سے ہر صورت معافی مانگو گی اور

آئندہ گھر میں ایسا کوئی ڈرامہ نہ ہو میرے پاس اتنا وقت نہیں ہے کہ تمہارے آگے کھڑا ہوں۔ اور۔

اپنے بھائی کو سمجھا دینا میرے گریبان کو آئندہ ہاتھ نہ لگائے " وہ سختی سے اسے جھاڑتا باہر نکل گیا۔

جبکہ تایا جان سر تھام گئے۔

کیا ضرورت تھی یہ سب کرنے کی " اب انکا زلزلہ اترانا تھا سوہا سہم ہی گی۔ یہاں تک کے آنکھیں بھیگ

گئیں اور بے بسی سے رودی مگر ان لوگوں کو اسکے رونے سے زیادہ اپنے خرچے پانی کی پرواہ تھی جو عمر

بند کر دیتا تو کیا ہوتا کیونکہ دوکان تو مال بھرنے کے باوجود نہیں چل پارہی تھی۔ عمر سے ہی ہر کچھ دن

بعد اشفاق صاحب چیک لے رہے تھے اور وہ ایک بات تھی بنا کچھ کہے دے دیتا تھا۔

آئندہ مجھے اس گھر میں یہ حرکتیں دیکھیں تو گھر سے نکال دوں گا میں۔

سمجھا دواپنی بیٹی کو " وہ بھڑکے تائی جان بھی خاموش رہ گئیں۔

کوئی ضرورت نہیں ہے ساز سے کام کرانے کی۔ اسکا دماغ ٹھیک ہو جائے اسکے بعد دیکھا جائے گا پیسے دینا

بند کر دے گا نہ وہ اس دن دیکھو گا تم سب کو روز جو مرغ مسلم ٹھونستے ہو یہ اسی کی مہربانی ہے اور یہ " وہ

سوہا کو دیکھ کر بولے

الگ کرو اسکا کھانا پینا بہت اکرٹ ہے اسکے شویر میں تو اٹھائے سارا خرچہ خود اس کا کھانا پینا کپڑا بیل سب الگ کر دو"

اشفاق صاحب بیٹی یہ اپنی "سوہا حیرانگی سے بال کو دیکھ رہی تھی۔

اب یہ اس کی بیوی یہ جو مجھے ایک لمہہ بھی برداشت نہیں جب دوکان کے کاغزات مل جائیں تو کر لینا سب ایک اس سے پہلے یہ الگ رہیں"

وہ اخبار پھینک کر چلے گئے

ناشتہ حرام کر دیا "غصے سے بڑا بڑائے تھے۔

اشفاق صاحب نماز کی ادائیگی کر کے واپس لوٹ رہے تھے۔ آج صبح جو کچھ ہوا انکا بی بی پی ہائے ہو گیا تھا۔ گھر کا سکون ہی غارت ہو گیا تھا انھیں اگر بدر سے بھی زیادہ کسی سے نفرت تھی تو وہ ساز تھی۔ یہ انکی سنگین غلطی تھی جو عمر کی شادی ساز سے کرادی تھی۔

بدر کو شیر بنانے والی ساز ہی تھی وہ اپنے شوہر سے پیسے نکلو کر اپنے بھائی کو دے رہی تھی یہ سوچ سوچ کر انکے غصے کا گراف بڑھتا ہی جا رہا تھا۔

وہ گھر میں داخل ہوتے کہ انھیں کسی جاننے والے نے روک لیا۔

ارے مولانا صاحب اسلام علیکم "وہ جھک کر مودب ہو کر سلام کرنے لگتا یا جان نے سر ہلا کر جواب دیا

اور پھر سے جانے لگے انکا جھوٹے منہ بھی کسی سے بات کرنے کا دل نہیں تھا۔

کیسے ہیں آپ صحت اچھی نہیں لگ رہی۔ آج دوکان سے بھی جلدی لوٹائے "وہ ادمی بولا جبکہ تایاجان نے سر ہلایا بس بی پی ہائی ہو رہا تھا۔" وہ بولے

اچھا وہ آپکے بڑے بیٹے عمر خیام کی وجہ سے "وہ ادمی طنزیہ مسکرا کر بولا تو تایاجان کو شدید غصہ چڑھا۔ انکی عزت بہت تھی شہر میں وہ مولانا تھے اور اپنی بے عزتی وہ بھی عمر لی وجہ سے برداشت نہیں کر سکتے تھے

نہیں ایسا کچھ نہیں" وہ بولے

تو پینا پلانا چھوڑ دیا سنے "

تایاجان نے سر ہلایا

ہاں چھوڑ دیا وہ میرا اچھا بیٹا ہے وہ میرا نام روشن کرے گا اور مجھے امید ہے بہت جلد "وہ بولے جبکہ ساز کو ڈاکڑ کے پاس سے لانے کے بعد اسنے کوک کا انتظام کرنے کے لیے شہر کے ہر کوک پر کال گھمادی تھی لیکن محترمہ کا کہنا تھا وہ نہیں کھائے گی۔ وہ تو حیران تھا ایک لڑکی اسکو کیسے چلا رہی تھی اور وہ چل بھی رہا تھا

وہ باہر سے اسکے لیے اور اپنے لیے کھانے کو لینے گیا تھا۔۔۔۔ جبکہ ساز نے قسم کھالی تھی کہ وہ تو نہیں

کھائے گی وہ ہھر بھی زبردستی خود گیا تھا آرڈر بھی نہیں کیا تھا اور واپسی پر یہ ساری گفتگو اسنے سنی۔

اور۔۔۔ چند لمبے وہ۔ باپ کو دیکھتا رہا جس کے چہرے پر بلا وجہ ہی امید نظر آرہی تھی

اگر وہ انہیں خاموشی سے نوٹ نکال کر دے دیتا ہے۔ اور اس نے یہ کہا کہ وہ اچھا بیٹا بنے گا تو یہ بات انہیں ماننی نہیں چاہیے تھی وہ کیسے کسی کو اتنے فخر سے بتا سکتے تھے وہ بھی عمر خیام کے بارے میں یہ انکے چہرے کا اطمینان یہ انکے چہرے کی خوشی۔ عمر کے پہلو میں جیسے آگ سی لگ گئی۔ ابھی تو معمہ ایزہ کا نہیں سلجھا تھا۔ وہ چند لمبے انہیں دیکھتا رہا اور پھر گاڑی سے نکلا۔
لو عمر بھی آگیا۔

عمر "انکے پکارنے پر نہ چاہتے ہوئے بھی روکا۔

یہ انکل مرزا ہیں۔ پاس کریا نے کی دوکان ہے انکی۔ یہ میرا بیٹا عمر خیام "وہ اسکے شانے پر ہاتھ رکھتے بولے حالات کچھ اور ہوتے تو وہ اس وقت اسکے دل کی خواہش کو پورا کر رہے تھے لیکن حالات ایسے نہیں تھے کہ۔ وہ انکے اس ڈھکوسلے میں آتا۔

اسنے۔ انکی جانب دیکھا اور مرزا صاحب کے آگے بڑھے ہاتھ کو۔
اور پھر مرزا صاحب کا ہاتھ اسنے اپنے ہاتھ کی آہنی گرفت میں جکڑ لیا۔
وہ ذرا منہ بنا گئے۔

اور عمر انکا ہاتھ چھوڑ کر۔ رسمی بھی مسکرانے کو اہمیت نہ دیتے ہوئے مڑا اور انکو دیکھ کر وہاں سے چلا گیا۔
یہ وہ کیا کر رہا تھا اسنے اپنے ہاتھوں کی جانب اور پھر اپنے ہی کندھے پر اپنے باپ کا لمس محسوس کر کے وہ کھانا اور سامان وہیں پھینک گیا۔

جتا یا تھا خود کو کہ عمر خیام یہ نہیں مڑ کر باپ کو دیکھا اسکی تعریفوں میں زمین آسمان ایک کر رہے تھے اور

اسکے اندر اس بات سے عجیب ہی جنوں ابھر رہے تھے

وہ مڑا اور دوبارہ گھر سے نکل گیا جبکہ سازنے یہ منظر اوپر سے دیکھا تھا وہ نہیں جانتی تھی پل میں تو لہ پل میں ماشہ تھا وہ لیکن وہ رزق کی بے حرمتی نہیں دیکھ سکتی تھی وہ انھیں جلے ہوئے پاؤں سے دوڑ کر نیچے آیا اور سامان اٹھالیا کھانا سارا ایک تھا تو نقصان تو کوئی نہیں ہوا تھا اسنے کھانا اٹھایا اور۔ اوپر کمرے میں لے گی۔

معلوم نہیں اسے کیا ہوا تھا اب وہ پریشانی سے ادھر ادھر ٹہلنے لگی تھی۔

- عمر کا سیل فون بجنے لگا وہ گاڑی تیزی سے ڈرائیور کر رہا تھا اسنے نمبر دیکھا کال نہیں اٹھائی اسے

ضرورت نہیں تھی فلحال وہ۔ اپنے باپ کا نام روشن کرنا چاہتا تھا وہ کس حثیت سے اس کا تعارف ایک

اچھے انسان کے طور پر کر رہے تھے اور اسے اپنا بیٹا کہہ ہے تھے ان تک صرف وہ طوائف کا بیٹا تھا چند

روپیہ دے کر وہ انکا بیٹا بن گیا اگر اسے دنیا میں کسی چیز سے سخت نفرت تھی تو وہ محبت تھی۔ نہ وہ کسی

سے محبت کرتا تھا اور نہ کرنا چاہتا تھا

یہ محبت نامی شے نہ اسے کبھی میسر آئی تھی اور نہ ہی وہ اس شے کو اپنی ضرورت بناتا۔

جبکہ حال دل ایسا تھا جیسے ضرورت سے ہی زیادہ کمزور ہو کہ صرف محبت کی چاہت رکھتا تھا کوئی دو بول

صرف اسکے لیے اس سے بولے تو سہی

لیکن اس وقت تو جنوں ہی الگ تھے۔

اسنے سعود کو کال کی۔

ہاں بولو۔ عمر"

چوری کرنی ہے بڑا بڑا میرا نام انا چاہئے اخبار کے فرنٹ پیج پر عمر خیام نامی شخص نے بینک لوٹ لیا سنار کی دوکان یہ کچھ بھی جلدی بتاؤ آسان طریقہ کیا ہے"

وہ ایک سانس میں بولا

اوو بھائی پاگل ہو گیا ہے "سعود حیرانگی سے بولا

پہلے بھی عمر کچھ ٹھیک نہیں تھا مجھے بتاؤ یار"

وہ بگڑ کر بولا

پاگل مت بن ہوا کیا ہے"

کچھ نہیں تو ارہا ہے یہ میں اکیلا یہ کام کرو"

پولیس پیچھے پڑ جائے گی بہت بکھیرے ہو جائیں گے "سعود نے اسے ڈرانا چاہا لیکن وہ عمر خیام ہی کیا جو کسی سے ڈر جائے۔

میں دیکھ لوں گا وہ سب"

بھائی مجھے جیل نہیں جانا "سعود صاف مکر گیا۔

کچھ دیر عمر خاموش رہا تو سعود سر تھام گیا

اچھا رہا ہوں کہاں مرنا ہے "وہ بولا جبکہ عمر نے اسے سمجھایا۔ وہ اسکے اس پاگل پن میں اسکا ساتھ دے

رہا تھا کیونکہ اسکے علاوہ کوئی راستہ نہیں تھا وہ اور سعود بہت پرانے دوست تھے اور ہر جرم میں ساتھ تھے سعود نے ہی اسے پینے کی علت لگوائی تھی۔

اسنے کہا تھا وہ آئے گا لیکن دو دن گزر گئے تھے وہ نہیں آیا تھا اور وہ تو کیا شاہنواز دو دن سے گھر نہیں آیا تھا اسے شاہنواز کی پرواہ تھی بھی نہیں جب سے بھائی کو دیکھا تھا بس دل نے دعا کی تھی کہ اسکی نظروں میں وہ سچی ثابت ہو جائے۔

لیکن دادی جان نے اسکو سنا سنا کر جیسے مزید زخمی کر دیا تھا

حالانکہ اسنے بتایا تھا وہ اسکا اسکا بھائی ہے عمر خیام اسکا سگا بھائی لیکن وہ ماننے کو تیار نہیں تھی اور جب انھوں نے کہا

تیرے باپ نے بتایا تھا تو کتنی آوارہ ہے تجھے کیا لگتا ہے تیرے جھانے میں آ جاؤ گی اس دن تیرا بھائی بھی وہیں تھا ہم جس نے بتایا تھا کہ اگر وہ تجھے نہ روکتا تو کسی سے منہ کالا کروالیتی اسکے دل میں انکے الفاظ چبھے تھے انھیں صرف شاہ کی اولاد کی پرواہ تھی اور وہ دھمکی دے چکیں تھیں کہ جس بھی دن وہ انکا خون انکے ہاتھ میں رکھ دے گی اسی دن وہ شاہنواز اور اسکی طلاق کروالیں گی

اگر وہ سوچتی تو طلاق شاہنواز سے دے بھی دے تو اسے کوئی فرق پڑتا تھا وہ اتنی سرد ہو رہی تھی کہ دل کسی چیز میں نہیں تھا محبت تو اسے تھی ہی نہیں شاہنواز سے تو وہ چھوڑ بھی دیتا تو کیا ہو جاتا جب اسکی محبت

آگے بڑھ گی تو اب اسے کسی کی ضرورت نہیں تھی دو دن جس طرح اسنے گزارے تھے یہ بات وہ ہی جانتی تھی م۔۔

دادی جان کا بس نہیں چل رہا تھا اسے مارنا شروع کر دیں۔

ایزہ نے لاکھ انھیں یقین دلانا چاہا لیکن بے سود بات وہیں کی وہیں تھی وہ اسے بد کردار سمجھتی تھیں اور اسکے علاؤہ کچھ نہیں وہ اس سے حد سے زیادہ بد ظن ہو چکی تھی۔

کچھ دنوں میں جو انکے رویے میں تبدیلی آئی تھی اب وہ ویسی ہی ہو چکی تھی جیسے وہ اسے بیاہ کر لائیں تھیں۔

وہ دادی جان کو چائے دینے لگی جبکہ انھوں نے اسے گھور کر دیکھا

دفع ہو جا میری نظروں کے سامنے سے شاہ کو آنے دے تیرے تو ٹکڑے کرواتی ہوں میں " وہ بھڑکیں جبکہ ایزہ ذرا سہم سی گی

اس دن عمر کے سینے سے لگی شاہ نے بھی اسے دیکھا تھا اسنے کہا تھا وہ آنکھوں دیکھی بات پر صرف بھروسہ کرتا ہے اور جب اسکی جب عمر بڑھا تو وہ وہاں سے چلا گیا یقیناً وہ غصہ ہو گا تبھی وہ دو دن سے گھر بھی نہیں آیا اب ایزہ چکر اسی گی

اس بات کی نہیں کہ وہ اسے طلاق دے گا اس بات کی کہ وہ اسپر ہا تھا اٹھائے گا اسکی بات کا یقین نہیں

کرے گا ویسے بھی اس نے کہا تھا وہ صرف اسے بیوی کے روپ میں چاہیے اور شوہر کے لیے بیوی

صرف بیوی ہی ہوتی ہے

نہ ہی وہ اسکی محبوبہ تھی اور اگر اسکا بچہ اب تک اسکے پاس تھا تو وہ اسے بھی اپنی ضد کے اگے روند دیتا

وہ پیچھے ہو گئیں دادی جان نے تسبیح پڑھنا شروع کر دی۔

وہ سائیڈ پر بیٹھ گئی

آوارہ بد چلن غیر مردوں کے سینوں سے چپکتی ہے اے بے حیا یہ ہی خیال کر لیتی کہ میرے شاہ کی نشانی
لیے بیٹھی ہے "وہ ہاتھ بلند کرتی پھر سے چیخیں

دادی جان وہ عمر بھائی ہیں میرے سگے بھائی " اسنے یقین دلانا چاہا

اے بس کر آئی بڑی سگ بھائی تو جو وہ لوگ ہیں وہ کہاں سے آگئے تیرا سگ بھائی " وہ طنزیہ بولیں جبکہ ایزہ
خاموشی ہو گئی

تیری تو چڑی سرخ کراتی ہوں نہ ایسی منحوس ہے میرا بچہ دو دن سے گھر ہی نہیں آیا دفع ہو جا تو اپنی شکل
لے کر دفع ہو جا "

وہ باضد ہوئیں تو وہ اٹھ کر کمرے میں آگئی آنکھیں خشک تھیں اسنے اپنا عکس دیکھا آئینے میں سردی کے
باعث اکثر وہ سرخ شال لپیٹے رکھتی تھی اور اس سرخ شال میں اسکا گلاب سا چہرہ نکھر جاتا وہ نگاہ پھیر گئی
بات تو حیرانگی کی تھی شاہنواز لا پرواہ نہیں تھا پھر ایسا کیا ہوا جو اسنے رابطہ نہیں کیا یقیناً وہ خود میں بہت
غصہ رکھ چکا ہے وہ نہ چاہتے ہوئے بھی سہم گئی تھی۔

وہ انکے کمرے کے ساتھ بنی ٹیرس پر پڑے ٹھنڈے جھولے پر بیٹھ گئی اور ابھی سکون کا سانس بھی نہیں

لے سکیں تھی کہ شاہنواز کی گاڑی اندر داخل ہوئی زمیر نے دروازہ کھولا۔

جب عمر بھائی آئے تھے وہ اس دن کام پر نہیں آیا تھا اور نہ ہی اسے پتہ تھا کہ عمر یہاں آیا ہیں ورنہ جس طرح ایزہ کو سمجھ لگی تھی کہ وہ کتنا لچی ہے وہ یقیناً ایزہ سے بات کرتا۔

وہ شاہنواز کو دیکھنے لگی

جس نے اپنا کوٹ کندھے پر ڈالا ہوا تھا اور دور سے ہی وہ بہت تھکا ہوا لگا اور وہ اندر چلا گیا وہ جلدی سے بھاگ کر کمرے کے دروازے کے پاس امی اب دادی جان کیا کہیں گی آگے کیا ہو گا سب سوچ کر اسکا چھوٹا سادل بہت پریشانی کا شکار تھا

شاہنواز اندر آیا تو وہ لاونج میں نہیں دیکھی اچھا ہی تھا معلوم نہیں کیوں اب ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ اس سے پہلی بار مل رہا ہو اسکے اندر ایسے جذبات تھے جو اسکی اپنی سمجھ سے باہر تھے وہ بہت ٹینشن لے چلا تھا اور لے رہا تھا

وہ تھکے تھکے قدموں سے اندر آیا اور دادی جان کو سامنے دیکھ کر نہ چاہتے ہوئے بھی رک گیا انھوں نے اسکے سلام کا جواب دیتے ہی تسبیح چھوڑی اور اسے الف سے بے تک کی ساری کہانی بتادی الٹا چار باتیں مزید بھی لگا دیں کہ دادی جان نے اس دن شاہنواز کو نہیں دیکھا تھا کہ وہ بھی وہی موجود ہے۔ شاہنواز خاموشی سے سنتا رہا

اور ایسی آوارہ بدذات ہے کہ یوں کہہ رہی ہے میرا بھائی ہے اب بھلا کہاں سے پیدا ہو گیا یہ بد تمیز اسکا

بھائی۔

ایسے ایسے مارنے کو چڑھا تھا مجھ پر کیا بتا اب میں تجھے "دادی جان تو اب بھی سہمی ہوئی تھیں
شاہنواز نے بے بسی میں سر ہلایا عمر خیام سدھر نہیں سکتا تھا۔

اب تو کیوں منہ میں گوند لے کر بیٹھ گیا ہے بولا اسے اور اسکے ایسے ایسے تھپڑ لگا آج کے بعد نامحرم کے
سامنے بھی نہ پٹھے "وہ برسوں میں شاہنواز نے گھیرہ سانس لیا وہ کچھ بولتا کہ دادی جان کو غصہ چڑھا گیا
ہو کیا گیا ہے تجھے شاہ غیرت مر تو نہیں گی تیری"

اے ایزہ "وہ اسے بلانے لگی جس نے دروازے کی چوکھٹ پر اپنے سفید ہاتھ کی مٹھی بنالی اور وہ سرخ
ہوتی مٹھی کافی حسین لگ رہی تھی وہ ڈر گی تھی
آئے ایزہ"

دادی نہ بلائیں "وہ بولا انھیں روکنا چاہتا تھا کہ سامنے کے لیے وہ بہت ہمت خود میں جکڑ کر لے لایا تھا
لیکن اب لگ رہا تھا اس میں ہمت نہیں تو وہ سامنا نہیں کرنا چاہتا تھا
اے مرگی کیا"

دادی جان میں دیکھ لوں گا آپ نہ بلائیں اسے "وہ بات مکمل کرتا کہ ایزہ آگے۔۔۔
جو کچھ وہ کمرے میں آکر کرتا وہ یہاں دادی کے سامنے ہی کر لیتا تاکہ انھیں یقین ہو جاتا کہ انکا پوتا مرد ہی
ہے اور اپنی مردانہ انا کو تسکین کیسے دیتا ہے وہ۔۔۔

وہ ای تو شاہنواز نے اسکی سمت دیکھا اسکا سر جھکا ہوا تھا

شاہنواز کے اندر عجیب احساسات تھے جیسے اسکے سامنے اسکی محبت ہو اور وہ کتنا لا پرواہ تھا وہ سر تھام گیا یوں لگا دماغ پر ہتھوڑے برسادیے ہوں کیسی نے۔۔۔

ہائے شاہ شاہ میرے بچے تجھے کیا ہوا ہے "وہ اٹھیں اس تک پہنچی شاہنواز اب بھی سر تھامے ہوئے تھا شاہ تجھے کیا ہوا ہے "ایزہ بھی پیچھے پیچھے سے دیکھ رہی تھی میں آرام کرنا چاہتا ہوں۔۔۔

کہہ کر وہ جھٹکے سے اٹھا اور دھڑ دھڑ سیڑھیاں چڑھا گیا

دادی جان سمت ایزہ بھی اسے سیکھتے رہ گی جبکہ وہ نگاہ ملائے بنا جا چکا تھا

دادی جان کو تو رونا ہی آیا کہ وہ کیا سوچ کر بہولائیں تھیں اور بہو کیسی نکلی وہ منہ پر دوپٹہ رکھے رونے لگیں اور ایزہ خاموشی سے کچن میں بڑھی

اری دفع ہو جا دیکھ اسے ضرورت ہو گی کسی چیز کی معلوم نہیں کیسی لڑکی ہے "وہ اسکا بازو سختی سے پکڑتی غصے سے جھٹکتی بولیں تو ایزی نہ چاہتے ہوئے بھی اسکے کمرے کی سمت چلی گی

دادی جان نیچے کھڑی ہی گھور رہی تھی وہ اندر جب تک نہیں گی تھی تب تک دادی جان نے اسے گھورا وہ اندر آئی تو یہاں کا ماحول ہی بہت مختلف تھا۔۔۔

ہلکا ہلکا گانا کمرے میں چل رہا تھا جبکہ شاہر گرنے کی آواز سنائی دے رہی تھی جس سے مراد یہ ہی تھا وہ نہا رہا ہے ایزہ کا دل کیا بھاگ جائے وہ آنے والے وقت سے خوفزدہ ہو رہی تھی اور وہ باہر جیسے ہی نکلنے لگی دادی جان کو اب بھی لاونج میں ہی دیکھی وہ ملازمہ سے پاؤں کی مساج کر رہی تھیں وہ اندر ہی چلی گی

اور شاہنواز بھی شاور لے کر باہر نکل آیا۔

اسنے ایزہ کی جانب دیکھا۔۔۔۔۔

ایزہ نے بھی اسکی سمت دیکھا اور اسکی جانب بڑھی شاہنواز اسے اپنی سمت آتا دیکھتا رہا
ایزہ نے گھیرہ سانس بھرا شاہنواز نے سہولت سے اسکے سانسوں کا یہ اتار چڑھاؤ دیکھا تھا

وہ عمر بھائی ہیں میرے بھائی میرے سگے بھائی ہیں عمر خیام "

اسنے اسکے ہاتھ سے ٹاور لیتے ہوئے خود ہی بتا دیا کہ وہ ڈر ڈر کر مر ہی جاتی۔

اچھا ٹھیک ہے ضروری ہے یہ بات مجھے بتانا "شاہنواز نے ٹاول اس سے کھینچا اور ذرا جھنجھلا کر بولا۔

ایزہ کو اسکے اس رویے کی عادت تھی تبھی برا نہیں منایا شاہنواز اسکے پاس سے ہٹ گیا اس لڑکی سے نگاہ
کیوں نہیں ملا پار ہا تھا وہ۔۔۔۔۔

وہ بہت اچھے ہیں اپ ان سے ملیں گے تو آپکو بھی اچھے لگیں گے "

وہ اپنے بھائی کا ذکر کرتی مسکرا دی

جانتا ہوں " بے ساختہ اسکے منہ سے نکلا ایزہ نے چونک کر دیکھا۔

آپ جانتے ہیں بھائی کو " وہ سمجھی نہیں تھی

میرا مطلب ایسا ہو سکتا ہے وہ اچھا ہو " وہ بات گھما گیا

دادی جان غلط سمجھ رہی ہیں " وہ شرمندگی سے بولی

شاہنواز نے برش ڈریسنگ پر رکھا اور زور سے آنکھیں بند کر لیں

تم باہر جاؤ" وہ ہستنگی سے بولا

دادی جان گھوریں گی پھر باتیں سنائیں گی اور خفا ہوگی" وہ بولی تو شاہنواز نے مڑ کر اسکی طرف دیکھا چند لمبے دیکھتا رہا جیسے دل نے کہا وہ اب بھی غلط ہے اسکے ساتھ۔

اسکو اسکے اس رویے کی کتنی عادت ہوگی وہ کتنا بھی روڈ ہو جائے وہ برا نہیں مناتی۔۔۔

شاہ اپکو میرا یقین ہے نہ"

وہ ہستنگی سے نہ معلوم کس دھیان میں بولی کہ شاہنواز کے اندر تک جیسے سب جھنجھوڑ گی

اسک بھیکا لہجہ شاہنواز ایک دم اسکی سمت بڑھا تھا وہ جو خول اپنے ارد گرد بنا رہا تھا کہ وہ اسے مزید تکلیف نہیں دے گا اس سے دور رہے گا۔۔۔

کیسے وہ اس سے آنکھ ملائے گا ایک دم اسکی سمت بڑھا اسکا چہرہ تھام لیا

تمہیں کسی اعتبار کی ضرورت نہیں ہے تم پر مجھے آنکھ بند کر کے بھی یقین ہے یہ تم نے سوال کیا ہی کیوں

مجھ سے" وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالے میں تھامے پوچھ رہا تھا ایزہ نے آنکھوں کو حیرانگی سے اسپر

ٹکا دیا شاہنواز نے بھی اسکی آنکھوں کی حیرانگی بھانپ کی۔

اپنی بے اختیاری پر ذرا سٹپٹا سا گیا دور ہو اور اسکا راستہ چھوڑ دیا۔۔۔

میں سونا چاہتا ہوں تھوڑی دیر مجھے اکیلا چھوڑ دو" وہ بار بار اسے ایک ہی بات کہہ رہا تھا

میں بھی سونا چاہتی ہوں" وہ بولی

اور بیڈ پر لیٹ گی جبکہ رات کا کھانا وہ کھا چکی تھی بس دادی جان کو چائے ہی دی تھی اور انکی باتیں

برداشت کرنے لگی۔

شاہنواز نے اسے اپنے بستر پر دیکھا

یہ کیسا متحان تھا وہ سر تھام گیا اور باہر ٹیرس پرا گیا

آسمان کو دیکھتا وہ کچھ کرنے اور نہ کرنے کے درمیان پھنس گیا تھا

ایک طرف عمر خیام جس سے اسکی محبت والہانہ تھی ایک طرف ایڑہ جو دودن سے اسکے دل کو جیسے

گرفت میں لیے کھڑی تھی

عجیب و غریب رویہ تھا اسکا کیا کرے کیانہ کرے۔

وہ پہلے جان نہیں سکا اگر وہ جان جاتا وہ کبھی شادی نہ کرتا جب عمر کو اولاد کی طرح سمجھتا تھا تو ایڑہ جو عمر سے

بھی بہت چھوٹی تھی مگر اسکی بیوی تھی

وہ ٹیرس میں رکھی چسیر پر بیٹھ گیا۔

اور معلوم نہیں ان سوچوں نے کب اسے نیند کی گہرائیوں میں اتارا تھا۔

شاہنواز "ایک حسین آواز جسے ہر پیل سننے کا خواہش مند تھا وہ۔۔ وہ جھٹکے سے اٹھ کھڑا ہوا

آنکھوں میں حیرانگی لیے انھیں دیکھنے لگا۔

تم پریشان ہو" وہ مسکرا رہی تھیں

آپ یہاں "وہ کافی حیران تھا بھی تو یہاں ایڑہ تھی وہ سوئی تھی اسکے سامنے پھر۔۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔ تم میری بیٹی سے کیوں خفا ہوا اب " وہ دروازے میں کھڑی اپنی شخصیت کا اثر آج بھی اسپر
یوں ہی چھوڑتی بولیں
خفا نہیں ہوں " وہ مڑ گیا
پھر "

خفا تو آپ سے ہوں " اسنے اہستگی سے کہا
مجھ سے خفا تم ہو ہی نہیں سکتے " وہ ہنس دیں
شاہنواز نے جلتی ہوئی آنکھوں سے انکی طرف دیکھا
کوئی اس طرح بھی اپنی محبت سے فائدہ نہیں اٹھاتا " وہ خفگی سے بولا
تمہیں کتنی بار سمجھانی پڑے گی یہ بات تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے "
جھوٹ آپ جھوٹ بول رہی ہیں بیس سالہ لڑکے کو تو آپ بیوقوف بنا سکتی ہیں پینتیس سالہ شاہنواز کو
نہیں تو پلیر یہ کہنا چھوڑ دیں "

لو بھلا تم بھی حد کرتے ہو " وہ ہنس دیں
بتاؤ ذرا تم نے میرے لیے کس کس مرد کو مرنے کے لیے چھوڑا " وہ سینے پر ہاتھ باندھے اسے دیکھنے
لگیں

کیا مطلب " وہ سمجھا نہیں
بھی مجھے بتاؤ کتنے فہیم ایسے تھے جن کو تم نے میرے لیے مار دیا "

میں کمزور تھا تب "

نہیں تم کمزور نہیں تھے۔۔

محبت کوئی مجبوری نہیں تمہیں مجھ سے محبت نہیں ہے ہاں تم میری عزت کرتے ہو اور اگر تمہیں مجھ

سے محبت ہے تو چلو مانگ رہی ہوں میں وہ محبت تم سے " انہوں نے ہاتھ آگے بڑھا دیا

شاہنواز جانتا تھا وہ انہیں چھوئے گا تو وہ غائب ہو جائیں گی ہاتھ نہیں تھا ما۔۔۔۔ وہ مسکرانے لگیں

کیا چاہیے "

ایزہ سے عشق۔۔۔ عشق کی حدوں کو پار کرتا جنون ایسا عشق جو دنیا کی تاریخ میں نہ ہو "

میں اچکے بیٹے سے کرتور ہا ہوں " وہ ڈوبی ڈوبی آواز میں بولا۔

ہاں تو میرے بیٹے کو کبھی بھولنا بھی مت لیکن اب تمہیں میری بیٹی سے بھی محبت کرنی ہے لیکن اسکے

لیے تو محبت تمہارے اندر موجود ہے بس تم مانتے نہیں " وہ ایزہ کی طرح منہ بنانے لگیں شاہنواز خاموش

کھڑا رہا

تم نے مجھے کبھی مایوس نہیں کیا "

اور آپ نے کبھی مجھے خوش نہیں کیا

میں نے تمہیں اپنی قیمتی چیزیں دیں ہیں

لیکن مجھے آپ چاہیے تھی " وہ ہنس دیں

میرا وجود تمہارے پاس ہے مجھے اس طرح اپنی نظروں اور رویے کی مار نہ مارو " مدہم ہوتی آواز دور

ہوتی چلی گی شاہنواز اسکے پیچھے چلنے لگا

آپ مت جائیں " وہ بے چینی سے بولا

میں تمہارے پاس ہی ہوں "

وہ پھر سے مسکرا دیں اور ایک دم اسکی آنکھ کھل گئی۔

یا اللہ! "ایزہ محترمہ جھک کر اسکو دیکھ رہی تھی وہ ڈر کر پیچھے ہٹتا اور ایک دم کرسی سے گیر گیا

غیر ارادی طور پر وہ ہنستی چلی گئی۔

شاہنواز نے ذرا غصے سے دیکھا۔

بہت ہنسی ارہی ہے تمہیں وہ اسی لہجے میں کھڑا ہوتا ہوا بولا ایزہ کی مسکراہٹ سمٹ گئی

سوری وہ میں دیکھ رہی تھی آپ یہیں سو گئے اور پھر کچھ بول رہے تھے

کیا بول رہا تھا " وہ گھورتے ہوئے پوچھنے لگا

ایزہ سر جھکا گئی

آپ مت جائیں " وہ بولی جبکہ شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا جیسے خواب یاد آگیا

اچھا " اسنے کہا ایزہ سر ہلا کر اسکے پاس سے گزر گئی جبکہ شاہنواز خاموشی سے اسے جاتے ہوئے دیکھنے لگا

وہ تیار ہو کر نیچے آیا تو کافی فریش تھا یہ ہونے کی کوشش کر رہا تھا اسنے نظر گھمائی ایزہ دیکھائی نہیں دی

یقیناً کچن میں تھی۔۔ وہ دادی جان کے سامنے بیٹھ گیا انھوں نے تسبیح روکی اور جھک کر پوچھا

تو نے اسکا دماغ درست کیا "انکے سوال کورات بھی شاہنواز اگنور کر گیا تھا

دادی جان جو آپ سمجھ رہی ہیں ویسا کچھ نہیں ہے "اسنے سہولت سے بات سمجھانی چاہی

لو بھلا ویسا کچھ نہیں ہے کا کیا مطلب ہوتا ہے ارے اسکے باپ اور بھائی نے اسکی بد کرداری کے قصے مجھے خود سنائے تھے وہ کیا نام تھا اس لڑکے کا جس کے ساتھ معشوقی کرتی ہوئی پکڑی گئی تھی یہ منحوس۔۔

وہ "کچھ توقف لے کر سوچنے لگیں

ایزہ کے ہاتھوں ناشتے کی ٹرے کانپ اٹھی شاہنواز نے سرخ چہرے سے دادی جان کی جانب دیکھا
بدر"

ہاں اسکے چاچا کا بیٹا ہے اسکے ساتھ پکڑی گئی تھی تو مان نہ مان شاہ یہ بد کردار ہی ہے اور میں نے تیرا بچہ ہونے کے بعد طلاق دلو کر اسے اس گھر سے نکالنا ہے اور۔۔۔

بس "وہ چلا اٹھا ایزہ کے ہاتھ سے ٹرے چھوٹ گی چھپنا کے کی آواز چارو سمت پھیل گئی۔

اسے یوں لگا ابھی شاہنواز اسکے ٹکڑے کر دے گا بدر اسکی زندگی کا وہ نام تھا جس کا نام لیتے ہوئے بھی اسے خوف محسوس ہوتا تھا اور دادی جان کو اسکے اپنے باپ نے یہ سب بتایا تھا۔

اسکا بس نہیں چلا کہ زمین کھلے اور وہ اس میں سما جائے وہ خوفزدہ نظروں سے شاہنواز کو دیکھنے لگی

بس کریں اپ۔۔ دنیا میں کوئی بھی منہ اٹھا کر جائے گا اور ایزہ کے کردار کی گواہی دے گا تو تب بھی مجھے

اسکے کردار کی گواہی کی ضرورت نہیں ہے اگر اسکے پاس کردار نہیں ہے تو دنیا کی کسی عورت کے پاس

کردار نہیں ہے اور میں مزید اس موضوع پر بحث نہیں سنوں گا اور آئندہ یہ بات گھر میں نہیں ہوگی

کوئی نام ایزہ شاہ کے ساتھ نہیں جوڑا جائے گا کیونکہ اسکے ساتھ جس کا نام جڑا ہے اسکے بعد کسی کی جرت نہیں ایزہ کے ساتھ اپنا نام جوڑے آپ طلاق کی بات کر رہی ہیں دادی جان مجھے اس گھر میں اب اس قسم کی بدمزگی نہیں چاہیے۔۔۔۔۔ یہ جہاں جانا چاہتی ہے جائے میری طرف سے اجازت ہے یہ جس سے ملے جس کے ساتھ بھی ہنسے بولے پڑھنا چاہتی ہے تو پڑھے گھر سے باہر جائے دوستوں میں جائے یہ اپنے گھر یہ کہیں بھی اس سے جواب طلبی تو میں نہیں کر سکتا پھر آپ کیوں کر رہی ہیں "

باولا ہو گیا ہے "دادی جان منہ پر ہاتھ رکھ گئیں کہ کس قسم کی اجازتیں دے رہا تھا وہ اسے۔۔۔۔۔ ہاں کچھ ایسا ہی سمجھ لیں اسنہ اسکے کردار کو برامت کہیے گا اور نہ ہی ایزہ کے ساتھ برابر وہ رکھیے گا اور یہ بات میں آخری بار کہہ رہا ہوں "اسکی آنکھوں میں گھوری تھی آج تک ایسا رویہ یا پھر اونچی آواز سے اسنے انکے سامنے بات نہیں کی تھی اور آج وہ انھیں اس چھٹانک بھر کی لڑکی کی وجہ سے سنا رہا تھا۔

دادی جان کو تو یقین ہو گیا تھا ایزہ نے کوئی جادو تعویذ اسے گھول کر پلایا دیا ہے شاہنواز نے ایزہ کی صورت دیکھی دنگ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی

وہ ٹوٹے ہوئے برتن دیکھ کر اور ارد گرد پھیلی چائے دیکھ کر سر جھٹکتا وہاں سے چلا گیا۔۔۔

جبکہ ایزہ بھی مڑگی اسکے پیچھے دادی جان کچھ نہیں بولیں تھیں پوتے نے آج سنا جو دی تھی جو حقیقت تھی وہ ماننے کو تیار ہی نہیں تھا

شاہنواز کمرے میں اگیا جبکہ ایزہ دوڑ کر اسکے پیچھے آئی تھی اسنے مڑ کر دیکھا

کیا؟ سوالیہ نظروں سے پوچھا۔

اپکو کیا ہوا ہے "وہ بس اتنا ہی پوچھ سکی

تمہیں کیا لگتا ہے کیا ہوا ہے "اسنے ایزہ کا ہاتھ تھام لیا ایزہ نے سر اٹھا کر اسکے چہرے کی طرف دیکھا
جہاں ایزہ کے لیے نرمی تھی۔

ایزہ ہاتھ کھینچ گئی

اپکو بخار ہو گیا ہے "وہ منہ بنا کر بولی

نہیں میں ٹھیک ہوں اور ٹھیک ہونے کی کوشش کر رہا ہوں کیوں تمہیں اچھا نہیں لگ رہا "

اس میں اچھا کیا ہے اپ نے دادی جان کو سنا دیا یہ تو اچھی بات نہ ہوئی "

تو وہ تمہارے کردار کے بارے میں جو کچھ بول رہی تھیں وہ سنتا رہتا۔۔۔

پہلے بھی بولتی تھیں تب تو کچھ نہیں ہوتا تھا "ایزہ جتنی حیران تھی اتنی ہی تیزی سے جواب دے رہی
تھی

پہلے اور اب میں فرق ہے پہلے تم بس ایزہ تھی اب مجھے کسی نے کہا ہے تم میری ہو بس "

وہ نگاہ چرا گیا ایزہ تو چکرا کر گیر جاتی یہ سب ہو کیا رہا تھا۔۔۔

وہ اسے کھڑی گھورتی رہی یہ بات تو خود بھی نہیں جانتی تھی کہ اسے گھور رہی ہے جبکہ شاہنواز نے اسکے

پاؤں دیکھے جو تاپہن لو تمہیں چوٹ لگ سکتی ہے "وہ اسکا گال تھپتھپا کر وہاں سے نکلنے لگا

آپ اپنا بچہ مارنا چاہتے تھے اپ بھول گئے ہیں "ایزہ نے اسے یاد دلایا اور شاہنواز میں جیسے شاہنواز ہی

لوٹ آیا

شدید غصے سے مڑ کر اسکی صورت دیکھی

ہاں بس یہ ہی شاہنواز کی عادت تھی اسے وہ اچھا بننے کی کوشش کیوں کر رہا تھا جب وہ کہہ چکا تھا ایزہ

صرف اسے بیوی کے روپ میں چاہیے

"یہ ہمارا بچہ ہے اور ایسا کچھ نہیں ہو رہا"

شاہنواز "وہ پیچھے سے بولی مگر وہ سنے بنا باہر نکل گیا۔

وہ مار دیتا یہ جاننے کے بعد کہ وہ بچہ جس عورت کے وجود کے وجود سے ہے

کبھی نہیں۔۔۔۔۔ کبھی بھی نہیں

ہاں اگر یہاں کوئی اور عورت ہوتی تو شاید وہ اس بچے کو کبھی نہ رکھتا۔۔۔۔۔

ناشتے پر سب تھے سوائے سوہا اور بدر کے تائی جان کی بے چینی اتنی تھی کہ انھیں بیٹھنے ہی نہیں دے

رہی تھی وہ کبھی ادھر پہلو بدلتی تو کبھی ادھر تیا جان یہ سب محسوس کر رہے تھے لیکن انھوں نے کبھی

کسی کے جذبات کو اہمیت نہیں دی تھی۔

آج ناشتہ ثروت اور نجمہ نے بنایا تھا ساز بھی اہستگی سے نکل کر اگی ماں کے احساس میں کہ اگر وہ نہ آئی تو

یہ لوگ اسکی ماں کو کاموں پر لگا دیں گے لیکن تائی جان اسے دیکھتی ہی اکھڑ گئیں

کیا آئی ہے تو مہارانی جب تیرے شوہر نے حکم دے دیا کہ تو کام نہیں کرے گی تو اپنے قدموں کو

میرے کچن سے دور رکھ اور بلا لے وہ کک کو۔۔ آ یا بڑا "وہ بھڑکیں ساز شرمندہ ہوئی۔

میں کر دیتی ہوں تائی جان ایسی کوئی بات نہیں " وہ بولی جبکہ انھوں نے ہاتھ پکڑ کر اسے باہر کر دیا اور ساز
ابھی کچھ بولتی ہی کہ وہ کچھ سننے کے موڈ میں نہیں تھیں دوبارہ کرسی پر بیٹھ گئیں
میری بچی کو الگ کر دیا اس غریب کے حوالے کر دیا۔

مر جاتی وہ منحوس ہی اسکے ساتھ تو بہتر تھا میری بچی کا قصور ہی کیا ہے " وہ بولنے لگیں تیا جان ار ہم سے
کار و بار کی باتیں کرنے لگے یعنی انکی بات کو ذرا بھی اہمیت نہیں دی اور ابھی سب اپنی اپنی جگہ پر
مصروف تھے کہ پولیس اہلکار اندر داخل ہوئے

پولیس کی وردی میں موجود وہ ایس ایچ او نوجوان نے ایک نظر چاروں سمت دوڑائی اور ساز کے فق
چہرے کو بھی دیکھا جو زندگی میں پہلی بار اپنے گھر پر پولیس کو دیکھ رہی تھی

عمر خیام کے والد کون ہیں؟ سب سے پہلا سوال آگے بڑھ کر ایک سپاہی نے یہ ہی کیا

جبکہ وہ ایس ایچ او گھر کا جائزہ لے رہا تھا اشفاق صاحب حیرانگی سے اٹھے انکا کبھی اپنی زندگی میں پولیس
سے آمناسا منا نہیں ہوا تھا اشفاق صاحب کو اٹھتا اور پھیکا بے رنگ چہرہ دیکھ وہ ایس ایچ او آگے بڑھا۔۔۔
تمہارا حلیہ تو بتا رہا ہے کہ محلے کے معزز میں شامل ہو اور پیٹا تمہارا چوریاں کرتا پھر رہا ہے " وہ گھور کر بولا
وہاں سب دنگ رہ گئے اشفاق صاحب نے ار ہم کی طرف دیکھا

میں نے کچھ نہیں کیا " وہ ایک دم بولا

اور سب کو پتہ تھا عمر خیام کا نام لیا ہے انھوں نے ساز منہ پر ہاتھ رکھ گی

بلا واسے " وہ بھڑکا

جبکہ اشفاق صاحب کا چہرہ بالکل پھیکا ہو گیا باہر سے محلے والوں کی چیما گویاں بڑھتی ہوئی سنائی دے رہی تھی

مولوی صاحب کے گھر پولیس آئی ہے مولوی صاحب کے بیٹے نے چوری کی ہے یہ مولوی صاحب کا بیٹا چور نکلا شرابی نکلا

کیسی تربیت ہے انکی۔۔۔۔

مولوی صاحب نے تو سب پر ہاتھ پھردیا باہر سے مذاق ہنسی افسوس حیرانگی ہر قسم کے تاثر کی آواز انکے کان میں پڑ رہی تھی جس پر انکا چہرہ سرخ ہو گیا

کہاں ہے عمر خیام "وہ پولیس والا بولا

میرا بیٹا ایسا نہیں کر سکتا اسکے پاس بہت کچھ ہے اسے چوری کی ضرورت نہیں " اشفاق صاحب نے

حمایت لی

مولانا صاحب زیادہ زبان چلائی تو تھانے کے اندر کی سیر کرادوں گا چوری کی ہے اسنے وہ بھی بینک میں تو

زیادہ میرا میٹر خراب نہ کرو اسے بلا ورنہ اس گھر کی ایک ایک چیز ٹوٹے گی اگر تلاشی لی ہم نے تو " وہ

بھڑک کر بولا

اے منحوس کھڑی کیوں ہے بلا کر لا اپنے اس شرابی چور کو دفع ہو منہ لے کر انکھیں پھاڑے کھڑی ہے

پردے کا تو احساس نہیں "بتائی جان ساز پر چیخیں جس کا وجود برف کا ہو گیا تھا

عمر نے چوری یہ بات کتنی عجیب ہے وہ شخص جس کے اکاؤنٹس بھرے رہیں وہ چوری کرے گا "

بی بی ہمارے پاس وقت نہیں ہے " ایک کانٹیل چینی تھیں اسپر اور اسکے قدموں میں ایکدم پھرتی بھر
گی وہ تیزی سے اوپر بھاگی اور عمر جو سکون سے سو رہا تھا خواب خرگوش کے مزے لے رہا تھا ساز کے
کانپتے ہاتھوں نے اسے جھنجھوڑ دیا

عم۔۔۔ عمر " اسکا لہجہ کانپ گیا آنکھیں بھرا گئیں
عمر پو۔۔۔ و لیس آئی ہے " عمر خیام نے جھٹکے سے سراٹھایا۔
لبوں کی تراش میں مسکراہٹ تھی

ہاں تو رونے کی کیا بات ہے " وہ جلدی سے بلکل لاپرواہی سے اٹھا جیسے اسے اس بے عزتی سے فرق نہیں
پڑتا ہوا ٹاسکون سا بھرا ہوا وہ واشروم میں گیا فریش ہوا اپنے کپڑے چنچ کیے اور بن ٹھن کر وہ نیچے چلا گیا
ساز اسکے قابل دید سکون کو بس دیکھ رہی تھی وہ شاکڈ کر دینے میں کسی کو بھی مہر تھا جیسے اس وقت گھر کا
ہر دوسرا فرد شاکڈ تھا۔

وہ نیچے آیا تو اسکے ٹھاٹ باٹ سب نے دیکھے تھے۔

اسنے باپ کی جانب دیکھا جس کا پھیکا چہرہ گواہ تھا کہ بے عزتی کے احساس نے اس خود غرض لالچی شخص
کی بنیادیں ہلا دیں ہوں محلے میں انکی عزت کی دھجیاں اڑا دیں ہوں اسنے مڑ کر دیکھا بدر بھی اسے عجیب
نگاہوں سے دیکھ رہا تھا جیسے بات سمجھ سے باہر ہو۔۔۔۔۔

ہاں بھی شہزادے چوری کر کے بھی شہزادوں کی طرح آیا ہے تھانے چل تیری ساری ہیر و گیری نکالتا
ہوں " ایس ایچ او اسے دیکھ کر اگے بڑھا اور اسکا گریبان جکڑا

اب تک جو اسکے چہرے پر مسکان تھی لمہوں میں غائب ہوئی اور اسنے انس ایچ او کے ہاتھ سے کھینچ کر اپنا گریبان چھڑایا۔

ساتھ چل رہا ہوں اتنا کافی ہے ورنہ عمر خیام اپنی مرضی کا مالک ہے چاہے تو یہیں کھڑے کھڑے تمہیں ایکسپل کر سکتا ہے تو ایس ایچ او صاحب وردی میں رہو ہاتھوں کو قابو میں رکھو "مسکرا کر اسکی بے عزتی کرتا وہ آگے بڑھا

اسکے حلے شکل و صورت سے وہ پہلے ہی متاثر ہو چکا تھا رک کچھ لمے اپنا کانفیڈنس بحال کیا اور پھر چلایا لے کر چلو اسے اسکی چھڑی سرخ کرتا ہوں "وہ بولا جبکہ عمر بنا کسی تردید کے گا گلز لگائے گھر کی دہلیز پار کر گیا

لیکن جاتے جاتے اسنے مڑ کر دیکھا تھا۔

وہ عین اسکے پیچھے کھڑی تھی اور آنکھوں سے آنسو بشار کی مانند بہہ رہے تھے عمر نے جیسے ہی دہلیز پار کی وہ کسی کچی ڈال کی طرح زمین بوس ہو گئی

وہ جو سکون اطمینان اسکے چہرے پر تھا وہ جو لاپرواہی تھی وہ جو بے نیازی تھی باپ کو بے عزتی کر کے جو سکون ملا تھا لمہوں میں ہوا ہوا اور عمر خیام کی بے چینی عروج پر پہنچ گئی

وہ مڑا پیچھے جانا چاہتا تھا وہ بیچم بیچ پڑی تھی اسے کسی نے نہیں اٹھایا تھا وہ ان پولیس اہلکاروں کو ہٹانا چاہتا تھا لیکن وہاں بہت لوگ تھے محلے والے۔۔۔

پولیس اہلکار نے اسے گاڑی میں ڈالا اور لے گئے جب تک عمر نے اسے دیکھا ساز کو کسی بے نہیں چھوا تھا

جبکہ معلوم نہیں بدر کو یہ اسکی ماں کو دیکھائی کیوں نہیں دیا تھا اور اسے پولیس ڈالے میں لے گئے تو اسکی پر سکون روح کی بے چینی دیکھنے لائق تھی وہ پولیس اہلکار بھی حیران ہو گئے اب کس چیز نے اس کو بے چینی دی جبکہ نکلا تو ایسا تھا جیسے سب جان بوجھ کر کیا ہو۔۔۔

لیکن عمر خیام نے یہ نہیں سوچا ایک معصوم سا وجود اسکے ساتھ بندھا ہوا ہے اور اس بات کا احساس شدت سے اٹھا تھا اس کے اندر جبکہ دوسری طرف تائی کا واویدا دیکھنے لائق تھا ہر ہم نے لوگوں کو گھر سے نکالا۔۔۔

مولوی صاحب کچھ تو تربیت کی ہوتی محلے کے نوجوان بچے نئی نسل کیا سیکھے گی

انھیں مولانا کی گدی سے ہٹا دیا جائے بہتر یہ ہی ہوگا
دیکھو ذرا منہ مومنہ کر توت کافرانہ والا حال ہو گیا انکا تو۔۔۔

اولاد کی تربیت تو کرنے سکے مسجد میں بیٹھ کر درس دیتے ہیں لمبے چوڑے "اتنی چماگویاں تھی جنھوں نے
انکا زلزلہ مزید بڑھا دیا

اٹھاؤں اسے اور نکالو اس کی بیوی کو گھر سے "وہ دھاڑے

ساز "بدر پلٹا اور بہن کو بے ہوش دیکھ کر تڑپ کر اس تک پہنچا

امی "نہجما بھی جو کچن کے دروازے میں پتھر کی بنی کھڑی تھی حوش میں امی اور بیٹی کی سمت بھاگی

پانی ڈالا مگر وہ ہوش میں نہیں آئی

میں کال کرتا ہوں ڈاکٹر کو "بدر نے فون گھمایا

بت کی طرح کیوں کھڑی ہو جاؤدیکھو میری بہن کو "سوہا کو لگے ہاتھ جھاڑ دیا۔

یہاں مقصد اسے جھاڑنا نہیں تھا صرف تایا کو جتنا تھا کہ اگر اسکی بہن کا شوہر بے غیرت ہے تو بھائی ابھی زندہ ہے کوئی اسے اس گھر سے نکال نہیں سکتا اور یہ ساری چین بنانے والے اور اس ہی چین میں خود پھسنے والے تایا جان خود ہی تھے

سب اچانک ہی رک گئے سوہا کڑ کر کھڑی رہی وہ ساز سے اتنی نفرت کرتی تھی جتنا اس سے ہو سکتا تھا بدر نے ڈاکٹر کو کال کی اور دوبارہ بہن کی جانب بڑھا

یہ سب کیا ہو رہا ہے بدر "نجمارودی

جی یہ ہی سوال ہے یہ سب کیا ہو رہا ہے داماد ہے تو تمہارے ہی اٹھا شرابی الگ جواری الگ کسی روز زنا کر کے پہنچ جائے گا تم دیکھ لینا"

تائی جان کے طعنوں نے انھیں جینے نہیں دینا تھا

یہ آپ لوگوں کی زیادتی ہے جو ایسے شخص سے میری بہن کو بیاہ دیا بدر دھاڑا تو ایک دم سناٹا چھا گیا تایا جان غصے سے پھنکارتے ہوئے اندر چلے گئے

جب عیاشیاں کرے اسکے مال پر تب دونوں ماں بیٹی کی ہنسی دیکھنے لائق ہوتی ہے شرابی تو تھا ہی اچھا ہوا تمہارے بیٹی کے ساتھ "

چپ کر او اپنی ماں کو "بدر سوہا کی جانب دیکھتا نگلی اٹھا کر بولا جیسے کہہ رہا ہو آخری بار کہہ رہا ہوں پھر اچھا نہیں ہوگا

سوہانے ماں کو پکڑا اور دوسرے کمرے میں لے گئیں
ساز کا چیک اپ کر کے ڈاکٹر نے اسے میڈیسن دی
کسی چیز کا صدمہ اچانک ملنے پر ایسا ہو جاتا ہے
تو آپ لوگ انھیں ریسٹ کرنے دیں اور پریشانی سے دور رکھیں "ڈاکٹر کہہ کر دو ایندے کر چلا گیا اور
نجمابٹی کو سینے میں بھینچے روتی رہی گی
بدر بھی مٹھیاں بھینچے کھڑا تھا اسکا بس نہیں چلا کہ عمر کا جا کر سر پھاڑ دے اتنی بے عزتی اتنی ذلت اپنے
گلے میں ڈال کر اسے کیا ملا۔

باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے خود کو گرانے کی ضرورت کیا تھا بدر سمجھ گیا تھا سارا معاملہ لیکن یہ طریقہ
اسے بے حد فضول لگا تھا لٹا بے عزتی کا انبار منہ پر پڑا تھا
امی آپ میرے کمرے میں جائیں ساز کو کچھ کھلائیں یہ کچھ دیر تک ہوش میں اجائے گی میں ذرا دیکھتا
ہوں آگے کی کاروائی "وہ کہہ رکھ باہر نکل گیا

حالا نکہ یہ اتنی بڑی خبر نہیں تھی کیونکہ عمر خیام کوئی سلیرٹی نہیں تھا لیکن پھر بھی جب بندہ ہی اپنی خبر
بنوانے نکل پڑے تو آگ کی طرح دنیا میں پھیل سکتی تھی

آج صبح ہی گرفتاری ہوئی تھی اسکی اور ارج صبح کے ہی اخبار میں بڑا بڑا اسکا نام اور تصویر درج تھیں
"نوجوان نسل کس راہ پر چل پڑی" عنوان کے ساتھ اسکی مسکراتی تصویر اور لوگوں کا ہجوم واقعی سے

بہت بڑا کوئی سٹار بنا گئے تھے

یہ خبر سب کے لئے اہم نہیں ہو سکتی تھی تب تک جب تک وہ اخبار پر ایک پریشان حال مرد عورت بچے
یہ نوجوان کو دیکھ کر یہ سوچتے کہ آج کے حاکم میں بے روزگاری نے ہماری نسل کو کہاں سے کہاں پہنچا
دیا۔۔۔۔

افسوس کرنے کے بجائے دنیا حیران ضرور تھی پہلا چور تھا جس کے مسکراتے چہرے نے سب کو متوجہ
کر لیا اور اسکی شخصیت اس بات کی گواہ خود بخود بن گی کہ کسی غلط الزام میں پھنس گیا
یہ پھر کسی بڑی پارٹی کی اولاد لگ رہی ہے جس نے جان بوجھ کر یہ سب کیا وہ خود بخود ہی کلئیر ہوتا چلا گیا
لیکن اخبار اسکے ہاتھ میں ساکت رہ گیا

جب اسنے عمر کی تصویر دیکھی اور سر تھام گیا ایک دم وہ اٹھا اور موبائل نکالا۔
اسکو کال کی لیکن بیل جا رہی تھی کوئی اٹھا نہیں رہا تھا اسنے اپنے پی آئے کو فوراً اس تھانے تک پہنچنے کا حکم
دیا تھا۔

یہ کیا بچپنا ہے عمر "شاہنواز کے ماتھے پر بل سے پڑے اور بار بار اخبار کو دیکھتا وہ سر نفی میں ہلانے لگا
میں نے کہا ہے فوراً پہنچو ایک لمحہ بھی وہاں نہ رہے وہ"
جی سر بس ابھی "اسکے پی اے نے کہا اور شاہنواز نے اسے آرڈر دیے کہ وہاں پہنچتے ہی عمر کی اس سے
بات کرائی جائے

اوہیلو مجھے کھانے کو دو مجھے بھوک لگی ہے "سلاخوں کے پیچھے سے اسکی یہ کوئی تیسری فرمائش تھی
تم پر اٹمنیسٹر کے بیٹے ہو جو پولیس کو اپنا سسرال سمجھ لیا ہے "
کانسٹیبل چلایا

اب تو کچھ کھانے کو دو گے نہ "پانچ ہزار کانوٹ کھڑا ک سے اسکی ہتھیلی پر سجاد یا وہ ادھر ادھر دیکھنے لگا
آئس ایچ او صاحب آگئے تو

لو آگئے اسنے پیسے جیب میں رکھ لیا مگر کام نہیں بن سکا عمر نے ایس ایچ او کو دیکھا
مجھے بھوک لگی ہے کچھ کھانے کے لیے دو اسکے علاوہ مجھے میرا موبائل دو مجھے ضروری کام کرنی ہے "وہ
جانتا تھا بدرنے اسے دیکھ لیا ہو گا لیکن اسکے دل میں فکر تھی تبھی وہ باضد تھا۔

نہیں مہیں نواب زادہ کے لیے لڑکیوں کا بھی انتظام کر دو "طنزیہ نظروں سے ایس ایچ او نے اسے دیکھا
نہیں فحال نہیں رات میں یہ انجوائمنٹ کر چکا ہوں "وہ آنکھ دبا گیا جبکہ ایس ایچ او نے گھورا
بلا وجہ محنت لگا رہے ہو مجھے گھورنے میں وقت ضائع اس سے بہتر ہے کوئی اچھی سے چیز آملیٹ اور کافی
بنوادو "وہ سکون سے بولا

اسکی "ایس ایچ او اسکے حرکتوں سے عاجز آتا غصے سے اسکی سمت بڑھا کہ کانسٹیبل نے روک لیا
سرجی کوئی پہنچی ہوئی شے ہے یہ "وہ ہستگی سے اسکے کان میں بولا اسنے بھی سر ہلایا
اتنا ترانا کسی عام انسان میں نہیں ہو سکتا

ہو سکتا تھا اسکی بیل لمہوں میں ہو جاتی لیکن ایس ایچ او مسکرا دیا۔۔۔۔

آج ہفتہ تھا اور سرکاری کاروائی سوموار کو ہوتی تو کم از کم وہ دورا تیں اسکے پاس مہمان تھا اسکی ایسی درگت لگاتا کہ یاد رکھتا

ابھی وہ مڑا ہی تھا کہ ایک جانا مانا وکیل اور اسکے ساتھ ایک لڑکا تھانے میں داخل ہوئے اسنے کاغذات پھینکے

بیل تو ہو ہی نہیں سکتی وکیل صاحب "وہ ایس ایچ او مسکرایا

معلوم ہے لیکن پھر بھی بیل چاہیے ایل لیگل ہی سہی "

ناممکن یہ تو ہو نہیں سکتا ہے ہمیں بھی جواب دینا ہے "

تو تمہیں آگے سے فون "پے آئے کے پاس آنے والی کال نے وکیل کی بات دھوری چھوڑ دی اور وہ پی آئے عمر کی جانب بڑھ گیا

اسے ایس ایچ او کے سامنے موبائل تھما دیا وہ مسکرا اور فون کان سے لگالیا

وہ لوگ آپس میں گفتگو کرنے لگے عمر سکون سے دیوار سے ٹیک لگا گیا دوسری طرف خاموشی تھی آج

سوال نہیں تھا

کیسے ہو شہزادے ایسے بات کریں یار "

تم نے مجھے disappoint کیا ہے عمر خیام نے یہ حرکت کیوں کی "

دوسری طرف سے سنجیدہ آواز ابھری

انہیں لگتا تھا میں انکا اچھا بیٹا بن سکتا ہوں انہوں نے میرے منہ پر تھپڑ مارا میں نے بس جواب دیا ہے اور

کچھ نہیں "وہ سکون سے بولا

تم پاگل ہو گئے ہو یا تم ٹھیک ہے بدلہ کسی اور طرح بھی لیا جاسکتا تھا"

اچھا سچ بتائیں آپ کو کیسے پتہ چلا "وہ واقعی اسکے سامنے بچہ تھا

تمہیں مزہ آرہا ہے "شاہنواز نے سر نفی میں ہلایا

ایسا ویسا "وہ ہنس

کوئی حال نہیں ہے بیل مل جائے گی تم اپنے گھر جاؤ آرام کرو"

نہیں ملے گی جناب ہفتہ ہے آج "ہنستے ہوئے وہ بولا

عمر "شاہنواز نے دانت پیس لیے

پہلی بار مجھ پر غصہ کر رہے ہیں آپ "وہ جانتا تھا اپنی ماں اور بہن کی طرح منہ بنا چکا ہو گا وہ بھی۔۔۔

ہاں کیونکہ تم نے حرکت ایسی کی ہے "

اتنی بھی بڑی نہیں چوری ہی تو کی ہے "وہ شانے اچکا گیا

اور وہ چوری کا پیسہ کہاں ہے "شاہنواز کے سوال پر وہ ہنسا

وہ تو میں نے بانٹ دیا سوچا کچھ ثواب کمالوں "

بہت اچھے طریقے سے ثواب کمایا ہے تم نے "

تھینکس "

اب کیا چاہیے تمہیں "شاہنواز کا تو فرض تھا جیسے یہ سوال کرنا

ایک ریکوسٹ تھی "

حکم کرو یا ریکوسٹ تم تھوڑی کرو گے ریکوسٹ تو میں کروں گا آئندہ ایسامت کرنا عمر "

وہ ہنس دیا ٹھیک ہے ماں لی اپنی ریکوسٹ اب میرا حکم سنیں "

وہ بولا

ہاں بولو "شاہنواز بولا۔۔۔

آپ اسکتے ہیں "اسنے کبھی دیکھا نہیں تھا اسے

شاہنواز چند لمھے ٹھر گیا

ضروری ہے "

اپنے کہا حکم کرو "

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھر کر فون بند کر دیا جواب نہیں دیا لیکن عمر کی ایکسائٹمنٹ عروج پر تھی آج وہ اس شخص سے ملتا جو اسکی زندگی میں کیسے آیا اسے خود خبر نہیں تھی۔

شاہنواز تھانے میں داخل ہوا تو بیچ میں صرف پندرہ منٹ کا دورانیہ تھا

عمر پیٹھ مڑے کھڑا تھا اسنے اسے اندر آتے ہوئے نہیں دیکھا۔

جبکہ اسکا پہ آئے وکیل یہاں تک کے ایس ایچ او بھی کھڑا ہو گیا

سر آپ کیوں اگئے ہم کر لیتے ڈیل "وہ لوگ بولے

جبکہ شاہنواز نے سرنفی میں ہلایا

مجھے بیل چاہیے " اس آواز پر عمر جھٹکے سے مڑا

اور اسے آنکھوں کے سامنے دیکھ کر اسکے چہرے پر بچوں جیسی خوشی تھی۔

سر بیل ہی بیل ہے لیکن کچھ قانونی کروائی ہے "

ہم عمر سر کو شفٹ کرادیں گئے بہترین جگہ ہوگی انھیں بلکل محسوس نہیں ہوگا کہ تھانے میں ہے ہر

سہولت ہوگی " یہاں یس ایچ او بولا

ابھی تو تم ناشتہ دینے کو تیار نہیں تھے " عمر کے پنگے بھی ضروری تھے

سرجی وہ تو بس منگالیا فکر کیسی " وہ ایس ایچ او مسکرایا

شاہنواز نے گھیرہ سانس بھرا

مجھے ڈیٹیلز دو "

وہ سیاست کی دنیا میں ایسا جھنڈا گاڑ رہا تھا کہ اسے پاکستان کا ہر شخص سہولت سے جانتا تھا وہ اسکی جانب

بڑھا شاہنواز اسکے پاس جا کھڑا ہوا۔

دروازہ کھولو " اسنے کانسٹیبل کو حکم دیا

نہیں ایسے ہی " عمر نے کہا

پہلی بار ملوگے ایسے ملوگے "

جب آزاد ہو جاوگا پھر ملوگا "

تم آزاد ہو شہزادے "

معلوم ہے "وہ مسکرا دیا

ایسے کیوں خوش ہو رہے ہو "شاہنواز ہنس دیا

ہاں یہاں اسکی بہن دیکھ لیتی تو حیران رہ جاتی وہ شخص ہنستا بھی ہے شاہنواز کو محسوس ہوا اسکی بہن کو ڈیل

کرنا عمر کو ڈیل کرنے سے زیادہ مشکل تھا

بس یوں سمجھیں کافی بڑی دنیا میں پہلی بار کسی اپنے کو دیکھا ہے "وہ بولا شاہنواز کا دل باغ باغ ہو گیا مسکرا

دیا

لیکن یہ حرکت اچھی نہیں کی تم نے "وہ سنجیدہ ہوا

وہ شانے اچکا گیا لا پرواہی سے

مجھے علم تھا میں زیادہ دیر یہاں نہیں رہو گا مگر دن غلط چوز کیا غلطی سے "وہ ہنسا جبکہ شاہنواز بھی مسکرا دیا

خیر تم فکر مت کرنا صرف یہاں رہنا ایک فار میلیٹی ہے تمہیں تمام سہولتیں مل جائیں گی "

"آہ"

میں کیا کروں گا "وہ منہ بنا گیا

شاہنواز ہنس دیا کھل کر۔۔

کیا ہوا "

کچھ نہیں "

تو پھر بتاؤ کیا چاہتے ہو"

ام ہاں وہ ایک تو میں سیل میں نہیں رہوگا کوئی روم ہو"

ٹھیک ہو گیا"

اور دوسرا ساز کو میرے پاس پہنچادیں"

کون ساز" وہ چونکا

بیوی بھئی میری" وہ سکون سے بولا

ابھی تم نے کہا دنیا میں تمہارا میں ہوں" وہ ویسے ہی اسے چھیڑنے کو بولا

ہاں تو اسکا میں ہوں"

اوہ" شاہنواز سر ہلا گیا

تو محبت بھی کرتے ہو کسی سے"

آ محبت نہیں نہیں یوں سمجھیں دوست ہے میری بس نازک مزاج ہے میری حرکتوں پر رونے لگ جاتی

ہے" وہ مجبوری بتا گیا

شاہنواز کی مسکراہٹ مدھم پڑ گئی

بہت ظالم لوگ ہو تم سب محبت کسی سے نہیں کرتے اپنے پیچھے لگا کر رکھتے ہو"

بلکل اپنی ماں کی طرح" اگلے الفاظ وہ دل میں ہی بول گیا۔

عمر نے اسکی جانب دیکھا

محبت دنیا کی سب سے بے کار شے ہے اور مجھے کسی سے نہیں ہے "
وہ سر جھٹک کر بولا۔

ٹھیک ہے تمہارے پاس سب پہنچ جائے گا اور وہ کیا نام بتایا "

سازیار آپ کیسے بھول سکتے ہیں " اسے برا لگا

اچھا بھئی نہیں بھولتا اب "

اوکے ہو جائے گا تم ٹینشن نہیں لو "

ناشتہ " وہ فرمائشوں کا انبار لیے کھڑا تھا

اسنے کا نسیبیل ناشتہ لانے کو کہا

میرا موبائل " وہ پھر بولا

شاہنواز نے خود موبائل نکال کر دیا

عمر سکون سے موبائل استعمال کرنے لگا

مجھے دس منٹ کے اندر اندر یہ ساری پوزیشن چیلنج چاہیے " اسنے حکم دیا

یس سر ابھی ہو جائے گی " اسنے اپنے پی آئے کو باہر بلایا

سازنامی کوئی لڑکی ہے اشفاق احمد کے گھر میں عمر خیام کی بیوی

اسے عمر تک پہنچا دینا "

اوکے سر " وہ سر ہلا کر باہر نکل گیا

آج کافی خوشی محسوس ہوئی تھی پھر دل میں ایک خیال سا آیا
اور اسنے کال گھمائی۔

ایزہ جھولے پر بیٹھی آسمان کی جانب دیکھ رہی تھی آسمان شفاف تھا لیکن اسلام آباد کی ٹھنڈ اور پھر دھند
کافی حسین تھی اسکادل کرتا تھا وہ ان راستوں پر جائے جہاں سے آسمان بہت قریب ہوں بادلوں کو وہ
چھو سکے لیکن ہر شخص کی قسمت اچھی نہیں ہوتی اور وہ انھیں بد قسمتی میں سے تھی
دادی جان بلکل چپ ہو گئیں تھیں اسے بہت برا لگتا تھا ہاں وہ تلخ کلامی کرتی تھی اسکادل بھی دکھتا تھا
لیکن اسنے کبھی یہ نہیں چاہا تھا وہ چپ ہو جائیں۔

وہ ان سے بولی بھی تھی لیکن انھوں نے جواب نہ دیا تو وہ خاموشی سے باہر آگئی
یہ سب شاہنواز کی وجہ سے ہوا تھا بھلا کیا ضرورت تھی اس سے اتنا اچھا بننے کی۔۔۔
اچانک ہی ملازمہ اندر سے آئی اور اسنے بتایا کہ شاہنواز کا فون ہے اسکے لیے۔۔۔

شاہنواز تو ان مردوں میں سے تھا جو بیوی کو ایسی سہولیات دینے پر مانتے ہی نہیں پھر اسکے لیے باقاعدہ
فون کا آنا انوکھا ہی تھا

کیا کر رہی ہو "اسکی پرسکون آواز ایزہ کو چوکنا کر گئی۔

جی میں کچھ نہیں اپکو کوئی کام ہے " اسکے سوال پر دوسری طرف وہ لب دبا گیا

نہیں کوئی کام نہیں ہے باہر رہا ہوں آؤ تمہیں شاپنگ کرا آتا ہوں " وہ بولا جبکہ ڈرائیور بھی حیران تھا یہ شاہنواز ہے جو اپنے اکڑوں پن کی وجہ سے مشہور ہے کسی سے اتنا جھک کر بات کر رہا ہے۔

مجھے شاپنگ کی تو ضرورت نہیں " وہ حیرانگی سے بولی پیچھے اتنے عرصے میں یہ خیال نہیں آیا وہ ان چار دیواری سے نکلی نہیں کبھی اچانک اس خیال کا آنا معمولی تو نہیں ہو سکتا۔

شاہنواز کی جانب سے چند لمبے خاموشی رہی

تمہیں گھر سے باہر نہیں نکلنا " اسکے سوال پر ایزہ کے دل کو کچھ ہوا تھا لیکن وہ اتنی کنفیوز تھی سمجھ نہیں پا رہی تھی یہ تبدیلی کس بنا پر ہے

کیا آپ لے جائیں گے "

افلورس " وہ مسکرایا کہ وہ پھنس گئی

پھر نہیں جانا " عام سے لہجے میں اداسی سے کہہ گی لیکن اپنی غلطی کا احساس ہوا کہ ایک دم وہ کیا بول گئی شاہنواز کے تیور دوسری طرف تن گئے

آگے سے جواب دینے کا تو بہت شوق ہے تمہیں "

میرے بھائی نے کہا تھا " جی ٹھیک ہے " نہیں کہنا " وہ ذرا فخر سے بولی کہ اسکا بھائی بھی زندہ ہے شاہنواز اسے یوں ہی رول نہیں سکتا

ہاں تمہارا بھائی تو مجھ پر گورنر لگا ہوا ہے نہ "

تو آپ اسے دیکھ کر کیوں بھاگے تھے "

ایزہ کو مزہ آنے لگا تھا اسکی ٹانگیں کھینچ کر۔۔

میں ڈرا نہیں تھا "وہ بولا لیکن لہجہ کمزور تھا وہ واقعی اس دن ڈر گیا تھا گھبرا گیا تھا کیونکہ اسکے سامنے جو منظر تھا وہ کبھی زندگی میں سوچ بھی نہیں سکتا تھا۔

تو پھر "

اچھا اب سوال بند کرو اور باہر آؤ باہر کھڑا ہوں "

اپکو ہوا کیا ہے آپ میرے ساتھ اتنا نرم کیوں ہونے کی کوشش کر رہا ہیں " ایزہ صاف گوئی سے بولی
تمہیں برا لگ رہا ہے "

جی " وہ بولی کیونکہ میں نے صرف اکڑتا ہوا اور زبردستی کرتا ہوا اک اناپرست شخص دیکھا ہے اور شاید
مجھے اسی کی عادت ہے "

لیکن وہ اناپرست شخص تم سے محبت کرنے کی کوشش بھی کر سکتا ہے " شاہنواز حیران تھا وہ لڑکی اسکے
قابو میں کیوں نہیں رہی تھی جبکہ عمر کو قابو میں کرنا اتنا مشکل نہیں تھا ہاں وہ سر پھیرا ضرور تھا وہ کبھی
زندگی میں بھی اس ڈاڑھی تک پہنچ جاتا تو شاید اس دن شاہنواز مر جاتا کیونکہ عمر سے محبت عجیب تھی وہ جو
اسکی آنکھوں میں اپنے لیے خوشی دیکھ آیا تھا اب وہاں نفرت دیکھ نہیں پاتا

لیکن یہ لڑکی واقعی اپنی ماں کی طرح ضدی تھی اور شاہنواز کا ٹمپیر لوز کر رہی تھی جب وہ کوشش کر رہا تھا تو
وہ مان جاتی

لیکن دوسری طرف ایزہ کے دل میں اپنے بھائی کو دیکھ کر جو تقویت تھی وہ اس گفتگو کی گواہ تھی کہ وہ

لاوارث نہیں ہے شاہنواز یہ دادی جان کچھ کریں تو سہی پھر اسکا بھائی بتائے گا جبکہ شاہنواز کی سوچ بس اتنی تھی بیس سال کی لڑکی ہے لاوبالی سی وہ لمہوں میں اسے یہ امارات دیکھا کر اپنا کر لے گا مگر یہاں اسے سامنا کسی اور چیز کا کرنا پڑ رہا تھا

شاہنواز نے فون بند کر دیا چانک ایک آواز سی کانوں میں ٹکرائی
شاہنواز مسکرایا کرو کیوں اتنا کڑتے رہتے ہو دیکھو تم مسکراتے ہوئے کتنے اچھے لگتے ہو " وہ سر جھٹک گیا دونوں کی سوچ میں بہت تضاد تھا
اسنے آفس جانے کا کہا ڈرائیور کو۔۔۔

اور ساتھ پی آئے کو دوبارہ آرڈر دے دیے کہ عمر کے پاس ساز کو لمہوں میں پہنچا دیا جائے " جبکہ ایزہ کو ٹریپ کرنے کے طریقے اسکا دماغ سوچ رہا تھا کیسے ایک چھٹانک بھر کی لڑکی اسے فکر میں ڈال رہی تھی

بدر عمر کے پاس آیا لیکن وہاں اس تھانے میں تھا ہی نہیں پریشانی اور فکر اسکے چہرے سے عیاں ہو رہی تھی صبح سے رات ہونے کو آئی تھی کسی ایک نے بھی یہ نہیں سوچا تھا کہ وہ عمر کے پاس جائیں سارا دن گزر گیا تھا تائی جان نے ساز اور نجمہ کو ایک لقمہ توڑنے تک نہ دیا اور پورا دن انھیں طعنہ مارتی رہیں۔
دیکھو بھلا چوری کر لی تھی میں کہوں اس حرام کھانے والے کے پاس اتنا پیسہ آتا کہاں سے ہے ڈاکے ڈالتا ہے اور اوپر سے ڈھٹائی کی انتہا تو دیکھو ذرا جو آنکھ میں شرم کا پاس ہو شرمندگی ہو کہ یہ کیا کیا ہے میں

نے منہ اٹھا کر چلتا بنا جیسے اسکا باپ تو منسٹر لگا ہے فوراً سے چھٹوالے گا
میں نے تو کہہ دیا شفاق صاحب کو بھلے ہڈیاں گل جائیں اسے چھڑانے کی ضرورت نہیں جھنمی جھنم
میں ہی دفع ہو گیا چلو جان ہی چھٹ گی

اے سزاے مرگی کیا ہو گئے تیرے خواب پورے اتر جا اب بستر سے "وہ نیچے سے چیخیں سزا نے ماں
کی جانب دیکھا نظروں میں بہت سی شکایت تھی

میرا نصیب ایسا کیوں ہے امی " وہ ماں کے سینے سے لگی پھوٹ پھوٹ کر رو دی اسکے پاؤں کے زخم ٹھیک
نہ ہوئے تھے کہ وہ اب دل پر زخم دینے لگا تھا

ساز تم فکر نہیں کرو اللہ بہتر کرے گا " وہ اسکو پیار کرتی ہوئی بولیں

نہیں کچھ ٹھیک نہیں ہو گا ہماری بے عزتی پہلے کم نہیں ہوتی تھی جواب وم۔۔ عمر کو کیا ضرورت تھی
کیوں کیا "

اور ایک لمبے کے لیے وہ ٹھہر گی جیسے کچھ یاد آیا ہوا اسکے الفاظ۔۔۔

تم دیکھنا اب میں کیسے تھپڑ مرتا ہوں "ساز جیسے سن سی رہ گی

تایا جان تو شرمندگی کے مارے کمرے سے نہ نکلے تھے وہ سر تھام گی

اسنے اپنے باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے یہ سب کیا تھا اپنی بے عزتی کروالی تھی معاشرے میں صرف

اپنے باپ کو نیچا دیکھانے کے لیے بڑا بن گیا تھا یہ کیسا جنون ہے اس میں اتنی نفرت کرتا ہے وہ خود سے

اپنے باپ سے اور ماں کا تو نام بھی سننا نہیں چاہتا۔

لیکن ساز کو پھر بھی اسپر غصہ تھا بھی وہ کچھ کہتی ہی کہ نیچے سے آنے والی آوازوں پر گھبراگی۔۔۔۔۔ بدر
آیا تھا

بھائی "ساز نے پکارہ اور بدر نفی میں سر ہلا گیا

وہ وہاں ہے ہی نہیں میں نے معلوم کیا ہے کہتے ہیں اسے تو بڑی جیل پہنچا دیا گیا ہے مجھے سمجھ نہیں آ رہا یہ
کیا ہو گیا ہے "بدر فکر مندی سے صوفے پر بیٹھ گیا

سیدھی بات ہے تیری بہن کا سہاگ اجر رہا ہے انشاء اللہ "اتائی ہاتھ اٹھا کر بولی جبکہ بدر نے اسکی جانب
دیکھا وہ سوہا کو تلاشنے لگا

اپکی بیٹی کا بھی اجاڑ جائے تو کہہ دیجیے انشاء اللہ بیوہ ہو یہ طلاق یافتہ

بدر "اتائی نے غصے سے کہا

دوسروں کو سنانے سے پہلے اپنے گریبان میں جھانک لیں کچھ کر نہیں سکتیں تو طعنے مارنا بھی بند کر دیں
اس سے شادی کرانے والی بھی آپ ہی تھیں "بدر کو تو صبح سے غصہ چڑھا ہوا تھا اتائی نے سر جھٹکا سوہا جبکہ
ایک طرف کھڑی تھی بدر کی آنکھوں میں غصہ نفرت وہ دیکھ سکتی تھی اسنے نگاہ پھیر کر اپنی بہن کے انسو
صاف کیے اور اسے کچھ سمجھانے لگا

اور ابھی وہ سب گفتگو ہی کر رہے تھے کہ شاہنواز کا پی آئے بلیک پینٹ کوٹ میں اندر داخل ہوا دو

سکیورٹی گارڈ کے ساتھ دو پولیس اہلکار بھی تھے ان کے ساتھ۔۔۔

مسز عمر خیام کون ہیں "انھوں نے چھوٹے ہی سوال کیا ساز نے بدر کا بازو تھام لیا

سب ایک دوسرے کی شکل دیکھتے حیران تھے

جی آپ کو کوئی کام ہے " بدر ہی آگے بڑھا ساز پیچھے کانپنے لگ گی پولیس اسے بھی لے جائے گی مگر اسنے
تو چوری نہیں کی تھی

مسز عمر خیام سے ہی بات کرنی ہے اس کے علاوہ کسی سے نہیں " وہ بولا

بدر نے پلٹ کر ساز کو دیکھا وہ بے چارگی سے دیکھ رہی تھی پولیس کی وجہ سے بدر کچھ نہیں بولا اور ساز
کے پاس کھڑا ہو گیا

اور پی آئے سمجھ گیا یہ ہی ساز ہے

گڈ ایوننگ میم " انھوں نے مودب ہو کر اسے کہا

ساز کے رنگ جیسے اڑ رہے تھے سب ہی دیکھ رہے تھے

سر کے آرڈرز ہیں آپ کو انکے پاس پہنچا دیا جائے ہم آپ کو بحفاظت انکے پاس پہنچانے آئے گے " وہ بولا ساز
نے حیرانگی سے پہلے ان کو اور پھر اپنے بھائی کو دیکھا

کیا مطلب کون سا سر کہاں لے جانا ہے " بدر نے ذرا غصے سے پوچھا

سر ہم صرف مسز عمر سے بات کریں گے اور انکی ہی بات کا جواب دیں گے ہمیں سٹریکلی آرڈرز ہیں کہ
ہم کسی کی بات کا جواب نہ دیں تو آپ ہم سے سوال کر کے ٹائم ویسٹ نہ کریں " وہ بولا عمر کی جانب سے
سخت پابندی تھی کہ بات صرف ساز نے کرنی ہے

پوچھوان سے " بدر ذرا بھڑکا ساز کو رونا آنے لگا

میں نے نہیں جانا "وہ سیدھا بولی

میم نہ جانے کا کوئی آپشن نہیں تو پلیز ہمیں زبردستی کرنی پڑے اس سے بہتر ہے آپ ہمارے ساتھ
چلیں "اسنے کہا نگاہیں اب بھی جھکی ہوئی تھیں

بھائی مجھے نہیں جانا کون بلا رہا ہے کیوں بلا رہا وہ میں نے چوری نہیں کی "وہ بری طرح رو دی
تجھی ایک لیڈی پولیس کا انسٹیبل آگے آئی

میم اپکو عمر سرنے بلایا ہے اپ پریشان مت ہوئیں ہم اپکو ان تک پہنچادیں گے "
نہیں جانا اسنے کہہ تو دیا

نہ جانے کا آپشن نہیں ہے سر "وہ عورت بولی

ارے اشفاق صاحب دیکھو ذرا کیا تماشہ لگایا رہا ہے "تائی اپنے اگلے پیٹنی اندر دوڑی
اشفاق صاحب بھی آوازیں سن کر باہر آگئے

یہ لوگ آپکے نواب زادہ کے لیے اسکی رکھیل لینے آئے ہیں "

تائی جان "بدر دھاڑا

اپنی ماں سے کہو زبان کو لگا دے ورنہ تمہارا حشر بگاڑ دوں گا "وہ سوہا کو انگلی اٹھا کر بولا ساز کے جیسے سینے
میں چھبے تھے یہ الفاظ اب بات عمر سے ہی ہونی چاہیے تھی وہ اور کیا الفاظ سنانے والی تھی۔

امی چپ رہیں تھوڑی دیر کیا چاہ رہی ہیں بیٹی پیٹے اپکی "سوہا جھنجھلا کر بولی

تائی نے منہ بنا لیا

کس نے بلایا ہے "اشفاق صاحب کے سوال کا جواب ان لوگوں نے نہیں دیا
اگر کوئی سوال ہے تو میم کریں گی باقی کسی کے جواب دینے کے پابند نہیں ہیں ہم "پی آئے بولا
انکا منہ سا اتر اصبح سے بس بے عزتی ہی کھا رہے تھے وہ۔۔۔

عمر پر ایسا جلالی غصہ تھا کہ سامنے ہوتا تو ٹکڑے کر دیتے اور وہ ایسا ہی کرے گے وہ سوچے بیٹھے تھے وہ کیا
کرتا باپ کو مارتا نہیں اتنی بھی جرت نہیں تھی اس میں۔۔۔
اور اگر تھی بھی تب بھی انہیں یقین تھا وہ ایسا کچھ نہ کرتا۔

کہہ دو جا کر اس سے ہمارے گھر کی عورتیں یوں گلیوں بازاروں میں اسکی ماں کی طرح اپنے محرم سے بھی
نہیں ملیں گی "انکی بات اگر سن لیتا عمر تو ایک بار تو اس لاونج کا حلیہ بگاڑا تھا دوسری بار بھی بگاڑ دیتا جنون
میں۔۔۔

میم پلیز چلیں "سب کچھ اگنور کر کے وہ لوگ پھر ساز کی جانب متوجہ ہوئے
نہیں جانا "وہ بھائی کا بازو تھام گی"

میم آپ پلیز چلیں ہمیں فورس کرنے کی اجازت ہے "

پلیز آپ لوگ جائیں عمر سے کہیں وہ گھرا جائیں میں نہیں اسکتی "اچانک بجنے والے فون پر پی آئے نے
کال پک کی

جی سر "اسے یقین تھا وہ انکار ہی کرے گی

لیں میم "اسنے ساز کی جانب فون دے دیا ساز کو عجیب ہی احساس ہو رہا تھا کانپتے ہاتھوں سے فون تھام لیا

جو یہ تمہیں کہہ رہے ہیں ویسا کرو ورنہ کندھے پر اٹھا کر تمہیں مجھ تک لے آئیں گے پھر روتی رہنا
محرم نے چھولیا

اور دیکھو پاگل تو میں پہلے ہی ہوں یہ پولیس والوں کے پاس بندوق دیکھی ہے نہ یہ تمہارے سر میں
اتاریں گے پھر ضدی لڑکی سیدھی طرح مجھ تک پہنچو"

ک۔۔ کیوں "وہ گولیوں کو دیکھتی تھوک حلق میں اتارتی سوال کر گی"

کیونکہ میں کہہ رہا ہوں "

میں میں نے نہیں "

ٹھیک ہے دو فون احمد کو "چپڑ کروہ بولا

ساز نے فون ہٹایا اور پی آئے نے کان سے لگایا

اٹھا کر لے آؤ اسے "

او کے سر "

فون بند ہوا اور ساز کی جانب دیکھا ساز بدر کے پیچھے چھپ گی

جاؤ ساز "بدر کی اجازت پر سب حیران رہ گئے

پاگل ہو تم گھر کی عزت کو کہاں بھیج رہے ہو "

شوہر کے پاس جا رہی ہے اپنے "

اوبے غیرت شرم کر تیری بہن جا کر اب کس کس جگہ بیٹھے گی تو تو قابل ہی نہیں کسی "

اشفاق صاحب نے غصے سے اسے دھکیلا جبکہ ساز کو بدر نے آگے بھیج دیا۔۔۔ جاؤ تم "

بھائی۔۔۔

جاؤ ساز "

ساز "تایاجان کے پھنکارنے کے باوجود بھی بدر نے زبردستی اسے وہاں سے ان لوگوں کے ساتھ باہر

نکال دیا

روتی ہوئی وہ گاڑی میں سمٹ کر بیٹھ گی گاڑی ڈرائیور سے لے کر پی آئے خود ڈرائیور کر رہا تھا جبکہ گاڑی میں ایک لڑکی بھی موجود تھی تاکہ وہ گھبرائے نہیں مگر وہ ان سب کے بیچ بھی گھبراتی ایک سانس رو رہی تھی دوسری طرف تایاجان نے بدر کو لعنتیں ملا متیں دے دے کر بڑا حال کر دیا تھا

سوہا مجھے کھانا دو " وہ بس اتنا کہہ کر کمرے میں چلا گیا

سوہا باپ کو دیکھتی رہ گی جو اسے نفرت سے دیکھ رہا تھا اسکی آنکھیں بھیگ گئیں بدر کی وجہ سے اسکا باپ اس سے بدظن ہو گیا تھا لیکن اسے یہ سمجھ نہیں ا رہا تھا اسکا باپ ایک لالچی آدمی ہے اور صرف لالچ سے

جڑا ہے وہ۔۔۔۔

بدر نے اسے سبزی دی تھی صبح مگر اسنے بننے کی زحمت نہیں کی باپ کے نکالنے کے باوجود ماں کے ساتھ

کھانا کھایا تھا اور اب بھی اسی ہانڈی میں سے بدر کے لیے لے گی

وہ کمرے میں آئی اور اسکے سامنے ٹرے رکھی بدر نے گوشت دیکھ کر سوالیہ نگاہ اٹھائی تھی اسکی جانب

میں نے نہیں بنائی وہ سبزی جب گھر میں گوشت بنا ہے تو ہم کیوں کھائیں وہ۔۔۔

تمہارا باپ ہم دونوں کو نکال چکا ہے " بدر نے پھر بھی تحمل سے جواب دیا

تم معافی مانگ لو تمہیں بھی اکڑنے کا نیا نیا شوق چڑھا ہوا ہے " وہ سر جھٹک کر بولی بدر نے چند لمبے اسکی

جانب دیکھا اور پوری ٹرے اٹھا کر دیوار میں دے ماری اپنی جگہ سے اٹھا سوہا سہم کر دور ہوئی۔

تم ایک نمبر کی بے غیرت عورت ہو وہ نکال چکا ہے اور تمہارے اندر اتنی غیرت نہیں کہ تم اپنا کھاؤ وہ

کھاؤ جو تمہارے شوہر نے کمایا

تمہیں ہر بات ہو میں لگتی ہے یہ تمہیں یہ لگتا ہے اب سب پہلے جیسا ہوگا

سوہا اپنا دماغ درست کرو " وہ دھاڑا باہر تک اسکے دھارنے کی آواز تھی نجماد ل تھام گی۔

اپنے آپ کو اپنی اوقات میں رکھو ورنہ تمہاری اوقات یاد دلا دوں گا میں۔۔۔ تم سمجھتی کیا ہو خود کو ہاں

تم ایک غریب شوہر کی بیوی ہو اس سے زیادہ کو شناخت نہیں تو جو میں لایا ہوں وہ لے کر او "

وہ۔۔۔ وہ میں " وہ اپنے آنسو ضبط کرنے لگی گھر کی خاموشی میں سب نے اسکی یہ بے عزتی سنی تھی۔

بدر نے اسکا ہاتھ جکڑا اور اسے کچن میں لے آیا اسکی سبزیاں ایک طرف پڑی تھی

اسنے وہ سبزیاں اٹھائیں اسکی محنت کی کمائی اسنے کس بے توجہگی سے پھینکی ہوئی تھی غصے سے بھرا وہ اسکے

ہاتھ میں گو بھی آلودے گیا۔

بناؤ اسے "

سوہانے اسکے ہاتھ سے سبزیاں لیں اسے کچھ خاص کو کنگ نہیں آتی تھی بس جتنا آتا تھا اسنے بنانے کی

کوشش کی تھی کیونکہ بدر اسکے سر پر ہی کھڑا تھا اور پھر سوہانے اسکے سامنے کھانا رکھا تو وہ خاموشی سے کھانے لگا۔ مم

سوہا اسکی صورت دیکھنے لگی سرخ چہرہ اور ناگواری سے بھرپور وہ اسے بالکل پسند نہیں کرتا تھا۔ سوہانے دیوار کی جانب دیکھا

آئندہ جو میں لا کر دوں وہ ہی بنانا اور خود بھی وہ ہی کھانا منہ کھولو " اسنے اسکی جانب لقمہ بڑھایا مجھے نہیں کھانا " وہ منہ پھیر گی بدر نے اسکی کلائی پکڑی اور گھور کر دیکھا سوہا منہ کھول گی

تخ اس میں مرچیں بہت تیز ہیں " وہ فوراً پانی پینے اٹھی

یہ بالکل اچھی نہیں بنی " وہ اسکی صورت دیکھنے لگی

میری محنت کی کمائی ہے جیسی بھی ہے میری ہے " وہ اسے جتا گیا تھا جبکہ سوہا شرمندہ سی ہوئی کہ اسے کچھ

ڈھنگ کا بنانا نہیں آتا یا اسنے پورے دن میں سب کھایا اور وہ بھی کیا کھا رہا تھا اسے شرمندگی ہوئی

پلیزا اسکو چھوڑ دو میں دال بنا دیتی ہوں "

نہیں کھانا مجھے جا کر وہ دیوار صاف کرو " اسنے اسکو ٹوکا اور کام بھی بتا دیا

سوہانے گھور کر دیکھا مگر بدر کی توجہ نہیں تھی پانی کے گلاس مسلسل چڑھا رہا تھا اور ادھی روٹی بھی

بمشکل ہی کھائی تھی اسنے وہ کھانے کی ٹرے ٹیبل پر رکھ کر پلٹ گیا وہ سوچ رہا تھا کہ ساز کیا پہنچ گی ہوگی

اور پھر خیال آیا کہ عمر کے پاس تو موبائل موجود تھا۔

اسنے جلدی سے عمر کو کال ملایا مگر نمبر بند تھا وہ پریشان سا ہوا جبکہ سوہا منہ بنا کر دیوار صاف کر رہی تھی

اور گیلا کپڑا غصے سے دیوار پر پھیرنے لگی

بدر تقریباً آدھ گھنٹے سے دیکھتا رہا سوہا اپنی سوچوں میں مگن تھی۔

رگڑ رگڑ کر سوراخ کرنا ہے تم نے اس دیوار میں "وہ سنجیدگی سے بولا تو وہ ذرا چونک کر مڑی

اٹھو اور میرے پاس آؤ اور یہ لائنس آف کر دینا تھک گیا ہوں میں "

وہ آنکھوں پر ہاتھ رکھ گیا۔

بدر میں "وہ کچھ بولتی کہ اسنے آنکھوں پر سے ہاتھ ہٹا کر اسکی صورت دیکھی گندمی سارنگ تھا لیکن کھلتا

ہوا

نقوش خوبصورت تھے لیکن اسکی حرکتیں بدر کو اسکی طرف کبھی مائل نہیں کر سکتی تھی

لائٹ بند کر دو اور دفعہ ہو جاؤ یہاں سے کل تم منمنائی تو اچھا نہیں ہوگا " اسنے بے رخی سے کہا اور

کروٹ لے گیا

سوہا کے خواب جیسے اسکے قدموں میں ہی کہیں رل سے گئے تھے۔۔۔۔

اسکی آنکھیں دھندلا گئی اور خاموشی سے وہ باہر چلی گی بدر نے اسے باہر جاتے ہوئے دیکھا تھا

پہلے ٹھنڈ کم تھی کہ وہ برف سی ہوتی ٹھٹھڑنے لگی تھی اسکا وجود بالکل برف کی مانند جم سا گیا تھا۔

وہ واقعی جیل میں تھی رورو کرانکھیں الگ سو جھالیں تھیں اسکی حسین آنکھوں کے بھاری ہوتے
پردے اور ہلکی سی ان میں سرخ لالی دل کی دھڑکنوں کا یہ عجیب خوف سے سہمی یہ ہلکی ہلکی دھڑکن اور
اسپر ناراضگی

اپنا چہرہ آدھا چھپائے وہ کسی اس معصوم بچے کی طرح لگ رہی تھی جو میلے میں کہو گیا ہو اور کسی اپنے کو
تلاشنا چاہتا ہو وہ سب اسکے ارد گرد چل رہے تھے
جیل اپنی آنکھوں سے پہلی بار دیکھ رہی تھی اور اسلامہ اباد کی سردی تو ہڈیاں جمادے۔۔۔ درخت بھی
اس سردی میں جھول رہے تھے وہ ان سب کے ساتھ آگے آنے لگی اور وہ اسے ایک برآمدے سے
لے کر جاتے ایک حال کمرے میں لے آئے

یہاں کا ماحول قدرے بہتر اور کوزی تھا لیکن اتنا بھی نہیں بس باہر کی نسبت فرق تھا وہ دیوار کے قریب
کھڑی ہوگی اس حال میں تین افسر بیٹھے تھے تینوں نے ساز کی پشت کو گھورا تھا
عمر خیام کی مسز ہیں "پی آئے نے کہا تو وہ تینوں ہی ایک دم سیدھے ہوئے۔
اچھا اچھا۔۔۔ وہ ساز نے کن آنکھوں سے دیکھا وہ تینوں کھڑے ہو چکے تھے
یہ کیسے پولیس افسر تھے چور کی بیوی کے آنے پر ایسے ہو گئے تھے گویا وہ کوئی بہت بڑی حاجی ہو۔۔۔ یہ
سب کیا تھا

میم کو اس طرف لے آئیں "وہ بولے تو پی آئے نے سر ہلایا اور وہ لیڈی کا نسیبیل جو اسکے پہلو میں چل
رہیں تھیں اسے اس جانب لے کر چلنے لگی

عام سی زندگی گزارنے والی لڑکی یہ کس خاص سے انسان کے ساتھ بندھ گی تھی جو اتنا پروٹو کول رکھتا تھا
اسکارو نا پھر شروع ہو چکا تھا۔۔۔۔۔

سر جھکائے وہ ان سب کی قیادت میں اندر کی جانب گی اندر ایک اور کمرے تھا اور وہ سب وہیں رک گئے
میم آپ اس کمرے میں چلی جائیں "ان سب نے کہا

شر مندگی سے اس سے سر نہ اٹھایا گیا اسکے بارے میں سب کیا سوچیں گے کیا کرنے آئی تھی وہ یہاں یہ
بلا گی تھی وہ حیا سے دھوری ہوتی قدم آگے بڑھا نہیں پارہی تھی کہ عمر صاحب نے خود ہی دروازہ
کھولنے کی زحمت کر لی

اپنا چہرہ چھپائے وہ ان سب کے بیچ سر جھکائے کھڑی تھی

سرا گرا پکو کچھ اور چاہیے تو میں یہیں ہوں "وہ پی آئے بولا

نہیں فلحال کچھ نہیں تم لوگ جاؤ "اپنے مخصوص انداز میں وہ بولا

اور یہ ڈور لاک کر دینا جب تک میں نہ کہو کھولنا مت "اسنے اس ڈور کی طرف اشارہ کیا جس کمرے میں وہ

کھڑے گئے ساز کا چہرہ خوف اور شر مندگی سے لال سرخ ہونے لگا لوگ کیا سمجھیں گے وہ ایسی باتیں

کیوں کر رہا تھا پہلی بار کسی چور کو عزت ملتے دیکھی تھی اسنے۔۔۔۔۔

وہ سب جانے لگے تھے

اچھا بات سنو پیسے دے دیے "عمر نے پی آئے سے پوچھا

سر پیسے بھر دیے گئے ہیں اپ فکر نہ کریں "وہ سر ہلا کر بولا

او کے "وہ کہہ کر اگے بڑھا ساز کا ہاتھ تھا اور اسے اندر لے آیا اور دروازہ بند کر لیا۔

کمرہ تھا یہ عالیشان لگزری سا پارٹمنٹ

خوبصورتی سے سجا کمرہ اور ہر آسائش وہاں موجود تھی وہ آنکھیں پھاڑے ارد گرد دیکھنے لگی یہاں تک کے
حجاب اپنے آپ ہٹ گیا اور عمر نے تھوڑی فرصت سے اسے دیکھا۔

اسکے توہر نقوش میں اتنی نزاکت سی بھری تھی

چھوٹی سی ناک جو سرخ ہو رہی تھی بلکل ملائی جیسی رنگت اور بڑی بڑی آنکھیں تھوڑا منہ سا بنایا تھا اسنے
تو گہرائی میں ڈوبتا ایک گال میں گڑھا

عمر پہلی بار دل کی دھڑکنوں کو محسوس نہ کر سکا اسکی گردن کی شفافیت اور پھر اس گردن پر ڈور سے بھی
چمکتا ایک تل۔۔۔

ایک دم ساز نے اسکی جانب دیکھا شاید وہ کمرے کا جائزہ لے چکی تھی۔۔۔

عمر ڈر ہی گیا آنکھوں پر ہاتھ رکھ گیا

چوری وہ نہیں تھی جو اسنے کی اور وہ یہاں بیٹھ گیا چوری یہ تھی جو اسنے کی اور فوراً پکڑا گیا

ساز اسکی کیفیت کو سمجھ نہیں سکی اور عمر بھی اپنی بیوقوفی پر خود کو ڈپٹتا سیدھا ہوا چند لمہ ہی تو لگے تھے

اسے۔۔۔ خود کو سنبھالنے میں

ساز کچھ نہیں بولی

کیسی ہو بیوی "وہ آنکھ دبا کر بولا

سز نے رخ پھیر لیا

ڈونٹ پوزمی کہ تم مجھ سے ناراض ہو" اسکے پیٹھ موڑ لینے پر وہ جلدی سے اسکے آگے آیا

اچکو تو جیل میں قید ہونا چاہیے تھا یہ سب کیا ہے" وہ اپنے ذہن کا سوال پوچھنے لگی

یہ سب "عمر نے بالوں میں ہاتھ پھیرا پتہ نہیں کیا تھا اس میں اسکے آگے جھوٹ نہیں بولا جاتا تھا

دنیا میں میرے لیے ایک اینجل ہے جو میری ساری و شیز پوری کرتا ہے بس جب انھیں پتہ چلا تو انھوں

نے مجھے یہاں بھیج دیا" وہ شانے اچکا گیا۔

ساز حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی۔

اتنی خوشی تو کسی کا ذکر کرتے نہیں ہوتی تھی اس کے لبوں پر۔۔۔

کون؟

کیوں بتاؤ" وہ تیوری چڑھا گیا

نہ بتائیں یہ بتائیں کیوں بلایا ہے" وہ ذرا غصے سے بولی

تم بے ہوش ہو گئی تھی مجھے فکر ہو رہی تھی بھئی ایک تو احساس کرو اوپر سے غصہ کرتی ہے" وہ پینٹ کی

جیبوں میں ہاتھ ڈالتا ناراضگی سے بولا

عمر آپ نے چوری کی ہے" ساز کا لہجہ بھیگ گیا اور بس عمر کی جان پر بن جاتی تھی وہ اسکے نزدیک ہوا

ساز چوری میں نے کی ہے مجھے فکر نہیں ہے تمہیں کیوں رونا رہا ہے دیکھو پلیز رومت جو پیسہ میں نے
چرایا تھا وہ واپس بھی دے دی گیا ہے اور قسم سے وہ چوری کا پیسہ اپنے پاس تھوڑی رکھا ہے میں نے
بانٹ دیا ہے "

یہ کوئی نیکی نہیں ہے اگر تو اپکو لگ رہا ہے کہ بہت اچھا کام کیا ہے تو بیوقوف ہیں آپ " وہ اسکو دوردھکیلتی
بولی اور انصوف کیے۔

اچھا مجھے لگا ثواب ملے گا " وہ کنفیوز سا ہوتا سے دیکھنے لگا

عمر کیا ہیں آپ اپکو یہ نہیں پتہ چوری چوری ہوتی " وہ چیڑگی

یار پتہ ہے اس میں جذباتی ہونے والی کیا بات ہے تم کہو تو تمہارا بیچ کر گھر حلال کا پیسہ دے دوں ان
لوگوں کو " وہ صوفے پر بیٹھ گی اور وہ غیر ارادی طور پر ایک کمفر ٹیبل ساموڈھا کھینچ کر اسکے پاؤں کے
پاس بیٹھ گیا

محبت تھی نہیں یہ وہ مانتا نہیں تھا لیکن فکر اسکی پوری تھی اچھا ثواب وہ چھت بھی کھینچ لیں گے آپ اپکا یہ
جو اینجل ہے نہ اسنے اپکو سر چڑھا لیا ہے اپکو دو تھپڑ کھانے چاہیے تھے چوری کرنا کتنا سخت گناہ ہے اپکو علم
ہی نہیں مزے سے بیٹھے ہیں "

اپکو پتہ ہے تائی جان نے مجھے کیا کچھ سنایا ہے انھوں نے آپکے بارے میں کیسی کیسی باتیں کیں ہیں " عمر
سکون سے اسکا ہچکیاں بھرنا دیکھنے لگا
تم اپنے لیے رورہی ہو یہ میرے لیے "

آپکے لیے آپکے لیے آپ نے مجھے ہرٹ کیا ہے اپکو یہ بات ہی نہیں سمجھاتی کہ آپکے ساتھ میں بھی جڑی ہوتا یا جان سے بدل لینے کے لیے آپ نے ہم دونوں کو بدنام کر دیا۔۔۔ وہ لوگ اپکو شرابی نشی پہلے سمجھتے تھے اب چور بھی شامل ہو گیا۔

میری تو پہلے بھی عزت نہیں تھی عمر لیکن آپکی تو تھی نہ آپ نے ایسا کیوں کیا "وہ بری طرح رودی اور یہ پہلا لمحہ تھا جب عمر کو اپنی غلطی کا احساس ہوا اب تک اسے کوئی احساس چھو کر نہیں گزرا تھا۔۔۔ خاموش ہو گیا

اچھا بات سنو "اسنے کچھ توقف سے اسکا ہاتھ پکڑنا چاہا دور رہیں مجھ سے اور مجھے یہاں بلانے کا کیا مقصد تھا اپکو پتہ ہے لوگ مجھے کیسے دیکھ رہے تھے۔۔۔ تایا جان نے مجھے کیا کہا۔

میں۔۔۔ میں طوائف نہیں ہوں عمر نہ ہی آپکی رکھیل "وہ غصے سے بول گی جبکہ عمر کے تیور ان دو لفظوں پر ایسے تھے کہ ابھی اسکا قتل کر دے۔۔۔ سب نے مجھے اسی نظر سے دیکھا

آپ اپنی دنیا کے بادشاہ ہیں سمجھ لیا ہے میں نے مگر آپکے ساتھ میں بھی سانس لے رہیں ہوں اب مجھے اس طرح سوانہ کریں "وہ کافی کچھ سناگی وہ خاموشی اٹھ گیا چپ چاپ اٹھا اور دور جا کر بیٹھ گیا ساز کچھ دیر روتی رہی وہ مٹھیاں بھینچے کھڑا ہا اور جب وقت کا دورانیہ بڑھنے لگا تو اسنے اپنے آنسو صاف کیے اور سو جھی سو جھی آنکھیں اسپر اٹھائیں

اب وہاں جا کر بیٹھ گیا تھا

معلوم نہیں کیا سوچ رہا تھا پھر اسنے فون اٹھایا اور کال ملائی

کیسے ہو شہزادے کوئی کمی کوئی دقت کوئی پریشانی "

دوسری طرف سے آدھی رات میں بھی اسکے لیے والہانہ محبت ٹپک رہی تھی۔؟

مجھے سیل میں بھیج دیجیے گا کل ہاں مگر میرے سیل میں کوئی دوسرا نہ ہو اور میں بس ایک دن رو کو گا وہاں

مجھے اپنی غلطی کا احساس ہو گیا ہے لیکن ایک دن سے زیادہ نہیں مناؤ گا "

تو تمھاری ساز تمھارے پاس ہے " دوسری طرف سے شاہنواز بے ساختہ ہنس پڑا اور اسے یقین تھا وہ منہ

پھلائے بول رہا ہے

ساز بھی سراٹھائے حیرانگی سے اسے دیکھنے لگی

کیا میں بات کر سکتا ہوں؟

نہیں۔۔ صاف ٹکا سا جواب دیا

اچھا پھر سپیکر کھول لو بس "

کیوں " وہ تو راضی ہی نہ ہوا

ارے بھائی میرے پاس بہت خوبصورت بیوی ہے مجھے بالکل انٹرسٹ نہیں کسی میں " وہ بولا تو عمر نے سر

جھٹکا

اور سپیکر کھول دیا شاہنواز نے سلام کیا

دیکھیں آپ نے وہ کیا ہے جو میں چاہ کر بھی نہ کر سکتا

بس اس بار اسکو معاف کر دیں آئندہ ایسی غلطی پر میں خود اسکو دو چھتر لگاؤ گا " بھاری سی آواز لکھے میں

عمر کے لیے محبت مان تھا جبکہ وہ اس آواز کے سامنے ایک ناراض سا بچہ لگ رہا تھا جس کا فیصلہ ساز کے

ہاتھ میں تھا

ساز حونک سی ہوگی

وہ نہیں مانے گی "

معافی تو اللہ سے مانگنی چاہیے میں تو کچھ بھی نہیں " وہ بولی

اوائے چلو وضو کرو اللہ تعالیٰ سے بھی معافی مانگو اور پھر اپنی بیگم کو بھی مناؤ " شاہنواز کی آواز پر اسنے سپیکر

بند کر دیا

کیا یار تم بھی کیا حرکتیں کرتے ہو " شاہنواز نفی میں سر ہلانے لگا

تھینک یو " وہ بولا

اب کس لیے " وہ مسکرایا

میرا کنفیڈینس بحال کرنے کے لیے ورنہ میں تو اس مولانی کے اگے بالکل دب ہی گیا تھا مجھے لگا بس اب

قیامت ہے " وہ سر کچھاتا کنفیوز سا بولا۔

تم سدھر جاو عمر " شاہنواز کھل کر ہنسا

ہاں تھوڑا بہت اچھا وہ والی بات کینسل ہے " وہ ہلکی سی آواز میں بولا شاہنواز کا قہقہہ ابھرا

ایسے کیسے تمہیں سیل کی ہوا اکلادوں گا چھوڑو اس بات کو ایزی رہو پیسے میں دے چکا ہوں لیکن وعدہ یہ ہے دوبارہ ایسا کچھ نہیں ہوگا اور توبہ کر لینا وہ ٹھیک کہہ رہی ہے "عمر نے کال بند کر دی مڑ کر اسکی جانب دیکھا جو بڑی بڑی آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہی تھی اب مجھے ڈرانے کی ضرورت نہیں ہے میں تم سے بات بلکل نہیں کر رہا ہوں توبات ختم " وہ بول کر بستر پر لیٹ گیا

ذرا جو دلہے بھی خود کو شرمندگی کی کیفیت میں رہنے دیا ہو۔

اسنے موبائل پر گیم لگائی اور کھیلنے بیٹھ گیا لھانا بھی ٹیبل پر رکھا تھا ساز کو غصہ سا آیا اسپرانے موبائل کھینچ لیا

عمر نے گھورا

فری نہ ہو مجھ سے " وہ وارن کرنے لگا

مجھے نہیں شوق آپ سے فری ہونے کا اٹھائیں " وہ سختی سے بولی

عمر اٹھ گیا اور ساز نے اسکے سامنے کھان رکھا دیا

یار میرا موڈ نہیں ہے کھانے کا تم سو جاؤ مجھے بس پینا ہے "

وہ لا پرواہی سے بولا ساز نے دیکھ تھا وہ بہت کم کھاتا تھا اور پینے پر اتنا فوکس تھا کہ سارا سارا دن بھی پی سکتا

تھا لیکن پھر بھی وہ اتنا خوبصورت دیکھتا تھا۔

کھانا کھائیں " وہ بولی

عمر نے کھانے کی جانب دیکھا کافی مزے دار کھانا تھا

تم نے کھایا ہے "

نہیں "

لو پہلے بتانا تھا نہ جب سے ائی ہو لڑے جا رہی ہو " وہ اٹھا اور ٹرے اٹھالی گرم کروا کر لاتا ہوں " اس نے کہا

ساز نے سر ہلایا اور بیٹھ گئی وہ باہر چلا گیا

اسے بہت شدت سے پیاس لگی تھی

رورو کر اس نے بڑا حال جو کیا تھا اب پیاس تو لگنی ہی تھی اس نے سائڈ ٹیبل پر رکھا گلاس اٹھایا اور ایک سانس

میں چڑھا گی

عجیب سا ذائقہ تھا

منہ بنا کر اس نے گلاس کی جانب دیکھا

کیا یہ پانی تھا " آنکھیں پھیلیں

اس کمرے کے کسی گلاس پر یقین ہی نہیں کرنا چاہیے تھا منہ پر ہاتھ رکھے وہ اس گلاس کو گھورنے لگی۔

وہ کھانا گرم کروا کر لایا تھا اور کمرے میں جیسے ہی آیا۔۔۔۔۔

گھیرہ سانس بھرا وہ ناراض زیادہ تھی لیکن بس اب اس سے زیادہ وہ اسے منا نہیں سکتا تھا

اب یوں کیوں بیٹھی ہو بار بار ڈرار رہی ہو جیسے کوئی بھوتنی بیٹھی ہو۔۔۔

آؤ کھانا کھاتے ہیں "

اور دل پر نہ لو نہیں کرتا ایسا کام آئندہ جو تمہیں تکلیف دے " وہ بولا ساز نے گردن گھما کر دیکھا
وہ وائین کا پورا گلاس چڑھا گی تھی اور دس منٹ میں اسکے دماغ کو نشہ چڑھ گیا تھا۔

عمر نے اسکو مسکراتے ہوئے دیکھا

کچھ عجیب سا احساس ہو اور وہ آگے بڑھا تو اسکے ہاتھ میں گلاس دیکھ کر ایک دم اسکے چھکے چھوٹ گئے
ساز " وہ دنگ تھا

عمر " وہ پوری طرح اپنے گڑھے کی نمائش کرتی اٹھی اور ایک دم قدم لڑکھڑا گئے کہ عمر نے اسے آگے بڑھ
کر سہارا دیا تو وہ اسکے گریبان میں جھول گئی

اسنے سائیڈ ٹیبل پر اپنا گلاس نہ دیکھ کر اسکے ہاتھ میں وہ گلاس دیکھا فلحال وہ صرف مسکرا رہی تھی اور
گلاس اسکے ہاتھ میں جھول رہا تھا

تم نے شراب پی لی "

میں نے ش۔۔۔ شراب پی لی " وہ ہچکی لیتی سرخ ہوتی نظروں سے ہونٹ نکال کر بولی اور عمر کے
کندھے پر تھپڑ دے مارا

م۔۔۔ میں نے شراب پی لی عم۔۔۔ عمر میں نے شراب پی لی " وہ رونے لگی اور گلاس عمر کو دے کر مارا
اہ " عمر نے اپنے بازو کو سہلایا

کیا تم پاگل ہو " اسے غصہ چڑھایا لڑکی کتنی بیوقوف تھی اسے پانی اور شراب میں فرق نہیں پتہ تھا۔

ہاں میں پاگل ہوں۔۔ پاگل عمر پاگل ساز پاگل پاگل پاگل "اسنے تکیہ اٹھا کر مارا

عمر تکیے سے جھک کر بیچ گیا

ساز نے اپنا دوپٹہ اتارا کر اسکے منہ پر مارا

یا اللہ! ساز یہ کیا کر رہی ہو عجیب جاہل لڑکی ہو کھڑی ہو "وہ پریشانی سے اسکی سمت بڑھا صبح اٹھ کر اسنے
نئے سرے سے ڈرامہ کرنا تھا اور پھر ایسے ایسے فتوے لگاتی تھی عمر کو لگنا تھا بس قیامت منہ پر کھڑی ہے

اور وہ کہاں پھر رہا ہے

کیوں اٹھو "ساز لیٹ گئی"

ساز "عمر نے گھورا اور ساز نے اسکے گال پر تھپڑ مار دیا

آپ بہت برے ہیں بہت زیادہ برے "وہ منہ بسور کر بولی جبکہ عمر نے آنکھیں سکیر ٹلی

تمہیں تو اس مار کا جواب کل دوں گا میں اٹھو میں منگواتا ہوں کچھ اپنی اتر جائے گا یہ نشہ "وہ اسکو اٹھانے

کی کوشش کرنے لگا جو کہ اسکی گردن میں جھول گئی

ساز مجھے غصہ نہ دلاؤ تم نے پی کیوں ہے؟ وہ جو خود دن میں دس دس بوتلیں چڑھا جائے اور راتوں کا تو

حساب ہی نہیں اسے اپنی بیوی کے پینے سے جتنی تکلیف ہوئی تھی یہ تو وہ ہی جانتا تھا اوپر سے غصہ اسپر

الگ چڑھ رہا تھا کہ اسے دیکھائی نہیں دیا کہ وہ کیا پی رہی ہے

وہ ساز کو بہت پاک سمجھتا تھا بہت معتبر تبھی اسے کم از کم اپنے رنگ میں ڈھالنے کی کوشش نہیں کی تھی

ورنہ یہ کام کوئی مشکل بھی نہیں تھا

اٹھو واشروم میں چلو " وہ اسے گھسیٹ کر اٹھانے لگا مگر ساز نے اسے دھکیلا اور کمرے کے بیچ میں گول
گول گھومنے لگی

عمر اسے سنجیدگی سے دیکھنے لگا اتنی ٹھنڈ میں بھی اسکی سانسیں پھول گئیں تمہیں اور پیشانی پر ایک پسینے کی
لکیر سی نکل آئی تھی -----

عمر " وہ گول گول گھومتی اس سے پہلے بیڈ میں جا کر لگتی عمر نے اسکی کمر میں اپنا بازو سختی سے ڈالا اور اسے
روکا

وہ ہنسنے لگی

عمر موسم کتنا اچھا ہے دیکھیں دھوپ نکل رہی ہے "

ہاں تمہارے دماغ پر بھی دھوپ نکلی ہے پاگل " وہ چیڑ گیا

کیا دھوپ نہیں نکل رہی " وہ ہونٹ نکال کر رونے کو بے چین ہوگی

اچھا بابا نکل رہی ہے واو " وہ عاجز سا بولا اور اسے واشروم میں لے جانے لگا گرم پانی دماغ پر پڑتا تو کچھ بہتر

ہوتا ہاں نشہ اترتا نہ لیکن کافی فرق پڑتا کم از کم وہ پاگلوں والی حرکتیں نہ کرتی۔

یپ " وہ اچھلی

ساز " وہ بھڑکا

وہ رک گئی اسے دیکھنے لگی

عمر ہم دھوپ میں چلیں مجھے گرمی لگ رہی ہے "

اف "وہ لمہوں میں عاجز آیا تھا اسے چھوڑ کر بیڈ پر بیٹھ گیا

کیا ہوا آپ ناراض ہو جاتے ہیں جائیں میں خود ہی چلی جاؤ گی " اسنے سر جھٹکا

سامنے پوری گلاس وال شیشے کی تھی جس میں سے باہر کا منظر واضح تھا

خالی پلاٹ تھا اور ہریالی اور درخت اور گھیرہ اندھیرہ اس وقت سردی کی شدت سے تو جیسے درخت بھی

اکڑے کھڑے تھے اسے دھوپ لگ رہی تھی۔۔۔۔

عمر نے اسے نہیں روکا وہ سیدھا شیشے میں جا کر بجی اور پھر شیشے کو گھورنے لگی اور پھر وہیں بیٹھ کر رونے

لگ گئی

میں پاگل ہو جاؤ گا اچھا بھلا کھانا کھانے کا موڈ بن گیا تھا دل تو کرتا ہے ایک لگاؤ " اسنے ہاتھ اٹھایا وہ اپنا چہرہ

چھپا گئی

اسنے پی آئے کو کال کی مگر جیسے وہ بھی گھوڑے گدھے بیچ کر سو گیا تھا

لیکن کیوں وہ اسکی ڈیوٹی پر تھا اسے غصہ چڑھا یہاں سے وہ نکل نہیں سکتا تھا اور حالت یہ رہے تو صبح تک

وہ پاگل ہو جائے گا اسنے دروازہ بجایا لیکن کسی نے نہیں کھولا جبکہ ابھی کچھ دیر پہلے اسنے کھانا گرم کرایا تھا

۔۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے اسنے کھانا گرم کرایا تھا عمر نے دروازے میں لات ماری اور غصے سے دوبارہ اندر گیا

وہ اب بھی وہیں بیٹھی تھی

سردی لگ جائے گی اٹھو وہاں سے اسنے ساز کا ہاتھ پکڑ کر اٹھایا اور اٹھتے ساتھ ہی ساز نے اسکی گردن میں اپنے دونوں بازو حائل کئے اور اسکے سینے سے لگ گئی

عمر ایک لمھے کے لیے ٹھہر گیا جبکہ ساز کی انگلیوں کی گردش جو کہ وہ بخوبی جانتا تھا نشے کی وجہ سے ہو رہا ہے کیونکہ اگر وہ نشے میں نہ ہوتی تو عمر کے اتنے قریب تو وہ اتنے عرصے میں پٹنی بھی نہیں تھی آنکھوں میں محبت کا جو طوفان تھا عمر دیکھ سکتا تھا اور اس طوفان کی آمد کو وہ خاموشی سے کھڑا دیکھ رہا تھا

اس طوفان کو لانے والا بھی وہ خود تھا

آپ۔۔۔ آپ اچھے ہیں " وہ اسکی آنکھوں سے نشے میں بھی آنکھیں چراگی عمر دانت پر دانت چڑھا گیا اسنے آنکھوں پر ہاتھ رکھا اور اسکی جانب پھر سے دیکھا جس نے اسکے شانے پر سر رکھ لیا تھا

عم۔۔ عمر "

آپ بہت اچھے ہیں آپ۔۔۔ آپ اچھے لگتے ہیں مجھے۔۔۔ آپ مجھے پہلے اچھے نہیں لگتے تھے پھر آپ مجھے تھوڑے تھوڑے اچھے لگے اور اب پورے اچھے لگ گئے ہیں " وہ منہ بنا کر بولی

عمر سنجیدگی سے سنتا رہا اسنے ارد گرد دیکھا

یہ اسکا قصور نہیں تھا ایسا لجھایا تھا اسے اپنی باتوں میں کہ وہ پھنس گئی تھی اور ریزلٹ یہ ہی ہونا تھا پھر سے کیوں سمجھ نہیں رہی تھی کہ نتیجہ اچھا نہیں

عمر " وہ اسے جھنجھوڑ گئی

کیا عمر عمر۔۔۔۔ ہٹو یہاں سے بیوقوف لڑکی ہو تم تمہیں شراب اور پانی کا فرق نہیں پتہ " وہ غصے سے بولا۔

آپ ڈانٹ رہے ہیں " وہ آنکھیں جھپکنے لگی

یہ یہ جو تم اداکاری کر رہی ہو اور۔۔۔ اور یہ تم نے دوپٹے کیوں اتارا ہے سا زائیک جھانپڑ کھاؤ گی مجھ سے " وہ بھڑک کر اسپر دوپٹے اوڑھ گیا

مجھے نہیں لینا دوپٹے مجھے گرمی لگ رہی ہے اتنی تیز دھوپ میں دوپٹے کون لیتا ہے اپ اپ لڑکے دنیا میں مزے کرتے ہیں ہم لڑکیوں تو گھٹ گھٹ کر مرنے آئی ہیں پانچ گز کا سوٹ پہنوا اور دو گز کا دوپٹے آپ چاہتے کیا ہیں مر جاؤ " وہ بھنائی

عمر کو بے ساختہ اسکے چھیڑنے پر ہنسی اگی جبکہ وہ اس موڈ میں نہیں تھا فکر مند ہو گیا تھا

ہنس لیں ڈانٹتے ہیں ہنستے ہیں باہر جانا ہے مجھے " وہ ضدی لہجے میں بولی

باہر سردی ہے " وہ مسکرا ہٹ روک گیا

آپ اندھے ہیں "

ہاں میں اندھا ہوں اور نشے میں بھی میں ہوں " اسنے کہا اور اسکا ہاتھ پکڑ کر واشر روم میں پھر سے لے

جانے لگا

مجھے نہیں اتارنا نشہ " وہ اپنا ہاتھ چھڑا کر بولی

دیکھ لو " وہ وارن کرنے لگا

دیکھ لیا "وہ خوش ہوگی"

ٹھیک ہے پھر مجھے مت کہنا کہ میں نے کیا ہے یہ صبح تیزاب سے غرارے بھی خود ہی کرو گی "وہ شانے
اچکا گیا اور صوفے پر بیٹھ گیا سازا اسکے سامنے کھڑی تھی۔
ساز نے اپنے ریشمی بالوں کی چوٹیاں کھولنی شروع کی
ساز "عمر حیرانگی سے آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے گا
یہ کیا کر رہی ہو "

مجھے نہ اپنے بال کھولنے کا بہت شوق ہے لیکن کوئی گھر میں کھولنے ہی نہیں دیتا میں کھول رہی ہوں تائی
جان چڑیل ہیں نہ "وہ مصروف سی بولی عمر نے نگاہ پھیر لی
اسکے لمبے بال آبشار کی طرح پھیل گئے
ریشم سے بھی زیادہ نرم و ملائم لگ رہے تھے عمر نے مٹھیاں بھینچ لیں
اچھے لگ رہے ہیں نہ "وہ گھوم گھوم کر اسے دیکھانے لگی
عمر کو لگا ہیٹر تیز ہو گیا ہے اسنے ریموٹ تلاشنا چاہا

آپ مجھے نہیں دیکھ رہے "وہ منہ بنا کر اسکا چہرہ اپنی طرف موڑتی بولی
دیکھ رہا ہوں اور سوچ رہا ہوں کہ تم صبح یہ سب یاد کر کے یقیناً دو سالوں کے قیدیوں کے پانی کا انتظام کر
کے جاؤ گی "وہ بولا اور اچانک سازا سکی گود میں بیٹھ گی

عمر ایک دم چونکا وہی ریشمی بالوں جن کو چھونے کی خواہش میں اسنے خود کو روکا وہ اب اسکے ہاتھوں میں
خود باخود تھی

یہ کیسی خوشبو تھی جو اسکے ارد گرد سے اٹھ رہی تھی یہ بس عمر کو محسوس ہو رہی تھی
وہ اسکی گود میں بیٹھی تھی جیسے صوفے پر بیٹھی ہوٹانگیں چڑھا کر اسکی گردن میں بازو ڈالے۔۔۔
وہ سکون سے بیٹھ گئی

اب آپ نے صرف مجھے دیکھنا ہے "وہ اسکے چہرے کو غور سے دیکھنے لگی
مجھے اکسانا بند کروں پشناؤ گی پھر تم "وہ بھڑک کر اسے دور کرنے لگا
اپکو کیا ہے "سازنے اسکے گال پر ہلکا سا تھپڑ مار دیا

اپکو چاہیے آپ مجھ سے پیار سے پیش آئیں

وہ نہ ایک دن میں نے نہ کچھ دیکھا تھا "وہ شرمائی شرمائی سی بولی

کیا "عمر حیران ہوا وہ باتیں اگل رہی تھی تبھی وہ متوجہ ہوا اور اسکی کمر میں ہاتھ بھی ڈال کر اسے مزید
قریب کر لیا۔

کیا دیکھا تھا "

وہ ارہم بھائی لون میں نہ ایک مووی دیکھ رہے تھے تو وہ "اسکے گال سرخ ہوئے

کیا وہ "عمر نے تیوری چڑھائی

تو اسنے میں۔۔۔ میں نے دیکھ لیا تھا کہ ہیر و ہیر و نین سے بہت سارا پیار کیسے کرتا ہے " وہ جلدی سے
دونوں ہاتھ منہ پر رکھ گی

معلوم نہیں کیوں عمر کو شدت سے غصہ آیا دل کیا ارہم کے تو کھینچ کھینچ کر دو چار اور لگا دے
گھر میں ایسی چیزیں دیکھنے کا مقصد اب کسی کا معصوم ذہن وہ خراب کر چکا تھا
ہاں عمر خیام ابو بن جاؤ اب تم خود بڑے اچھے ہو " اسکے دل نے ایک دم کہا جبکہ وہ اپنے دل کو بھی گھور گیا
کہ وہ اتنے غصے میں تھا ساز تو بہت معصوم سی تھی اسے ان چیزوں کی کیا خبر
بہت اچھی بات ہے شرم نہیں آتی " وہ بولا

آتی ہے " وہ شرم مندہ ہو گی پلکیں جھکا گئیں اتنی بڑی بڑی پلکیں اور اسکا نرمائی کا احساس لیے چہرہ اسکے بے
حد نزدیک تھا۔

ہاں تو نہیں دیکھنا آئندہ ایسا کچھ "

لیکن اس دن آپ بھی دیکھ رہے تھے " اسنے وہ دن یاد دلایا

بڑا تیز دماغ ہے میں دیکھ سکتا ہوں تم نہیں دیکھو گی مجھ سے ایک تھپڑ کھاؤ گی آئندہ فضول بولی " وہ گھور
گیا اسکا ضمیر اسے طعنے مار رہا تھا جنھیں وہ اگنور کر گیا

ٹھیک ہی مگر امی نے بتایا تھا کہ پیار تو ہوتا ہے "

کون ہے تمھاری امی پوچھتا ہوں آج جا کر ان سے " وہ چپڑ گیا

آپ غصہ کر لیں " وہ بھی غصے سے اٹھ گی

اور عمر کو جو ابھی کچھ دیر پہلے اپنائیت کا احساس تھا وہ جاتا رہا ایسا لگا اسے نہیں جانا چاہیے اسکی قربت میں سے "

اسنے دوبارہ کھینچ کر اسے وہیں بیٹھا لیا سے طریقے سے۔

غصہ نہیں کر رہا روک رہا ہوں خود کو تم بیوقوف ہو اور میں نہیں چاہتا تم صبح پشیمانہ " اسکے چہرے کی نرمی کو اپنی انگلیوں کے پور سے چھوتے وہ کہہ گیا

اتنے نرم تھے اسکے گال کہ عمر کا دل کیا بار بار چھوئے ساز کی بہکی بہکی نگاہیں اور بکھرے ہوئے بال تمہیں مجھ سے محبت نہیں کرنی چاہیے تھی ان ساری باتوں میں بس یہ بات بڑی ہے ساز میں تمہیں محبت نہیں دے سکتا نہ ہی تم سے کر سکتا ہوں " اسکے چہرے پر اپنی انگلی سے سطر بناتے وہ اسکی آنکھوں کو مزید بہکا رہا تھا جبکہ اسکی آنکھوں کے خمار کو دیکھ کر نشہ سادماغ میں اترتا محسوس کرنے لگا ساز پیچھے کو لیتی چلی گی اور عمر اسپر اگیا وہ بار بار خود کو روک رہا تھا بار بار اسنے خود کو تشبیہ کی بہت معصوم ہو تم میں نہیں چاہتا میرے ہاتھوں مسلی جاؤ میں اس وقت تک صرف رحم دل ہوں جب تک تمہیں مجھ سے محبت نہ ہو اسکے بعد میری رحمدل ختم ہو جاتی ہے " وہ جھکا اسکے چہرے کے نیچے

شفاف گردن پر اپنے ہونٹ رکھ دیے

ساز کا ایک سانس سا پھولا اور عمر نے اپنا چہرہ ہٹا لیا

تم میری سختی میری بے رخی سہہ نہیں سکتی میں محبت کا عادی نہیں ہوں " وہ اسکے بالوں کو سنوارتا ان میں

انگلیاں چلانے لگا

سازنے بھی اسکی گردن میں بازو ڈالے لیے

مگر۔۔۔ مگر میں بری نہیں ہوں " وہ سچ بولی تھی

عمر اس سچ پر آنکھ بند کر کے یقین رکھتا تھا

جانتا ہوں " اسکے ہونٹوں کو انگوٹھے سے رگڑتا وہ بولا

مگر میں بہت برا ہوں کیونکہ مجھے امید نہیں تھی تم ایک شرابی سے محبت کرنے لگ جاؤ گی ہمارا تو کوئی جوڑ
ہی نہیں شرابی نشی جواری اور اب چور۔۔۔

اور تم نازک سی نرم سی معصوم سی مولانی جو پانچ وقت کی نمازیں ہے جس کے چہرے پر نمازوں کا نور
چمکتا ہے جس کی آنکھوں میں نور ہے جس کے وجود میں بہکی بہکی سی خوشبو ہے جو قابل محبت ہے لیکن

غلط انسان سے سر پھوڑ رہی ہے "

وہ اہستگی سے بولتا بولتا اسکے ہونٹوں کے قریب آیا اسکے ہونٹوں کو اسی طرح دیکھنے لگا جس طرح وہ بہکی
بہکی نظروں سے اپنی شراب کی بوتل کو دیکھتا تھا

ساز نے اپنے ہونٹوں کو پاؤٹ بنایا لیکن عمر ہلکا سا دور ہو گیا

یہ آگ ہے اس میں جلنا کیوں چاہتی ہو "

وہ اسکے منہ بنانے پر پھر منہ کھولتا اسکے قریب ہوا اور بنا چھوئے ہی دور ہوا اور اسی طرح وہ جیسے انوکھے
سے طریقے سے اسے بن چھوئے اپنا احساس دینے لگا ساز بے چین سی ہوئی اسکی گردن میں بازو ڈالے

لے مگر بے سود وہ عمر خیاں تھا بے چینی کی مار مار کر لطف لے رہا تھا

عمر "وہ جیسے بے چارگی سے اسے دیکھنے لگی

یہ محبت کی سزا ہے تمہیں اجازت نہیں دی تھی کہ مجھ سے محبت کرنے لگ جاؤ" وہ بولا اور پیچھے ہٹ گیا

ساز چہرے پر ہاتھ رکھ

گی

اچھا بس بس کنٹرول کرو خود کو میں نہیں تمہیں اپنا عادی بنانا چاہتا اٹھو بستر میں لیٹ اور یہ چونچ بند ہو

جانی چاہیے اب "

وہ بولا

نہیں اٹھو گی "وہ صاف مگر گی

عمر نے طویل سانس کھینچا اور اسے بازو کی گرفت میں بھر لیا

عمر کے سینے میں چہرہ چھپائے چوری چوری مسکراتی نگاہوں سے دیکھ رہی تھی وہ۔۔۔

عمر نے اسے لٹایا اور خود دوبارہ صوفے پر جاتا کہ ساز نے اسکا بازو پکڑ لیا۔۔۔

نہ کرو وہ جو برداشت نہ کر سکو "وہ فوراً اسکے چہرے پر جھکتا بولا وہ جذبات سے لبریز نظروں سے اسے

دیکھنے لگی مگر بہکی بہکی نگاہیں تھیں

وہ ان نگاہوں کے اگے ہارنے لگا ایک بٹن پر ہاتھ مارا چاروں اطراف اندھیرہ چھا گیا اور اپنی شادی کے اتنے

عرصے بعد وہ دونوں پہلی بار ایک ساتھ تھے

عمر نے لحاف ڈالا وہ اسکے سینے میں سمٹ گئی۔

عمر کے دل پر جیسے اسکا چہرہ تھا

اسکے دل کی سخت دیواروں میں دھاڑ ڈال رہی تھی لیکن ایسے بھی وہ ڈالنے نہیں دیتا اسنے آنکھیں بند کر لیں جبکہ لبوں پر ایک ہی بات تھی

"عمر آپ بہت اچھے ہیں" یہ لفظ جیسے چبھتا تھا اسے۔۔۔

کوئی اسے کیسے اچھا سمجھ سکتا ہے وہ قطعی اچھا نہیں ہے

آنے والا وقت ممکن تھا اسکے لیے مختلف ہوتا عمر نے جیسے آخری بار ہر بند توڑ کر اسے اپنے بانہوں میں بھینچ لیا

ساز اسکے بازو میں تھی عمر خود میں بھینچے اسے دیوار کے دوسری طرف دیکھ رہا تھا۔۔ جبکہ وہ سوچکی تھی وقت ہاتھ سے گزرنے لگا

وہ اسے خود میں بھینچے ہوئے تھا جیسے ایک لمہہ بھی نہیں چھوڑے گا جیسے وہ ہر لمہے اسکو اپنا کر لے گا آج تک کی لوگوں نے اس سے محبت کے دعوے کیے لیکن انکا پیسوں کا مطالبہ عمر کو بد ظن کرتا چلا گیا لیکن اسنے دیکھا تھا وہ قیمتی چیک آج بھی اس دراز میں رکھا تھا اور جب جب وہ یہ چیک دیکھتا اسکا سینہ جیسے فخر سے چوڑا ہو جاتا ہاں وہ چیک اسنے اسے دے دیا تھا وہ اسے استعمال کر سکتی تھی ممکن تھا اپنے بھائی کو دے دیتی لیکن وہ چیک محفوظ سائڈ ٹیبل پر رکھا تھا گواہ تھا اسکی ساز بہت معصوم ہے اسے پیسوں کی حرص نہیں تو اب عمر اسکے لیے کیا کر سکتا تھا سوائے محبت کہ وہ نہ محبت کر سکتا تھا اور نہ ہی اسے بیوقوف بنانا چاہتا تھا

رات جیسے آنکھوں میں کٹ گی

لمبہ بھر خو بھی اسنے اسے خود سے الگ نہ کیا کہ دن نکل آیا

اسنے کمرے میں پھیلتی روشنی کو توجہ دی ہی نہیں۔۔۔۔۔

وقت گزرتا جا رہا تھا وہ چاہتا تھا وہ اسکے بازو میں ہی سو کر اٹھے اگر اس کمرے سے نکلنے پر وہ اسکے لیے

مختلف ہوتا تو وہ اس کمرے میں اسکو اپنائیت کا وہ ہی احساس دینا چاہتا تھا وہ چاہتا تھا وہ اسکے بازو میں ہی

اٹھے وقت گزرتا جا رہا تھا وہ تھکا نہیں اسے نیند نہیں آئی اسے بے زاری نہیں ہوئی اور ساز کسمسائی

عمر کے لبوں کی تراش میں سرانیت سے مسکراہٹ دوڑ گی

وہ ہوش میں آنے لگی اسے نیند میں ہی دور کرنے لگی

عمر نے اسے چھوڑ دیا

بند آنکھوں سے دوسری طرف کروٹ لے کر اسنے جیسے لحاف کو خود پر لپیٹنا چاہا کہ عمر نے اسکی گردن

کی پشت پر اپنے ہونٹ رکھے اور دور کر لیے

گڈ مارننگ ہنی "جان بوجھ کروہ اسے رلانے کا پورا اہتمام کر رہا تھا مسکراہٹ روکے اسکی صورت دیکھنے

لگا جس نے جھٹکے سے پٹ کر آنکھیں کھولیں تھیں

آآآ چھل کر لمہوں میں دور کھڑی ہو گی

عمر "وہ چلا اٹھی

ریلکس ساز کیا ہو گیا ہے تھکا ہی دیا یا تم نے تو "وہ گردن موڑتا جیسے تھکاوٹ اتارنے لگا اور ساز کو لگا ابھی
زمین کھلے گی آدھی تو وہ اس میں سما جائے گی بھلا کیا کر رہی تھی وہ اس سے چپکی
وہ منہ کھولے بستر میں پڑی شکنیں کو دیکھنے لگی

منہ بند کرو بلکل وہی ہوا ہے جو تم نے ارہم کے موبائل پر دیکھا تھا "

وہ بولا اور واشر روم کی سمت بڑھ گیا

ساز کی آنکھیں مزید کھل گئی عمر نے مڑ کر آنکھ دبائی اور مزے سے ہنسی روکتا واشر روم میں گھس گیا
میں عمر۔۔۔ ارہم بھائی میں نے "اسکی یادداشت میں گو یا سب واپس آنے لگا

اسنے شراب پی تھی اسنے حرام پی لیا پھر عمر کے ساتھ اور ارہم بھائی والی بات وہ کیا کیا بولی اسنے کیا
حرکتیں کیں

یہ الہا "وہ منہ پر ہاتھ رکھتی اپنی ہچکی روک گی جبکہ عمر فریش فریش سا باہر نکلا اور گیلے بالوں میں ٹاول
پھیر کر اسنے ساز کی جانب اچھال دیا

جاؤ تم بھی لے لو ویسے مزہ کافی آیا "وہ پھر آنکھ دباتا اسکا جیسے چہرہ لٹھے کی مانند سفید کر گیا

میں نے کیا کیا۔۔۔ آپ نے میں مجھے شراب پلائی ہے اپنے "

وہ منہ پر ہاتھ رکھے اپنے آنسو بھاتی اسے حیرانگی سے دیکھنے لگی

مجھے یقین تھا یہ الزام میرے سر ہی آئے گا بلکل میں ہی تو فارغ ہو جو تمہیں شراب پلاؤ گا میرے پاس اپنا منہ تو ہے نہیں اور پتہ بھی ہے کتنی مہنگی ہے جاپان سے منگوائی تھی "وہ بولتا چلا گیا جبکہ سزا اپنے کھلے بال محسوس کر گی خود پر دوپٹہ۔۔۔۔

اسنے سرخ نگاہوں کو گھمایا اور دوپٹے پر عمر خیام ہی کھڑا تھا

سازنے اسے دھکیلا اور بس نہیں چلا کہ مکے بر سادے وہ باقائدہ بچوں کی طرح روتی چلی گی

دوپٹہ سر پر رکھے بالوں کو سمیٹنا بھی چاہتی تھی

عمر کو پہلی بار اسکے رونے پر ہنسی آئی وہ بچوں کی طرح رو رہی تھی

لڑکیوں کے پاس کیا پہلا آخری حل بس رونا ہے رونا دھونا بند کر و پیزا کھاتے ہیں ویسے بھی محنت کے

بعد خوراک اچھی ملنی چاہیے "

چپ ہو جائیں عمر "وہ بھڑکی

لو میں کیوں چپ ہوں میں تو تمہیں بتانے والا ہوں کہ کیا کیا ہو ادیکھو میں یہاں انسانوں کی طرح بیٹھا تھا

خدا قسم "

عمر مجھے نہیں سننا مجھے جانا ظے یہاں سے "وہ کشن مارنے لگی تھی اسے۔۔۔

عمر خیام کے قہقہے بلند ہوئے ساز بھاگ کر واشروم میں بند ہو گی

جبکہ عمر ہنستا ہوا سر نئی میں ہلا گیا

پھولوں کا بکے اپنے سامنے دیکھ کر اسے سائیڈ پر رکھ دیا شاہنواز نے اسکی صورت دیکھی
کیا تمہیں پسند نہیں آیا "

مجھے پھول نہیں پسند " وہ ناک چڑھا کر بولی

بلکل اپنے باپ پر گئی ہو " وہ بھی گھورتے گھورتے جیسے نارمل ہوا

اوکے سنیکس " اسکے پاس اتنے آپشنز تھے کہ کہیں تو وہ پھنستی

میں بچی ہوں " ایزہ نے پھر منہ بنایا

اہ " شاہنواز نے اسکے سامنے موبائل اور ٹیب بڑھایا

اسکا بھائی تو ہر نئی چیز کا خواہش مند تھا وہ کیا پسند کرتی تھی جس سے وہ خوش ہو جائے فلاپ تھے فلحال

سارے پلین اسکے۔۔۔

میں نے کبھی استعمال نہیں کیا اور نہ ہی عادت " وہ سر جھٹکتے بولی

اب ایک آخری چیز تھی شاہنواز نے اسکے آگے ٹیڈی بیئر کیا اور اسنے اچھل کر اچک لیا چھین ہی لیا گویا

اسکے ہاتھوں سے۔۔۔

شاہنواز کو لگا وہ امتحان میں پاس ہو گیا ہو۔۔۔۔۔ وہ سکون کا سانس لے گیا

میری طبیعت خراب ہے تبھی آپ دادی جان کے خلاف جا کر مجھ پر توجہ دینا چاہتے ہیں " وہ سنیکس بھی

کھانے لگی تھی

دادی جان سے بد تمیزی نہیں کرنی بڑی ہیں ہماری " وہ بچوں کی طرح اسے سمجھانے لگا

خود کو سمجھائیں آپ آپ کرتے ہیں بد تمیزی "اسنے جواب دیا
یہ جب سے تمہارا بھائی آیا ہے تمہاری اتراوٹ عروج پر ہے
ہاں تو آپ بھی تو سیدھے ہو گئے ڈر گئے نہ میرے بھائی سے " وہ فخر سے اسکی صورت دیکھتی آنکھیں
گھماتی بولی جبکہ شاہنواز نے اسکی جانب دیکھتے سر جھٹکا
ایزہ نے وہ ٹیب اور موبائل بھی کھینچ لیا۔

شاہنواز آئینے کے سامنے کھڑا بالوں میں برش کر رہا تھا اور پیچھے اسے بھی دیکھ رہا تھا اپنے آپ مسکرا دیا اور
پھر مسکراہٹ سمٹ گئی

تم ڈاکٹر کے پاس جاو گی زمیر آئے گا وہ لے جائے گا "

شاہنواز نے واضح پہنتے کہا ایزہ کی اس کی طرف توجہ نہیں تھی

شاہنواز سکندر جب بولے اور کسی کی توجہ نہ ہو اور وہ سہن کر لے ایسا ممکن بھی نہیں تھا

رات مہمان آئیں گے تیار ہو جانا اور بد تمیزی سے گریز " اچانک وہ رک گیا

اسکے چہرے کی خوشی کسی میں جا ملی تھی

شاہنواز چند لمبے کھڑا دیکھتا رہا اور پھر جیسے ہوش میں آیا دوانسان ایک نہیں ہو سکتے

اور کسی کے لیے کسی سے محبت کرنا کتنا مشکل تھا وہ یہ جان گیا تھا

ایزہ " وہ غصہ ضبط کرتا اسکے قریب کھڑا ہو گیا

مجھے یہ سیکھنا ہے شاہ اپ سکھائیں نہ " وہ اسے کھینچ گئی

بچی ہو "اسنے اسی کی بات لٹادی

ہاں "وہ سکون سے بولی

یہ جو طوطے کی طرح زبان چلنے لگ گئی ہے نہ ایک بات اپنے دماغ سے نکال دو مجھے کوئی ڈرور نہیں لگتا
تمہارے بھائی سے "وہ آنکھیں گھما کر بولا۔

ایزہ نے اسکی جانب دیکھا

اچھا بس اب نہ نکالو آنکھیں تمہارے قابو میں آنے والا نہیں ہوں "

مجھے آپکو کرنا بھی نہیں "صاف مکرگی"

کیوں "اسنے ٹیب ذرا غصے سے پٹخا

آپ میرے ٹائپ کے نہیں مجھے وہ دے دیں کیا ہے آپکو "وہ ٹیب اٹھانے کی کوشش میں تھی جبکہ

شاہنواز نے ٹیب کو سامنے زمین پر پھینک دیا

ایزہ کا منہ کھلا گیا لیکن اسنے طے کر لیا تھا وہ ان باتوں کی پرواہ نہیں کرے گی

ٹیب چکنا چور ہو گیا اور شاہنواز سنجیدگی سے اسے دیکھنے لگا ایزہ اٹھی اور جلدی سے موبائل اچک کر

صوفے کی جانب بھاگ گئی

آپ تو سب توڑ دیں پیسے کی تو قدر نہیں ہے "وہ سر جھٹکنے لگی

کیا ٹائپ ہے تمہاری "اسنے عجلت میں سوال کیا

ایزہ نے اسکی صورت دیکھی اتر سا گیا تھا چہرہ حیرانگی تھی شاہنواز سکندر اور اسکی باتوں کو اہمیت دے۔

میری ٹائپ "اچانک بدر کا چہرہ آنکھوں میں لہرایا کہ وہ فوراً سنبھلی سر جھٹکا

ہاں تمھاری ٹائپ کیا ہے" وہ جیسے جلدی جانا چاہتا تھا۔

گڈ لینگو تچ ہینڈ سم اینڈ میرے بھائی جیسا انسان "جیسے اسے یاد گیا

شاہنواز نے گھیرہ سانس لیا۔

ہاں چھچھورا "وہ بیوی کے آگے عمر سے بھی چیر گیا

دیکھیں یہ کوئی مذاق نہیں ہے میرا بھائی دنیا کا سب سے خوبصورت مرد ہے اور یہ سچ ہے "

ہاں خوبصورت تو تم اور وہ ہو باقی سب کو تو ویسے ہی رف عمل کے لیے بھیج دیا

شاہنواز جہاں کھڑا ہو جائے نہ آگے کوئی انہیں سکتا سکے "وہ بے دھیانی میں اس سے لڑتا رہا تھا

ایزہ کو مزہ آ رہا تھا

بس بس ایسا بھی کچھ نہیں "اسنے بات ہو میں اڑا دیں اور آہستگی سے کمرے سے نکل گئی

شاہنواز جو 35 سالہ مرد تھا ایک لمبے کے لیے شیشے میں مر کر خود کو دیکھا وہ واقعی ایک بھرپور وجاہت کا

مالک تھا اور یہ سچ تھا جہاں وہ کھڑا ہو جاتا اسکے سامنے کوئی نہیں ٹک سکتا تھا

چھٹانک بھر کی لڑکی اسے کمپلیکس میں ڈال گی

وہ اپنی حرکت پر خود پر غصہ کرتا خود بھی نیچے اگیا وہ دادی جان کے پاس بیٹھی تھی۔

دادی جان آپ ایسے چپ نہ ہوئے نہ "وہ بولی

بس زیادہ پیٹ پیٹ نہ کرتونے ہی کہا اس سے وہ بولے میرے اگے "

سچی میں نے تو کچھ بھی نہیں کہا آپکے پوتے کی قسم " وہ جلدی سے بولی

آئے ہائے خبردار جو آج کے بعد قسم کھائی اس طرح نہیں کوئی قسم ہوتی بلا وجہ یہ تو لڑکی سر پر سوار ہوگی

" وہ منہ بنا کر بولی شاہنواز سامنے بیٹھا یہ سب خاموشی سے دیکھ رہا تھا ایزہ پہلے سے کافی مختلف لگ رہی

تھی معلوم نہیں توجہ کا اثر تھا یہ کچھ اور مگر وہ کافی حد تک مختلف لگ رہی تھی -----

اتنا بھی قیمتی نہیں ہے " وہ منہ بنا کر بولی

شاہنواز نے ای بر واچکا کراسکی شکل دیکھی

آئے ہائے تو دیکھ رہا ہے کیسے کھینچی کی طرح چلتی ہے اسکی زبان ذرا جو یہ عمر کا بھی لحاظ رکھے " وہ گھورتے

ہوئے بولی

میرا مطلب " وہ اٹک گی

بس اپنے مطلب والے مجھے نہ سمجھا اور ایک بات بتا سارا سارا دن اس موئے درخت کے نیچے بیٹھی رہتی

ہے سائے والے چمٹے ہوتے ہیں درختوں کو دیکھ میرے پر پوتے یہ پوتی کو کچھ ہوا تیری ہڈیاں توڑ دوں

گی " وہ آنکھیں سکیر کر بولیں جبکہ ایزہ سر ہلا گی

اسکا واقع دل نہیں لگ رہا تھا وہ کچھ نہیں بولتی تھیں

اور وہ تیرا بھائی ہے واقعی " دادی جان کے سوال پر شاہنواز نے انکی جانب دیکھا۔

جی وہ میرے بھائی ہیں " وہ تو اترا ہی گی تھی جب سے بھائی اکر گیا تھا جیسے سب مل گیا ہو۔

بہت ہی بگڑا ہوا ہے " وہ جیسے اس دن کو یاد کرتے ہوئے بولیں ایزہ نے منہ بنا کر شاہنواز کو دیکھا وہ ان دونوں کی اس بیکار کانووکیشن کا حصہ بننا ہی نہیں چاہتا تھا۔

دادی جان مہمان ارہے ہیں کچھ تو آپ کو کوئی دقت تو نہیں یا پھر میں اچھو کچھ دیر کے لیے انکل کے ہاں چھوڑ آؤ "

دادی جان کی بہن کا گھر بھی اسلامہ اباد میں تھا
تو نظر لگوائے گا شاہ " وہ ایزہ کو دیکھتی بولیں

نہیں لگتی نظر فکر نہ کریں میری نظریں پوری پوری ہیں آپکی بہو پر " وہ اسے دیکھنے لگا جو چھوٹی سی
پیشانی پر بل ڈال گئی۔

شاہ نے نگاہ پھیری۔

ہاں چھوڑ آ " وہ بولیں

جبکہ ایزہ نے ان کی اٹھنے میں مدد کی تو شاہنواز نے انکا ہاتھ تھام لیا وہ دونوں باتیں کرتے ہوئے باہر کی
جانب چل دیے

دادی جان اب بھی اسکی برائیوں میں لگیں تھیں

لیکن ایزہ کو برا نہیں لگ رہا تھا معلوم نہیں کیوں اسے ہنسی ارپی تھی اب وہ آنے والی نسل کی لیے
کونشیس تھیں یہ پھر یہ انکی عادت تھی شاہنواز بھی تو کچھ نہیں بول رہا تھا۔

سارا دن کچھ نہیں کھاتی اس موئے درخت کی تو عاشق ہو گی ہے لو بھلا پتہ ہے ماں بننے والی ہے تو کچھ تو خیال کرے

پتہ نہیں کہاں سے آج کل کی لڑکیوں کو اتنی ہوا لگ گی اُسے مسلسل آوازیں ارہیں تھیں
ایزہ کو لگا وہ کھل کر سانس لے پارہی ہے اسنے ایک گھیرہ سانس بھرا وہ مسکرا رہی تھی

کیوں بے ساختہ ہی مسکراہٹ نے لبوں کو کیوں چھوا

کیا شاہنواز کی توجہ سے؟ اسے ہنسی آئی وہ مختلف چیزیں لایا تھا

اسے تو ساری چیزیں پسند تھی مگر اکڑ بھی دیکھانی تھی لیکن فلحال یہ سمجھ سے باہر تھا وہ بدل کیوں رہا تھا وہ
باہر لون میں آگی

مالی پودوں کو پانی دینے میں مصروف تھا حالانکہ اتنی سردی تھی پھر بھی وہ پانی دے رہا تھا وہ کھڑی دیکھنے
لگی اور دل کیا کہ وہ خود بھی پانی دے وہ آگے بڑھی اور مالی سے پانی کا پائپ لے لیا ایزہ بی بی آپ گیلی ہو
جائیں گی " پانی اچھا خاصا گرمائش لیے ہوئے تھا تازہ پانی تھا اسے بہت اچھا لگا

یہ تو کافی گرم پانی ہے " وہ خوشی سے بولی

جی بی بی تازہ پانی دیتے ہیں شاہنواز صاحب غصہ کر جاتے ہیں ورنہ "مالی بولا

وہ کیوں غصہ کرتے ہیں " وہ حیران ہوئی۔

جی شاہنواز صاحب کو بہت پسند ہیں پھول پودے یہ باغ جی انہوں نے بڑی بی بی کے لیے لگوا یا تھا کیونکہ انہیں بھی پھول بہت پسند "اچانک مالی جیسے تھم گیا یہ وہ کیا بولے جا رہا تھا ایزہ کے سامنے خوف اسے چہرے پر پھیلا کیونکہ ایزہ اسکی بات کو سمجھنے کی کوشش کر رہی تھی کون بڑی بی بی "اسنے بالآخر سوال کر ہی لیا

وہ جی بڑی بی بی "وہ ایسے بولا جیسے کہہ رہا ہوا دی جان او اچھا دادی جان کا کہہ رہے ہیں اچھا لیکن انہیں کبھی باہر آتے اور لون میں بیٹھتے نہیں دیکھا "وہ بولی تو مالی خاموش ہو گیا

پودے تو مجھے بھی پسند ہے خاص کر وہ جگہ جہاں جھولے کے ارد گرد کی پھول ہیں خیر آج میں پودوں کو پانی دوں گی آپ وہاں کھڑے ہو جائیں " صاحب غصہ کریں گے "وہ بے چارگی سے بولا

ایک کام کریں وہ آپ پر غصہ کریں گے نہ تو آپ یہاں سے چلے جائیں جتنا غصہ ہو گا مجھ پر کر لیں گے " وہ آئیڈیاتی بولی

لیکن میں ایسا نہیں چاہو گا "وہ بولی تو مالی نے نفی میں گردن ہلائی نہیں آپ مجھے "

آپ جائیں وہ پاؤں پٹخنے لگی۔

اور بہت زیادہ تردد کے بعد مالی کی ہار ہوئی اور اسے وہاں سے جانا ہی پڑا۔۔۔۔۔

ایزہ نے پودوں کو پانی دینا شروع کیا اور پودوں کو کیا دیتی وہ تو سارا پانی خود پر گیر اچکی تھی اور پھر اسنے مالی کا سامان اٹھا کر اپنی مرضی سے چھاڑیاں کاٹنی شروع کر دی۔

یہاں تک کے وہ ایک پودے کے قریب آئی وہ مر جھاسا رہا تھا لیکن اسکو زبردستی بندھ کر کھڑا کیا ہوا تھا ایزہ نے اس پودے کی شاخ کاٹ کر پھینک دی

شاہنواز اپنے دوستوں سے بات کر رہا تھا آج اسکے گھر سب نے آنا تھا سیاست میں آئے روز کی پارٹیز کوئی اتنا بھی بڑی بات نہیں تھی وہ اندر ایگاڑی پورچ میں پارک کر کے وہ جیسے ہی مڑایوں لگا جان سی نکل گی

ہو۔۔۔۔۔

موبائل پھینکتا وہ تقریباً دوڑا تھا

ایزہ "اسے غصے سے چختے اسنے پیچھے کھینچا اور معلوم نہیں کیسے اسکا ہاتھ اٹھا اور ایزہ کے نازک گال پر نشان چھوڑ گیا

کیا کر رہی ہو یہاں ہاں تمہیں کس نے حق دیا یہاں کسی چیز کو چھونے کا کس کی اجازت سے تم نے یہ شاخ کاٹی ہے تم نے یہ یہ کاٹ دی تم جانتی بھی ہو کتنی مشکلوں سے اس پودے کو زندہ رکھنے کی کوشش کر رہا ہوں میں یوجسٹ آبل شیٹ تم ایک بیوقوف احمق لڑکی ہو دل تو کر رہا ہے تمہارا بازو کاٹ دوں "

وہ دھاڑ رہا تھا ایزہ کی آنکھوں میں آنسوں سیلاب کی طرح پھیل گئے وہ شاہنواز کو تو کبھی اسکے خاص ملازم جو کہ زمیر تھا دور کھڑا تھا اسے دیکھتی سر جھکا گی

بیوقوفی کی بھی حد ہوتی ہے مجھے سخت زہر کرتا ہے یہ بے تکہ بچپنا میچور بنو شادی شدہ ہو اور ماں بننے والی
ہو آئندہ تمہیں لون میں دیکھا تو سر یسلی ایزہ میں تمہارے ٹکڑے کر دوں گا " وہ دھاڑا
دفع ہو جاؤ " وہ بھڑکا اور ایزہ اندر بھاگ گئی

شاہنواز نے اس شاخ کو اٹھایا ایسا لگا اسکے دل کا کوئی ٹکڑا الگ ہو گیا ہوا سننے اس شاخ کو دیکھا اور ایک منظر
آنکھوں میں لہرایا گیا

آپ میرے ساتھ گھر چلیں "

جی نہیں میرٹ پاس اپنا گھر ہے "

پلیز چلیں وہ گھر میں نے آپ کے لیے خریدا ہے "

کیوں "

تاکہ جب اپکا شوہرا پکو باہر نکال دے تو آپ کے پاس رہنے کی جگہ ہو کیونکہ آپ نے شادی تو مجھ سے کرنی
نہیں " وہ خفگی سے بولا

تم بلا وجہ خرچے کرتے مت پھیرو میرے پاس میرا گھر ہے " وہ صاف مکرگی اتنی ہی سنگ دل تھی

ایک بار بھی اپنے قدم نہیں رکھیں گی وہاں "

تم پاگل ہو گئے ہو " وہ مسکرائی۔

ہاں شاید ایک بار چل لیں دوبارہ کبھی ضد نہیں کروں گا " وہ بولا تو ایک گھیرہ مگر حسین سانس کھینچ کر وہ

سر ہلائی اور اسکے بعد وہ دو روز بعد خود آئی تھی

اور اسکے لیے یہ پودا لائی تھی اپنی جان سے زیادہ اسنے اس پودے کی حفاظت کی اور آج وہ اسکی شاخ کاٹ
گی

کتنا مشکل تھا اسکے لیے اس شاخ کو دوبارہ جوڑنا لیکن اب یہ شاخ جڑ نہیں سکتی تھی
پودا تباہ ہو چکا تھا اسکی چہرہ سرخ ہو گیا بس نہیں چل رہا تھا کہ ایزہ کو ایک اور لگا دے اسنے وہ شاخ اٹھالی
اور اسے لیے اندر اگیا جبکہ زمیر نے یہ سب کچھ دیکھا تھا اتنی سی بات پر اتنا شدید ری ایکشن کیوں تھا اسکا

وہ سمجھا نہیں تھا خود بھی لیکن یہ اپڈیٹ عمر کو دینا ضروری تھا اسنے فون اٹھایا اور باہر نکل گیا۔
شاہنواز کا دماغ اتنا خراب تھا کہ اگر وہ کمرے میں چلا جاتا تو یقیناً کچھ غلط کر دیتا وہ لاونج میں ہی بیٹھ گیا سر
تھام لیا۔

اسکا فون بجا تو کچھ دیر تک وہ حوش میں آیا تھا اسنے اپنا فون اٹھایا مشہ کی کال تھی
کیا مسئلہ ہے تمہیں کب سے فون کیے جا رہے ہیں "

ہم ہاں بولو کیا کام ہے " وہ ارد گرد پھیلے اندھیرے کو دیکھنے لگا وہ سویا نہیں تھا لیکن اتنا کھو گیا تھا اپنے سوا
کچھ اسے محسوس نہیں ہو سکا کہ اندھیرہ پھیل گیا ہے

ارے بھئی تم اپنے گھر کے دروازے کھولو گے تو ہم لوگ اندر آئیں گے "

اسنے کہا تو اسنے وقت دیکھا اور اٹھ کھڑا ہوا اسکا گھر اندھیرے میں ڈوب تھا

مر گئے تھے کیا ملازم "

اسنے فون بند کیا اور لون میں اکر زمیر پر دھاڑاٹھا جو کہ کانوں میں ایئر فونز لگائے سکون سے آدھالیٹا ہوا تھا بیچ پر۔۔۔۔۔

دروازہ کھولو " برہمی سے کہہ کر وہ وہیں کھڑا رہا۔

ضروری سی پارٹی تھی اور وہ ان سب سے یوں ہی ملا

ر مشہ اسے غور سے دیکھنے لگی

سوری میں ذرا فریش ہو آتا ہوں " وہ بولا اور ر مشہ کو ان سب کو ڈیل کرنے کا بیٹھا کر وہ مڑا

تو ملازمہ بھی دوڑتی ہوئی اندر آئی شاہنواز تپ ہی گیا

صاحب جی وہ بیٹا سیٹھیوں سے گیر گیا تھا میرا " وہ شرمندگی سے بولی تو شاہنواز بنا جواب دیے اندر چلا

گیا۔

وہ اوپر کمرے میں آیا

ایزہ بیڈ پر پوٹلی کی طرح سکڑی سمٹتی پڑی تھی اور سوری ہی تھی

شاہنواز نے اسکی جانب دیکھا بہت رونے سے تکیہ بھی گیلا کر لیا تھا اسنے اسپر لحاف ڈالا دیا اور خود فریش

ہو کر چینیج کر کے نیچے ا گیا

ایزہ کہاں ہے؟ ر مشہ نے کھوجتی نگاہوں سے دیکھا

سوری ہے طبیعت نہیں ٹھیک اسکی "

وہ سکون سے بولا اور جیسے ایزہ کا موضوع کرنا نہیں چاہتا ہو وہ ادھر ادھر ہو گیا

اور اپنی پارٹی میں مصروف سا ہو گیا

اشتہا انگیز کھانوں کی خوشبو اور ہلکی پھلکی گفتگو پارٹی میں ایک کلاس سی تھی اور تبھی دروازہ کھلا
وہ ڈارک پلم ویلیوٹ کی ساڑھی میں کمرے سے نکلی اور چلتی ہوئی جب وہ نیچے اتری تو گویا یوں لگا ستاروں
میں چاند سا اتر رہا ہو۔

ویلیوٹ کی ساڑھی میں جڑے ستارے دور سے ہی آنکھوں کو خیر کر دیتے پھر اسکا نوخیز حسن کمال تھا وہ
نیچے آئی شاہنواز لمبے بھر کے لیے بس اپنی جگہ ساکت رہ گیا
نیچے آتے ہی سب سے پہلے وہ رمشہ سے ملی

اسنے ہلکا پھلکا میکپ کر کے اپنے نشان چھپا لیے تھے شاہنواز کو ذرا غصہ بھی آیا
ہر مرد کیا عورت کی بھی نگاہ اسپر تھی

اور آفت تو تب ہوئی جب اسنے اپنے سارے بال ایک طرف کر کے اگے کر لیے اسکی ملائی سی رنگت اور
کمر پر گھیرہ گلہ۔۔۔ پھر تنگ بلاوز وہ خود اپنی جگہ برف کا ہو گیا تھا تو کسی اور کو کیا رکتا
لیکن جلد ہی حوش میں اتے وہ ایزہ کی طرف بڑھا اور اسکی کمر میں بازو حائل کر لیا۔۔۔
ایزہ نے اسکی جانب دیکھا وہ ہلکا سا مسکرایا اور اسکے بال پیچھے کر لیے ایزہ کسمسا کر اسکے پہلو سے نکلی اور
بالوں کو دوبارہ ایک طرف کر کے وہ سب سے یوں ہی ملنے لگی

اسکے چمکتے پاؤں پر پبل کلر کی اونچی ہیل والے سینڈل میں قیمت لگ رہے تھے وہ سب سے بات کر رہی تھی پچھلے اتنے ماہ میں اتنی بار وہ ان سب لوگوں سے مل چکی تھی اب کوئی آپشن نہیں بنتا تھا وہ جھجھکے شاہنواز نے پھر سے اس کے بال نزدیک جاتے پیچھے کر دیے اور کمر پر گرفت سخت کر لی شاہنواز تو لگتا ہے تم سے بہت پیار کرتا ہے " ایک عورت بولی وہ شاہنواز کے دوست کی بیوی تھی ایزہ مسکرا دی

جی بلکل انکے پیار کرنے کے بھی الگ ہی طریقے ہیں۔

کبھی عرش پر بیٹھانے کی کوشش کرتے کبھی فرش پر پھینک دیتے ہیں۔۔۔۔ اب کیا بتاؤں میں اپکو پارٹی شروع ہونے سے پہلے ہی تھپڑ کھایا ہے " وہ بے ساختہ کھلکھلائی تو محفل جیسے تھم گئی شاہنواز نے جھٹکے سے اسکی جانب دیکھا جبکہ وہاں قریب کھڑے چند لوگ حیرانگی سے شاہنواز کو دیکھنے لگے

نہیں نہیں ڈرانے والی کوئی بات نہیں ہے مجھے تو عادت ہے۔۔۔ بلکل عادت ہے مجھے آپ ٹینشن نہ لیں " وہ ہلکے پھلکے انداز میں بولی

اوکے میں ذرا ڈرنک لے آتی ہوں "

وہ کہہ کر وہاں سے ہٹ گئی جبکہ اسنے اپنے بال پھر آگے کر لیے تھے۔

وہ لوگ شاہنواز سے سوال نہیں کر سکتے تھے۔

شاہنواز نے نگاہ پھیر لی دانت پر دانٹ جما لیے

ایزہ لون میں جھولے پر بیٹھ گی اور ہاتھ میں سوفٹ ڈرنک تھی
ہ۔۔۔ ہائے "ایک 14 پندرہ سال کا بچہ اسکے سامنے کھڑا ہو گیا وہ اسکی جانب دیکھتی مسکرائی
ہیلو "ایزہ نے اسکا ہاتھ تھام لیا وہ بچہ جیسے سانس بھر گیا اور ایزہ کھل کر ہنسی
کیوٹ "اسنے اسکا گال کھینچ دیا

آپ بہت خوبصورت ہیں اپکو پتہ ہے جب آپ آئی تو سب جیسے دل تھام گئے "
اچھا "وہ ہنس دی

لیکن شاہ انکل تو بہت بڑے ہیں آپ مجھے سے شادی کر لیں "وہ منہ بنا گیا
ہا ہا ہا " وہ کھل کر ہنسی

تم مجھے پہلے نہیں ملے نہ "وہ منہ بنا کر بولی

اف آپ بہت کیوٹ بھی ہیں کیا میں اپکا گال کھینچ سکتا ہوں "

ایزہ نے اپنا گال آگے کیا اور وہیں شاہنواز نے اس بچے کا ہاتھ جکڑ لیا اور اتنی شدت تھی اسکا ہاتھ پکڑے
جیسے توڑ دے گا

شاہ "ایزہ کا بس نہیں چلا شاہنواز کے تھپڑ مار دے اتنے ہی جنون تھے اس میں "
جاؤ اپنے گھر "وہ سنبھل کر پھر بھی تحمل سے بولا۔

رمشہ نے ایزہ کو دیکھا ایزہ نے کوئی ریسپونس نہیں دیا

اسے اس بچے کی آنکھوں میں آنسو بہت برے لگے تھے بچہ مڑ گیا اور ایزہ جلدی سے اسکے پاس سے بھاگ گئی۔

شاہنواز کھڑا دیکھ رہا تھا

تم پریشان نہ ہو ہم دونوں ڈیٹ پر جائیں گے یہ میرا نمبر ہے " وہ مسکرائی

سچ میں " وہ بچہ خوش ہو گیا ایزہ بھی مسکرا دی

کسی کو خوشی تھا دینا اتنا بھی مشکل نہیں تھا اور وہ اسکی طرح تھی بھی نہیں کہ ہر انسان پر حکمرانی کرتی وہ صرف 13 سال کا بچہ تھا۔۔۔

تقریباً سب مہمان شاہنواز کا موڈ دیکھ کر نکلتے چلے گئے آخر میں رمشہ ہی رہ گئی

تمہیں ایسا نہیں کرنا چاہیے تھا

یہ اپورٹنٹ تھی پارٹی شاہ کے لیے "

اگر آپ انکو اور وہ اپکو اتنا انڈر سٹینڈ کرتے ہیں تو ایک دوسرے سے آپ دونوں ہی شادی کر لیتے میرے

ساتھ اس تکلف کی ضرورت ہی کیا تھی

ایزہ " وہ رمشہ حیران ہوئی

جی بلکل دور سے اس آدمی کی وجاہت پر کوئی بھی مر سکتا ہے لیکن قریب سے ان کی بد صورتی صرف

میں نے دیکھی ہے اور میں کیوں نہ بتاؤ۔۔۔ صرف ایک پودے کی ٹہنی ٹوٹنے پر میرے شوہر نے مجھے مارا

ہے۔

اپکو ہی مبارک ہو یہ اپکا شاہ نہ ہی مجھے ان میں دلچسپی ہے اور نہ ہی مجھے لینا۔۔۔ تو کسی کا بھی ہوئے مجھے
کوئی فائدہ نہیں "

وہ اچھی خاصی سنا کر وہاں سے سیدھی ہو گئی تھی اندر شاہنواز ایک لفظ نہیں بولا رمشہ حیران تھی اسکے
نزدیک آئی

تمہیں شرم نہیں اتی " رمشہ غصے سے بولی

وہ پودا ناز نے لگایا تھا "

وہ مرچکی ہے یار تم کیا حرکتیں کر رہے ہو "

ایزہ ناز کی بیٹی ہے اور عمر کی بہن " وہ اہستگی سے بولا

رمشہ جیسے جھٹکا کھاگی جیسے زبان پر مزید کچھ بھی بولنے قابل نہیں رہا۔۔۔ وہ آنکھیں پھاڑے اسے دیکھنے
لگی

پھر تو تمہیں ڈوب کر مر جانا چاہیے شاہ اسپر ہاتھ اٹھاتے " وہ غصے سے پھنکارتی وہاں سے چلی گئے ہاں

ذہن میں کئی سوال تھے لیکن اس وقت پوچھنے نہیں چاہتی تھی

شاہنواز تنہا وہیں کھڑا رہ گیا۔۔۔۔۔۔

وہ اندر داخل ہو اور تو پورے گھر میں بس ملازم بکھری چیزیں اور سامان سمیٹتے دیکھائی دیے اسنے اوپر کی جانب چہرہ اٹھایا وہ کمرے میں تھی وہ سانس کھینچتا اوپر چلنے لگا اسے اس طرح سب کے سامنے نہیں کہنا چاہیے تھا

اور مرد بھی کیا سوچ رکھتا ہے غصے میں بیوی پر ہاتھ اٹھالے تو اسکی عزت نہیں گھٹی اگر وہ ہی حرکت بیوی سب کو بتادے تو عزت گھٹ جاتی ہے وہ اوپر چلتا جا رہا تھا اسنے دروازہ کھولا اور اندر داخل ہوا ایزہ ڈریسنگ میرر کے سامنے کھڑی اپنے گلے سے نکلیس نکال رہی تھی شاہ نواز اسکے نزدیک آیا اور اسکا بازو پکڑ کر رخ اپنی جانب موڑ لیا

یہ کیا تماشا تھا " اسکے سوال پر ایزہ نے اس سے سب سے پہلے اپنا بازو چھروایا اور اسکی جانب دیکھنے لگی آپ چاہتے کیا ہیں مجھ سے " اسنے بھی الگ ہی سوال کیا دیکھو جتنا تم سے پوچھا ہے اتنا جواب دو "

میرے پاس جواب نہیں ہے کیونکہ سارے جوابات سے آپ آگاہ ہیں " وہ اسکے پاس سے ہٹنے کی کوشش کرنے لگی۔

ایزہ جسٹ شیٹ آپ اتنی زبان درازی نہ کرو تو بہتر ہے کیونکہ تمہیں پتہ ہونا چاہیے تمہارے سامنے کوئی تیرہ سالہ بچہ نہیں شاہنواز سکندر کھڑا ہے تو سب سے پہلے اپنا لہجہ اور انداز درست کرو " نہیں کروں گی " ضدی تو وہ سب ہی تھے معلوم نہیں اتنے عرصے اسنے خاموشی سے کیسے کاٹے لیں ایک لفظ نہ اختلاف اٹھایا اب شاید اسکے ارد گرد ڈھارس تھی

ایک تو وہ اپنے بھائی سے ملنے کے بعد مکمل بدل چکی تھی دوسرا ماں بننے والی تھی پھر شاہنواز کا نرم رویہ
بھی اس میں ہمت مجتمع کر چکا تھا

شاہنواز نے غصے سے اسکی جانب دیکھا

ڈونٹ ٹیسٹ می "اننگی اٹھاتا وہ جیسے اپنے ضبط اور برداشت کی حدوں کو چھو رہا تھا

مجھے آپکی کسی بات سے فرق نہیں پڑتا میں تو دعا کر رہی ہو کاش کاش کہیں سے بھی عمر بھائی اجائیں تو میں
انکو اپکا اصل چہرہ دیکھا اور یہاں سے چلی جاو "

اوقات میں رہو اپنی " وہ دھاڑا

ڈرتا نہیں ہے شاہنواز کسی سے اور اگر کسی دن بھی جرت کی تم نے اس گھر سے قدم نکالنے کی تو طلاق
بھی منہ پر مار سکتا ہوں

مجھے منظور ہے " بھگی پلکوں سے وہ جیسے ضد پر اڑی کھڑی تھی

شاہنواز کو امید نہیں تھی وہ یہ کہے گی اسے لگا تھا وہ ہمیشہ کی طرح ڈر جائے گی سہم جائے گی اسکی جانب
دیکھے خود اسکی جانب بڑھے گی

ایزہ اسکے پاس سے ہٹ گی اور ڈریسنگ روم میں چلی گی شاہنواز اسی جگہ کو کھڑا گھورتا رہا جہاں وہ ابھی کچھ
دیر پہلے موجود تھی

بدر کا کام چل رہا ہے ابو اور ہمارا نہیں آپ عمر کو واپس لے آئیں تاکہ اپنی دوکان میں نیا مال لائیں "ناشتے کی ٹیبل پر ارہم نے باپ سے کہا جبکہ اشفاق صاحب کے چہرے پر سنجیدگی اور سختی بھری ہوئی تھی دانت پر دانت چڑھائے بیٹھے تھے۔

بدر کچھ کرو میری بچی بھی وہاں ہے "نجمہا بچن میں کھڑی رو رہی تھی بدر انکے پاس آیا تو وہ بے چینی سے بولیں

میں کچھ کر رہا ہوں لیکن بات نہیں بن رہی فلحال ہو جائے گا آپ پریشان نہ ہوں " میں تمہارے تایا سے بات کرتی ہوں ہٹو ایسے کیسے وہ خاموش بیٹھ سکتے ہیں آج تیسرا دن ہے بچے کو قید ہوئے کچھ تو کریں " وہ بولیں بدر نے انھیں پکڑ لیا

اس آدمی کے منہ لگنے کی ضرورت نہیں اول تو عمر خود بہت بڑی چیز ہے جو جیل میں اپنی بیوی کو فون کال کر کے بلا سکتا ہے وہ یقیناً اور بھی بہت کچھ کر سکتا ہے تو آپ انکی فکر نہ لیں باقی میں خود بھی دیکھتا ہوں " وہ اسے سمجھانے لگا مگر ماں تھی دھڑکا سا لگا ہوا تھا دل کو۔

بدر باہر آیا اور صوفے پر بیٹھ گیا

سوہا کی طبیعت ٹھیک نہیں تھی اب وہ بیمار کیوں ہوئی وہ نہیں جانتا تھا اسے کیا مسئلہ ہے لیکن اسنے اٹھتے ساتھ اسے اٹھایا اور ناشتہ بنانے کا حکم دے دیا

اشفاق صاحب اور ارہم اسے ہی گھور رہے تھے وہ سمجھ سکتا تھا ان کی تکلیف بدر کی دوکان کارنر کی تھی جبکہ انکی اندر کی طرف تو گاہک کا پہلا رخ اسکی دوکان کی جانب ہوتا تھا اور وہ تو جیسے اپنی خوشیاں دبائے پھر

رہا تھا اگر ایک جگہ اسکی ڈیلینگ ہو جاتی تو انشاء اللہ وہ ترقی کی پہلی منزل پر قدم رکھ لیتا وہ موبائل سکروں کر رہا تھا سو باہر نکلی اور اسکی جانب دیکھا

بدر میری طبیعت نہیں ٹھیک آج نجمہ آئی سے بنوالو " وہ بولی آہستگی سے بدر نے سراٹھایا جا کر ناشتہ بناؤ اور دوسری بات نہیں سنو گامیں " سختی سے کہہ کر وہ پھر موبائل دیکھنے لگا سوہا کی آنکھیں بھیگ گئیں وہ جیسے اسے توڑ کر رکھ دینا چاہتا تھا

ہاتھ کا بدلہ جسم کو تکلیف دیتا ہے جو دو چار دن میں ٹھیک ہو جاتی ہے لیکن زبان سے بدلہ ساری عمر بھی زخموں کو بھر نہیں سکتا

وہ اسکے لہجے اور لاپرواہی پر ایک گھونٹ حلق میں اتارتی پکن کی جانب بڑھ گی

تائی جان بھی باہر دیکھائی نہیں دے رہیں تھیں ورنہ سب سے پہلے انکا بولنا تو فرض تھا اور سوہا کے باپ اور بھائی کو بدر کی دوکان اور اسکے کاروبار سے غرض تھی بس۔۔۔

سوہا پکن میں آئی اور کانپتے ہاتھوں سے بال سمیٹ کر اسنے پر اٹھے کے لیے سامان تیار کرنا شروع کیا اسکے واضح کانپتے ہاتھ اور سرخ چہرہ نجمہ دیکھ سکتی تھی

سوہا بیٹا کیا ہوا ہے طبیعت نہیں ٹھیک کیا " نجمہ بولی تو سوہانے جواب نہیں دیا نہ ہی وہ کسی کے منہ لگنا چاہتی تھی۔

بیٹا طبیعت ٹھیک ہے "

مجھ سے بات کرنے کی ضرورت نہیں ہے " وہ دھاڑی بدر سمیت سب کو سنائی دیا تھا

اندھی ہیں آپ دیکھائی نہیں دیتا آپکے راجہ آندھر کے لیے پراٹھا بنا رہی ہوں میری طبیعت کا ٹھیک ہونا یہ نہ ہونا ضروری نہیں ہے اپنے کام سے کام رکھا کریں " بہتی آنکھوں سے وہ انپر ٹوٹ پڑی نجما شرمندگی سے سر جھکا گی جبکہ بدر نے دانت پیستے ہوئے یہ بکواس سنی تھی سوہا بدر کو دیکھ کر سٹپٹائی وہ اسکے نزدیک آیا اور اسکے ہاتھ سے سامان کھینچ لیا

یہاں کھڑے ہو کر میری ماں نے بخار سے جلتے وجود سے تمہاری پسند کی چیزیں بنائی ہیں میری ماں نے ان ہاتھوں سے تم لوگوں کی خدمت کی میری ماں کے جسم کے کسی بھی حصے میں درد ہوتا تھا وہ اس درد میں کھڑی وہ کر اس خاندان کی بھوک مٹانے کو بنا رہی ہوتی تھی چیزیں اور تم ایک رتی بھر بخار پر اتر رہی ہو " وہ دھاڑا

اصل بے غیرتی تو باپ بھی کی تھی جو اٹھ کر نہ آئے سوال نہیں کیا سوہا کے چہرے کے رنگ آڑے

معافی مانگو امی سے ابھی " وہ اسکارخ امی کی جانب کرتا بولا نجما پریشان سی ہوئی۔

کیونکہ سوہا کی آنکھ سے آنسو لڑی کی مانند بہ رہے تھا

میں نے کہا معافی مانگو اور آئندہ تمہاری آواز میری ماں سے اوپر ہوئی تو زبان کٹ کر رکھ دوں گا اور

میں یہی کروں گا " اسنے نجما کی جانب اسے دھکیلا دیا۔

نہیں بدر اسکی ضرورت نہیں اسکی طبیعت نہیں ٹھیک تم مجھے کہتے میں ناشتہ بنا دیتی "

امی بیوی یہ ہے میری اور اسکی ذمہ داری ہے کہ یہ یہاں وہ سب کرے جو کہ آپ نے کیا ہے شوہر کے
مر جانے کے باوجود بھی۔۔۔ وہ بولا تو نجمہ سوہا کو دیکھنے لگی
میرا ہاتھ اٹھا تو تمہیں زیادہ بے عزت کرے گا سوری کرو "
سوری چچی " وہ بولی اور بدر کو جیسے چین سا آیا۔

بلاچوں چراں ناشتہ دے دو مجھے دیر ہو رہی ہے مجھے " بدر لاپرواہی سے کہہ کر باہر نکلا سوہانے خاموشی
سے ناشتہ بنایا اور اور بمشکل ہی بنا ہوا پراٹھا انڈہ لیے وہ باہر آگئی
ایک بات تھی وہ جیسا بھی بنا لیتی وہ چپ چاپ کھا لیتا وہ خاموشی سے کھا رہا تھا
پراٹھا جلا ہوا بھی تھا لیکن وہ کھانے میں مصروف تھا کھا کر وہ باہر نکل گیا۔
اور سوہا جلتی آنکھوں سے اسے دیکھتی رہی۔۔۔

نہ محبت نہ توجہ۔۔۔ زبردستی کے بنائے گئے رشتے ایسے ہی ہوتے تھے شاید۔۔۔ شدید غم کی سی
کیفیت میں اسنے باپ کی اور بھائی کی جانب دیکھا جو ناشتہ کرنے میں مصروف تھے ٹوٹے ہوئے قدموں
سے وہ کمرے میں آئی اور لیٹ گئی اور بے شمار رودی
ان روائیوں کی عادی نہیں تھی وہ اسکے باپ نے تو اسکو بہت محبت دی بھائی نے دی ماں نے دی اب وہ
بدر کی دوکان کی وجہ سے یہ سب کر رہے تھے اسے منہ کی مار دے دی تھی
وہ روتے روتے سو گئی تھی

معلوم نہیں شام کے کس پہر آنکھ کھلی صبح سے کچھ نہیں کھایا تھا ایک تو بھوک پھر تیز بخار اسکا سر چکر اگیا ہاتھ کانپنے لگے تھے وہ اٹھنا چاہتی تھی لیکن ہمت نہیں تھی سردی کا بخار تھا اسکی جان لے رہا تھا کوئی آیا ہی نہیں اسکے پاس اسے دیکھنے۔۔۔

اسے لگا تھا اسکی ماں آئے گی سب سے پہلے مگر نہیں کوئی نہیں تھا وہ بستر پر ہی پڑگی ہمت تھی کہ ختم ہو رہی تھی

وہ وہیں لیٹی رہی اور کھڑی کے باہر رات کی چادر آسمان پر پھیلتی اسنے اپنی آنکھوں سے دیکھی تھی۔ اسنے آنکھیں بند کر لیں۔

اور معلوم نہیں وہ پھر گھل میں چلی گی تھی

اور پھر جیسے اسے احساس ہوا کہ اسکو کوئی ہلا رہا ہے اسنے آنکھیں کھولیں بدر تھا اوپر ہو کر لیٹو "اسنے حکم دیا

سوہا سے دیکھتی رہی اسنے اسکا بخار چیک کیا وہ واقعی تپ رہی تھی وہ میڈیسن لایا تھا اسکے لیے۔۔۔

اسنے سب سے پہلے کھانے کے شوپر کھولے اور خود ڈرے میں کھانا رکھ کر لے آیا

سوہا سے دیکھ رہی تھیں وہ سنجیدگی سے یہ سب کر رہا تھا وہ اسکے نزدیک بیٹھا اور اسکے منہ کی جانب دوچار

لقمے بڑھائے اور اسکے بعد اسکے ہاتھ میں دے دیا تھا بریڈ بوائٹل ایک اور بازاری کھانے کے ساتھ ایک

بیمار بندے کا بھی کھانا تھا وہ چپ چاپ اپنا کھانے لگا سوہا سے دیکھنے لگی

یہ توجہ تھی یہ بھیک تھی

وہ بر حال چھوٹے چھوٹے لقمے لینے لگی اور کچھ ڈھارس آئی تھی وجود میں جیسے راحت سی میسر ہوئی ہو
کچھ سمجھ لگا ہو دماغ کو۔۔

اس میں جتنی ہمت تھی اتنا کھا کر رکھ دیا
بدر نے فورس نہیں کیا پہلے اسنے مکمل کھانا کھایا اور پھر دو انکال کرا سکی ہتھیلی پر رکھ کر اسے گلاس تھما دیا

تم بیمار مت ہوا کرو پیسے نہیں ہیں میرے پاس اتنے کے کھانے کو بھی دوں اور یہ بے تکیے چونچلے بھی
اٹھاو "سرد مہری سے کہہ کر وہ بر تن اٹھا گیا

سو ہا خوش ہو گی تھی کہ اسے اسکا احساس ہے لیلین وہ مجبوری میں کر رہا تھا اسنے داوئی لی اور پانی کا گلاس
سائیڈ پر رکھ کر لیٹ گی اسے سخت سردی لگی تھی۔
یہاں تک ہے وہ دو کمبل میں بھی کانپ رہی تھی۔

بدر صوفے پر بیٹھے کسی سے بات کر رہا تھا کاغذ پنسل سے کچھ لکھ رہا تھا۔

سو ہا سے دیکھتے دیکھتے سو گی تھی پھر داوئی نے کچھ اثر کیا تو اسکا دماغ شعور میں تھا مگر آنکھیں بند کیے وہ
سوتی جاگتی کیفیت میں تھی

معلوم نہیں کس وقت کام سے فارغ ہو کر وہ اسکے نزدیک آیا

اور اسکے ساتھ لیٹ گیا سخت تھکاوٹ تھی اسنے کچھ دیر لیٹ کر چھت کو گھورا

کمبل گرم تھے لیکن وہ سکڑی ہوئی لیٹی ہوئی تھی بدر نے سر جھٹک کر اسکا گال تھپتھپا دیا

اٹھو" وہ بولا سوہانے آنکھیں کھولیں

لائٹ بند کرو اور "وہ رک گیا اپنی قمیض کا گریبان چاک کرتے اسنے اسکی صورت دیکھی سوہا کی آنکھیں
حیرانگی سے پھیل گئ

اس میں اٹھنے کی ہمت نہیں تھی وہ خواہشمند کس بات کا تھا اس سے۔۔۔۔

بدر "

سوہا مجھے بکو اس نہیں سننی "اسنے بس اتنا ہی کہا

لیکن میری طبیعت نہیں ٹھیک "وہ جیسے منت کرنے لگی

یہ میرا مسلہ نہیں ہے کہ تم بیمار ہو اور ویسے بھی کھا ہی چکی ہو بحث کر کے میرا موڈ سپائل نہ کرنا "اسنے کہا

اور اسکی جانب دیکھا

تم بہت بڑے وحشی ہو " وہ روپڑی

اچھا دیر سے احساس ہوا تمہیں اس بات کا "وہ اب بھی لا پرواہ تھا

میں تمہاری شکایت ابو کو لگا دوں گی "وہ بے بسی سے بولی

اچھا ٹھیک ہے جاؤ لگا دو میں بھی دیکھ لوں گا وہ باپ جو تمہیں منہ لگانا پسند نہ کرے وہ کیا کرے گا

تمہارے لیے "اسکی بات پر سوہا بے بسی سے اسے دیکھنے لگی

میرا ٹائم ویسٹ کر رہی ہو کیسی بیوی ہو تم سارا دن محنت کر کے آیا ہوں اور تم اپنی تکلیف اور طبیعت کے

ڈھکوسلے لے کر بیٹھ گئی ہو "

وہ بولا سوہانے گال صاف کیا کانپتے ہاتھوں سے لائٹ بند کی کمرے میں اندھیرا چھا گیا لیکن چونکہ انکے کمرے میں ہیٹر نہیں تھا تبھی سردی کا احساس شدید تھا

لائٹ بند ہوتے ہی سوہانہ ہیرے میں اسکی پہچان کرنے لگی اور بدراسے اپنی جانب کھینچ لیا وہ اسکے سینے پر گیری

تمہیں پتہ ہے میں تمہارے ساتھ ہوتے اس اندھیرے میں کیوں ڈوبنے کی خواہش رکھتا ہوں " سختی سے اسکی کمر پر اپنی آہنی گرفت کرتا وہ بولا

تاکہ مجھے تمہاری شکل نہ دیکھنی پڑے تاکہ مجھے تمہاری شکل سے جتنی نفرت ہے اسکا اظہار میں روشنیوں میں کر کے واقعی ایک جانور نہ بن جاؤ " وہ اسکے کان کی لو کو اہستگی سے اپنی انگلیوں کے بیچ زور سے دبا تا بولا سوہا اسے دیکھتی رہ گئی

اتنی نفرت " بے ساختگی میں آہ نکلی تھی منہ سے اس سے بھی کہیں گناہ زیادہ

اسنے ایک دم سے بال مٹھی میں جکڑے اور اسکی گردن پر جھکا۔ سوہا کو اپنی گردن پر اسکا لمس محسوس ہو رہا تھا اسنے سوہا کو کروٹ دے کر اپنے پہلو میں لیٹا لیا اور اسکے چہرے کو ہاتھوں میں جکڑے وہ اسکے خشک ہوتے ہونٹوں پر جھکا تھا

سوہا کو اسکی یہ قربت بھیک لگ رہی تھی جیسے اسکے جسم کو بس نوچا جا رہا ہے بنا احساس کے وہ اپنی تھکاوٹ ہی تو اتار رہا تھا اور وہ کربھی رہا تھا

سوہاد م سادھے پڑی تھی بدر کالمس چار سو تھا لیکن کوئی اچھا احساس کوئی گد گدی دینے والی بات کچھ نہیں تھا بس ایک خالی پن ایک کھوکھلا پن تھا جسے وہ سہہ رہی تھی۔

اسکی آنکھیں بھی خشک تھیں اور بدر اپنی من مانی پر اترا ہوا تھا۔

اور جب اسکا دل راضی ہو گیا تو وہ منہ سا بن گیا۔

اتار واس بخار کو کل مجھے تمھاری یہ حالت نہیں چاہیے " برہمی سے کہتے اسنے اپنے بٹن لگائے

اس پر اپنی تھکاوٹ اتار کر اپنی خواہش پوری کر کے وہ برسا منہ بنا گیا تھا اسنے لیمپ اون کیا اور موبائل

میں وقت دیکھتا کروہ لیٹ گیا آنکھیں بند کر لیں

سوہا کی آنکھیں یوں ہی کھولی ہوئی تھیں اور وہ دیوار کو گھور رہی تھی۔

شاہنواز ساری رات آنکھوں میں کاٹ چکا تھا سیگریٹ پیتے

اور اسے جیسے احساس ہو گیا کہ وہ عمر کی ہر غلطی کو ایسے اگنور کرتا تھا جیسے اسکی غلطی پانی پر لکھی جا رہی ہے

اور جبکہ ایزہ کی غلطی گناہ بنا کر فوراً سزا دے دیتا تھا

عادت پرانی تھی تبھی چھوٹ نہیں رہی تھی وہ جانتا تھا وہ بھی اس سے ناراض ہو جائے گی کہ وہ اسکی بیٹی

کے ساتھ کیا کر رہا ہے جبکہ وہ اندر خواب خرگوش کے مزے لے رہی تھی

وہ اٹھا اور اسکے پاس آکر اسکے چہرے پر سے کمبل ہٹایا تو حسین سا چہرہ ہلکا ہلکا گرمائش سے سرخ ہو گیا تھا

وہ آرام سے سو رہی تھی اسے بے سکون کر کے

شاہنواز اسکے نزدیک لیٹ گیا اور اسکے گال پر ہاتھ پھیرنے لگا نشان تھا لیکن ہلکا سا۔۔۔
اسکے بال سنوارے اور گھیرہ سانس بھر کر اٹھ گیا

ضد تو ان سب میں شاہنواز سے بھی بڑھ کر تھی آخر کو جس کے بچے تھے اسکے اندر کم ضد تھی وہ اٹھ گیا۔
دادی جان کو دو دن بعد لینے جانا تھا اسنے عمر کے پاس بھی جانا تھا کل اسکی بیل ہونی تھی
ویسے بھی آج سنڈے تھا اور اسنے شام میں ہی باہر نکلنا تھا

وہ کسمسا کراٹھی اور ایک دم اسکا ہاتھ ایک نرم نرم چیز سے ٹکرایا کچھ ڈر کر آنکھیں کھولیں تو ایک بڑا سارا
بھالو عین اسکے پہلو میں تھا اسنے جلدی سے وہ بھالو اٹھالیا تو بیڈ پر اتنے سارے بھالو دیکھ کر وہ اچھل پڑی
اور پھر صوفے پر موجود چاکلیٹس دیکھ کر تو دوڑ کر چاکلیٹ کھانے پہنچ گئی تھی
اسنے ٹیبل پر دیکھا فلور زتھے اور انکے بیچ ایک کارڈ تھا اسنے وہ کارڈ اٹھالیا اور چاکلیٹ کھول کر بڑی ساری
بائیٹ لی

سوری آئندہ تم پر کبھی ہاتھ نہیں اٹھاؤ گا ای پرومس " اسنے پڑھا اور ادھر ادھر دیکھنے لگی
منانے کا طریقہ تو اچھا تھا لیکن وہ کنفیوز سی ہوگی
ہاں وہ کبھی کچھ تھا کبھی کچھ لیکن وہ ماننے والی نہیں تھی

مزے سے چار چاکلیٹس کے پیک کھا کر وہ فریش ہوئی اور اسکے بعد پھیلے بھالو اٹھا کر دیکھتی خوش
ہونے لگی مگر اسنے پھولوں کو نہیں چھوا تھا چاکلیٹس بھی ویسے ہی پڑی تھیں بس وہ انھیں دیکھ رہی تھی

شاہنواز نے ملازم کو بھیجا کہ وہ ناشتے کے لیے نیچے جائے " نہیں کرنا ناشتہ " وہ بولی اور سر جھٹک گئی

کچھ دیر بعد شاہنواز خود آگیا

ناشتہ نہیں کرنا " نرمی سے بولا

نہیں " وہ بس اتنا ہی بولی

تمہیں پھول اچھے نہیں لگے " وہ گلابی پھولوں کو دیکھتے ہوئے بولا

مجھے ریڈ پھول پسند ہیں " وہ بولی شاہنواز اسکا نکھرے دیکھ رہا تھا اور بڑی بات تھی سہہ رہا تھا۔

اوکے تم مجھے لسٹ بنا دو تمہیں کیا کیا پسند ہے "

اپکو کیوں بتاؤ "

کیونکہ میں تمہارا شوہر ہوں " وہ اسکے نزدیک آیا گیا

میں نہیں مانتی "

ہیں نکاح نامہ ہے میرے پاس تمہاری ماننے یہ نہ ماننے سے کوئی فرق نہیں پڑتا " وہ بولا

تو اپنے پاس رکھیں اسے آپ بڑھی روح ہیں " وہ بولی اور اسکے پہلو سے ایک بھالواٹھا کر نکل گئی

واٹ " شاہنواز اسکی ان باتوں سے پریشان ہی ہو جاتا تھا آئینے میں خود کو دیکھ کر وہ اسکے پیچھے پیچھے گیا تھا وہ

جو اپنے پیچھے لوگوں کو چلاتا تھا خود سے پیچھے گیا

تم نکھرہ دیکھنا بند کرو اب بس "

کس لیے "میں سوری بولا تو ہوں " وہ ان پرست شخص منہ سے معافی مانگتا ہی کیسے۔

کیا بولا ہے " وہ بھی زچج کر رہی تھی

وہی " وہ بس اتنا ہی بولا

منہ سے بولیں " وہ بولی

زیادہ فری نہ ہو " وہ انگلی ٹھا کر بولا

ایزہ صوفے پر بیٹھ کر اپنا موبائل دیکھنے لگی

بات کر رہا ہوں تم سے " وہ موبائل چھین گیا

تھپڑ ہی ماریں گے اپ ماریں " وہ بھی غصے سے بولی

اچھا ٹھیک ہے

س۔۔۔ سوری " وہ بولا ایزہ کو بے ساختہ ہنسی آئی۔

میں نے معاف نہیں کیا " وہ بولی اور باہر نکل گئی

ایزہ " وہ غصے سے چیخا اور ایزہ لون میں آگے شاہنواز نے اسکا بازو پکڑ کر کھینچا۔

میں اس پودے کو توڑو گی اسکے بعد معاف کرو گی "

اب تم میری برداشت آزما رہی ہو "

کیا ہے اس میں جو اتنا قیمتی ہے یہ "
